بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب "س"

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالیٰ

بہ تکمیل و تصحیح و اضافہ لغات وسعی ما لا کلام

باهتمام

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ السِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ

بارہواں حرف ہے حروف تہجی میں سے حساب جمل میں اسکا عدد ساٹھ ہے، سَ ایک حرف ہے جو مضارع کو بمعنی مستقبل کر دیتا ہے جیسے سَوْفَ ہے، بعضوں نے کہا س کبھی استمرار کے لئے آتی ہے، مُوَلَّد لوگ سین سے بالوں کا صاف طُرَّہ بھی مراد لیتے ہیں۔

بَابُ السِّيْنِ مَعَ الْهَمْزَةِ

سَأْ: ایک آواز ہے جو گدھے کو روکنے کے لئے کرتے ہیں یا کھانے پینے کو بلانے کے لئے، ایک مثل ہے عرب میں لَاحَاءَ وَلَاسَاءَ یعنی نہ کسی بات کا حکم دیا نہ کسی بات سے منع کیا۔

سَأْبٌ۔ گلا گھونٹنا، مار ڈالنا، کشادہ کرنا، سیر ہونا۔

سَأْبٌ۔ بڑی مشک۔

فَأَخَذَ جِبْرِيْلُ بِحَلْقِي فَسَأَبَنِي حَتّٰى أَجْهَشْتُ بِالْبُكَاءِ۔ حضرت جبریلؑ نے میرا حلق پکڑا اور گھونٹا یہاں تک کہ میں پکار کر رو دیا۔

سَأْدٌ۔ گلا گھونٹنا۔

سَأْدٌ۔ پینا، چھوٹنا۔

اِسْآدٌ۔ ساری رات بن ٹھہرے ہوئے چلے جانا یا رات دن چلے جانا۔

سُؤَادٌ۔ ایک بیماری جو کھاری پانی پینے سے ہو جاتی ہے۔

سُؤْدَةٌ۔ جوانی کا جو حصہ باقی رہ گیا ہو۔

سَأْرٌ۔ کھانے یا پینے میں سے کچھ چھوڑ دینا یعنی جھوٹا۔

سَأَرٌ۔ باقی رہنا۔

اِسْآرٌ۔ باقی رکھنا۔

اِذَا شَرِبْتُمْ فَأَسْئِرُوْا۔ جب تم کچھ پیو (پانی یا شربت یا دودھ) تو اس میں سے کچھ چھوڑ دو۔ (دوسرے کے لئے یہ نہیں کہ سب اڑا جاؤ)۔

لَا اُوْثِرُ بِسُؤْرِكَ اَحَدًا۔ میں تو آپ کا جھوٹا کسی کو نہیں دینے کا (بلکہ میں خود پیوں گا اس میں ایثار یعنی دوسرے کو دیدینا نہیں ہو سکتا)

سُؤْرٌ۔ جھوٹا، اس کی جمع اَسْآرٌ ہے۔

فَمَا اَسْأَرُوْا مِنْهُ شَيْئًا۔ اس میں سے کچھ نہیں چھوڑا (سب کھا پی گئے)

فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ۔ حضرت عائشہ رض کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت باقی کھانوں پر (سائر کے معنی باقی کے ہیں) بعضے لوگ اُس کو کُل یعنی سب کے معنی میں استعمال کرتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے، ثرید مشہور کھانا ہے جو شوربا اور روٹی سے بنایا جاتا ہے۔

تَبًّا لَّكَ سَائِرَ الْيَوْمِ۔ سارے دن تیری خرابی ہو یعنی جتنا دن باقی ہے اُس میں تو خراب اور تباہ رہے، یہ ابولہب مردود نے آنحضرت ص کو کہا تھا اُس وقت سورۂ تبت اتری یعنی وہی خراب ہوگا، مجمع البحار میں ہے کہ یہاں سائر الیوم سے سب دن مراد ہیں یعنی سب دنوں میں تیری خرابی ہو تو سائر کا استعمال کل کے معنی میں ہوا، مگر نہایہ والے نے اُس کو غلط بتلایا ہے۔

يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْأَةِ أَوْ بِسُؤْرِهَا۔ آنحضرت ص عورت کی طہارت سے جو پانی بچتا یا اُس کے جھوٹے پانی سے وضو کرتے دوسری حدیث میں جو اُس کی ممانعت وارد ہے وہ کراہت تنزیہی پر محمول ہے۔

فَأَكَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ سُؤْرًا۔ آنحضرت ص نے کھانا کھایا اور تھوڑا جھوٹا کھانا چھوڑ دیا۔

سُؤْرِ الْكِلَابِ وَمَمَرِّهَا وَأَكْلِهَا۔ اس باب میں یہ بیان ہے کہ کتوں کے جھوٹے اور اُنکے گذرگاہ اور جس میں سے وہ کھالیں اُسکا کیا حکم ہے۔

تَرَكُوْا سُؤْرًا۔ کچھ بچا ہوا چھوڑ دیا۔

سُوْرَةٌ۔ قرآن کا ایک حصہ اُس کی جمع سُوَرٌ ہے

ہمزے کو واو سے بدل دیا، بعضوں نے کہا سُوْرُ الْبَلَدِ سے ماخوذ ہے اُس کا ذکر آگے آئیگا۔

سَاسَمٌ۔ ایک کالا درخت ہے آبنوس کی طرح جس کو ہندی میں شیشم کہتے ہیں، بعضوں نے کہا خود آبنوس کو کہتے ہیں۔

وَالْاَسْوَدُ الْبَهِيْمُ كَأَنَّهُ مِنْ سَاسَمٍ۔ اور کالا بھجنگ گویا شیشم سے بنا ہوا ہے۔

سَأَفٌ۔ یا سَأَفٌ۔ ناخون ترخ جانا یا ناخون کے گرد پھٹ جانا، پوست نکلجانا۔

فَسَئِفْتُ مِنْهُ۔ میں اُس سے ڈر گیا، بعض روایتوں میں یہی لفظ وارد ہے مگر لغت میں اس کا معنی ڈرنا نہیں آیا ہے البتہ شَأَفٌ کا معنی ڈرنے کا آیا ہے شاید راوی نے شَئِفْتُ کو سَئِفْتُ کر دیا۔

سَأْلَةٌ۔ یا سُؤَالٌ یا سَآلَةٌ یا مَسْأَلَةٌ یا تَسْآلٌ پوچھنا، مانگنا۔

لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَإِنْ جَاءَ عَلٰى فَرَسٍ۔ مانگنے والے کا حق ہے اگرچہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے تب بھی اُس کو محروم مت کر جو کچھ تجھ سے ہو سکے اُس کو دے اُس کو جھوٹا مت کہہ شاید وہ حقیقت میں محتاج ہو اور چل نہ سکنے کی وجہ سے کسی کا گھوڑا مانگ کر لایا ہو یا قرضدار ہو یا عیالدار ہو اس لئے اُس کو صدقہ لینا درست ہو یا غازی فی سبیل اللہ ہو اور گھوڑا جہاد کے لئے پال رکھا ہو، شوکانی نے غلطی سے اس حدیث کو موضوعات میں درج کیا حالانکہ امام مالک کی موطا میں یہ حدیث موجود ہے۔

أَعْظَمُ الْمُسْلِمِيْنَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ أَمْرٍ لَمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ عَلَى النَّاسِ مِنْ أَجْلِ

مَسْأَلَتِهٖ۔ مسلمانوں میں بڑا قصور وار وہ شخص ہے جو (محض بے ضرورت) ایک امر کو پوچھے جو حرام نہ ہوا ہو پھر اُس کے پوچھنے کی وجہ سے وہ حرام ہو جائے (معلوم ہوا کہ جبتک اللہ تعالےٰ کسی فعل کو حرام نہ کرے ہم اُس کو حرام نہیں کہہ سکتے اسی طرح جس چیز کو اللہ تعالےٰ واجب نہ کرے ہم اُسکو واجب نہیں کہہ سکتے وجوب اور حرمت دونوں کے لئے اللہ اور رسول کا حکم ضروری ہے اور جن باتوں سے اللہ اور رسول نے سکوت فرمایا ہے وہ ہم کو معاف ہیں یعنی مباح ہیں کرنے میں ثواب نہیں نہ کرنے میں عذاب نہیں، اس حدیث میں پوچھنے سے وہی پوچھنا مراد ہے جو بغیر ضرورت اور احتیاج کے خواہ مخواہ عناد اور امتحان کی راہ سے پوچھے لیکن جب کوئی مقدمہ آن پڑے اور پوچھنے کی ضرورت ہو اُس وقت تو پوچھنا جائز ہے بلکہ ضرور ہے۔

اِنَّهٗ نَهٰى عَنْ كَثْرَةِ السُّؤَالِ۔ آنحضرتؐ نے بہت پوچھنے سے منع فرمایا یا بہت مانگنے سے (جیسے بعضے لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ خواہ مخواہ بے ضرورت جہاں کسی عالم سے ملے اُس سے سوالات کرنا شروع کر دیئے یا کھانے کو اللہ نے دیا ہے مگر طمع اور حرص کی راہ سے بھیک مانگ رہے ہیں) بعضوں نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کے حالات ٹٹولنے اور دریافت کرنے سے منع فرمایا۔

اِنَّهٗ كَرِهَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا۔ آنحضرتؐ نے سوالات کرنے کو برا سمجھا اُس پر عیب کیا (مراد وہی سوالات ہیں جو امتحان کے لئے یا عناداً کی راہ سے کئے جائیں۔

لَمَّا سَأَلَهٗ عَاصِمٌ عَنْ اَمْرِ مَنْ يَجِدُ مَعَ اَهْلِهٖ رَجُلًا فَاَظْهَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَرَاهَةَ فِيْ ذٰلِكَ۔ عاصم رضؓ نے آنحضرتؐ سے یہ مسئلہ پوچھا اگر کوئی اپنی جورو کے ساتھ غیر مرد کو پائے آپ نے اس سوال سے اپنی ناپسندی ظاہر کی (کیونکہ عاصم کو اس کی ضرورت نہیں پڑی تھی بلکہ وہ دوسرے شخص (عویمر) کے کہنے سے اس کو پوچھتے تھے ناپسندی کی وجہ ظاہر ہے کیونکہ اس قسم کے سوالات سے مسلمانوں کی بدنامی اور رسوائی ہوتی ہے اگر مسلمان کی کوئی فحش بات دیکھے بھی تو اُسکا چھپانا بہتر ہے)۔

نُهِيْنَا اَنْ نَسْأَلَ۔ ہم کو (بے ضرورت) سوال کرنے سے ممانعت ہوئی۔

مَا مَنَعَنِيْ مِنَ الْهِجْرَةِ اِلَّا الْمَسْئَلَةُ۔ میں نے جو مدینہ میں ہجرت نہیں کی تو محض پوچھنے کی غرض سے (کیونکہ آنحضرتؐ کا قاعدہ تھا باہر والے لوگ جب آپ کے پاس آتے اور سوالات کرتے تو خوشی سے آپ اُن کے جوابات دیتے۔ لیکن خاص مدینہ کے رہنے والوں کو بے ضرورت سوال کی اجازت نہ تھی اور اسی لئے صحابہ رضؓ آرزو کیا کرتے کوئی باہر والا شخص آئے اور آپ سے دین کی باتیں پوچھے ہم بھی سنیں اور معلوم کر لیں)۔

سَلُوْنِيْ سَلُوْنِيْ۔ اچھا تو اب مجھ سے پوچھتے ہی جاؤ (یہ آپ نے غصہ سے ایک دن منبر پر فرمایا تھا جب لوگوں نے بے ضرورت آپ سے سوالات کئے تھے)۔

لَا تَسْأَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ۔ تم مجھ سے اب جو کوئی بات پوچھو گے میں تم کو بتلا دوں گا (یہ آپ نے

غصہ سے فرمایا آپ کو یہ خبر پہنچی کہ منافق امتحان کیلئے
آپ سے سوالات کرنا اور آپ کو تنگ کرنا چاہتے ہیں
صحابہ (جب آپ نے یہ فرمایا تو) رونے لگے وہ ڈر
گئے کہیں آپ کی ناراضی کی وجہ سے اللہ کا عذاب
نہ اُتر آئے آخر حضرت عمر رض نے یہ عرض کیا کہ ہم اللہ
تعالے کے رب ہونے پر اور آپ کے پیغمبر ہونے
پر راضی ہیں اُسوقت آپ کا غصہ فرو ہوا)۔

يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَيَسْأَلُ عَنْهَا۔ آپ
(سورج گہن میں) دو دو رکعتیں پڑھتے جاتے اور
لوگوں سے پوچھتے جاتے کہ سورج صاف ہوا یا
نہیں یا اللہ تعالے سے دعا کرتے جاتے کہ سورج
کو صاف کر دے۔

لَا وَإِنْ كُنْتَ فَاسْأَلِ الصَّالِحِيْنَ۔ کسی سے
سوال نہ کر اگر ایسا ہی تجھ کو سوال کی ضرورت پڑے
تو نیک لوگوں سے سوال کر (وہی تجھ پر رحم کرینگے
تیرا سوال پورا کرینگے یا حلال کمائی سے تجھ کو
دیں گے)۔

سَأَلْتُ اَبَا سَعِيْدٍ فَقَالَ جَاءَتْ سَحَابَةٌ
فَمَطَرَتْ۔ میں نے ابو سعید خدری سے شبِ قدر
کو پوچھا انہوں نے کہا (اسکا قصہ بیان کرنا شروع
کیا) ایک ابر کا ٹکڑا آیا اُس نے پانی برسایا۔

اِنَّ مَلَكًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ایک فرشتے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچھا۔

كُلُّ نَبِيٍّ سَأَلَ سُؤْلًا۔ ہر پیغمبر نے اللہ تعالیٰ سے
ایک سوال کیا ہے۔

ثُمَّ سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ۔ پھر میں
نے کئی عالموں سے یہ مسئلہ پوچھا (معلوم ہوا کہ آنحضرت
کے زمانہ میں بھی صحابہ فتویٰ دیا کرتے اس حدیث

سے یہ بھی نکلا کہ بڑا عالم ہوتے ہوئے اُس سے کم درجہ
کے عالموں کو بھی فتویٰ دینا درست ہے)۔

يَتَسَاءَلُوْنَ هٰذَا اللهُ خَلَقَ۔ آپسمیں سوالات
کریں گے اچھا یہ تو اللہ ہوا اُس نے سب چیزوں
کو پیدا کیا (پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا) معاذ اللہ ان
باتوں میں غور اور خوض کرینگے جن کے دریافت
کرنے سے انسان کی عقل عاجز ہے آخر شیطان
اُن کو گمراہ کر دیگا جو بات ہماری عقل سے باہر
اُس میں اللہ اور رسول کا کلام مان لینا اُس پر
یقین کر لینا بس یہی نجات کا رستہ ہے اور عقل
سے چہ میگوئیاں کرتے جانا بال کی کھال نکالنا
اندیشہ ناک ہے، شیطان ہمارا دشمن کمین میں
لگا ہوا ہے وہ بہکا کر آگ کے گڑھے میں ہکو گرا
اگر شیطان مردود دل میں یہ وہم ڈالے کہ پھر اللہ
کو کس نے پیدا کیا تو اُس کا جواب یہ ہے کہ ارے
بیوقوف مردود اللہ تو اُسی کو کہتے ہیں جو سب
پیدا کرنے والا ہو اُس کا پیدا کرنے والا کوئی نہ
وہ اپنی ذات سے موجود اور ہمیشہ قائم اور دائم
اگر اُسکا بھی کوئی پیدا کرنے والا ہو تو پھر وہ اللہ
سے ہوا وہ تو ہماری طرح مخلوق ہو گیا، امام فخرالدین
رازی معقولیوں کے امام تھے اور منطق اور فلسفہ
میں بڑی دستگاہ رکھتے تھے مرتے وقت شیطان
جو خود بڑا فیلسوف اور اعلیٰ درجہ کا منطقی ہے ان
سے بحث کرنے لگا کہ تم نے اللہ کو کس دلیل سے
پہچانا امام نے بہت سی دلیلیں بیان کیں شیطان
نے سب کو توڑ ڈالا اُن کے مرشد ایک
کامل شخص تھے اُسوقت اُن کی صورت نمایاں
ہوئی انہوں نے کہا ارے فخرالدین تو یہ کیوں
نہیں کہتا اللہ کی وحدت سے تو ہم نے سب چیزوں

پہچانا اللہ کے
نہیں مثلاً نو
دیتی ہیں اب
کرے اور کہے
اُسکا جواب جو
لَا يَزَالُ النَّ
سوالات کرے
اچھا اللہ کو ک
يَسْأَلُنَكَ النَّ
کی دوسری بیو
کے باب میں آ
حضرت عائش
بیبیوں کو حضرت
اُن سے بہت
ہے اُسپر نشہ کا
ہیں آپ دوسر
باری باری ہر
سَأَلْنَا ابْنَ عُمَ
بِالْبَيْتِ وَ لَمْ
عبداللہ بن عمر
کوئی عمرے کا
کرلے لیکن صفا
صحبت کرسکتا
اور مردہ دو
فَسْئَلُوا اللهَ مِنْ
رغابانگ دے
بانہ وہ فرشتے
سے یہ نکلتا ہے
ہم دعا کرنا مستح

پہچاننا اللہ کے پہچاننے کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں مثلاً نور کی وجہ سے ہمکو سب چیزیں دکھائی دیتی ہیں اب کوئی بیوقوف خواہ مخواہ ہٹ دھرمی کرے اور کہے نور کو دکھانے والی کیا شئی ہے تو اُسکا جواب جوتی اور لات ہے)۔

لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُوْنَ۔ لوگ برابر سوالات کرتے رہیں گے (اخیر کو یہ پوچھ بیٹھینگے کہ اچھا اللہ کو کس نے پیدا کیا)۔

يَسْأَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ۔ آپ کی دوسری بیبیاں یہ چاہتی ہیں کہ ابو قحافہ کی بیٹی کے باب میں آپ اُن کا انصاف کریں (ابو قحافہ حضرت عائشہ رضہ کے دادا کا نام تھا آپ کی دوسری بیبیوں کو حضرت عائشہ رضہ پر رشک تھی آنحضرتؐ اُن سے بہت محبت رکھتے تھے محبت دل کا فعل ہے اُس پر بشر کا اختیار نہیں ہو سکتا باقی سب باتوں میں آپ دوسری بیبیوں میں انصاف کرتے تھے باری باری ہر ایک کے پاس رہتے)۔

سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَمَّنْ قَدِمَ بِعُمْرَةٍ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عبداللہ بن عمر رضہ سے ایک شخص نے پوچھا کہ اگر کوئی عمرے کا احرام باندھ کر آئے اور خانہ کعبہ کا طواف کرے لیکن صفا مروہ نہ دوڑا ہو تو وہ اپنی عورت سے صحبت کر سکتا ہے (نہیں کر سکتا کیونکہ بغیر صفا اور مروہ دوڑے عمرہ پورا نہیں ہوتا)۔

فَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا۔ جب مرغا بانگ دے تو اللہ سے دعا کرو اُس کا فضل وکرم چاہو وہ فرشتے کو دیکھ کر بانگ دیتا ہے (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ صالح اور نیک لوگوں کی موجودگی میں دعا کرنا مستحب ہے اُس میں قبولیت کی زیادہ امید ہے شاید وہ آمین کہیں)۔

دَخَلَا عَلٰى عَائِشَةَ لِيَسْأَلَاهَا۔ حضرت عائشہؓ کے پاس پوچھنے کو گئے۔

لَا يُسْأَلُ الرَّجُلُ فِيْمَا ضَرَبَ امْرَأَتَهٗ عَلَيْهِ اگر مرد اپنی جورو کو (اُس کی خطا پر) مارے تو قیامت میں اُس سے مواخذہ نہ ہوگا بشرطیکہ قصور پر مارے اور اعتدال سے مارے مثلاً رومال سے یا کپڑے سے یا ہلکی مار ہاتھ سے یا پنکھے سے یا مسواک سے یہ نہیں کہ زخمی کر دے یا ہڈی توڑ ڈالے۔

سَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا أَبُوْ إِسْرَائِيْلَ نَذَرَ۔ انہوں نے نام پوچھا یا حال پوچھا تب وہ کہنے لگے اسرائیل کے باپ (یعنی اسحاق) نے منت مانی اور آنحضرتؐ نے صرف روزے کی منت پوری کرنے کا حکم دیا باقی باتوں کے نہ کرنے کا کیونکہ منت انہی باتوں میں صحیح ہوتی ہے جو عبادت ہیں۔

فَأَقِمْهُ عَلَيَّ وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ۔ (ایک شخص نے آن کر آنحضرتؐ سے عرض کیا میں نے ایسا کام کیا ہے جس پر حد شرعی لازم آتی ہے) تو وہ مجھ پر چلائیے (یعنی سزا دیجئے) آنحضرتؐ نے اُس سے یہ نہ پوچھا کہ تو نے وہ کونسا کام کیا ہے بلکہ اُس کو ٹھہرے رہنے اور اپنے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے فرمایا اور نماز کے بعد یہ ارشاد کیا کہ نیکیاں برائیوں کو میٹ دیتی ہیں۔ مجمع البحار میں ہے کہ صغیرہ گناہ تو مطلقاً اور کبیرہ بھی جو پوشیدہ ہوں نیکیوں سے مٹ جاتے ہیں اور چونکہ اُس نے اپنے گناہ کو بیان نہیں کیا تھا اس لئے حد قائم کرنا ضروری نہ ہوا اگر حد کا کام امام کو معلوم ہو جائے اور اقرار یا گواہوں سے ثابت ہو جائے تو پھر حد کا ساقط کر دینا درست نہیں ہے۔

اَلَّذِیْ یُسْأَلُ بِاللّٰہِ وَ لَا یُعْطِیْ۔ جس شخص سے اللہ کے نام پر مانگا جائے اور وہ نہ دے (یعنی جب سائل یوں کہے اعطنی بحق اللہ تو جتنا ممکن ہو اُس کو دے اللہ کے نام کی حرمت رکھے مگر ہمارے زمانہ میں سائلوں کی عادت ہوگئی ہے وہ ہمیشہ لوجہ اللہ اور بحق اللہ کہہ کر مانگتے ہیں اس پر بھی دینا چاہئے اگر یہ معلوم ہو جائے کہ سائل مستحق نہیں ہے تب نہ دینے میں گنہگار نہ ہوگا)۔

لَا تَسْأَلْ بِوَجْہِ اللّٰہِ اِلَّا الْجَنَّۃَ۔ اللہ کے نام پر بہشت کے سوا اور کوئی چیز مت مانگ (کیونکہ بہشت کے سوا دنیا کی سب چیزیں ایسی حقیر اور بے حقیقت ہیں کہ اللہ مالک کے نام پر اُنکا مانگنا شرم کی بات ہے ایسے شہنشاہ عالیجاہ کا نام لیں اور ایک بے حقیقت چیز اُس کے نام کے طفیل سے مانگیں یہ بڑا کمینہ پن ہے اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اللہ جل جلالہ سے دنیا کی کوئی چیز نہ مانگیں کیونکہ دوسری حدیث میں ہے اگر تیری جوتی کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو بھی اللہ سے مانگ بلکہ اُسکا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے نام پر کسی بندے سے دنیا کی کوئی چیز نہ مانگیں مثلاً یوں نہ کہیں مجھکو لوجہ اللہ یہ چیز دو یا اللہ کے نام پر دلواؤ کیونکہ اُس میں معاذ اللہ پروردگار کے نام مبارک کی بے عزتی ہوتی ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ یہ جو بعضے جاہل قبر پرست کہا کرتے ہیں یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ ناجائز ہے کیونکہ اس حدیث میں لوجہ اللہ کسی چیز کے مانگنے سے منع کیا گیا ہے قطع نظر اس کے ندائے اموات میں علماء کا اختلاف ہے اور اس جملہ میں اللہ تعالیٰ کی توہین کا بھی شبہہ ہوتا ہے معاذ اللہ گویا ایسا کہنے والا اللہ تعالیٰ کو حضرت شیخ رح کے پاس سفارشی بناتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بہت عالی ہے کہ وہ کسی کے پاس شفیع یا سفارشی بنے یہ مضمون خود حدیث سے ثابت ہے لَا یُسْتَشْفَعُ بِاللّٰہِ وہ تو مالک ہے سب چھوٹے اور بڑے اُس کے غلام اور بندے اور اُس کی جلال اور بزرگی کے سامنے محض بے حقیقت ہیں اگر یوں کہے تو چنداں بیجا نہیں ہوگا یا اللہ شیئاً بحق الشیخ عبد القادر گو بعض علماء نے اس کو بھی ناجائز رکھا ہے)

فَلْیَسْأَلِ اللّٰہَ۔ قرآن کی تلاوت میں جب رحمت کی آیت آئے تو اللہ تعالیٰ سے بہشت کا سوال کرے اور جب عذاب کی آیت آئے تو اُس عذاب سے بچنے کی دعا کرے، مجمع البحار میں ہے کہ قرآن کی تلاوت کے بعد دعا کرنا تاکید کیساتھ مستحب ہے اور دعا میں اپنے پروردگار سے الحاح اور زاری کرے یعنی عاجزی سے گڑگڑا کر مانگے اور ایسی دعائیں مانگے جو دنیا اور آخرت کے مطالب کو جامع ہوں اور اکثر آخرت کی اصلاح سے متعلق ہوں اور مسلمانوں کے عمومی منافع سے اور حاکموں اور پادشاہوں کی اصلاح سے کہ اللہ اُن کو اپنے اطاعت کی توفیق دے اور تقویٰ پرہیزگاری اور دین کے دشمنوں پر اُن کو غلبہ فرمائے۔

سَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَلْبَسُ الْمُحْرِمُ۔ آنحضرت ص سے پوچھا احرام والا کیا لباس پہنے۔

اِنَّا سَأَلْنَا ذٰلِکَ۔ ہم نے آنحضرت ص سے اس بات کو پوچھا کہ اُن کی روحیں کہاں ہونگی۔

لَا تَسْأَلُ عَنْ اَعْمَالِ النَّاسِ وَ لٰكِنْ تَسْأَلُ
عَنِ الْفِطْرَةِ۔ اے عمرؓ ایسے موقع پر (جب کوئی
مر جائے) اُس کے اعمال کا مت ذکر کر (یعنی بُرے
اعمال اُس کے بیان نہ کر) بلکہ اُس کے ایمان اور
نیک اعمال کا ذکر کر جیسے دوسری حدیث میں ہے
اپنے مردوں کا ذکر بھلائی کے ساتھ کیا کرو (یعنی
اُن کی اچھی باتیں بیان کیا کرو اور جو برائیاں اُن
میں ہوں اُن سے سکوت کرو۔

لَا تَسْأَلُوْنِیْ عَنِ الشَّرِّ وَ سَلُوْنِیْ عَنِ الْخَیْرِ۔ مجھ
سے بری باتیں جو آئندہ ہونے والی ہیں مت پوچھو
اچھی باتیں پوچھو۔

یَذْکُرُ خَطِیْئَتَهٗ سُوَالَهٗ رَبَّهٗ بِغَیْرِ عِلْمٍ۔ حضرت
نوح ؑ اپنی وہ خطا یاد کرینگے جو انہوں نے نادانی سے
اپنے پروردگار سے سوال کیا تھا (یعنی یہ کہ تونے وعدہ
فرمایا تھا کہ مجھ کو اور میرے متعلقین کو بچا دیگا اب میرا
بیٹا بھی میرے متعلقین میں سے ہے)۔

اِنَّ الْمَسْئَلَةَ كَدٌّ اِلَّا اَنْ یَّسْأَلَ سُلْطَانًا اَوْ
فِیْ اَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ۔ سوال کرنا اچھا نہیں ہے البتہ
بادشاہ سے سوال کر سکتا ہے (اپنا حق بیت المال
میں سے مانگ سکتا ہے، اسکا مطلب یہ نہیں ہے
کہ ظالم بادشاہوں نے ظلم سے جو رعایا کا مال لیا ہے
وہ لے سکتا ہے اور ہمارے علماء نے سلطانی عطایا
میں اختلاف کیا ہے یعنی بادشاہ جو تنخواہ یا منصب
یا عطیہ یا یومیہ یا وظیفہ دیں اُنکا لینا جائز ہے یا نہیں
اور حق یہ ہے کہ اگر اُن کے مال کا زیادہ حصہ
حلال کا ہے تب تو لینا جائز ہے اور جو حرام کا حصہ
زیادہ ہے یا حرام حلال دونوں برابر ہیں تو لینا
جائز نہیں یا اُس امر کے لئے سوال کر سکتا ہے
جس کے بغیر گریز نہیں، یعنی بن مانگے ہو نہیں سکتا

مثلاً فاقہ سے مر رہا ہے اور کوئی چیز کھانے کی نہیں
ہے۔

مترجم:۔ کہتا ہے اسی قیاس پر علماء نے
یہ فتویٰ دیا ہے کہ اگر کسی شخص کی کمائی حرام کی ہو
مثلاً سود کھاتا ہو یا رشوت لیتا ہو یا ظلم سے غریبوں
کا مال چھین لیتا ہو تو اُسکی دعوت کھانا اُس صورت
میں درست ہے جب اُس کے مال کا اکثر حصہ
حلال کا ہو اور جو اکثر حصہ حرام کا ہو تو نہ اُس کی
دعوت کھانا درست ہے نہ اُسکا عطیہ لینا، البتہ
اُس سے قرض لے سکتا ہے کیونکہ آنحضرتؐ نے
یہودی سے قرض لیا حالانکہ یہودی سود خوار تھے،
اسی طرح فاحشہ رنڈی کی دعوت کھانا درست
نہیں جس کی کمائی زنا سے ہو اُس کی کمائی ہمیشہ حرام
رہے گی گو وہ توبہ بھی کرلے جیسے سود یا رشوت کا
روپیہ اُس مسلمان شخص کا جو یہ جانتا ہو کہ سود لینا
اور رشوت لینا حرام ہے البتہ اگر رنڈی کافرہ
ہو یا کافر سود لے یا رشوت لے پھر مسلمان ہو جائے
تو اُسکا کمایا ہوا مال زنا اور سود اور رشوت سے
حلال ہو جائے گا، کیونکہ اسلام اگلے سب گناہوں
کو محو کر دیتا ہے اور تقویٰ تو یہ ہے کہ ہر حال میں
ایسے شخص کی دعوت اور عطیہ سے پرہیز کرے
ہمارے بزرگوں نے بادشاہوں کا منصب اور
تنخواہ اور وظیفہ تک قبول نہیں کیا اور محنت کرکے
دو چار پیسے حلال سے کما کر اُس پر زندگی بسر
کی۔

مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ۔ تم
جس سے قیامت کو پوچھتے ہو وہ بھی پوچھنے والے
سے زیادہ نہیں جانتا (یعنی قیامت کا علم بجز خدائے
کریم کے کسی کو نہیں ہے کہ وہ کب آئے گی ہزاروں

لاکھوں برس گذرتے جاتے ہیں اور زمین وآسمان، چاند سورج سب اپنے حال پر قائم ہیں)۔

اَلْمَسْئَلَۃُ اَنْ تَرْفَعَ یَدَیْکَ حَذْوَ مَنْکِبَیْکَ۔ اللہ تعالیٰ سے سوال (یعنی دعا کرنا) یہ ہے کہ تو اپنے ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر اُٹھائے۔

لِیَسْأَلْ اَحَدُکُمْ رَبَّہٗ حَاجَتَہٗ کُلَّہَا حَتّٰی شِسْعَ نَعْلِہٖ۔ ہر کوئی تم میں اپنی سب حاجتیں اللہ سے مانگے یہانتک کہ جوتی کا تسمہ بھی (وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا خدا سے جسے تم مانگتے ہو اولیا سے، اولیاء تو ہماری طرح خدا کے بندے اور غلام تھے مالک کو چھوڑ کر غلاموں سے مانگنا انتہائی بے حیائی اور بدشرمی ہے دوسرے یہ کہ اولیاء کر کیا سکتے ہیں اُس کے کارخانۂ قدرت میں کسی کو رتی برابر بھی اختیار نہیں ہے البتہ جب وہ چاہے تو اپنے جس بندے سے چاہے کوئی کام کرا سکتا ہے مگر اُس کا بھی کرنے والا وہی پروردگار ہے) زرکشی نے کہا اپنے مالک سے سوال کرنا ذلت نہیں ہے بلکہ عین عزت ہے اگر ذلت بھی ہو تو اپنے مالک کے سامنے ذلیل بننا ہمارا عین مقصود ہے اے باری خدا ہمارے پروردگار تو ہی عزت والا ہے اور میں فقیر محتاج ذلیل رذیل ارذل حقیر احقر ہوں مجھ کو گناہوں نے گھیر لیا ہے اے بڑے تخت کے مالک تو ہمارے بڑے بڑے گناہ اور چھوٹے گناہ سب بخش دے تو ہماری توبہ قبول کر بیشک تو ماں باپ سے زیادہ مہربان اور رحم کرنے والا خطاؤں کا بخشنے والا ہے بڑے فضل وکرم والا۔

فَیَسْأَلُہُمْ رَبُّہُمْ مَا یَقُوْلُ عَبْدِیْ۔ پروردگار فرشتوں سے پوچھتا ہے (حالانکہ وہ اُن سے زیادہ جانتا ہے) میرا بندہ کیا کہتا ہے (گویا پروردگار اُن کو شرمندہ کرتا ہے کہ تم نے تو کہا تھا انسان فساد کرے گا خونریزی کرے گا ہم تو تیری پاکی بیان کرتے ہیں تیری تعریف کرتے رہتے ہیں پھر ہمارے ہوتے انسان کو پیدا کرنے کی کیا ضرورت ہے)۔

قَالَ عَلِیٌّ لِسَائِلٍ یَوْمَ عَرَفَۃَ اَفِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ وَفِیْ ھٰذَا الْمَکَانِ تَسْأَلُ غَیْرَ اللہِ۔ ایک شخص عرفہ کے دن بھیک مانگ رہا تھا حضرت علیؓ نے اُس سے کہا تو اس دن اور اس جگہ اللہ کے سوا دوسروں سے بھیک مانگتا ہے۔

فَلْیَسْأَلْہُ۔ یعنی آنحضرتؐ سے پوچھ اگر میں تجھ کو اور تیری اولاد کو صدقہ دوں تو کیا یہ درست ہوگا (یعنی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی)۔

اِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی وَاِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ۔ جب اُس نام کے وسیلہ سے (اللہ سے مانگیں تو) وہ عنایت فرمائے اور جب اُس کے وسیلہ سے) دعا کریں تو دعا قبول کرے۔

مَنْ سَأَلَ اللہَ الْقَتْلَ مِنْ نَفْسِہٖ۔ جو اپنی طرف سے اپنے پروردگار سے قتل کئے جانے کا سوال کرے۔

سَلُوا اللہَ بِبُطُوْنِ اَکُفِّکُمْ۔ اللہ سے اپنی ہتھیلی اوپر کر کے سوال کرو (یعنی دعا میں ہتھیلی اوپر رہے اور پشت اُس کی نیچے، بعضوں نے کہا استسقاء یا رد بلا کی دعا میں ہتھیلی کی پشت اوپر رکھے) اس کی دلیل مجھ کو معلوم نہیں ہوئی۔

سَئُوْلٌ یَا سُؤُلَۃٌ۔ بہت مانگنے والا۔

تَسَاءُل۔ ایک دوسرے سے مانگنا۔

سَلِیْنِیْ مِنْ مَّالِیْ۔ (فاطمہ) تو میرے مال میں سے جو چاہے مانگ لے (اللہ کے عذاب سے بچا نہیں سکتا)۔

سَأَمٌ یا سَآمٌ یا سَآمَۃٌ یا سَآمَۃٌ۔ تھک جانا، تنگ ہوجانا، رنج ہونا، اُکتا جانا، رنجیدہ ہوجانا۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْأَمُ حَتّٰی تَسْأَمُوْا۔ اللہ تعالیٰ تنگ نہیں ہوتا (ثواب اور اجر دینے سے) تم ہی عمل کرتے کرتے تنگ ہوجاتے ہو (رنج ہوجاتے ہو) تو جتنا عمل خوشی خاطر کے ساتھ ہوسکے اُتنا ہی کرو اللہ تعالےٰ کے پاس ثواب کی کمی نہیں ہے)۔

زَوْجِیْ کَلَیْلِ تِہَامَۃَ لَاحَرٌّ وَّلَا قَرٌّ وَّلَا سَآمَۃَ میرا خاوند تو تہامہ (ملک حجاز) کی رات کیطرح ہے نہ گرم نہ سرد نہ مجھ سے تنگ ہوتا ہے (میری صحبت سے ملول ہوتا ہے بلکہ ہمیشہ مجھے خوش اور خورم رکھتا ہے اور مجھ سے خوش رہتا ہے۔

مَخَافَۃَ السَّآمَۃِ۔ اس ڈر سے کہیں ہم اُکتا نہ جائیں (یعنی وعظ سنتے سنتے)۔

حَتّٰی اَکُوْنَ اَنَا الَّتِیْ اَسْأَمُہٗ۔ یہانتک کہ میں ہی وہ ہوں آپ سے ملول ہونیوالی۔

اِنَّ الْیَھُوْدَ دَخَلُوْا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ عَلَیْکُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَۃُ۔ یہودی آنحضرتؐ کے پاس گئے کہنے لگے اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ تم رنج میں پڑو حضرت عائشہ رضہ نے جواب دیا تم ہی رنج میں پڑو تم پر لعنت، ایک روایت میں یوں ہے سَأْمٌ ہمزہ سے یعنی تم اپنے دین سے آخر کو اُکتا جاؤ گے، اور مشہور روایت سَامٌ ہے الف سے یعنی تم مرو۔

اِذْھَبْ عَنِّیْ فِیْہِ السَّآمَۃَ وَالْفَتْرَۃَ۔ اُس میں مجھ سے ملالت اور کسالت دور کردے۔

بَابُ السِّیْنِ مَعَ الْبَآءِ

سَبْأٌ یا سِبَاءٌ یا مَسْبَاءٌ۔ شراب پینے کے لئے خریدنا اگر دوسرے ملک کو لیجانے کے لئے خریدے تو سِبَاءٌ بغیر ہمزہ کے کہتے ہیں کھال اُتارنا، جلانا۔

اِسْبَاءٌ۔ عاجزی کرنا، تابعدار ہونا۔

اِسْتِبَاءٌ۔ بمعنی سَبْأٌ ہے۔

سَبِیْئَۃٌ۔ شراب۔

دَعَا بِالْجِفَانِ فَسَبَأَ الشَّرَابَ۔ بڑے بڑے کونڈے منگوائے اُن میں شراب پینے کے لئے رکھا یا اُس کو اکٹھا کیا اور چھپا کر رکھا۔

سَبَأٌ۔ ایک شہر کا نام تھا اُس میں جہاں کی رانی بلقیس نامی ایک عورت تھی بعضوں نے کہا سبا یمن والوں کے جد اعلیٰ کا نام تھا۔

سَبَّاءٌ۔ شراب بیچنے والا۔

سُبْأَۃٌ۔ دور دراز سفر۔

سَبَائِیَّۃ۔ ایک فرقہ ہے شیعہ کا عبداللہ بن سبا کا مقلد جس نے معاذاللہ حضرت علی رضہ کو خدا بنایا تھا آپ نے اُس کو نکلوا دیا۔

ذَھَبُوْا اَیْدِیْ سَبَا یا اَیَادِیْ سَبَا۔ یعنی سب متفرق اور تتر بتر ہو گئے۔

لَمْ یَسْتَحِلَّ السِّبَاءَ۔ آنحضرتؐ نے شراب کو حلال نہیں کیا۔

سَبٌّ۔ کاٹنا، دبر پر مارنا، گالی دینا، غیبت کرنا، زخمی کرنا جیسے سِبِّیْبٰی ہے۔

تَسْبِیْبٌ۔ گالی دینا، سبب طیار کرنا۔

مَسَابَّۃٌ۔ اور سِبَابٌ۔ گالی دینا۔

تَسَابٌّ۔ قطع کرنا۔

تَسَبُّبٌ۔ سبب ڈھونڈنا، وسیلہ لانا۔

سِبٌّ۔ بڑا گالی دینے والا۔

سَبَبٌ۔ باعث اور وجہ اور علت۔

كُلُّ سَبَبٍ وَّنَسَبٍ يَنْقَطِعُ۔ جتنے رشتے ہیں خواہ سببی ہوں (جو نکاح کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں) خواہ نسبی (خون کے رشتے) وہ سب قیامت کے دن کٹ جائیں گے (کوئی رشتہ کام نہیں آئیگا) مگر میرا سببی اور نسبی رشتہ، اصل میں سَبَبٌ اُس رسی کو کہتے ہیں جس سے پانی نکالیں پھر ذریعہ اور وسیلہ اور باعث کو سبب کہنے لگے۔

اِنْ كَانَ رِزْقُهٗ فِي الْاَسْبَابِ۔ اگر اُس کی روزی آسمان کے رستوں اور دروازوں میں ہے۔

كَاَنَّ سَبَبًا دُلِّيَ مِنَ السَّمَاءِ۔ انہوں نے خواب میں دیکھا جیسے ایک رسّی آسمان سے لٹکائی گئی، بعضوں نے کہا سبب اُس رسی کو کہیں گے جسکا ایک کنارہ دوسری طرف یعنی چھت وغیرہ سے بندھا ہوا ہو۔

لَيْسَ فِي السُّبُوْبِ زَكٰوةٌ۔ باریک کپڑوں میں زکوٰۃ نہیں ہے، نہایہ میں ہے کہ مراد وہ کپڑے ہیں جو سوداگری کے لئے نہ ہوں بلکہ پہننے اور استعمال کے لئے۔ بعضوں نے کہا صحیح سُيُوْبٌ ہے یائے تحتانیہ سے یعنی رکاز (جو مال زمین سے نکلے) اُس میں زکوٰۃ نہیں ہے کیونکہ رکاز میں پانچواں حصہ دینا ہوتا ہے نہ زکوٰۃ۔

فَاِذَا سِبٌّ فِيْهِ دَوْخَلَةُ رُطَبٍ۔ ایک باریک کپڑا ہے اُس میں ایک ٹوکری تازی کھجور کی۔

سُئِلَ عَنْ سَبَائِبَ يُسْلَفُ فِيْهَا۔ اگر کوئی شخص کپڑوں میں سَلَم کرے (بیع سَلَم اور سَلَفْ یہ ہے کہ مشتری بایع کو پیشگی روپیہ دیدے اور ایک معین میعاد پر اُس سے مال لینا ٹھہرائے اُس مال کی صفت بیان کردے) یہ جمع ہے سبیبہ کی بعضوں نے کہا سَبِيْبَةٌ خاص کتان کے کپڑے کو کہتے ہیں۔

فَعَمِدَتْ اِلٰى سَبِيْبَةٍ مِّنْ هٰذِهِ السَّبَائِبِ فَحَشَتْهَا صُوْفًا ثُمَّ اَتَتْنِيْ۔ وہ ان کپڑوں میں ایک کپڑے کیطرف گئی اُس میں بال بھر کر میرے پاس لائی۔

دَخَلْتُ عَلٰى خَالِدٍ وَّعَلَيْهِ سَبِيْبَةٌ۔ میں خالد ابن ولید کے پاس گیا وہ کتان کا ایک کپڑا پہنے تھے۔

رَاَيْتُ الْعَبَّاسَ وَقَدْ طَالَ عُمْرُهٗ وَعَيْنَاهُ تَنْضَمَّانِ وَسَبَائِبُهٗ تَجُوْلُ عَلٰى صَدْرِهٖ میں نے حضرت عباس رض کو دیکھا وہ حضرت عمرؓ سے بھی لمبے تھے اُن کی آنکھیں ملی ہوئیں (بند) اور اُن کی زلفیں سینے پر جھول رہی تھیں (یہ اُس وقت کا ذکر ہے جب حضرت عمر رض استسقا کے لئے نکلے اور حضرت عباس رض کو اپنے برابر کھڑا کر کے یہ دعا کی یا اللہ ہم تیرے پاس تیرے پیغمبر کے چچا کا وسیلہ لاتے ہیں یعنی اُن کے وسیلہ سے پانی برسا، حضرت عمر رض کا یہ مطلب نہیں تھا کہ پیغمبر صاحبؐ کا اب وسیلہ نہیں ہو سکتا بلکہ حضرت عباس رضؓ زندہ تھے اور دعا میں شریک کرانا منظور تھا اسلئے اُن کا توسل کیا) بعضے نسخوں میں ہے وَقَدْ طَالَ عُمْرُهٗ یعنی حضرت عباس رض کی عمر بہت ہو گئی تھی مگر یہ صحیح نہیں ہے سبائب جمع ہے سبیبہ کی یعنی گیسو۔

سَبِيْبُ الْفَرَسِ۔ گھوڑے کی پیشانی۔

سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّقِتَالُهٗ كُفْرٌ۔ مسلمان کو گالی دینے سے آدمی فاسق گنہگار بن جاتا ہے مسلمان سے لڑے (ہتھیار سے) تو کافر بن جاتا ہے نہایہ میں ہے کہ مراد یہ ہے جب مسلمان کو بغیر

شرعی کے گالی دے یا برا کہے یا بغیر وجہ شرعی کے اس پر
ہتھیار اٹھائے، بعضوں نے کہا یہ بر سبیل تغلیظ کے
فرمایا اور یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ حقیقۃً فاسق یا کافر
ہو جائے گا۔

مترجم:۔ کہتا ہے حقیقۃً فاسق یا کافر
کہنے میں کیا تامل ہے جب کوئی بلا وجہ شرعی مسلمان
کو گالی دے تو اس کے فسق میں کوئی شک نہیں،
اسی طرح مسلمانوں پر ہتھیار اٹھانا ان سے لڑنا
حقیقۃً کفر ہے جب بلا وجہ شرعی ہو کرمانی نے کہا
اس حدیث سے مرجئہ کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں گناہ
کرنے سے آدمی فاسق نہیں ہوتا۔

لَا تَمْشِيَنَّ أَمَامَ أَبِيكَ وَلَا تَجْلِسْ قَبْلَهُ وَ
لَا تَدْعُهُ بِاسْمِهِ وَلَا تَسْتَسِبَّ لَهُ۔ اپنے باپ
کے آگے مت چل اور نہ اس سے پہلے بیٹھ۔
(جب وہ کھڑا ہو) اور نہ اس کو گالی دلوا (یعنی اس
طرح سے کہ دوسرے کے باپ کو گالی دے وہ
اس کے باپ کو گالی دے تو گالی دلوانے والا
یہ خود ہوا۔

مترجم:۔ کہتا ہے افسوس ہے عربوں
پر وہ بات بات میں لعن ابوک کہتے ہیں دوسرا
اس کے جواب میں یہی کہتا ہے اپنے باپ پر
لعنت کراتے ہیں اور دونوں میں سے کوئی یہ
نہیں سمجھتا کہ باپ کا کیا قصور ہے شاید ان کا
باپ کوئی نیک اور خدا کا مقبول بندہ ہو۔

اِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَسُبَّ الرَّجُلُ
وَالِدَيْهِ قِيلَ وَكَيْفَ يَسُبُّ وَالِدَيْهِ
قَالَ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَ
أُمَّهُ۔ بڑے بڑے گناہوں میں سے یہ ہے کہ
آدمی اپنے ماں باپ کو گالی دے لوگوں نے عرض
کیا اپنے ماں باپ کو کوئی کیسے گالی دیگا فرمایا اس
طرح کہ دوسرے کے باپ کو گالی دے وہ اس کے
ماں باپ کو گالی دے (تو گویا اس نے خود اپنے
ماں باپ کو گالی دی کیونکہ وہ سبب بنا اگر دوسری
کے ماں باپ کو گالی نہ دیتا تو اپنے ماں باپ کو کیوں
گالیاں کہلواتا)۔

لَا تَسُبُّوا الْإِبِلَ فَإِنَّ فِيهَا رَقُوءَ الدَّمِ۔
اونٹوں کو برا مت کہو ان سے تو خون بند ہوتا ہے
(وہ مقتول کے وارثوں کو دیت میں دیئے جاتے
ہیں تو قاتل کی جان بچ جاتی ہے)۔

اَلسَّبَّابَةُ۔ کلمہ کی انگلی کو کہتے ہیں کیونکہ گالی
دینے کے وقت اس سے اشارہ کرتے ہیں۔

لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا
إِلَىٰ مَا قَدَّمُوا۔ جو مسلمان مر گئے ہوں ان کو
برا مت کہو کس لئے کہ وہ اپنے اعمال کے بدلہ
کو پہنچ گئے (اگر اچھے اعمال کئے تھے تو راحت
اور آرام اٹھا رہے ہوں گے برے کئے تھے تو
اس کی سزا میں گرفتار ہوں گے اب ان کی برائی
بیان کرنے سے فائدہ کیا، مجمع البحار میں ہے کہ
فاسقوں اور کافروں کی برائی بیان کرنا درست
ہے دوسرے لوگوں کو ڈرانے کے لئے اسی طرح
حدیث کے راویوں کا حال بیان کرنا کہ وہ جھوٹا
تھا یا بدعتی تھا یا بدحافظہ تھا کیونکہ اس سے اس
کی برائی مقصود نہیں ہے بلکہ شریعت کی محافظت
جو واجب ہے)۔

أَسُبُّ حَسَّانَ۔ میں حسان بن ثابت کو برا کہونگا
(کس لئے کہ وہ حضرت عائشہ رض کی تہمت میں
شریک تھے)۔

فَاسْتَبَّ عَلِيٌّ وَعَبَّاسٌ۔ حضرت علی رض اور حضرت

عباس رض میں سخت گفتگو ہوئی (حضرت عباس رض
نے بزرگ ہونے کی وجہ سے حضرت علی رض کو دغاباز
چور مکار وغیرہ اس قسم کے الفاظ کہے یہ نہیں کہ فحش
گالیاں دیں کیونکہ فحش گالیاں ان حضرات کی شان
سے بہت بعید ہے اور دوسرے ان دونوں حضرات
میں ایسی قرابت قریبہ تھی کہ ایک کے آباء و اجداد
دوسرے کی بھی آباء و اجداد تھے گالیاں کیسے دے
سکتے تھے اب یہ جو الفاظ حضرت عباس رض نے
کہے ان سے بھی اُن کے حقیقی معانی مقصود نہ تھے
بلکہ جیسے بزرگ لوگ اپنے خوردوں کو پیار اور
غصے سے کہتے ہیں)۔

اَيُّمَا مُسْلِمٍ سَبَبْتُهُ ۔ جس مسلمان کو میں نے بُرا
کہا (سخت لفظ) تو میرے ایسا کہنے کو تو اُس کے
حق میں قرب اور ترقی درجات کا باعث کر (سبحان اللہ
آنحضرت ص کی خفگی بھی امت پر اُن کے حق میں
رحمت تھی ایسا شفیق ہمدرد رحیم و کریم پیغمبر کس
امت کو ملا ہے)۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ
وَسَلَّمَ۔

سُبَّةٌ سَكُبٌ ۔ لازمی عار اور عیب۔

وَاَرٰى سَبَبًا وَاصِلًا اِلَى السَّمَاءِ ۔ اور میں
ایک رسی دیکھتا ہوں جو آسمان تک پہنچی
ہے۔

اِسْتَبَّا فِيْ زَمَنِ عُمَرَ ۔ حضرت عمر رض کے زمانہ میں
دونوں نے گالی گلوچ کی۔

مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسُبَّ اَبَا تُرَابٍ ۔ تم کو ابو تراب (یعنی
حضرت علی رض) کو برا کہنے سے کون سا امر مانع ہے (یہ
معاویہ سعد بن ابی وقاص سے کہا) اب اہل سنت
کے علماء نے اُس کی تاویل یوں کی ہے کہ معاویہ رض نے
حضرت علی رض کو برا کہنے کا حکم نہیں دیا بلکہ برا نہ کہنے
کا سبب پوچھا کہ ورع اور تقویٰ ہے یا اُن کی بزرگی
اور مطلب یہ ہے کہ تم اُن کے خطائے اجتہادی
کے کیوں قائل نہیں ہوتے اور ہمارے اجتہاد کو
ٹھیک کیوں نہیں کہتے حالانکہ یہ تاویل فاسد ہے
کس لئے کہ سعد نے برا نہ کہنے کی وہ وجہیں بیان
کیں جو آنحضرت ص نے حضرت علی رض کی فضیلتیں ارشاد
فرمائی تھیں پس اگر برا کہنے سے خطائے اجتہادی
کا ظاہر کرنا مراد ہوتا تو ان فضیلتوں کا اظہار بے موقع
اور بے سود ہوتا ہے کیا معنی کیسا ہی فضیلت والا
شخص ہو اُس سے خطائے اجتہادی ہو سکتی ہے
ان لوگوں کو یہ معتبر تاریخی روایات نہیں پہنچیں کہ
معاویہ رض بر سر منبر حضرت علی رض کو برا کہا کرتے تھے
بلکہ دوسرے خطیبوں کو بھی حکم دے رکھا تھا کہ
ہر خطبہ میں جناب امیر کو برا کہیں معاذ اللہ اور
لعنت کرتے رہیں سچی بات یہ ہے کہ معاویہ رض کو
دنیا کی طمع غالب ہو گئی تھی وہ حضرت علی رض کو
علانیہ برا کہا کرتے اور منبر پر اُن پر لعنت کیا کرتے
جیسے ابن جریر محدث نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا
ہے اور امام حسن رض نے معاویہ رض سے جن شرائط
پر صلح کی تھی اُن میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ حضرت
علی رض کو اُن کے سامنے رو برو برا نہ کہیں
اور حضرت علی رض کیا معاویہ رض کو تمام خاندان
رسالت سے دلی دشمنی تھی معاذ اللہ

اُمِرُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلصَّحَابَةِ فَسَبُّوْهُمْ ۔
اُن کو تو یہ حکم ہوا تھا کہ صحابہ کے لئے مغفرت کی
دعا کریں انہوں نے برا کہنا شروع کر دیا
اُس وقت کہا جب انہوں نے یہ سنا کہ مصر والے
حضرت عائشہ رض کو اور شام والے حضرت
علی رض کو برا کہتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے

ف۵ معاویہ کو یہ حدیث نہیں پہنچی تھی مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِيْ جس نے حضرت علی رض کو برا کہا اُس نے مجھ کو برا کہا ۱۲ منہ

صفت بیان کی والذین یقولون ربنا اغفرلنا و
(لاخوا)ننا الذین سبقونا بالایمان)۔
...بت ابنُ اَحَدِنَا۔ ہم میں سے کسی کے لڑکے کو
...ں دیجاتی ہے
...لّہ یَسْتَغْفِرُ فَیَسُبُّ۔ شاید وہ مغفرت کی دعا
...نے جائے اور اپنے تئیں کو سنے لگے (نیند کی
...الت میں)۔

اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَی الْبَادِیْ۔ دو شخص گالی
...ج کریں تو جس نے ابتدا کی ہو یعنی شروع
...ں گالی دی ہو اُسی پر وبال پڑے گا (بشرطیکہ
...سرے شخص نے جواب میں زیادتی نہ کی ہو ورنہ
...نوں گنہگار ہوں گے)۔

...بَّ آخِرُ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا۔ پچھلے لوگ امت
...ے اگلے لوگوں کو برا کہیں گے جیسے بنی امیہ کی
...ومت میں ہوا کہ مہاجرین اولین اور کبار صحابہ
...برا کہنا شروع کیا ہمارے زمانہ میں بھی جو لوگ
...مجتہدین اور اہل حدیث اور اولیاء اللہ کو برا
...تے ہیں وہ بھی ان میں داخل ہیں یہ قیامت کی
...انی آپ نے بیان فرمائی کہ پچھلے مسلمان اگلے
...لمانوں کو برا کہیں گے۔

لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ۔ میرے صحابہ کو برا نہ کہو (اسی
...یث کے بموجب گو معاویہ اور مغیرہ اور عمرو بن
...ص اور سمرہ بن جندب اور ابوسفیان اور مروان
کے بعضے اعمال مہلک ہیں مگر ہم اُن کو برا کہنے
سے اپنی زبان کو روکتے رہتے ہیں برا کہنے میں کوئی
...اب کی توقع نہیں ہے اُس کے بدل اگر ہم تسبیح
...ہلیل کریں تو اجر عظیم ملیگا، طیبی نے کہا صحابہ کو برا
کہنا حرام ہے اور کبیرہ گناہ ہے اور ہمارا اور جمہور
علماء کا یہ مذہب ہے کہ جو کوئی صحابہ کو برا کہے اُسکو

سزا دیجائے جیسی سزا امام مناسب سمجھے اور بعض
مالکیہ کہتے ہیں قتل کیا جائے۔

مترجم: کہتا ہے لیکن پیغمبروں کو برا
کہنے والا بالاتفاق واجب القتل ہے۔

مَنْ سَبَّ الْاَنْبِیَاءَ قُتِلَ۔ جو شخص پیغمبروں کو برا
کہے وہ قتل کیا جائے۔

لَوْ بَایَعَنِیْ بِیَدِہٖ لَغَدَرَ بِسُبَّتِہٖ۔ (حضرت
علی رض نے کہا) اگر مروان اپنے ہاتھ سے مجھ سے
بیعت کرتا تو اُس کے گانڈ سے گوہ نکل پڑتا ڈر
کے مارے ہگ دیتا)۔

اِمْرَأَةٌ سَبَّتْ جَارِیَتَهَا۔ ایک عورت نے
اپنی لونڈی کو گالی دی۔

اَلْمِیْرَاثُ مِنْ جِهَةِ السَّبَبِ۔ قرابت سببی
(نکاح) کی وجہ سے ترکہ ملتا ہے۔

اِدْفَعْهَا بِسَبَّابَتِكَ۔ اپنے کلمے کی اُنگلی سے
اُس کو ہٹا دے۔

سَبْسَبٌ۔ میدان جنگل، اُس کی جمع سَبَاسِبُ
ہے۔

سَبِیْبَہ۔ حضرت علی رض کے درّے کا نام تھا۔
كَانَ مَعَهُ دِرَّةٌ لَهَا سَبَّابَتَانِ۔ حضرت علیؓ
کے پاس ایک کوڑا تھا جس کے دو کنارے تھے۔

رَجُلٌ سُبَّةٌ۔ گالی خور۔

رَجُلٌ سُبَبَةٌ۔ گالی باز۔

سَبِیْبٌ۔ بالوں کا گچھا۔

سَبْتٌ۔ آرام لینا، کاٹنا، مونڈنا، مارنا، ہفتہ کے دن
میں داخل ہونا جیسے اِسْبَاتٌ ہے۔

یَا صَاحِبَ السِّبْتِیَّتَیْنِ اِخْلَعْ نَعْلَیْكَ۔ اے
وہ شخص جو بن بالوں صاف چمڑے کی دو جوتیاں
پہنے ہے اپنی جوتیاں اُتار (یعنی قبروں میں جوتیوں

سمیت مت چل مومنین کی قبروں کا احترام کر۔ بعضوں نے کہا شاید اس وجہ سے جوتیاں اُتارنے کا حکم فرمایا کہ اُن میں نجاست ہوگی، بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ وہ غرور اور تکبر کے ساتھ اتراتا ہوا چل رہا ہوگا۔

سِبْت۔ بہ کسرہ سین گائے کی کھال جو دباغت کی گئی ہو جس سے جوتے بناتے ہیں اُس کو سِبت اس وجہ سے کہا کہ اُس کے بال دور کئے جاتے ہیں، بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ وہ دباغت کی وجہ سے نرم ہو جاتی ہیں۔

اِنْسِبَات۔ کا معنی نرم ہونا، ایک روایت میں سِبْتِیَّۃٌ ہے یہ نسبت ہے سبت کیطرف۔

اِنَّكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ۔ (عبداللہ ابن عمر رضہ سے کہا گیا) تم سبتی (یعنی بن بالوں کی نری کی) جوتیاں پہنتے ہو (جو امیر اور مالدار اور عیش پسند لوگ پہنا کرتے ہیں) دوسرے عرب لوگ چمڑے کی بالوں سمیت جوتیاں پہنا کرتے۔

اَرُوْنِيْ سِبْتَيَّ۔ مجھ کو میری دونوں صاف چمڑے کی جوتیاں دکھلاؤ (یعنی جوتیاں لاؤ میں پہنوں یہ حجاج مردود نے کہا جب اسماء بنت ابی بکر رضہ کے پاس جانے لگا)۔

مَا تَسْأَلُ عَنْ شَيْخٍ نَوْمُهُ سُبَاتٌ وَلَيْلُهُ هُبَاتٌ۔ تم اس بوڑھے کا حال کیا پوچھتے ہو جس کا سونا بالکل کم ہے یا بیمار کا سا سونا ہے اور اُس کی رات ڈھیلے پن اور نرمی کی ہے (اعضا سب سست اور ڈھیلے ہو کر پڑ جاتا ہے، یہ عمرو ابن مسعود رضہ نے معاویہ سے کہا)۔

يَوْمَ السَّبْتِ۔ راحت اور سکون کا دن۔

سَبَتَتِ الْيَهُوْدُ۔ یہودیوں نے ہفتے کے کام کئے (یعنی عبادت نماز وغیرہ) ہفتہ کو یوم السبت اس لئے کہا کہ اللہ تعالےٰ نے ساری دنیا کو چھ دن میں پیدا کیا آخری دن جمعہ تھا، ہفتہ وہ دن تھا جس دن کام بند ہو گیا تھا اس لئے اُسکا نام یوم السبت ہوا یعنی کاموں سے فارغ ہونے اور کام ختم ہونے کا دن۔

فَمَا رَاَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا۔ ہم نے ہفتے ہفتہ (سات دن تک) سورج نہیں دیکھا (دھوپ نہیں نکلی پانی برستا ہی رہا) ایک روایت میں سِتًّا ہے یعنی چھ دن تک، بعضوں نے سَبْتًا کے یہ معنی بیان کئے ہیں ایک زمانہ تک، کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ جمعہ سے جمعہ تک پانی پڑتا رہا تو ہفتے سے ہفتہ تک نہیں ہو سکتا، مجمع البحرین میں ہے کہ سبت زمانہ کو اور تیس برس کو بھی کہتے ہیں۔

اِصْبِرِيْ سَبْتًا اُبَشِّرُكِ بِمِثْلِهَا۔ ابو طالب نے فاطمہ بنت اسد حضرت علی رضہ کی والدہ ماجدہ سے کہا تیس برس صبر کر میں تجھ کو ویسے ہی لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں (کہتے ہیں حضرت علی آنحضرت ص سے تیس برس چھوٹے تھے)۔

رَبَطَتْ حِقْوَيْهَا بِسَبِيْبَةٍ۔ اپنی کمر کے دونوں جانب ایک سفید کپڑا باندھا دونوں کنارے اُس کے پیچھے لٹکا دیئے اُن کو کھینچ رہی تھی یعنی بیوی ام سلمہ رضہ اُس وقت حضرت عائشہ نے حضرت حفصہ رضہ سے کہا دیکھو تو پیچھے کیا ہے گویا کتے کی زبان ہے)۔

سَبَجٌ۔ سیاہ نگینہ۔

سُبْجَةٌ۔ کرتے کی کلی جو مثلث شکل کی ہوتی ہے اور بن آستین کا کرتہ جس کو فارسی میں شا[illegible]

اور دکنی زبان میں کرتنی کہتے ہیں۔
سَبَّجَ۔ سُبجہ پہننا۔
سَبِیْجٌ۔ بروزن رَغِیفٌ معرب ہے شبی کا یعنی
رات کو پہننے کا کرتہ، بعضوں نے کہا کالے بالوں
کا کپڑا یعنی کمبل کا۔
وَعَلَیْہَا سُبَیِّجٌ لَّہَا۔ وہ ایک شبی چھوٹا کرتہ
پہنے تھیں یہ تصغیر ہے سَبِیْجٌ کی۔
سُبْحٌ۔ یا سِبَاحَۃٌ۔ تیرنا، فارغ ہونا، تصرف کرنا،
تحصیل معاش میں مشغول ہونا، سو جانا، ٹھہر جانا،
دور دراز چلنا، کھودنا، پھیل جانا۔
سُبْحَانٌ۔ سبحان اللہ کہنا جیسے تَسْبِیْحٌ ہے،
اصل میں تسبیح کا معنی پاکی بیان کرنا تو سبحان اللہ
کا معنی یہ ہے میں اللہ تعالیٰ کی پاکی ہر عیب
اور برائی سے بیان کرتا ہوں، بعضوں نے
کہا میں اللہ کی اطاعت اور تابعداری کی طرف جلدی
جاتا ہوں، کبھی تسبیح دوسرے ذکروں کو بھی کہتے
ہیں جیسے تحمید اور تمجید وغیرہ کو اور نفل نماز پڑھنے
کو بھی کہتے ہیں۔
سُبْحَہ۔ نفل نماز اور شمار دانہ یعنی تسبیح۔
اِجْعَلُوْا صَلٰوتَکُمْ مَعَھُمْ سُبْحَۃً۔ جو نماز تم
اُن کے ساتھ (یعنی ظالم حاکموں کے ساتھ)
پڑھو اُسکو نفل کر دو (جو تم نے اکیلے اول وقت
پڑھی وہ فرض ہوئی)۔
کُنَّا اِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَّا نُسَبِّحُ حَتّٰی تَحُلَّ
الرِّحَالُ۔ جب ہم کسی منزل پر سفر میں اترتے
تو نفل نماز (یعنی چاشت کی نماز) اُس وقت
تک نہ پڑھتے جب تک کجاوے اونٹوں کی پشت
پر اُتار نہ لیتے (مطلب یہ ہے کہ اونٹوں پر رحم
کرتے اُن کو تکلیف نہ ہو اس خیال سے پہلے
بوجھ اُتار لیتے پھر نماز پڑھتے)۔
سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ یا سَبُّوْحٌ قَدُّوْسٌ۔ یعنی
ہر عیب سے پاک اور مخلوق کی مشابہت سے
مبرّا جو ذات ہے اُسی کو میں رکوع اور سجدہ
کرتا ہوں، بعضوں نے کہا قدوس کا معنی برکت
والا۔
وَاَدْخَلَ اُصْبُعَیْہِ السَّبَّاحَتَیْنِ فِیْ اُذُنَیْہِ
اپنے کلمہ کی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں
ڈالیں (کلمہ کی انگلی کو سبّاحہ بھی کہتے ہیں کیونکہ
تسبیح کے وقت اُس سے اشارہ کرتے ہیں اور
شہادت کی انگلی بھی کہتے ہیں اسیطرح کلمہ کی
انگلی کیونکہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کے وقت اُس
سے اشارہ کرتے ہیں اور یہ اصطلاح مسلمانوں
کی نکالی ہوئی ہے ورنہ اگلے عرب لوگ اُسکو
سبابہ کہتے تھے یعنی گالی دینے کی انگلی مسلمانوں
نے یہ نام برا جانکر اُسکا نام سباحہ رکھا)۔
لِلّٰہِ دُوْنَ الْعَرْشِ سَبْعُوْنَ حِجَابًا لَوْ دَنَوْنَا
مِنْ اَحَدِھَا لَاَحْرَقَتْنَا سُبُحَاتُ وَجْہِ
رَبِّنَا۔ اللہ تعالیٰ کے عرش کے پاس ستر پردے
ہیں ہے (ایک روایت میں ستر ہزار پردے
ہیں) اگر ہم اُن میں سے ایک کے نزدیک جائیں
تو اُسکے چہرۂ مبارک کی شعاعیں ہم کو جلا
ڈالیں گی (ہم جلکر بھسم ہو جائیں گے)۔
حِجَابُہُ النُّوْرُ اَوِ النَّارُ لَوْ کَشَفَہٗ لَاَحْرَقَتْ
سُبُحَاتُ وَجْہِہٖ کُلَّ شَیْءٍ اَدْرَکَہٗ بَصَرُہٗ۔
پروردگار کا پردہ نور ہے یا آگ ہے اگر وہ اُس
پردے کو اُٹھا دے تو اُسکے چہرے کی چمکیں جہاں
تک اُس کی نگاہ جاتی ہے سب کو جلا دے (یعنی
ساری مخلوق جل کر راکھ ہو جائے کیونکہ اُسکی

نگاہ تو تمام مخلوقات پر ہے، نہایہ میں ہے کہ سُبحات جمع ہے سُبحۃ کی، یعنی اُس کی جلال اور عظمت۔ بعضوں نے کہا اُسکے چہرے کی چمک، بعضوں نے کہا اُسکا حسن وجمال کیونکہ جب کوئی حسین اور خوبصورت چیز نظر آتی ہے تو آدمی سبحان اللہ کہتا ہے، بعضوں نے کہا سبحات وجہٖ بیچ میں جملہ معترضہ ہے بمعنی سبحان اللہ، اور سب سے بہتر ترجمہ یہ ہے کہ اگر اللہ تعالےٰ کے انوار جلال جو اُس نے اپنے بندوں سے حجاب میں رکھے ہیں کھل جائیں تو جس جس پر وہ نور پڑے وہ ہلاک ہوجائے جیسے حضرت موسیٰ ع نور آلہی دیکھ کر بیہوش ہوگئے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہوگیا جب اللہ تعالےٰ نے تجلی فرمائی، انتہی مافی النہایۃ۔

مَا سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُبْحَۃَ الضُّحٰی وَاِنِّیْ لَاُسَبِّحُھَا۔ یعنی آنحضرت نے چاشت کی نماز نہیں پڑھی اور میں پڑھتی ہو (مطلب یہ ہے کہ آپ نے بالالتزام ہمیشہ نہیں پڑھی اور میں ہمیشہ پڑھتی ہوں اور شاید انہوں نے آنحضرت ص کو چاشت کی نماز پڑھتے نہ دیکھا ہوگا ورنہ دوسری روایت میں ہے کہ آپ ص نے فتح مکہ کے دن یہ نماز پڑھی بہرحال کبھی کبھی آپ نے یہ نماز پڑھی ہے ہمیشہ پڑھنا ثابت نہیں، اب یہی ایک چاشت کی نماز ہے جس کو صلٰوۃ الاشراق اور صلٰوۃ الاوابین بھی کہتے ہیں باقی یہ جو بعض صوفیا میں مروج ہے کہ اشراق کی نماز سورج نکلتے ہی اور چاشت کی نماز پہر دن چڑھے اور زوال کی نماز سورج ڈھلے پر پڑھتے ہیں یہ حدیث سے ثابت نہیں ہے اسی طرح مغرب کے بعد صلٰوۃ الاوابین یہ بھی حدیث سے ثابت نہیں ہے)۔

اَلتَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَاءِ۔ مردوں کے لئے نماز میں سبحان اللہ کہنا ہے (اگر کوئی آفت آئے یا امام بھول جائے) اور عورتوں کیلئے دستک ہے (دستک میں دونوں ہاتھ لگتے ہیں تو معلوم ہوا کہ یہ عمل کثیر نہیں ہے اور اُس سے نماز فاسد نہیں ہوتی)۔

کَلِمَتَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ دو کلمے اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں اور اعمال کے ترازو میں وہ بھاری اتریں گے اور زبان پر ہلکے ہیں وہ کیا ہیں سبحان اللہ وبحمدہ، میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اُس کی ثنا اور تعریف کے ساتھ سبحان اللہ العظیم میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو بڑی عظمت والا ہے۔

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ۔ پاک ہے تو اے پروردگار ہمارے اور تیری تعریف سے میں شروع کرتا ہوں (نماز یا اور کوئی چیز یا تیری توفیق سے اور مدد سے میں تسبیح کرتا ہوں نہ اپنی طاقت اور قوت سے)۔

لَوْکُنْتُ مُسَبِّحًا اَتْمَمْتُ صَلٰوتِیْ (عبداللہ ابن عمر رض نے کہا) اگر میں سفر میں نفل پڑھنے والا ہوتا تو فرض ہی کو پورا پڑھ لیتا (قصر کیوں کرتا سفر میں راتبہ سنتیں آنحضرت ص نے ترک کی ہیں اور یہی مسنون ہے البتہ نفل پڑھا ہے شاید عبداللہ ابن عمر کے نزدیک سفر میں نفل پڑھنا بھی مستحب نہ ہوگا) یُسَبِّحُ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ۔ آنحضرت ص سفر میں نفل نماز اونٹ پر پڑھتے (بس تکبیر تحریمہ کے وقت منہ قبلہ کیطرف کرلینا کافی ہے پھر اونٹ کدھر بھی جائے

نماز میں خلل نہیں آتا کشتی اور جہاز اور ریل کا بھی یہی حکم ہے۔

قَبْلَ اَنْ اَقْضِیَ سُبْحَتِیْ۔ اس سے پہلے کہ میں اپنی نفل نماز پڑھوں۔

یُصَلِّیْ فِیْ سُبْحَتِہٖ۔ اپنی نفل نماز میں پڑھتے۔

لَمْ یُسَبِّحْ بَیْنَہُمَا بِشَیْئٍ۔ دونوں کے درمیان سنت نہیں پڑھی۔

یَقْرَءُ الْمُسَبِّحَاتِ۔ آپ دو سورتیں پڑھتے جن کے شروع میں سَبَّحَ یا یُسَبِّحُ ہے۔

نِعْمَ الْمُذَکِّرُ السُّبْحَۃُ۔ تسبیح اللہ کی یاد کو اچھی دلانیوالی ہے، اس حدیث سے بعضوں نے یہ سمجھا ہے کہ تسبیح کا رکھنا سنت ہے مگر یہ حدیث ضعیف ہے، دوسرے سبحہ سے مراد نفل نماز ہے کیونکہ دوسری کئی حدیثوں میں یہ لفظ وارد ہوا ہے اور سب جگہ نفل نماز کے معنی میں ہے البتہ یہ روایت ثابت ہے کہ ایک بیوی آنحضرت ص کی گٹھلیوں یا کھجور پر گن کر تسبیح کہتی تھیں اور آنحضرت ص نے اُن پر انکار نہیں کیا اسی طرح یہ بھی منقول ہے کہ ابوہریرہ رض کے پاس تاگا تھا جس میں دو ہزار گرہیں تھیں بغیر اس کے پڑھے وہ نہیں سوتے تھے، ان روایتوں سے غایت درجہ یہ ہے کہ تسبیح رکھنے کا جواز ثابت ہوگا مگر اُس کا سنت ہونا ہرگز صحیح نہیں ہے، اور اتباع سنت اسی میں ہے کہ تسبیح نہ رکھے جیسے ہمارے پیغمبر صاحب نے نہیں رکھی زبان سے اللہ کی تسبیح تہلیل جہاں تک ہوسکے کرتا رہے گننے سے فائدہ ہی کیا ہے اللہ تعالٰے کے پاس سب گنی ہوئی ہیں ایک ذرہ برابر بھی ہماری نیکی وہ تلف نہیں کرنے کا، دوسری قباحت تسبیح رکھنے میں یہ ہے کہ وہ داعی ہوتی ہے ریا کی طرف کیونکہ لوگ ہاتھ میں تسبیح دیکھ کر یہ خیال کرتے ہیں کہ آپ بڑے ذاکر اور شاغل ہیں اور اس سے نفس میں عجب اور تکبر پیدا ہوتا ہے لوگوں کا ہمارے ساتھ اعتقاد رکھنا اور ہماری طرف رجوع ہونا اور ہم کو مقدس اور بزرگ سمجھنا یہ بھی ایک بہت بڑی بلا ہے جس سے اولیاء اللہ بھاگتے رہے ہیں بلکہ بعضوں نے لوگوں کو اپنے سے بے اعتقاد کرنے کے لئے ایسے کام اُن کے سامنے کئے ہیں جو اصل میں مباح ہیں لیکن وہ اُسکو ناجائز خیال کرتے ہیں تاکہ صلاح اور تقوٰی کا گمان اُن کے ساتھ نہ رہے البتہ اگر ہماری بن کوشش اور بن توجہ اور بن خواہش کے پروردگار عالم ہماری مقبولیت اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا کردے تو یہ اُس کی عنایت اور پرورش ہو۔

تُسَبِّحُوْنَ عَشْرًا۔ نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ کہو (اور دس بار الحمد للہ دس بار اللہ اکبر ایک روایت میں ۳۳ بار، ۳۴ بار آیا ہے اور اخیر میں لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ الملک ولہ الحمد وہو علیٰ کل شیئٍ قدیر۔

جَلَدَ رَجُلَیْنِ سَبَّحَا بَعْدَ الْعَصْرِ۔ انہوں نے دو مردوں کو کوڑے مارے اس بات پر کہ انہوں نے عصر کے بعد (سورج ڈوبنے سے پہلے) نفل پڑھا تھا (کیونکہ آنحضرت ص نے اُس وقت نفل پڑھنے سے منع فرمایا ہے)۔

فَرَسٌ سَابِحٌ یا سَبُوْحٌ۔ وہ گھوڑا جس کی چال بے تکان ہو۔

سَبْحَۃ۔ ایک گھوڑے کا نام ہے۔

کُنَّا اِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نُسَبِّحُ صَلٰوۃَ الضُّحٰی

حَتّٰی تَحُلَّ الرِّحَالَ - ہم جب کسی منزل میں اترتے تو چاشت کی نماز نہ پڑھتے یہانتک کہ اونٹوں پرسے کجاوے اُتار لیتے (تاکہ اُن کو کھڑے کھڑے بوجھ سے تکلیف نہ ہو بعضوں نے کہا لا سہو ہے راوی کا اور بجائے تَحُلُّ کے تُحَلَّ ہے اور ترجمہ یوں ہے ہم لوگ چاشت کی نماز پڑھا کرتے یہانتک کہ کجاوے اُتارے جاتے۔

یُلْهَمُوْنَ التَّسْبِیْحَ وَالتَّحْمِیْدَ کَمَا تُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ - فرشتوں کو تسبیح اور تحمید ایسی دیجاتی ہے جیسے تم کو سانس دیگئی ہے (تمہاری زندگی دم سے ہے اگر دم بند ہوجائے تو مرجاؤ ایسے ہی فرشتوں کی زندگی ذکر الٰہی سے ہے)۔

کَانَ یَقُوْلُ حِیْنَ یَقُوْمُ مِنَ الْمَجْلِسِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ - آنحضرت ؐ جب مجلس سے اٹھتے تو یہ کہتے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ، یہ گویا مجلس میں جو باتیں سب قسم کی ہوتی ہیں اُن کا کفّارہ ہو۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ - اللہ پاک کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اُس کی تعریف اُس کی خلقت کے شمار میں (اُس کے عرش کے وزن میں اُس کی رضامندی کے موافق اُسکے کلموں کے لکھنے میں جتنی روشنائی خرچ ہو اس کے موافق

سَبْحَلَةٌ - سبحان اللہ کہنا۔

سِبَحْلَةٌ - لمبی موٹی عورت

مُسْبَحِلٌّ - شیر کا بچہ جب جوان ہو

خَیْرُ الْاِبِلِ السِّبَحْلُ - عمدہ اونٹ وہ ہے جو موٹا بھاری بھر کم ہو۔

سَبْخٌ - فارغ ہونا، خوب غافل سونا، دور ہونا۔

تَسْبِیْخٌ - ہلکا کرنا، لپیٹنا، ٹھہر جانا، غافل سونا۔

تَسَبُّخٌ - ٹھہر جانا، تھک جانا۔

اِنَّهٗ سَمِعَهَا تَدْعُوْا عَلٰی سَارِقٍ سَرَقَهَا فَقَالَ لَا تُسَبِّخِیْ عَنْهُ بِدُعَائِكِ عَلَیْهِ - حضرت عائشہ رض ایک چور پر بددعا کر رہی تھیں جس نے اُنکا مال چرایا تھا آنحضرت ؐ نے یہ سنکر فرمایا بددعا کرکے اُس کو ہلکا مت کر (کیونکہ جب ظالم کے لئے بددعا کی تو تھوڑا سا بدلہ لے لیا اگر بالکل صبر کریگا تو اُسکو خوب سزا ملے گی۔

اَمْهِلْنَا یُسَبِّخْ عَنَّا الْحَرُّ - ذرا ہمکو مہلت دو گرمی ہمپر تخفیف کرے یا گرمی ہلکی ہوجائے۔

اِنْ مَرَرْتَ بِهَا وَدَخَلْتَهَا فَاِیَّاكَ وَسِبَاخَهَا وَكَلَاءَهَا - اگر تو بصرے پر گذرے اور اُس میں جائے تو وہاں کے شورہ زار سے - (کھاری زمین سے جس میں کچھ نہیں اُگتا) بچارہ اور وہاں کی گھانس سے۔

سِبَاخٌ - جمع ہے سَبْخَہ یا سَبَخَہ کی یعنی کھاری زمین۔

نَزَلَ بَعْضَ السِّبَاخِ - دجال مدینے کے بعض کھاری زمینوں میں اتریگا (یعنی مدینہ کے باہر کیونکہ وہ مردود مدینہ طیبہ کے اندر نہ جاسکیگا اب یہ شخص جو اُسکے پاس جائیگا بعضے کہتے ہیں ا[illegible] خضر ہونگے)۔

لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ عَلَی السَّبْخَةِ - کھاری زمین پر نماز پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں (اسیطرح تیمم بھی اُسپر جائز ہے)

سَبْدٌ۔ مونڈنا۔

تَسْبِيْدٌ۔ تیل لگانا، چھوڑ دینا، سر منڈانا، بالوں کو ترکرکے جمالینا پھر اُن کو چھوڑ دینا۔

اَلتَّسْبِيْدُ فِيْهِمْ فَاشٍ۔ خارجیوں میں سر کا منڈانا بہت ہوگا (اکثر سر منڈے ہوں گے) بعضوں نے کہا بالوں میں تیل نہیں ڈالیں گے نہ سر دھوئینگے دوسری روایت میں سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ ہے، یعنی اُن کی نشانی سر منڈانا ہوگا، بعضے علماء نے اس حدیث کے رو سے حج کے سوا اور وقتوں میں سر منڈانا مکروہ رکھا ہے سر پر بال .... رکھنا مسنون ہے مگر جس کو تکلیف ہو یا بالوں کی خبرگیری نہ کر سکے اُس کو منڈانا بھی جائز ہے۔

مترجم :۔ کہتا ہے ایک زمانہ شروع جوانی میں میں چندیا کے بال بوجہ دماغی محنت اور تکلیف کے منڈایا کرتا تھا باقی سر پر چھوٹے چھوٹے بال رکھتا تھا ایک سر منڈے صاحب نے اعتراض کیا کہ یہ قزع ہے میں نے کہا قزع اُس کو کہتے ہیں کہ جابجا سے کچھ بال مونڈے کچھ رہنے دے جیسے بعضے جاہل لوگ اپنے بچوں کے سر پر چوٹیاں رکھتے ہیں اور ادھر اُدھر سے بال منڈاتے ہیں پھر انہوں نے کہا دوسری حدیث میں ہے احلقوا کلہ او اترکوا کلہ میں نے کہا بیشک یہ عمدہ دلیل ہے مگر دوسری حدیث سیماہم التحلیق سے حلق کی کراہت نکلتی ہے تو اگر میرا فعل قزع بھی ہو تو سر مونڈنا بھی کراہت سے خالی نہیں ہے ہم آپ دونوں برابر ہو گئے۔

اِنَّهٗ قَدِمَ مَكَّةَ مُسَبِّدًا رَأْسَهٗ۔ عبد اللّٰہ بن عباس مکہ میں آئے اُنکا سر دو کہا تھا گرد آلود۔ (بالوں میں تیل نہیں تھا نہ سر کو دھویا تھا)۔

مَا لَهٗ سَبَدٌ وَّلَا لَبَدٌ۔ اُس کے پاس نہ تھوڑا ہے نہ بہت (بالکل قلاش ہے)۔

سَبَدٌ۔ تھوڑے بال۔

سُبَدٌ۔ بیر۔

سَبَذَةٌ۔ زنبیل، ٹوکری۔

جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَسْبَذِيِّيْنَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اسبذی قوم کا ایک شخص آنحضرت ص کے پاس آیا (یہ پارسیوں کی ایک قوم ہے اس کی جمع اَسَابِذَہ۔

سَبْرٌ۔ گہرائی جانچنا، تولنا، جیسے اِسْتِبَارٌ ہے۔

مُسْبَئِرٌّ۔ رات کو چلنے والا۔

مُسْبَرٌ۔ کسی شخص کی شکل وضع جو معلوم ہو۔

سَبْرَتَةٌ۔ قناعت کرنا۔

يَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنَ النَّارِ قَدْ ذَهَبَ حِبْرُهٗ وَ سِبْرُهٗ۔ دوزخ سے ایک آدمی نکلیگا جس کی زینت اور خوبصورتی مٹ گئی ہوگی (آگ میں جلکر بدہیأت اور بدوضع ہو گیا ہوگا)۔

مُرْ بَنِيْكَ حَتّٰى يَتَزَوَّجُوْا فِي الْغَرَائِبِ فَقَدْ غَلَبَ عَلَيْهِمْ سِبْرُ اَبِيْ بَكْرٍ وَّنُحُوْلُهٗ۔ (زبیر بن عوام سے لوگوں نے کہا) تم اپنے بیٹوں سے کہو غیر عورتوں میں (جو موٹی تازی طاقتور ہوں) نکاح کریں کیونکہ اُن پر ابو بکر صدیق رض کی شباہت اور لاغری چھا گئی ہے (حضرت ابو بکر رض بہت دبلے پتلے نحیف آدمی تھے زبیرؓ کی بیوی حضرت اسما تھیں جو حضرت ابو بکر رض کی صاحبزادی تھیں اسی وجہ سے اُن کی اولاد بھی ماں کی اثر سے دبلی اور نحیف پیدا ہوئی یہ بہت عمدہ اور حکمت کا مسئلہ ہے اگر کوئی مرد نحیف

اور ضعیف ہو تو اپنے کنبہ میں شادی نہ کرے ایسا
کرنے سے اولاد اور بھی ضعیف ہو جائے گی اور
غیر خاندان میں قوی اور تنومند عورت سے نکاح
کرے تو اولاد صحیح اور تندرست اور چاق چست
پیدا ہوگی)۔

اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِی السَّبَرَاتِ۔ وضو کو سخت
جاڑوں میں پورا کرنا (اچھی طرح تین تین بار اعضا
کو دھونا، یہ جمع ہے سَبْرَۃٌ کی یعنی شدت کی
سردی)۔

فَدَخَلَ عَلَیْھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فِیْ غَدَاۃٍ سَبِرَۃٍ۔ آنحضرت ﷺ حضرت فاطمہ رضؓ
کے پاس سخت سردی کی صبح کو تشریف لے
گئے۔

لَا تَدْخُلْہُ حَتّٰی اَسْبُرَہٗ قَبْلَکَ۔ حضرت ابوبکر رضؓ
نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا (جب آپ غار
ثور میں گھسنے لگے) ابھی آپ مت جائیے میں
آپ سے پہلے اس غار میں جا کر اُسکا امتحان کرتا
ہوں (اُس میں کوئی سانپ بچھو موذی شئی تو
نہیں ہے اگر ہوگی تو میں آپ پر سے تصدق
آپ تو محفوظ رہیں سبحان اللہ ایسے جان نثار
رفیق کہاں پیدا ہوتے ہیں اُن لوگوں کو شرم نہیں
آتی جو حضرت ابوبکر رضؓ کو برا کہتے ہیں انہوں نے
تو جان مال اولاد سب آنحضرت ﷺ پر قربان کردی
حضرت عمر رضؓ کہا کرتے تھے ابوبکر رضؓ میرے
ساری عمر کے نیک اعمال لے لیں اور ہجرت
کے رات کی نیکی میرے حوالہ کردیں تو میں راضی
ہوں)۔ عرب لوگ کہتے ہیں سَبَرْتُ الْجُرْحَ۔
میں نے زخم کی گہرائی آزمائی (اُس میں سلائی
ڈالکر دیکھا)۔

لَا بَاْسَ اَنْ یُّصَلِّیَ وَفِیْ کُمِّہٖ سَبُوْرَۃٌ۔ کچھ
قباحت نہیں اگر کوئی آدمی نماز پڑھے اُسکی
آستین میں یادداشت کی تختی ہو (جس میں روز
مرّہ کی باتیں لکھتے ہیں پھر اُسکو میٹ دیتے
ہیں یعنی سلیٹ، اسیطرح اگر جیب میں پاکٹ
بک ہو یا بٹوہ ہو جس میں روپیہ یا ضروری کاغذ
رہتے ہوں) بعضوں نے سَنُوْرَۃٌ نون سے
روایت کیا ہے یہ غلط ہے۔

رَاَیْتُ عَلٰی بْنِ عَبَّاسٍ ثَوْبًا سَابِرِیًّا اَسْتَشِفُّ
مَا وَرَاءَہٗ۔ میں نے ابن عباسؓ کو ایک بہت
باریک کپڑا پہنے دیکھا اُس میں سے نظر آتا تھا
اُسکے پیچھے تھا (یعنی جسم دکھلائی دیتا)۔
سَابِرِیْ۔ اصل میں سابور کی طرف منسوب
ہے جو ایران کا بادشاہ تھا۔
دُرُوْعٌ سَابِرِیَّۃٌ۔ یعنی سابری زرہیں ایر
اُسی کی طرف منسوب ہیں۔ متنبی کہتا ہے
نفذت علی السابری وربما تندق فیہ الصعدۃ
السمراء۔

سَبْسَبَۃٌ۔ بہانا، چھوڑ دینا۔
تَسَبْسُبٌ۔ لٹکنا۔

اَبْدَلَکُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِیَوْمِ السَّبَاسِبِ یَوْمَ
الْعِیْدِ۔ اللہ تعالیٰ نے تم کو سباسب کے
عید کے بدل (جو نصاریٰ کی عید ہے
کا دن دیار نصاریٰ اس عید کو سعانین
ہیں)۔

فَبَیْنَا اَجُوْلُ سَبْسَبَھَا۔ میں اُس کے میدان
میں پھر رہا تھا (جنگل میں) ایک روایت
بَسْبَسَھَا ہے معنی وہی ہے۔

سَبُطَ۔ یا سَبِطَ یا سُبُوْطٌ۔ نرم ہونا، لٹکنا، سیدھا

یہ ضد ہے جُعُودَۃ کی یعنی گھونگھر۔

سَبَاطَۃٌ۔ بہت ہونا، کشادہ ہونا۔

سَبَاطِ۔ بخار۔

سُبَاط۔ ایک رومی مہینہ ہے اُسکو شُباط بھی کہتے ہیں، انگریزی فیبروری ہے۔

سَبْطُ الْقَصَبِ۔ (آنحضرت ؐ کی صفت ہے) یعنی آپ کی بانہہ اور پنڈلی سیدھی اور دراز تھی اُس میں گرہ اور اُٹھاؤ نہ تھا۔

اِنْ جَاءَتْ بِہٖ سَبْطًا فَھُوَ لِزَوْجِھَا۔ اگر وہ لمبے ہاتھ پاؤں والا پورے جسم کا بچہ جنے تو وہ اُسکے خاوند کا نطفہ ہے۔

لَیْسَ بِالسَّبْطِ وَلَا الْجَعْدِ الْقَطَطِ۔ آنحضرتؐ کے بال نہ تو بالکل سیدھے لٹکے ہوئے تھے اور نہ سخت گھونگھر (جیسے حبشیوں کے ہوتے ہیں بلکہ بیچ بیچ میں تھے ہلکے گھونگھر)۔

اَلْحُسَیْنُ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ۔ حسین ایک امت ہے امتوں میں سے یعنی بھلائی اور نیکی میں ایک امت ہے یعنی امت کے برابر ہیں۔

اَسْبَاط۔ حضرت اسحاقؑ کی اولاد میں ایسے تھے جیسے قبیلے حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ امام حسین ؓ پیغمبروں کی اولاد میں جیسے حضرت یعقوبؑ کی اولاد تھی۔ بعضوں نے کہا سبط کہتے ہیں اولاد کی اولاد کو آنحضرت ؐ کو معلوم ہو گیا تھا کہ آپ کی امت امام حسین ؓ کے ساتھ جیسا سلوک کریگی اسلئے تاکیدًا یہ ارشاد فرمایا کہ وہ میرے اولاد کی اولاد ہے اُسکا خیال رکھنا مگر تقدیر الٰہی رُک نہیں سکتی، آنحضرت ؐ کے اتنے ارشادوں کے بعد بھی امت اُن کے ساتھ یہ سلوک کیا کہ بے آب و دانہ بال بچوں سمیت شہید کیا انا للہ وانا الیہ راجعون یہ مصیبت ایسی ہے کہ اُسکے یاد کرنے سے جگر شق ہو جاتا ہے۔

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سِبْطَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ امام حسنؓ اور امام حسینؓ آنحضرتؐ کے دو ٹکڑے ہیں یا آپ کی اولاد کی اولاد ہیں یا آپ کے نواسے ہیں، بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اُن کی اولاد میں اللہ تعالےٰ برکت دیگا اور ایک بڑی امت ہو جائے گی، ایسا ہی ہوا ہزارہا سادات صحیح النسب ان دونوں شاہزادوں کی اولاد میں موجود ہیں اور یزید اور ابن زیاد کی اولاد دنیا سے ایسی گم ہوئی جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی غَضِبَ عَلٰی سِبْطٍ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَمَسَخَھُمْ دَوَابَّ۔ اللہ تعالےٰ بنی اسرائیل کے ایک قبیلے پر غصہ ہوا تو اُن کو مسخ کر کے جانور (چوپایہ) بنا دیا (بندر سور وغیرہ)۔

کَانَتْ تَضْرِبُ الْیَتِیْمَ یَکُوْنُ فِیْ حَجْرِھَا حَتّٰی یُسْبِطَ۔ حضرت عائشہ رضؓ جس یتیم کو پرورش کرتیں اُس کو تعلیم اور تادیب کیلئے اتنا مارتیں کہ وہ فرش ہو جاتا (زمین پر گر پڑتا سیدھا ہو جاتا، جور اُستاد بہ ز مہر پدر)۔

اَتٰی سُبَاطَۃَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا۔ آنحضرتؐ ایک قوم کے گھورے پر آئے (جہاں کوڑا کچرہ نجاست وغیرہ ڈالدیتے ہیں) آپ نے کھڑے رہکر وہاں پیشاب کیا (اس لئے کہ بیٹھنے میں کپڑے یا بدن کے آلودہ ہو جانے کا خیال تھا ایسے موقع پر کھڑے کھڑے پیشاب کرنے میں کوئی قباحت نہیں، بعضوں نے کہا آپ کے گھٹنوں

میں درد تھا جیسے دوسری روایت میں ہے تو اُکڑوں بیٹھنے میں تکلیف ہوتی بعضوں نے کہا آپ کی پشت میں درد تھا اور عرب لوگ اُس کا علاج کھڑے کھڑے پیشاب کرنا کہتے ہیں حضرت عمرؓ سے منقول ہے البول قائما احصن للدبر کھڑے کھڑے پیشاب کرنا دبر کو خوب روکے رہتا ہے اُس میں سے ریاح وغیرہ صادر نہیں ہوتے، اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ پیشاب روکنا بُرا ہے کیونکہ آپ نے گھوڑے ہی پر پیشاب کر دیا اور دوسری جگہ جانیکا قصد نہیں کیا)۔

سَابَاط۔ چھت دار رستہ دو دیواروں کے درمیان اور ایک شہر کا نام ہے وہاں کا حجام کوئی اُس سے حجامت بنانے نہ آتا تو یہ مثل ہو گئی۔

اَفْرَغُ مِنْ حَجَّامِ سَابَاط۔ یعنی ساباط کے حجام سے بھی زیادہ بے کار اور بے شغل۔

سِبَطْرٌ۔ عالی حوصلہ، بڑے بڑے کام کرنے والا لمبا آدمی، شیر جب حملہ کرنے کے وقت دراز ہو۔

سِبَطْرَی۔ اترا کر ناز سے چلنا۔

اِنْ هِيَ قَرَّتْ وَدَرَّتْ وَاسْبَطَرَّتْ فَهُوَ لَهَا۔ اگر عورت خوش ہو کر دودھ بہلنے لگے اور لمبی ہو جائے (دودھ پلانے کو) تو بچہ اُسی کو ملے گا۔

سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اَخَذَ مِنَ الذَّبِيْحَةِ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ تَسْبَطِرَّ فَقَالَ مَا اَخَذْتَ مِنْهَا فَهُوَ مَيْتَةٌ۔ عطا سے پوچھا گیا اگر ایک شخص نے جانور کو ذبح کرنے کے بعد اُسکے لمبے (ٹھنڈے) ہونے سے پہلے اُس میں سے ایک پارچہ کاٹ لیا انہوں نے کہا وہ مردار ہے (کیونکہ زندہ جانور میں سے جو ٹکڑا کاٹ لیا جائے وہ مردار ہوتا ہے تو جبتک ذبح کے بعد جان بالکل نکل نہ جائے اور ٹھنڈا نہ ہو جائے اُس وقت تک اُس میں سے گوشت کاٹنا یا اُس کی کھال نکالنا منع ہے)۔

حَمُوْبَةٌ مُسْبَطِرَّةٌ۔ اُس کی بارش پھیلی اور دراز ہو (یعنی دور دور تک تمام ملک میں برسے)۔

اِسْبَطَرَّ۔ لیٹ گیا دراز ہو گیا۔

سَبْعٌ۔ سات، ساتواں ہونا، ساتواں حصہ لینا، پھینکنا، ڈرانا، گالی دینا، عیب بیان کرنا، دانت سے کاٹ کھانا، چرانا، اُچک لے جانا، مبہوت کر دینا۔

تَسْبِيْعٌ۔ سات کونے کرنا، سات بار دھونا، سات رات عورت کے پاس رہنا، سات گنا دینا، سات دن میں قرآن ختم کرنا، سات سو آدمی پورے ہونا، ستر روپیہ پورے کرنا۔

مُسَابَعَةٌ۔ گالیاں دینا، جماع کرنا، کثرت جماع پر فخر کرنا۔

سِبْعٌ۔ سات دن پیاسا رہنے کے بعد پانی پر آنا۔

اُوْتِيْتُ السَّبْعَ الْمَثَانِيَ۔ میں سات دیا گیا (یعنی سورۂ فاتحہ جس میں سات آیتیں ہیں) مثانی اُس کو اسلئے کہا کہ ہر نماز میں مکرر یعنی بار بار پڑھی جاتی ہے دہرائی جاتی ہے، بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ وہ دوبار اتری، ایک بار مکہ میں اور ایک بار مدینہ میں بعضوں نے کہا سبع مثانی سے سات لمبی سورتیں مراد ہیں سورۂ بقرے سے لیکر سورۂ توبہ تک

لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِي حَتّٰى اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔ میرے دل پر غفلت چھا جاتی ہے (جس وقت بال بچوں عورتوں کا خیال کرتا ہوں (اُن کی طرف متوجہ ہوتا ہوں) اور میں ایک دن میں ستر بار استغفار کرتا ہوں (بات یہ ہے کہ پیغمبر صاحبؐ کا دل آئینہ سے زیادہ صاف اور نورِ الٰہی سے روشن اور منور تھا ایسے صاف شفاف روشن دل پر ذری سی بھی کدورت آئے تو صاف معلوم ہوجاتی ہے آپ کے لئے یہی غفلت گو ایک لمحہ بھر کی ہو گناہ تھی پر ہم گنہگاروں کے لئے چونکہ ہمارے دل تیرہ و تاریک ہیں اور اس پر صدہا داغ اور دھبے گناہوں کے پڑے ہیں تو اس غفلت کی کدورت نمایاں نہیں ہوتی۔ میلی داغدار چیز پر اگر ذرا سا دھبہ لگے تو وہ اپنے حال پر رہتی ہے کیونکہ اُس پر تو بڑے بڑے داغ لگے ہوئے ہیں یہ دھبہ کس شمار میں ہے) نہایہ میں ہے کہ سبعین اور سبعہ اور سبعمائۃ کا ذکر قرآن و حدیث میں متعدد مقاموں میں آیا ہے اُس سے عدد مقصود نہیں ہے بلکہ صرف تکرار اور کثرت مراد ہے جیسے اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ، اُس نے سات بالیاں اُگائیں، اور اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً، اور اگر اُن کے لئے ستر بار استغفار کرے، اور اَلْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةٍ، ایک نیکی کا ثواب دس گنا سات سو نیکیوں تک ملیگا، ایک شخص نے ایک اعرابی کو ایک روپیہ دیا اُس نے کہا سَبَّعَ اللّٰهُ لَكَ الْاَجْرَ، اللہ تعالےٰ تجھ کو دونا بدلہ دے۔

لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَّلِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ۔ کنواری عورت جس سے آدمی نئی شادی کرے تو اُس کے پاس سات دن تک رہے اور شوہر دیدہ عورت سے اگر نئی شادی کرے تو اُس کے پاس تین دن تک رہے (اُس کے بعد پھر ہر ایک جورو کے پاس باری باری رہے)۔

اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ ثُمَّ سَبَّعْتُ عِنْدَ سَائِرِ نِسَائِيْ وَاِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ ثُمَّ دُرْتُ۔ (آنحضرتؐ نے جب بیوی اُم سلمہؓ سے نکاح کیا تو اُن سے فرمایا) اگر تو چاہتی ہے تو میں سات دن تک تیرے پاس رہتا ہوں پھر باقی عورتوں کے پاس بھی سات سات دن رہوں گا اور اگر تو تین دن رہنا پسند کرتی ہے (جو تیرا حق ہے کیونکہ وہ شوہر دیدہ تھیں) تو میں تین دن تیرے پاس رہکر پھر سب عورتوں کا دورہ کرونگا (باری باری ایک ایک دن سب کے پاس رہونگا (مطلب یہ ہے کہ تین دن تک تیرے پاس رہنا یہ تو تیرا حق ہے کیونکہ تجھ سے نئی شادی کی ہے اور تو ثیبہ ہے (شوہر دیدہ) اُس پر بھی میں تجھ کو ذلیل کرنا نہیں چاہتا اگر تو چاہتی ہے کہ میں سات دن تک تیری پاس ہوں تو پھر دوسری بیبیوں کے پاس بھی سات سات دن رہنا ہوگا ایسی حالت میں جب ثیبہ عورت اپنے حق سے زیادہ چاہے تو تین دن کا استحقاق اُس کا باطل ہوجاتا ہے کیونکہ اگر تین دن کا حق اُس صورت میں باقی رہتا تو آنحضرتؐ یوں فرماتے میں چار چار دن دوسری بیبیوں کے پاس رہوں گا)۔

سَبَّعَتْ سُلَيْمٌ يَوْمَ الْفَتْحِ۔ جس دن مکہ فتح ہوا اُس دن سلیم قبیلے نے اپنے سات سو آدمی پورے کرلئے۔

اُخِذَ فِيْ سَبْعٍ۔ ابن عباسؓ سے ایک مسئلہ

پوچھا گیا انہوں نے کہا یہ تو سات مشکل مسئلوں میں سے ایک مسئلہ ہے یا عاد کی قوم کے سات راتوں کی طرح سخت ہے یا حضرت یوسف کے زمانہ کی سات سالوں کی طرح دشوار ہے جب سات برس برابر اُن کے زمانہ میں قحط ہوا تھا۔

اِنَّهٗ طَافَ بِالْبَيْتِ اُسْبُوْعًا۔ آپ نے خانۂ کعبہ کا سات بار طواف کیا۔

اُسْبُوْع۔ ایک ہفتہ یعنی سات دن کو بھی کہتے ہیں اسی طرح سُبُوْعٌ ہے، بعضوں نے کہا سُبُوْعٌ جمع ہے سَبْعٍ یا سُبْعٌ کی۔

اِذَا كَانَ يَوْمُ سُبُوْعِهَا۔ جب نکاح سے ساتواں دن ہو (یعنی نکاح کے سات دن بعد)۔

مَنْ لَّهَا يَوْمَ السَّبُعِ يا يَوْمَ السَّبْعِ۔ (ایک بھیڑیا بکری کو گلہ سے اُچک لے گیا جس زمانہ میں آنحضرت صلعم پیغمبر ہوئے لیکن گڈریے نے (چرواہی) وہ بکری اُس کے منہ سے چھین لی تب بھیڑیا کہنے لگا) بھلا جس دن درندہ اُسکا نگہبان ہوگا اُس دن اُسکو کون بچائے گا (یعنی جب فتنوں کیوقت لوگ مال اسباب چھوڑ کر بھاگ جائیں گے بکریاں بھی بن وارث پھرینگی اُسوقت درندہ یعنی بھیڑیا ہی اُن کا نگہبان ہوگا مزے سے اُن کو چٹ کریگا) یا حشر کے میدان میں اُسکا کون نگہبان ہوگا۔

سَبْع۔ بفتحہ سین وسکون باوہ مقام جہاں قیامت کے دن سب حشر کئے جائینگے۔

نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ۔ آنحضرت صلعم نے درندوں کی کھالوں سے منع فرمایا (یعنی اُن کے پہننے سے کیونکہ یہ تکبر اور غرور والوں کا لباس ہے، بعضوں نے اس حدیث سے یہ نکالا ہے کہ حرام جانور کی کھال دباغت سے پاک نہیں ہوتی لیکن امام شافعی رح کے نزدیک سب کھالیں دباغت سے پاک ہو جاتی ہیں سوا کتے اور سور کے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک کتے کی بھی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے صرف سور کی کھال پاک نہیں ہوتی (حالانکہ سور کی کھال علیٰحدہ ہی نہیں ہو سکتی) اور اہل حدیث کے نزدیک سب کھالیں دباغت سے پاک ہو جاتی ہیں اور کسی کا استثنا انہوں نے نہیں کیا جیسے دوسری حدیث میں ہے ایما اہاب دبغ فقد طہر۔

نَهٰى عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ۔ آنحضرت نے ہر دانت والے درندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا (جیسے بلی کتا شیر بھیڑیا ریچھ لومڑی بور بچہ ٹرس وغیرہ) اور بعضوں نے کہا لومڑی اور بجو درندوں میں نہیں ہے تو وہ حلال ہیں۔

صَبَّ عَلٰى رَاْسِهِ الْمَاءَ مِنْ سِبَاعٍ كَانَ مِنْهُ فِيْ رَمَضَانَ آپنے اپنے سر پر پانی بہایا کثرت جماع کیوجہ سے رمضان کے مہینے میں۔

سِبَاع۔ جماع کو کہتے ہیں بعضوں نے کہا کثرت جماع کو۔

نَهٰى عَنِ السِّبَاعِ۔ آنحضرت صلعم نے کثرت جماع پر فخر کرنے سے منع فرمایا (جیسے بعضے بوڑھوں کی عادت ہوتی ہے شیخی سے بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات میں دس بار جماع کر سکتا ہوں یا میں نے صدہا عورتوں سے صحبت کی ہے، بعضوں نے کہا سِبَاع سے یہاں مراد گالی گلوج ہے یہ سَبَعَ فُلَانًا سے ماخوذ ہے جب اُسکا عیب بیان کرے اُسکو برا کہے۔

سَبِيْع۔ ایک محلہ کا نام ہے کوفہ میں جو منسوب

بنی سبیع کے قبیلے کی طرف وہ ایک شاخ ہے ہمدان کی۔

صَلّٰی لِسُبُوْعِہٖ۔ آپ نے سات چکروں کے بعد نماز پڑھی (یعنی دوگانہ طواف ادا کیا)۔

اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ۔ قرآن سات طرح پر اُتارا گیا ہے (عرب کے ہر قبیلے کی بولی کے موافق یعنی کیفیت تلفظ میں سات طرح سے جو اختلافات ہیں اُن سب کے موافق قرآن کو پڑھ سکتے ہیں وہ سات یہ ہیں ادغام، ترک ادغام، تفخیم، ترقیق، امالہ، مد، تبیین۔ بعضوں نے کہا سات طرح سے عرب کے سات قبیلے مراد ہیں بعضوں نے کہا سات قراءتیں مراد ہیں، اور یہ اختلاف اس وجہ سے ہوا کہ حضرت جبرئیلؑ جب قرآن کا دور آنحضرتؐ کے ساتھ کرتے تو کبھی کسی طرح سے پڑھتے کبھی کسی طرح سے۔

فَلَقِیَهٗ فِی السَّمَآءِ السَّابِعَۃِ۔ آنحضرتؐ حضرت ابراہیمؑ سے ساتویں آسمان میں ملے (یعنی شب معراج میں ایک روایت میں چھٹا آسمان مذکور ہے شاید راوی کو سہو ہوا ہو یا حضرت ابراہیمؑ چھٹے آسمان سے ساتویں پر چڑھ گئے ہوں گے، یا معراج کئی بار ہوا ہے تو ایک بار چھٹے آسمان پر ملے ایک بار ساتویں آسمان پر۔

فَلَمْ یَقُمْ بِنَا حَتّٰی سَبْعٍ۔ آنحضرتؐ نے ہم لوگوں کو تراویح کی نماز نہیں پڑھائی یہانتک کہ رمضان کے .... سات دن رہ گئے (اس حدیث میں چھٹی رات سے پچیسویں شب اور پانچویں سے چھبیسویں شب اور چوتھی سے ستائیسویں شب اور تیسری سے اٹھائیسویں شب مراد ہے گویا مہینے کے آخر سے حساب شروع کیا۔

سَاَزِیْدُ عَلَی السَّبْعِیْنَ۔ (اللہ تعالیٰ نے تو یوں فرمایا ہے تو منافقوں کے واسطے ستر بار استغفار کرے گا تو بھی اللہ تعالیٰ اُن کو نہیں بخشنے کا) اب میں ستر بار سے زیادہ استغفار کروں گا۔

هُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا لَا یَکْتَوُوْنَ۔ جو لوگ بہشت میں بے حساب جائیں گے وہ ستر ہزار آدمی ہیں (میری امت کے اُن کی صفت یہ ہے کہ) نہ داغ دیتے ہیں نہ منتر کرتے ہیں ہر بیماری میں اپنے مالک پر بھروسا کرتے ہیں اُسی سے صحت کی دعا کرتے ہیں دوا علاج پر اُن کا اعتماد نہیں ہے گو دوا اور علاج کرنا جائز ہے اور ہمارے پیغمبر صاحب نے دوا علاج کیا ہے مگر دوا اور علاج کو بذاتہ مؤثر نہ سمجھنا چاہیے بلکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا تو دوا اثر کرے گی ورنہ اُلٹا اثر ہوگا۔ از قضا سرکنگبین صفرا فزود۔ روغن بادام خشکی می نمود، بیمار کرنیوالا اور چنگا کرنے والا پروردگار ہی ہے دوسرا کوئی نہیں۔

فَاِذَا سَوَادٌ عَظِیْمٌ وَمَعَهُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا۔ ایکا ایک ہی ایک بڑی جماعت دکھلائی دی اُس کے ساتھ ستر ہزار آدمی ہونگے۔

وَمَعَ هٰؤُلَآءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا قُدَّامَهُمْ۔ اُنکے ساتھ ستر ہزار آدمی اور ہوں گے جو اُنکے آگے ہونگے۔

اَلْکَبَائِرُ سَبْعٌ۔ کبیرہ گناہ سات ہیں جو بہت سخت گناہ ہیں وہ سات ہیں چونکہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کبیرہ گناہ ستر کے قریب ہیں۔

مَنْ صَامَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ بَاعَدَ اللهُ وَجْهَهٗ مِنَ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔ جو شخص اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد کی حالت میں) روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اُس کے منہ کو دوزخ سے ستر برس کی راہ پر دور کر دے گا (عرب میں ستر کا لفظ مبالغہ کے لئے آتا ہے اُس سے عدد مقصود نہیں ہوتا، جہاد کے سفر میں اگر آدمی کو طاقت ہو اور دشمن سے مقابلہ کرنے میں کوئی تکلیف روزے کی وجہ سے نہ ہو تو روزہ رکھنے میں قباحت نہیں)۔

اِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعُوْنَ۔ دوزخ کی گہرائی عمق ستر برس کی راہ ہے۔

طَوَّقَهُ اللهُ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ۔ اللہ تعالےٰ اُس کو ساتوں زمین کا طوق پہنائے گا معلوم ہوا زمینیں بھی سات ہیں۔

اِنَّ اللهَ خَلَقَ سَبْعَ اَرَضِيْنَ فِيْ كُلِّ اَرْضٍ آدَمُ كَآدَمِكُمْ اِلخ۔ (ابن عباس رضؓ نے کہا) اللہ تعالے نے سات زمینیں پیدا کی ہیں ہر ایک زمین میں .... ایک آدم ہیں تمہارے آدم کی طرح اور ایک نوح ہیں تمہارے نوح کی طرح ایک ابراہیم ہیں تمہارے ابراہیم کی طرح ایک پیغمبر ہیں تمہارے پیغمبر کی طرح (یہ اثر ابن عباس سے موقوفاً صحیح ہے اُسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ اور زمینوں کے آخری پیغمبر درجہ اور مرتبہ میں ہمارے آخری پیغمبر کے برابر ہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ اُن زمینوں میں بھی ایک آخری پیغمبر ہیں، ابن کثیر نے کہا اس قسم کے اقوال جب تک اُن کی سند معصوم یعنی پیغمبر سے صحیح نہ ہو وہ ماننے کے قابل نہیں ہیں بعضوں نے کہا ابن عباس رضؓ نے شاید یہ مضمون اسرائیلی لوگوں سے یا اسرائیلی کتابوں سے حاصل کیا)۔

سَبْعِيْنَ۔ (لوگوں نے پوچھا ہم اپنے لونڈی اور غلاموں کو کتنے بار معاف کریں فرمایا) ستر بار (ہر روز)۔

اَنْتُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ اُمَّةً اَنْتُمْ خَيْرُهَا [illegible] تم ستر امتوں میں اخیر امت ہو ستر کا شمار تم پر پورا ہوا اور تم اُن سب میں بہتر ہو۔

حُرِّمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ۔ خون کے سات رشتے حرام کئے گئے (اُن سے نکاح حرام ہے ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی)۔

وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ۔ اور نکاحی (دامادی) کے رشتے (یعنی سسرالی) بھی سات حرام ہیں (ساس، بہو، باپ کی جورو، جورو کی بیٹی، اُس کی بہن، پھوپھی، خالہ)۔

فَكَاَنَّهُمَا كَفَّا سَبُعٍ۔ یہ ہتھلیاں گویا درندے کی ہتھلیاں ہیں (جس پر رنگ نہیں ہوتا، آپ نے اُس عورت سے فرمایا جو مردوں کی طرح ہاتھ صاف رکھتی تھی اُن پر مہندی وغیرہ نہیں لگاتی تھی معلوم ہوا عورت کو ہاتھ پاؤں میں مہندی لگا[illegible] وزینت سے رہنا بہتر ہے۔

لِيَتَحَرَّوْهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ۔ شب قدر رمضان کی اخیر سات راتوں میں [illegible]

اَرْضٌ مُسْبِعَةٌ۔ درندے والی زمین۔

وَلَعْنَتِيْ تَبْلُغُ السَّابِعَ مِنَ الْوُلَاةِ۔ [illegible] لعنت خلق کی طرف سے ساتویں حاکم پر [illegible] (ساتواں حاکم اس امت میں یزید [illegible] تھا امام حسن پانچویں حاکم تھے معاویہ [illegible] یزید ساتواں، ایک روایت میں بنی الز[illegible] یعنی اُس کی اولاد تک لعنت کا اثر ہوگا)۔

سُبُوغٌ۔ پورا ہونا، لمبا ہونا، کشادہ ہونا، جھکنا، ملنا۔

تَسْبِیْغٌ۔ بچہ گرا دینا بال نکلنے کے بعد۔

اِسْبَاغٌ۔ پورا کرنا۔

رَجَلَهٗ بِالْحَرْبَةِ فَتَقَعُ فِیْ تَرْقُوَتِهٖ تَحْتَ تَسْبِغَةِ الْبَیْضَةِ۔ آنحضرت صلعم نے ہتھیار ابی بن خلف پر مارا اُس کی ہنسلی پر پڑا خود کے پٹے کے نیچے۔

تَسْبِغَه۔ وہ جو خود کے ساتھ لٹکتا رہتا ہے گردن اور گریبان بچانے کے لئے۔

اِنَّ زَرَّتَیْنِ مِنْ زَرَدِ التَّسْبِغَةِ نَشِبَتَا فِیْ خَدِّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ۔ دو حلقے تسبغہ کے احد کے دن آپ کے رخسارے میں گھس گئے (کیونکہ آپ ایک گڑھے میں گر پڑے تھے اوپر سے ابن قمیہ ملعون نے پتھر مارے اور اپنے نزدیک یہ سمجھا کہ میں نے آنحضرت صلعم کا کام تمام کر دیا)۔

کَانَ اسْمُ دِرْعِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذُوالسُّبُوْغِ۔ آنحضرت صلعم کی زرہ کا نام ذوالسبوغ تھا یعنی پوری اور کشادہ۔

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ سَابِغَ الْاَلْیَتَیْنِ۔ اگر اس عورت کا بچہ پورے سرین والا (پُرگوشت اُبھرے ہوئے) پیدا ہوا۔

اَسْبِغُوْا لِلْیَتِیْمِ فِی النَّفَقَةِ۔ یتیم پر اچھی طرح فراغت کے ساتھ خرچ کرو (اُسکو تنگی میں مت رکھو)۔

اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ۔ وضو کو پورا کرو (ہر ایک عضو کو اچھی طرح تین بار دھوؤ)۔

اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِی الْمَکَارِهِ۔ تکلیف کے وقتوں (مثلاً سردی ہوا) میں وضو کو پورا کرنا۔

اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَیْنَ الْاَصَابِعِ۔ وضو کو پورا کر اور انگلیوں میں خلال کر۔

وَاَسْبِغَةٌ۔ اور خوب لمبی ہو کر (دودھ بھرنے سے اور کو کہیں بڑھی ہوئی خوب کھا کر مطلب یہ ہے کہ خوب چاق چست بھاری بھرکم بن کر اُسکو روندیں گے۔

اَسْبِغْ عَلَیْنَا نِعَمَاکَ۔ اپنی نعمتیں ہم پر پوری کر۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سَابِغِ النِّعَمِ۔ ساری تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو نعمتوں کا پورا کرنے والا ہے۔

رَجُلٌ سُبُغٌ۔ پوری زرہ پہنے ہوئے ایک مرد۔

سُبْغَه۔ کشادگی فراغت۔

سَبْقٌ۔ آگے بڑھ جانا، غالب آنا، بلند درجہ ہونا۔

تَسْبِیْقٌ۔ کچا بچہ جننا۔

مَسْبُوْقٌ۔ وہ شخص جو امام کے ساتھ ایک رکعت یا زیادہ ہو جانے کے بعد شریک ہو۔

اِنْسِبَاقٌ۔ بن سوچے ایک بات منہ پر آجانا۔

مُسَابَقَةٌ اور سِبَاقٌ۔ آگے بڑھنے کی شرط کرنا۔

لَا سَبْقَ اِلَّا فِیْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ اَوْ نَصْلٍ۔ آگے بڑھنے کی شرط تین چیزوں میں درست ہے اونٹ اور گھوڑے اور تیر میں (اب تیر کے قائم مقام بندوق اور توپ ہے، مسلمان بہادری میں دوسری قوموں سے کم نہیں ہیں لیکن بدعلمی اور نااتفاقی اور جہالت اور عیاشی کی وجہ سے مغلوب اور تباہ ہو رہے ہیں دوسری قوموں نے علوم اور معارف میں ترقی کی اور آلات ایسے

۵ ایک روایت میں لا سبق ہے۔ یعنے بازی وہ مال جو آگے بڑھنے والے کو دیا جاتا ہے ۱۲ منہ

بنائے جن کو مسلمان بنانا نہیں جانتے اور آپس میں ایک دوسرے کے ہمدرد اور معین اور مددگار رہیں مسلمان اُدھر تو جاہل کم علم دوسرے ایک کے ایک دشمن، جب مسلمانوں کی ایسی سقیم حالت ہو تو صرف بہادری کیا کام آسکتی ہے ہر قوم کی دنیاوی اور دینی ترقی تعلیم اور درستی اخلاق پر موقوف ہے جب تک مسلمان تعلیم کو عام نہیں کریں گے اور ہر ایک فرد اُن کا خواہ مرد ہو یا عورت علم حاصل کرنے کی کوشش نہ کرے گا اور اُسکے بعد اپنے اخلاق کو شریعت محمدی کے مطابق درست نہ کرے گا جب تک کبھی ذلت اور نکبت کے قعر سے باہر نہیں نکلیں گے۔ ایک خلیفہ مسلمانوں کا کبوتر بازی کر رہا تھا اُسوقت ایک شخص نے جس کو خدا کا ڈر نہ تھا اس حدیث میں اتنا اور بڑھا دیا اَوْ جَنَاحٍ یا پرندے کے پنکھ میں یعنی کس کا کبوتر آگے بڑھ جاتا ہے اور بلند پروازی کرتا ہے اُسکا مطلب یہ تھا کہ خلیفہ خوش ہو ایسے ہی مردودوں نے دین کو خراب کیا اور دنیادار بادشاہوں اور رئیسوں کی خوشامد کے لئے اُن کو غلط مسئلے بتا کر گمراہ کیا لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ طیبی نے کہا اونٹ اور گھوڑوں کی طرح گدھوں، خچروں، ہاتھیوں میں بھی شرط کر سکتے ہیں۔

مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ فَاِنْ كَانَ يُؤْمِنُ اَنْ يَسْبِقَ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ۔ جس شخص نے ایک گھوڑا تیسرا شرط کے دو گھوڑوں میں شریک کیا اگر اُس کو یہ یقین ہے کہ یہ گھوڑا ان دونوں سے آگے بڑھ جائیگا تب تو بہتر نہیں اور اگر یہ یقین نہیں تو شرط جائز ہے اس تیسرے شخص کو محلل کہتے ہیں یعنی شرط کو حلال کر دینے والا بات یہ ہے کہ شرط کا روپیہ اگر تماشا بین دیں ٹھہرائیں یا ایک طرف سے شرط ہو تب تو بالکل درست ہے اور اگر دونوں طرف سے شرط ہو بغیر محلل کے درست نہیں اب اگر محلل آگے بڑھ گیا اور دونوں شرط کرنے والے اُس کے پیچھے آئے ایک ساتھ یا آگے پیچھے تو محلل شرط کا روپیہ لیگا اور اگر محلل اور ایک شرط کرنے والا ساتھ آئے پھر دوسرا شرط کرنے والا آیا تو جو آگے آئے وہ دونوں شرط کا روپیہ لے لیں گے اور اگر تینوں برابر آئے تو کسی کو کچھ نہیں ملیگا۔

وَحَازَ فِيْهَا سَبْقًا۔ وہ اس امر میں بڑھ گیا۔

مِنْ كَلِمَاتِهٖ لَمْ يُسْبَقْ اِلَيْهَا۔ یہ اُسکا کلام ہے اُس سے پہلے کسی نے ایسا کلام نہیں کیا۔

اِنَّهٗ اَمَرَ بِاِجْرَاءِ الْخَيْلِ وَسَبَّقَهَا ثَلٰثَ اَعْذُقٍ مِّنْ ثَلٰثِ نَخَلَاتٍ۔ آنحضرتؐ نے گھوڑے دوڑانے کا حکم دیا اور جو کوئی آگے بڑھ جائے اُس کو کھجور کے تین خوشے تین درختوں سے دلائے۔

تَسْبِيْق۔ کے معنے دونوں آئے ہیں یعنی آگے بڑھنے کا روپیہ دینا، اور لینا۔

اِسْتَقِيْمُوْا فَقَدْ سَبَقْتُمْ يَا سُبِقْتُمْ سَبْقًا بَعِيْدًا۔ دیکھو سیدھی راہ پر رہو خوب تم بہت آگے بڑھ گئے ہو یا لوگ تم سے بہت بڑھ گئے ہیں اگر داہنے بائیں مڑ گے تو بہت گمراہ ہوئے، طیبی نے کہا یہ آپ نے قرآن والوں سے فرمایا سیدھی راہ پر جمے رہو یعنی اخلاص کے ساتھ قرآن پڑھو اُس کی تلاوت کرو اگر داہنے بائیں مڑو گے یعنی لوگوں کو دکھانے اور دنیا

اُن سے تعریف کرانے کے لئے توریا میں گرفتار ہوگے جو شرک اصغر ہے پھر ایسا نہ ہو گمراہ ہوجاؤ یعنی شرک اکبر میں پڑ جاؤ۔

سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ۔ وہ تو گوبر اور خون سب سے آگے بڑھ گیا (یعنی جلدی سے تیزی کیساتھ شکاری جانور کے پار ہو گیا نہ اُس میں خون لگا نہ گوبر مطلب یہ ہے کہ یہ خارجی مردود دین سے ایسے باہر ہو جائیں گے جن میں دین وایمان کا ذرا اثر بھی نہیں رہے گا۔ مسلمانو دیکھو غور کرو، باوجودیکہ خارجی بڑے نمازی متقی پرہیز گار تہجد گذار تھے رات دن قرآن کی تلاوت کرنے والے تھے مگر آنحضرت ؐ نے اُن کے حق میں یہ فرمایا کہ دین کا ذرا سا بھی نشان اُن میں نہ ہوگا کیا معنیٰ اللہ اور رسول کی محبت سے بے بہرہ ہونگے جسپر ایمان کا مدار ہے اور رسول اللہ کے جانشین کی دشمنی پر کمر باندھیں گے، دوسرے مسلمانوں کو ذری ذری سی بات پر کافر بنا کر اُن کو مارنے اور قتل کرنے کے لئے مستعد ہوں گے پھر یہ تقویٰ اور پرہیز گاری سب بیکار ہوگی)۔

يَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ۔ پھر اللہ کی تقدیر اُس پر غالب آتی ہے

تَسْبِقُ شَهَادَتُهُ يَمِيْنَهُ وَيَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ اُس کی گواہی قسم سے پہلے اور قسم گواہی سے پہلے ہوگی، مطلب یہ ہے کہ اُسکو دین کی کچھ پرواہ نہ ہوگی، گواہی دینے اور قسم کھانے پر ایسا مستعد ہوگا کہ اُسکو یہ بھی یاد نہ رہے گا پہلے قسم کھائی تھی یا پہلے گواہی دی تھی کبھی گواہی سے قسم کھائیگا کبھی پہلے گواہی دے گا پھر قسم کھائے گا اُس کو کسی کا سال میں کچھ باک نہ ہوگا۔

سَبَقَتْ رَحْمَتِيْ غَضَبِيْ۔ میری رحمت میرے غصّے سے آگے بڑھ گئی ہے (کیونکہ رحمت تو عام ہے مومن کافر متقی گنہگار سب پر ہے اور غضب خاص خاص لوگوں پر ہے)

سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ تجھ سے پہلے عکاشہ نے یہ مرتبہ حاصل کرلیا (کہتے ہیں دوسرا شخص اس مرتبہ کا نہ تھا اور آپ کو صاف کہنا برا معلوم ہوا تو یوں گول گول فرمایا، بعضوں نے کہا وہ دوسرا شخص منافق تھا مگر یہ صحیح نہیں کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ دوسرے شخص سعد بن عبادہ تھے)۔

فَذٰلِكَ الَّذِيْ سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللّٰهِ سَوَابِقُ۔ یہی وہ شخص ہے جس کے لئے اللہ تعالےٰ ذ آگے سے اچھے مرتبے رکھے ہیں۔

نَحْنُ السَّابِقُوْنَ الْاٰخِرُوْنَ۔ ہم ہی آگے بڑھنے والے اور پیچھے آنے والے ہیں (یعنی دنیا میں دوسری امتوں کے بعد آئے اور آخرت میں اُن سے آگے بڑھنے والے ہیں)۔

سَبَقَ فُقَرَاؤُهُمْ۔ مہاجرین میں جو محتاج ہیں وہ مالداروں سے (فضیلت میں) بڑھ گئے ہیں (یعنی فقر کی فضیلت میں جو ایک خاص امر ہے اُسکا یہ مطلب یہ نہیں ہے کہ ہر فقیر کو ہر غنی پر فضیلت مطلقہ من کل الوجوہ حاصل ہے ورنہ ہر فقیر حضرت عثمانؓ یا عبدالرحمٰن بن عوف رض یا طلحہ رض یا زبیر رض سے افضل ہوگا جو بہت مالدار تھے)

سَابِقَةُ الْحَاجِّ۔ آنحضرت ؐ کی اونٹنی عضباء کا لقب تھا)

لَا تَسْبِقْنِيْ بِآمِيْنَ۔ (آپ مجھ سے پہلے سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کیجئے تاکہ میری اور آپ کی آمین

ساتھ ہوا کرے) آپ آمین مجھ سے پہلے نہ کہئے۔
سَبَقٌ۔ وہ مال جو آگے بڑھنے والے کو دیا جاتا ہو اب عرف میں کتاب کا ایک حصہ جو اُستاد کو سُناتے ہیں۔
إِنَّ اللهَ يَسْبِقُ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ كَمَا يُسْبَقُ بَيْنَ الْخَيْلِ يَوْمَ الرِّهَانِ۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مومنوں میں شرط کرائے گا (کون آگے بہشت میں پہنچ جاتا ہے) جیسے گھوڑ دوڑ کے دن گھوڑ دوڑ میں شرط کیجاتی ہے۔
أَلسَّبْقَةُ الْجَنَّةُ وَالْغَايَةُ النَّارُ۔ آگے بڑھنے کے لئے بہشت ہے (اُس طرف لوگ جلدی سے بڑھنا چاہیں گے) اور پیچھے رہنے کی انتہا دوزخ ہے (ہر شخص چاہے گا کہ دوزخ میں جانے والوں کے اخیر میں رہوں جہانتک دوزخ سے بچوں وہی غنیمت ہے)۔
وَالْجَنَّةُ سَبَقَةٌ۔ بہشت اُس سے آگے بڑھی۔
سَابِقٌ۔ ایک شخص کا نام ہے۔
سَابِقُ الْحَاجِّ۔ جو قافلہ سے آگے بڑھ جائے اُن کے ساتھ نہ چلے
سَبْكٌ۔ گلانا، سانچے میں ڈالنا جیسے تَسْبِيكٌ ہے،
سَبِيكَةٌ۔ گلا ہوا ٹکڑا چاندی یا سونے کا جو قالب میں ڈالا گیا ہو اُسکی جمع سَبَائِك ہے۔
لَوْ شِئْتُ لَمَلَأْتُ الرِّحَابَ صَلَائِقَ وَسَبَائِكَ۔ اگر میں چاہوں تو ہانڈی کو حلوان کی گوشت اور میدہ کی چپاتیوں سے بھر دوں۔
سَبَائِكُ۔ چھنا ہوا آٹا، یعنی میدہ جس کو عرب لوگ حُوّارٰی کہتے ہیں اور سبائک باریک چپاتیوں (مانڈوں) کو بھی کہتے ہیں۔

سَبْلٌ۔ گالی دینا، لٹکنا، چھوڑ دینا۔
تَسْبِيلٌ۔ اللہ کی راہ میں دینا۔
إِسْبَالٌ۔ لٹکانا چھوڑ دینا برسنا بہت باتیں کرنا
سَبَلٌ۔ رسنہ جو ابھی زمین پر نہ پہنچا ہو۔
سَبِيلٌ۔ راہ، رستہ۔
فِي سَبِيلِ اللهِ۔ اللہ کی راہ میں ہو نیک کام کو جو خدا کی رضامندی اور اُس کے تقرب کیلئے کیا جائے فرض ہو یا نفل اُسکو سبیل اللہ کہہ سکتے ہیں مگر اکثر اُس کا استعمال جہاد کیلئے ہوتا ہے۔
إِبْنُ السَّبِيلِ۔ مسافر۔
حَرِيمُ الْبِئْرِ أَرْبَعُونَ ذِرَاعًا مِنْ حَوَالَيْهَا لِأَعْطَانِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ وَابْنُ السَّبِيلِ أَوَّلُ شَارِبٍ مِنْهَا۔ کنوئے کے اطراف کا گھیرہ چالیس ہاتھ ہے چاروں طرف (یعنی ہر طرف دس ہاتھ) بکریوں اور اونٹوں کو پانی پلانے کے لئے اور مسافر سب سے پہلے اُس میں سے پینے والا ہے (یعنی جو مسافر اُدھر سے گذرے اُس کو اُس میں سے پانی لینے کا حق ہے کنوئے کا مالک اُس کو پانی سے روک نہیں سکتا، اسی طرح اپنے مال کو پلانے سے)۔
فَإِذَا الْأَرْضُ عِنْدَ أَسْبُلِهِ۔ اُس رستوں پر ناگاہ زمین نمود ہوئی۔
أَسْبُلٌ۔ جمع ہے سبیل کی جب وہ مؤنث ہو اگر مذکر ہو تو أَسْبِلَةٌ ہے۔
إِحْبِسْ أَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَتَهَا۔ آنحضرت نے حضرت عمرؓ سے فرمایا جب انہوں نے اپنا باغ وقف کرنا چاہا تو ایسا کر باغ کی

کو تو قائم رکھ (تو اُسکا مالک بنا رہ اور اُسکا میوہ اللہ کی راہ میں وقف کر دے، ہر ایک محتاج شخص اُس کو کھائے)۔

ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُسْبِلُ إِزَارَهُ۔ تین آدمیوں کی طرف اللہ تعالےٰ قیامت کے دن دیکھیگا بھی نہیں (اُن پر نظر رحمت نہیں کرنے کا) اُن تین میں ایک وہ ہے جو اپنی ازار لٹکائے (یعنی فخر اور غرور کی نیت سے اپنا کپڑا ضرورت سے زائد صرف کرے اُس میں ہر ایک کپڑے کا اسراف آگیا ازار ہو یا قمیص یا انگرکھا یا عمامہ، مطلب یہ ہے کہ کبر اور غرور اللہ تعالےٰ کو پسند نہیں ہے کبر اُسی کی شان ہے اُسی کو سزاوار اور زیبا ہے اُس کے سوا سب لوگ عاجز اور محتاج ہیں، ہمارے زمانہ میں دکن کے لوگ انگرکھا میں اسراف کرتے ہیں بیکار چنت ڈالکر کپڑا تلف کرتے ہیں، افغانی لوگ پائجامہ میں بہت سا کپڑا ضائع کرتے ہیں، بخارا والے بڑے بڑے عمامے اور پگڑ باندھتے ہیں یہ سب اسراف میں داخل ہے اگر بقدر ضرورت کپڑا بناتے تو اتنی کپڑا اور دوسرے محتاج مسلمانوں کے کام آتا نہیں اُن کو تو فخر اور تکبر کی لت پڑ گئی ہے، اگر یہ کہیں صاحب بڑے امیر آدمی ہیں ایک تھان کا انگرکھا اور دو تھان کا جامہ تیمہ بناتی ہیں ایسے ہی لوگوں کے باب میں یہ حدیث ہے لیکن اگر کوئی فخر اور تکبر کی راہ سے ایسا نہ کرے بلکہ غفلت میں اُس کی ازار لٹک جائے تو وہ اس وعید میں داخل نہ ہوگا جیسے دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے)۔

سَابِلَةٌ رِجْلَيْهَا بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ۔ ایک عورت دکھلائی دی جو اپنے پاؤں دونوں پکھالوں کے درمیان لٹکائے ہوئے (اونٹ پر) جا رہی تھی نہایہ میں ہے کہ راوی نے اسی طرح روایت کیا ہے، اور لغت کے رو سے مُسْبِلَةٌ ٹھیک ہے، ایک روایت میں سَادِلَةٌ ہے یعنی پاؤں چھوڑے ہوئے۔

مَنْ جَرَّ سَبَلَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ جو شخص اپنے لٹکائے ہوئے کپڑوں کو غرور کی راہ سے کھینچیگا (یعنی اُن کو پہن کر زمین پر گھسٹتا چلیگا) تو قیامت کے دن اللہ تعالےٰ اُسکی طرف دیکھے گا بھی نہیں، (عنایت اور شفقت کجا اُس کو تمام لوگوں میں اپنی بے التفاتی اور بے توجہی سے ذلیل کریگا)۔

سَبَلَةٌ۔ لٹکتے ہوئے کپڑے جیسے رَسَلٌ اور نَشَرٌ یعنی مُرْسَلٌ اور مَنْشُوْرٌ، بعضوں نے کہا سَبَلٌ ایک موٹا کپڑا ہے جو کتان کے چورے سے بنایا جاتا ہے۔

دَخَلْتُ عَلَى الْحَجَّاجِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ سَبَلَةٌ۔ میں حجاج ظالم کے پاس گیا وہ لٹکتے ہوئے کپڑے پہنا تھا (جیسے اہل اسراف کی عادت ہوتی ہے)۔

إِنَّهُ كَانَ وَافِرَ السَّبَلَةِ۔ اُس کی مونچھ کے بال بہت تھے اُس کی جمع سِبَالٌ آئی ہے، ہروی نے کہا سَبَلَہ وہ بال جو نیچے کے جبڑے کے تلے ہوتے ہیں، سَبَلہ داڑھی کے سامنے کے حصے کو اور جو داڑھی سینہ پر لٹکتی ہو اُسکو بھی کہتے ہیں۔

عَلَيْهِ شُعَيْرَاتٌ مِثْلُ سَبَالَةِ السِّنَّوْرِ۔

اُس پر بلی کی مونچھ کی طرح چھوٹے چھوٹے بال تھے۔

اَسْقِنَا غَیْثًا سَابِلًا۔ ہم کو بہت برسنے والے ابر سے پانی پلا۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَسْبَلَ الْمَطَرُ مینہ خوب زور کا برسا۔

اَسْبَلَ الدَّمْعُ۔ آنسو خوب بہے۔

سَبَلٌ۔ اسم ہے اُسکا یعنی خوب برسنے والا۔

فَجَادَ بِالْمَاءِ جَوْنِیٌّ لَہٗ سَبَلٌ۔ پانی کی سخاوت کی ایک کالے ابر نے جس نے خوب پانی برسایا۔

لَا تُسْلِمْ فِیْ قَرَاحٍ حَتّٰی یُسْبِلَ۔ خالی زمین میں (جہاں زراعت تیار نہ ہو) بیع سلم مت کر یہاں تک کہ کھیت بالیاں نکالے۔

سَبَل بمعنی سنبل (بالی کی) ہے۔

اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰہِ عَلٰی رَجُلٍ یَقْتُلُہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ اللہ کا سخت غصہ ہے اُس شخص پر جسکو اللہ کا رسول اللہ کی راہ میں (جہاد میں) مارے (کیونکہ اُس نے پیغمبر سے مقابلہ کیا اور پیغمبر کو مارنا چاہا تو گویا اللہ تعالے سے مقابلہ کیا۔ اب اگر پیغمبر کسی کو حد یا قصاص میں قتل کرے تو وہ اس حدیث میں داخل نہوگا)۔

خُذُوْا عَنِّیْ قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لَہُنَّ سَبِیْلًا۔ مجھ سے اللہ تعالے کے حکم حاصل کرو اُسنے عورتوں کے لئے ایک راہ نکالدی (جس کا وعدہ اس آیت میں کیا تھا اَوْ یَجْعَلَ اللّٰہُ لَہُنَّ سَبِیْلًا وہ راہ یہ ہے کہ محصنہ کو رجم کرو اور غیر محصنہ کو سو کوڑے مارو جب وہ زنا کی مرتکب ہو)۔

اَلْاِسْبَالُ فِی الْاِزَارِ وَالْقَمِیْصِ وَالْعِمَامَۃِ لٹکانا جو حرام ہے یعنی کپڑے کا اسراف ازار اور قمیص اور عمامہ میں ہے (اسی طرح ہر لباس میں جس میں بیکار کپڑا ضرورت سے زیادہ خرچ کیا جائے)۔

اَلسُّبَالَتَانِ طَرَفَا الشَّارِبِ۔ سبالہ کہتے ہیں مونچھ کے کنارے کو (جو لب کے دونوں طرف ہوتا ہے اُسکا بھی کتروانا مستحب ہے اگر نہ کترے تو بھی کچھ قباحت نہیں ہے کیونکہ وہ منہ کو نہیں چھپاتا نہ کھانے کی چکنائی اُن میں لگتی ہے حضرت عمر سبالہ رکھتے تھے اُس کو نہیں کترتے تھے)۔

فَرَجُلٌ رَبَطَہَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ پھر وہ شخص جس نے جہاد کی نیت سے گھوڑے باندھے۔

مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاہُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ اللہ کی راہ میں جس کے پاؤں گرد آلود ہوں (اللہ کی راہ سے یہاں ہر ایک نیک کام مراد ہے مثلاً جہاد، طلب علم وغیرہ)۔

مَنْ خَرَجَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَہُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَتّٰی یَرْجِعَ۔ جو شخص (دین کا) علم حاصل کرنے کے لئے (اپنے ملک یا اپنے گھر سے) نکلے تو وہ اللہ کی راہ میں ہے جب تک لوٹ کر آئے (یعنی طالب علمی کے زمانہ تک اُس کو مجاہدین کا ثواب ملتا رہے گا)۔

وَمُتَعَلِّمٌ عَلٰی سَبِیْلِ نَجَاۃٍ۔ جو شخص نجات کے رستہ پر علم سیکھ رہا ہو، نجات کا رستہ یہ کہ خالص خدا کی رضامندی کے لئے دین کا علم حاصل کر رہا ہو نہ اس لئے کہ لوگ میری تعظیم اور توقیر کریں مجھ کو بڑا مولوی یا علامہ یا مجتہد کہیں یا دنیا کمانے کی نیت ہو سرکاری نوکری یا عہدہ حاصل کرنے کے لئے علم سیکھے۔

مَاءُ الْحَمَّامِ سَبِیْلُہٗ سَبِیْلُ الْمَاءِ الْجَارِیْ

حمام کے پانی کا حکم وہی ہے جو بہتے ہوئے پانی کا ہے (یعنی وہ پاک ہے)۔

اِنَّهٗ کَانَ وَافِرَ السَّبَلَةِ۔ آنحضرت ص کے دونوں سبلوں پر (یعنی مونچھ کے دونوں کناروں پر) بہت بال تھے۔

خُذِ السَّلَا فَمُرَّهٗ عَلٰی سِبَالِهِمْ۔ ابوطالب نے حضرت حمزہ سے کہا تو بھی ایسا کر وہ بچہ دان (جو مشرکوں نے نماز میں آنحضرت ص کی پیٹھ پر رکھدیا تھا) لے کر اُن کی مونچھوں پر پھرا (یہ اُن کی سزا ہے)۔

سُنْبُلَةٌ۔ ایک برج ہے بارہ برجوں میں سے عرب لوگ کہتے ہیں سَنْبَلَ الزَّرْعُ کھیت میں بالی آگئی۔

فَاِذَا کَانَ لَهٗ سُنْبُلَةٌ کَسُنْبُلَةِ السِّنَّوْرِ دَ الْفَارِ فَلَا یُؤْکَلُ لَحْمُهٗ۔ اگر سنجاب (جو ایک جانور ہے جنگلی چوہے کے برابر اُس کی کھال نہایت عمدہ اور ملائم ہوتی ہے اُسکو امیر لوگ پہنتے ہیں یہ صقالیہ اور ترک کے ملک میں بہت کثرت سے ہوتا ہے) کی دُم ایسی ہو جیسے بلی یا چوہے کی ہوتی ہے تو اُسکا گوشت نہیں کھانا چاہیے۔

ثَوْبٌ سُنْبُلَانِیٌّ۔ بہت لمبا دراز کپڑا۔

سُنْبُلَانُ اور سُنْبُلُ۔ دونوں شہر ہیں بلک روم میں اُن میں بیس فرسخ کا فاصلہ ہے۔

سُنْبُلَانِیٌّ۔ اُس کی طرف منسوب ہو سکتا ہے۔

[سُ]نْبُکٌ۔ ایک عمارت کا نام ہے بغداد کے اطراف میں۔

فَلَمَّا رَاَیْتُ السَّبَنِیَّ عَرَفْتُ اَنَّهَا هِیَ۔

السَّبَنِیَّةُ۔ (قسی کپڑا جس کے پہننے سے آنحضرت ص نے ممانعت کی ہے میں نہیں پہچانتا تھا کیسا ہوتا ہے) جب میں نے سبن کے کپڑوں کو دیکھا تو مجھکو معلوم ہوا قسی وہی ہے، نہایہ میں ہے کہ سَبَنِیّ ایک کپڑا ہے جو کتان کے چورے سے بنایا جاتا ہے۔

سَبَنْتٰی یا سَبَنْدٰی۔ بور بچہ (جو شیر سے چھوٹا اور اُس پر کالے کالے یا سفید ٹپکے ہوتے ہیں یہ جانور بڑا غصیلا اور سخت موذی ہوتا ہے ہندی میں اُس کو تیندوا کہتے ہیں، شماخ بن ضرار نے جو حضرت عمرؓ کا مرثیہ کہا ہے اُس میں کا ایک شعر یہ ہے

وَمَا کُنْتُ اَخْشٰی اَنْ تَکُوْنَ وَفَاتُهٗ ؛ بِکَفَّیْ سَبَنْتٰی اَزْرَقِ الْعَیْنِ مُطْرِقِ۔ مجھکو یہ امید نہ تھی کہ آپکی موت ایک نیلے آنکھ والے سر جھکائے ہوئے تیندوے کے ہاتھ پر ہوگی (مراد ابولولو مردود ہے جس نے عین نماز میں زہرآلود خنجر سے آپ کو زخمی کیا، یہ واقعہ ایسا ہے کہ ہر مسلمان کے دل پر قیامت تک نقش رہے گا اور وہ مجوسی سے ہمیشہ ہوشیار رہیگا)۔

سَبَنْجُوْنَه۔ لومڑی کے کھالوں کی پوستین۔

کَانَ لِعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ سَبَنْجُوْنَةٌ مِّنْ جُلُوْدِ الثَّعَالِبِ کَانَ اِذَا صَلّٰی لَمْ یَلْبَسْهَا۔ امام زین العابدین علیہ السلام کے پاس ایک پوستین تھی لومڑی کے کھالوں کی آپ نماز میں اُسکو نہیں پہنتے تھے (حالانکہ ہر چمڑہ دباغت سے پاک ہو جاتا ہے اور اُس میں نماز پڑھنا درست ہے مگر امام صاحب احتیاط کی راہ سے نماز میں اُس کو نہیں پہنتے تھے کیونکہ وہ مردار کھالوں کی تھی، بعضوں نے کہا سَبَنْجُوْنَه

مغرب ہے آسمان گون کا (یعنی آسمانی رنگ کی
ایک پوستین آپ کے پاس تھی)۔

سَبْدٌ۔ بڑھا ہو کر عقل جاتی رہنا، سٹھیا جانا، غرور
کرنا۔

مُسْبَدٌ۔ جس کی عقل بڑھاپے سے جاتی رہی
ہو۔

سَبَهْلَلٌ۔ بیکار، خالی خولی۔

لَا يَجِيئَنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبَهْلَلًا
تم میں کوئی آخرت میں خالی خولی نہ آئے (یعنی
اُس کے پاس کوئی نیک عمل نہ ہوں)۔
عرب لوگ کہتے ہیں جَاءَ يَمْشِي سَبَهْلَلًا وہ یوں
ہی بیکار چلتا ہوا آیا (کوئی مطلب نہیں رکھتا
تھا)۔

إِنِّي لَأَكْرَهُ أَنْ أَرَى أَحَدَكُمْ سَبَهْلَلًا
لَا فِي عَمَلِ دُنْيَا وَلَا فِي عَمَلِ الْآخِرَةِ۔
(حضرت عمرؓ نے فرمایا) مجھ کو برا معلوم ہوتا ہے
کہ میں تم میں سے کسی کو بیکار دیکھوں نہ وہ دنیا کا
کام کرتا ہو نہ آخرت کا (سبحان اللہ کیا عمدہ
نصیحت ہے، آدمی کو چاہیے کہ وقت کو عزیز
سمجھے، گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں، اور کوئی
ساعت اپنی فضول بک بک اور بطالت اور
بیکاری میں صرف نہ کرے یا دنیا کا کام کرتا رہے
(دنیا کے علوم فنون ہنر سیکھے، کسب معاش کرے
زراعت تجارت حرفت نوکری وغیرہ) یا آخرت
کے کام کرے (خدا کا ذکر اُس کی عبادت علم
دین کا پڑھنا دین کے کتابوں کی تالیف ترجمہ
طبع اشاعت وغیرہ جنگی فنون گھوڑے کی
سواری نشان اندازی بحری لڑائی کے فنون
اُس کے سامان جہاز سازی تارپیڈو سب
مرائن ہوائی لڑائی کے سامان ایرشپ مسی بلین
زپلین وغیرہ مدارس اور محتاج خانوں سراؤں
پلوں مسجدوں شفاخانوں کی طیاری یتیموں
اور بیوؤں کی پرورش اور تعلیم کے سامان،
غرض مسلمان کو لازم ہے کہ ایک منٹ بھی
اپنا وقت بے کار نہ گذرنے دے، افسوس
ہے کہ ہمارے زمانہ میں تمام قومیں کسب کمال
اور تحصیل علوم و فنون میں مصروف ہیں، لیکن
مسلمان ہی سب سے پھسڈی رہ گئے ہیں
کھیل کود اور پتنگ بازی، شطرنج بازی، چوسر
گنجفہ، مرغبازی، بٹیر بازی، بس یہ اُن کے
اشغال ہیں جو نہ دنیا میں کام آتے ہیں نہ دین
میں)۔

سَبْيٌ۔ قید کرنا، لوٹنا، غارت کرنا، لونڈی غلام بنا
جیسے سِبَاءٌ ہے دور کرنا، ملک بدر کرنا، مسخر
کرلینا، تابعدار بنا لینا۔
سَبْيٌ اور سَبِيَّةٌ اور سَبَايَا۔ یہ سب الفاظ
حدیثوں میں آئے ہیں۔

سَبِيَّةٌ۔ قیدی عورت جس کو پکڑ کر لائیں اُس کی
جمع سَبَايَا ہے۔

تِسْعَةُ أَعْشَارِ الرِّزْقِ فِي التِّجَارَةِ وَالْجُزْءُ
الْبَاقِي فِي السَّابِيَاءِ روزی کے نو حصے اللہ
تعالٰے نے تجارت اور سوداگری میں رکھے ہیں
اور باقی ایک دسواں حصہ جانوروں کی نسل بڑھانے
میں (یعنی گائے بکری بھینس گھوڑے وغیرہ
کی نسل بڑھانا)۔ عرب لوگ کہتے ہیں اِلٰى
فُلَانٍ سَابِيَاءُ اُن کی اولاد کے پاس بہت
چوپائے ہیں یعنی گور وغیرہ، اُس کی جمع
سَوَابِيُّ ہے، اصل میں سابیا کا معنی وہ جھلی

ہے جس میں بچہ رہتا ہے۔

اِتَّخِذْ مِنْ هٰذَا الْحَرْثِ وَالسَّابِيَاءِ قَبْلَ اَنْ يَّلِيَكَ غِلْمَةٌ مِّنْ قُرَيْشٍ لَا تَعُدُّ الْعَطَاءَ مَعَهُمْ مَالًا۔ حضرت عمر رض نے ظبیان سے کہا تمہاری تنخواہ سالانہ کیا ہے انہوں نے کہا دو ہزار درم حضرت عمر رض نے کہا تو ایسا کر (کھیتی باڑی اور جانور رکھ لے اس سے پہلے کہ تجھ پر قریش کے وہ لونڈے حاکم بنیں جنکی تنخواہ کو تو کچھ مال نہ سمجھے (اس قدر کم تیری تنخواہ مقرر کریں)۔

مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْكَلَامِ يَسْتَبِيْ قُلُوْبَ النَّاسِ لَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ۔ جو شخص باتیں بنانے کا علم سیکھے (نقالی جگت قافیہ) اُس کی غرض یہ ہو کہ لوگوں کا دل مسخر کرے تو اُس کی نہ فرض قبول ہوگی نہ نفل۔

فَاصْطَفٰى عَلَىَّ سَبِيَّةً۔ اُس نے ایک لونڈی کو مجھ پر مقدم کیا (اُسی کی طرف مائل ہے مجھ کو نہیں پوچھتا)۔

خَلُّوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِيْنَ سُبُوْا۔ ہم کو اور جو لوگ قید ہوئے ہیں اُن کو چھوڑ دو۔ ہم اُن کے ساتھ جیسا چاہیں سلوک کریں۔

لَمْ يَسْتَحِلَّ السِّبَاءَ۔ آنحضرت صلعم نے شراب کو حلال نہیں کیا۔

بَابُ السِّيْنِ مَعَ التَّاءِ

سَتٌّ۔ بُری بات، عیب،

سِتَّةٌ۔ چھ مرد۔

سِتٌّ۔ چھ عورتیں اور عوام لوگ اُسکو بمعنی مالکہ اور سیدہ استعمال کرتے ہیں۔

اِنَّ سَعْدًا خَطَبَ امْرَأَةً بِمَكَّةَ فَقِيْلَ اِنَّهَا تَمْشِيْ عَلٰى سِتٍّ اِذَا اَقْبَلَتْ وَعَلٰى اَرْبَعٍ اِذَا اَدْبَرَتْ۔ سعد بن ابی وقاص رض نے مکہ میں ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا لوگوں نے کہا جب وہ سامنے آتی ہے تو چھ سے کر آتی ہے (دونوں چھاتیاں دونوں ہاتھ دونوں پاؤں مطلب یہ ہے کہ بہت موٹی تازی عورت ہے اور اُس کی چھاتیاں بڑی بڑی ہیں) اور جب وہ پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو چار سے کر جاتی ہے (دونوں سرین اور دونوں پاؤں مطلب یہ ہے کہ چوتڑ اُس کے ایسے پر گوشت ہیں گویا زمین پر گھسٹتے جاتے ہیں یہ عورت غیلان کی بیٹی تھی قبیلہ ثقیف میں سے اور عبد الرحمن بن عوف کے نکاح میں تھی)۔

قَدْ بَلَغْنَا سِتَّةَ آلَافٍ۔ ہم چھ ہزار کو پہنچ گئے تھے (صحیح دس ہزار ہے یہ راوی کا وہم ہے)۔

وَنَحْنُ مَا بَيْنَ السِّتِّمِائَةِ اِلَى السَّبْعِمِائَةِ۔ ہم چھ سو سے لے کر سات سو آدمی تھے۔

سِتَّةَ عَشَرَ بَدَنَةً يَا سِتَّ عَشَرَةَ۔ سولہ اونٹ۔

سِتَّةَ اَيَّامٍ اَوْ سِتَّةَ اَشْهُرٍ اَوْ سِتَّ سِنِيْنَ۔ امام چھ دن یا چھ مہینے یا چھ برس غائب رہینگے (یہ حدیث امامیہ نے حضرت علی رض سے روایت کی ہے جو یقیناً راوی کا افترا ہے یا غیبت صغرٰی مراد ہے کیونکہ غیبت کبرٰی پر تو امامیہ کے اعتقاد کے موافق اب تک ہزار برس سے زیادہ گذر چکے ہیں اور بارہویں امام یعنی .... محمد بن حسن عسکری اب تک ظاہر نہیں ہوئے اور لطف یہ ہے کہ بعضے امامیہ سے میں نے سنا

ہے کہتے ہیں جب چالیس کامل مومن دنیا میں ہو جائینگے
تو امام ظاہر ہوں گے حالانکہ کروڑوں شیعہ موجود
ہیں کیا چالیس بھی اُن میں مؤمن نہیں ہیں۔
اصل یہ ہے کہ یہ سب بنی ہوئی باتیں ہیں۔
پیراں نمی پرند مرید ان می پرانند۔ ان اماموں
نے نہ کبھی امامت کا دعویٰ کیا نہ اُن کو امامت
(حکومت) حاصل ہوئی، بنی امیہ اور عباسیہ
کے ڈر سے ہمیشہ اپنی جان بچاکر گوشۂ عافیت
میں چھپے رہے کیا امامت اس طرح ہوتی ہے
آخری زمانہ میں سچے امام مہدی محمد بن عبد اللہ
نامی ظاہر ہوں گے جو بنی فاطمہ میں سے ہونگے
وہ بیشک امام ہونگے کافروں کو سزا دینگے
اسلام کی اشاعت کرینگے، مخالف مولویوں
اور صوفیوں کو خوب سزا دینگے جو نفسانیت
اور تعصب سے مالامال اپنے اپنے خاندانوں اور
بزرگوں کے رسم کے تابع ہیں نہ اُن کو قرآن
سے غرض ہے نہ حدیث سے اللہ تعالیٰ ایسے
مولویوں اور درویشوں سے بچائے رکھے
سب سے زیادہ دشمن آنحضرت امام مہدیؑ
ہونگے آپ صاحب سیف اور حکومت ہونگے
اس لئے اُن کے سر کوبی قرار واقعی کردینگے
البتہ اگر امامت سے دینی امامت اور پیشوائی
مراد لیجائے تو بیشک یہ سب امام ہمارے
دینی پیشوا اور مقتدیٰ تھے، اللہ تعالےٰ ہمکو
ان بارہ اماموں کی محبت پر قائم رکھے اور انہی
کی غلامی میں ہمارا حشر کرے، آمین یا رب
العالمین۔

سَتْرٌ۔ چھپانا۔

تَسَتُّرٌ۔ چھپنا۔

سِتَارَۃٌ۔ پردہ۔

سِتَارٌ۔ ایک پہاڑ کا نام ہے۔

سَتَّارٌ۔ اللہ کا نام ہے کیونکہ وہ بندوں کے عیب
کو چھپاتا ہے۔

اِنَّ اللہَ حَیِیٌّ سِتِّیْرٌ یُحِبُّ الْحَیَاءَ۔ اللہ تعالےٰ
شرم کرنے والا (عیب) چھپانے والا ہے،
ایک روایت میں سَتِیْرٌ ہے، اِسکا بھی معنی
وہی ہے۔

وَکَانَ رَجُلًا سَتِیْرًا یا سِتِّیْرًا۔ وہ بڑا ڈھانپنے
والا چھپانے والا تھا (یعنی نہاتے وقت اپنے
ستر کو چھپاتا تھا)

اَیُّمَا رَجُلٍ اَغْلَقَ بَابَہٗ عَلَی امْرَأَتِہٖ وَ
اَرْخٰی دُوْنَھَا اِسْتَارَۃً فَقَدْ تَمَّ صَدَاقُھَا
جس شخص نے اپنا دروازہ ایک عورت پر بند
کرلیا جو اُس کی منکوحہ ہے اور پردے کی آڑ
کرلی (یعنی تنہائی کی خلوت صحیحہ) تو عورت کا پورا
مہر اُسپر واجب ہو گیا خواہ جماع کرے یا نہ کرے
کیونکہ جماع سے مانع کوئی بات نہ رہی، امام
ابو حنیفہ رح کا یہی قول ہے اور اہلحدیث کے
نزدیک جب تک دخول نہ ہو پورا مہر واجب
نہیں ہوتا۔

اِسْتَارَۃٌ۔ بمعنی سِتَارَہ یعنی پردہ، اسی حدیث
میں وارد ہوا ہے اگر اَسْتَارَہ ہوتا تو اچھا تھا
یہ جمع ہے سِتْرٌ کی بکسرِ سین یعنی پردہ۔

اَلَا سَتَرْتَہٗ بِثَوْبِکَ یَا ھَزَّالُ۔ ارے
مسخرے تو نے اُس کو اپنے کپڑے سے کیوں
نہ چھپایا (یہ آنحضرت صؐ نے ماعز اسلمی سے فرمایا
جب انہوں نے آپ کے پاس آکر یہ بیان
کیا کہ میں نے زنا کی آپ کا مطلب یہ تھا کہ

ایسی کوئی بات ہو بھی گئی تھی تو اُسکا چھپانا اور
آیندہ کے لئے توبہ کرنا بہتر تھا تاکہ مسلمانوں کی
بدنامی نہ ہوتی)۔
سِتْرُ مَا بَیْنَ اَعْیُنِ الْجِنِّ اَنْ یَّقُوْلَ بِسْمِ
اللّٰہِ۔ تم میں جب کوئی پاخانہ جائے تو) جنوں
کی آنکھوں سے آڑ اس طرح ہو سکتی ہے کہ
بسم اللہ کہے (جب بسم اللہ کہکر پاخانہ جائیگا تو
جن اور شیطان اُسکا ستر نہ دیکھ سکیں گے
دوسری حدیث میں اتنا زیادہ ہے اللّٰھم اِنّی
اعوذ بک من الخبث والخبائث)۔
وَسَتَرْتُہٗ فَصَبَّ عَلٰی یَدِہٖ۔ میں نے آپ
پر آڑ کرلی (آپ نے پانی لیا) اور اپنے ہاتھ پر
ڈالا (جب غسل کا ارادہ کیا تو سر کھولا)۔
مَا اَیْ اُمُّ زُفَرَ عَلٰی سِتْرِ الْکَعْبَۃِ۔ ام زفر کو
کعبہ کے پردے پر دیکھا (یعنی اُسپر ٹیکا دئے
ہوئے)۔
کَانَ لَا یَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِہٖ۔ پیشاب کرتے
وقت آڑ نہیں کرتا تھا (بلکہ لوگوں کے سامنے
ستر کھول دیتا تھا، یا پیشاب سے آڑ نہیں کرتا تھا
یعنی پیشاب سے برابر پاکی نہیں کرتا تھا،
دوسری روایت میں لَا یَسْتَنْزِہُ کا یہی معنی ہے
ایک روایت میں لَا یَسْتَبْرِئُ ہے یعنی برابر
استنجا نہیں کرتا تھا، اُس کے عضو پر پیشاب
رہتا تھا یعنی قطرہ ٹپکتا رہتا تھا، ایسی حالت
میں نہ اُسکا وضو صحیح ہوتا نہ نماز اور یہ کبیرہ گناہ
ہے) ایک روایت میں لَا یَسْتَنْزِہُ ہے، ایک
میں لَا یَسْتَنْتِرُ ہے نثر سے اُسکا ذکر کتاب
النون میں آئے گا۔
مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَہُ اللّٰہُ۔ جو شخص کسی
مسلمان کا عیب چھپائے اللہ تعالیٰ قیامت کے
دن اُسکے بھی عیب چھپائے گا (مجمع البحار میں
ہے کہ جو مسلمان مستور الحال ہوں یعنی اُنکا فسق
و فجور فاش نہ ہو ظاہر میں نیک اور صالح ہوں تو اُنکا
اگر کوئی عیب دیکھے تو اُسکا چھپانا بہتر ہے لیکن
جو لوگ فسق و فجور اور شرارت میں مشہور ہوں غریب
لوگوں کو ستاتے ہوں تو اُن پر انکار کرنا اور حاکم
تک اُن کی شکایت پہنچانا درست ہے اسی
طرح حدیث کے راویوں کا حال بیان کرنا تو
واجب ہے شریعت کی حفاظت کیلئے)۔
فَاغْتَسَلَتْ وَبَیْنَنَا وَبَیْنَھَا سِتْرٌ۔ حضرت
عائشہ رض نے غسل کیا ہم میں اور اُن کے بیچ
میں ایک پردہ پڑا تھا (حضرت عائشہ رض نے
غسل کرکے اُن کو بتلایا کہ جنابت کا غسل اس
طرح کرنا چاہئے اور پردے کی آڑ میں سے وہ
اُن کے بدن کا اوپر کا حصہ دیکھتے رہے کیونکہ وہ
اُن کے رضاعی بھانجے اور محرم تھے)۔
سَتَرْتُ عَلٰی بَابِیْ دُرْنُوْکًا۔ میں نے اپنے
دروازے پر ایک پردہ لٹکایا جس میں حاشیہ
ہرا تھا۔
کَشَفَ السِّتَارَۃَ۔ پردہ کھولا۔
رَجُلٌ لَہٗ سِتْرٌ۔ جس کے پاس روزی کا کوئی
ذریعہ ہو (جو اُس کو بھیک مانگنے سے
روکتا ہو)۔
لَا تَسْتُرُوا الْجُدُرَ۔ دیواروں پر کپڑے مت
منڈھو (جیسے مسرف اور مغرور لوگوں کی عادت
ہوتی ہے کہ چھت پر اور دیواروں پر نقش و نگار
اور کپڑے لگاتے ہیں جب گھروں کی دیوار پر
کپڑا چڑھانا منع ہوا تو قبروں پر چادریں چڑھانا

اورادڑھانا بھی ناجائز ہوگا)۔

سُتْرَہ۔ وہ جو نمازی اپنے سامنے لکڑی وغیرہ لگا لے آڑ کرنے کے لئے۔

مَنْ اَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَہُ اللّٰہُ وَعَفَا عَنْہُ فَاللّٰہُ اَکْرَمُ مِنْ اَنْ یَّعُوْدَ فِیْ شَیْءٍ قَدْ عَفَا عَنْہُ۔ جو شخص ایسا کام کرے جس پر حد شرعی لازم آتی ہے (مثلاً: ناکرے شراب پیئے) پھر اللہ تعالےٰ اُس کو چھپا دے اور توبہ کرنے پر معاف کر دے تو وہ اُس سے زیادہ کریم ہے کہ جس قصور کو معاف کر دے پھر اُس پر سزا دے (یعنی جب اُس نے توبہ کر لی اور دنیا میں بھی اپنا عیب چھپائے رکھا اللہ تعالےٰ نے اُس کا عیب فاش نہیں کیا تو آخرت میں بھی اُس پر عذاب نہ ہوگا البتہ اگر توبہ نہیں کی تو اللہ تعالےٰ کا اختیار ہے قیامت کے دن چاہے تو اُسکو معاف کر دے یا عذاب کرے اسی طرح اگر دنیا میں شرعی سزا اُسکو مل گئی مثلاً کوڑے لگائے گئے یا رجم کیا گیا تب بھی اب آخرت میں اُسکو عذاب نہ ہوگا اور یہ سزا اُسکے گناہ کا کفارہ ہو جائے گی اہل حدیث کا یہی قول ہے اور بعضے احناف یہ کہتے ہیں کہ شرعی سزا اُس کو دیئے جانے سے آخرت کا گناہ ساقط نہ ہوگا اُس کے لئے توبہ ضروری ہے)۔

سَتْرُ عُرْیَانٍ۔ اُس کی برہنگی کو ڈھانپا (یعنی اُس کو کپڑا پہنایا)۔

تُسْتَرُ۔ ایک شہر کا نام ہے جسکو شوستر بھی کہتے ہیں۔

سَتُّوْقٌ۔ یا تُسْتُوْقٌ۔ کھوٹا روپیہ۔

مُسْتُقَہ۔ لمبی آستین کی پوستین۔

سَتْلٌ۔ ایک کے پیچھے ایک نکلنا، قطرہ قطرہ بہنا۔

سَتَلٌ۔ پیچھے لگنا۔

مُسْتَلٌ تنگ رستہ۔

مَسْتُوْل۔ جہاز کی لمبی لکڑی، یہ عام لوگوں کا محاورہ ہے، اصل میں مستول کا معنی جس پر گوشت نکال لیا گیا ہو۔

فَبَیْنَا نَحْنُ لَیْلَۃً مُتَسَایِلِیْنَ عَنِ الطَّرِیْقِ نَعَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (ابو قتادہ نے کہا ہم آنحضرتؐ کے ساتھ تھے ایک سفر میں) ایک رات ایسا ہوا ہم راستے سے الگ ہو کر ایک کے پیچھے ایک چلے آنحضرتؐ اونگھنے لگے (آپ پر نیند کا غلبہ تھا)۔

مَسَایِلُ۔ جمع ہے تنگ راستے۔

سَتْہٌ۔ پیچھے لگنا، کون پر مارنا۔ (گانڈ پر)۔

سُتَاھِی۔ بڑے کون والا۔

سَتْہٌ اور سِتْہٌ اور سَتَہٌ اور سَہٌ اور سُہٌ کون حلقہ دبر کو بھی کہتے ہیں اسی طرح اُسْتٌ ہے۔

اِنْ جَاءَتْ بِہٖ مُسْتَھًا جَعْدًا فَھُوَ لِفُلَانٍ اگر اس عورت کا بچہ بڑے بڑے چوتڑ والا گھونگر بال والا پیدا ہوا تب تو وہ فلاں شخص کا لڑکا ہے۔

مَرَّ اَبُوْ سُفْیَانَ وَمُعَاوِیَۃُ خَلْفَہٗ کَانَ رَجُلًا مُسْتَھًا۔ ابو سفیان گذرا اور معاویہ اُس کے پیچھے تھے وہ بڑے چوتڑ والے آدمی تھے۔

یَزْحَفُوْنَ عَلٰی اَسْتَاھِھِمْ۔ اپنے چوتڑوں کے بل گھسٹتے ہوئے چلیں گے۔

دِکَاکُ السَّبْہِ الْعَیْنَانِ۔ گانڈ کا ڈاٹ آنکھیں

ہیں (جب سو گئے تو ڈانٹ کھل گیا)۔

بَابُ السِّيْنِ مَعَ الْجِيْمِ

سَجْبٌ، پرانی مشک۔
ثَلٰثُ سُجُبٍ۔ تین پرانی مشکیں۔
سَاجِبٌ۔ پرانی مشک۔ سُجُبٌ جمع ہو ساجِبٌ کی
سَجٌّ۔ پاخانہ پتلا ہونا۔
سَجَاجٌ۔ پانی ملا ہوا دودھ۔
اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَرَاحَكُمْ مِنَ السَّجَّةِ وَالْبَجَّةِ
اللہ تعالیٰ نے تیری روزی کشادہ کی تم کو پانی ملے ہوئے دودھ اور اونٹ کو زخمی کرکے اُس میں سے جو پانی نکالتے ہیں اُس سے نجات دی، (بعضے کہتے ہیں سجہ اور بجہ دو بتوں کا نام تھا جنکا عرب لوگ پوجا کیا کرتے تھے)۔
سُجُحٌ۔ گانا، پیش کرنا
سَجَحٌ اور سَجَاحَةٌ۔ نرمی، سہولت، کم گوشت ہونا۔
سِجَاحٌ۔ سامنے، مقابل۔
سَجَاحُ۔ حارث بن سوید کی بیٹی جس نے پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا پھر اُس نے مسیلمہ کذاب سے نکاح کرلیا یہ عورت جماع کی بڑی خواہشمند اور پرشہوت تھی یہاں تک کہ عرب میں مثل مشہور ہو گئی۔
اَغْلَمُ مِنْ سَجَاحٍ سجاح سے زیادہ پرشہوت اسی طرح جھوٹ بولنے میں بھی یگانۂ آفاق تھی یہ بھی ایک مثل ہے۔
اَكْذَبُ مِنْ سَجَاحٍ۔ سجاح سے زیادہ جھوٹی، وَامْشُوْا اِلَى الْمَوْتِ مِشْيَةً سُجُحًا ؕ ی
سُجُحًا۔ حضرت علی رض جنگ صفین میں اپنے لوگوں سے فرما رہے تھے چلو موت کیطرف نرمی اور سہولت کے ساتھ چلو (یعنی موت سے گھبراؤ نہیں خوشی اور اطمینان کے ساتھ موت کو لو)۔
اِذَا مَلَكْتَ فَاَسْجِحْ (حضرت عائشہ رض نے جنگ جمل میں حضرت علی رض سے کہا) جب تم مالک ہو گئے (تمہاری فتح ہوئی تم غالب ہوئے) تو اب نرمی سے پیش آؤ (قصور معاف کرو)۔
عرب میں یہ مثل مشہور ہے اِذَا مَلَكْتَ فَاَسْجِحْ یعنی جب تو غالب ہو جائے اور مالک اور غالب بن جائے تو رعایا پر نرمی کر۔
مَلَكْتَ فَاَسْجِحْ۔ تم مالک بن گئے اب نرمی اور مہربانی کرو، یہ امر ہے اِسْجَاحٌ سے یعنی نرمی کرنا۔
سُجُوْدٌ۔ سجدہ کرنا، جھک جانا، سیدھا ہونا۔
سَجَدٌ۔ بھول جانا۔
سَاجِدٌ۔ سجدہ کرنیوالا۔ سُجَّدٌ اُس کی جمع ہے۔
سَجْدَةٌ۔ ایکبار جھکنا۔
سِجْدَةٌ۔ پیشانی یا ناک زمین پر رکھنا، یہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک سجدۂ عبادت وہ خاص اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اگر دوسرے کسی کو یہ سجدہ کرے تو وہ مشرک اور اسلام سے خارج ہو جائے گا دوسرے سجدۂ تحیت جو اگلے زمانہ میں بادشاہوں اور رئیسوں اور سرداروں کو کیا جاتا ہماری شریعت میں یہ بھی حرام ہو گیا، فرشتوں نے حضرت آدمؑ کو اور یوسفؑ کے بھائیوں نے یوسفؑ کو اور معاذ رض نے آنحضرت ص کو اور اونٹ نے آنحضرت ص کو جو سجدہ کیا وہ یہی سجدۂ

تحیت تھا نہ سجدہ عبادت۔

كَانَ كِسْرٰى يَسْجُدُ لِلطَّالِعِ۔ کسرٰی (بادشاہ ایران) طالع کے لئے جھک جاتا (طالع وہ تیر جو نشانہ کے اوپر سے گذر جائے اُس کو مُقَرْطِس یعنی اُس تیر کی طرح سمجھتے ہیں جو نشانہ پر لگ جائے اور جو تیر نشانہ کے دائیں بائیں گرے اُس کو عَاضِدْ کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے تیر انداز کے سامنے جھک جاتا تھا اُس کی خاطر کرتا تھا ازہری نے کہا معنی یہ ہے کہ جب وہ تیر مارتا اور نشانہ سے اونچا ہوتا تو جھک جاتا تاکہ تیر اُسکا سیدھا جا کر نشانہ پر پڑے، عرب لوگ کہتے ہیں اَسْجَدَ الرَّجُلُ یعنی اُس نے سر جھکا لیا اور خمیدہ ہو گیا۔

وَقُلْنَ لَهٗ اَسْجِدْ لِلَيْلٰى فَاَسْجَدَا۔ انہوں نے اونٹ سے کہا لیلیٰ کے لئے جھک جا (تاکہ لیلیٰ سوار ہو جائے) وہ جھک گیا۔

سَجَدَ۔ عاجزی کی۔

سُجُوْدُ الصَّلٰوةِ۔ نماز کا سجدہ کیونکہ سجدے سے بڑھکر دوسری کوئی عاجزی نہیں ہے، اہل ہند پاؤں پڑنا کہتے ہیں بادشاہ یا رئیس کی قدمبوسی یعنی اُس کے پاؤں پر اپنا سر رکھدیتے ہیں

وَهِيَ مُفْتَرِشَةٌ بِحِذَاءِ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ حضرت عائشہؓ آپ کے سجدے کے مقام کے برابر لیٹی ہوئی تھیں (آپ جب سجدہ کرنا چاہتے تو نماز کے اندر ہی اُن کو چھو دیتے وہ اپنے پاؤں سمیٹ لیتیں)

مَا سَجَدْتُ سُجُوْدًا قَطُّ كَانَ اَطْوَلَ مِنْهَا۔ اُس سے بڑھ کر لمبا میں نے کوئی سجدہ نہیں کیا (یعنی کسوف کے سجدے سے)۔

مِنْ اَيْنَ سَجَدْتَ يَا سُجِدَتْ۔ تم نے سورۂ صٓ میں کیوں سجدہ کیا یا سورۂ صٓ سجدہ والی کیونکر ہوئی۔

يُكَبِّرُ وَهُوَ يَنْهَضُ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ۔ آنحضرتؐ جب دو رکعت پڑھ کر تیسری کے لئے اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے۔

سَهَا سَجْدَةً حَتّٰى قَامَ يَسْجُدُ۔ ایک شخص ایک سجدہ بھول گیا اور کھڑا ہو گیا تو سجدہ کرے (اور قیام کو چھوڑ دے)

لَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ۔ ان تہجد کی گیارہ رکعتوں میں آپ سجدہ بہت لمبا کرتے

صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ۔ میں نے ظہر کے بعد آنحضرتؐ کے ساتھ سنت کا دوگانہ پڑھا (یہ اُس حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں یہ بیان ہے کہ آنحضرتؐ ظہر سے پہلے چار رکعت سنت نہیں چھوڑتے تھے)۔

مَا يُكْرَهُ مِنِ اتِّخَاذِ الْمَسَاجِدِ عَلَى الْقُبُوْرِ۔ اس باب میں یہ بیان ہے کہ قبروں کو مسجد بنانا مکروہ ہے (یعنی قبروں کو برابر کرکے وہاں مسجد بنا دینا یا قبروں کے پاس مسجد بنانا تاکہ قبروں کی طرف نماز پڑھے اگر مقبرہ ویران ہو گیا اور وہاں قبروں کا نشان نہ رہے تو اُس پر مسجد بنانا مکروہ نہیں ہے کیونکہ مقبرہ بھی کی طرح وقف ہے اسی طرح کسی بزرگ صالح کی قبر کے پاس مسجد بنانا برکت حاصل کرنے کے لئے نہ اُس کی تعظیم کے لئے اُس

کراہت میں داخل نہ ہوگا کذا فی مجمع البحار۔

مترجم :- کہتا ہے صاحب مجمع البحار کے قول سے یہ نکلتا ہے کہ اولیاء اللہ اور بزرگوں کے قبور سے برکت حاصل کر سکتے ہیں اسی طرح اُن کی زیارت قبور سے فیوض باطنی اور انشراح صدور حاصل ہوتے ہیں یا نہیں اُس میں ایک جماعت علمائے ظاہر کا اختلاف ہے وہ کہتے ہیں کہ قبروں کی زیارت سے بجز عبرت اور موت کی یادگاری اور میت کے لئے دعا کرنے کے اور کوئی غرض نہیں ہے مگر حضرات صوفیہ اور ایک جماعت کثیر علمائے دین نے اِس پر اتفاق کیا ہے کہ انبیاء اللہ اور اولیاء اللہ کے قبور سے زائرین کو طرح طرح کے فیوض اور برکات حاصل ہوتے ہیں خیر کچھ ہی ہو مگر قبور کی زیارت بطریق سنت کرنا چاہئے یعنی جیسے آنحضرت ؐ اور صحابہ کرام کیا کرتے تھے اور اہل بدعات اور شرک کی طرح قبروں کو چومنا چاٹنا اُن پر چراغ لگانا صندل چادر شیرینی چڑھانا نذر کا روپیہ پیسہ رکھنا اُن کی طرف رکوع یا سجدہ کرنا اُن سے مرادیں مانگنا، اُنکی منت کرنا، وہاں عرضیاں لٹکانا یہ کسی کے نزدیک جائز نہیں ہے بلکہ اگر اہل قبور سے وہ مراد مانگے جو خاص اللہ تعالےٰ سے مانگی جاتی ہے جیسے رزق کی کشایش، اولاد دینا، بیماری سے چنگا کرنا تو مشرک ہو جائے گا اسلام سے خارج معاذ اللہ۔

تَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ۔ سورج عرش کے تلے جا کر سجدہ کرتا ہے یعنی اُس کے ڈوبنے کو سجدے سے تشبیہ دی ہے یا سورج کی پیشانی کہاں ہے کہ وہ سجدہ کرے، مطلب یہ ہے کہ ہر غروب کے وقت آگے چلنے کی اجازت پروردگار سے طلب کرتا ہے اگر سجدے سے یہ مراد ہو کہ پروردگار کے سامنے اپنی تابعداری اور انقیاد ظاہر کرتا ہے تو اُس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ یہ امر تو ہر وقت موجود ہے غروب کی تخصیص کے کیا معنی ہوں گے، اب ایک اعتراض اور ہے وہ یہ کہ آفتاب تو ہر وقت کسی نہ کسی ملک میں غروب ہوتا رہتا ہے اور کسی نہ کسی ملک میں طلوع یعنی ہر آن اُسکا طلوع اور غروب جاری ہے پھر ایک خاص وقت کی تخصیص کے کیا معنی ہوں گے؟ اُسکا جواب یہ ہے کہ سجدہ سے سجدۂ حالی مراد ہے جیسے درخت پہاڑ، پتھر وغیرہ سب اُس کی تسبیح کرتے ہیں تو ہر آن میں سورج سجدۂ حالی کر کے طالب اجازت ہوتا ہے کہ آگے چلوں یا لوٹ جاؤں، رہا عرش کے تلے ہونا تو یہ صاف ظاہر ہے کہ پروردگار عالم کا عرش اس قدر بڑا ہے کہ تمام آسمان زمین اُس کے سامنے ایک چھلے سے بھی کم ہیں جو ایک میدان میں پڑا ہو تو سورج کو کیا تمام آسمانوں اور زمینوں کو کہہ سکتے ہیں کہ وہ عرش کے تلے ہیں اور اُن کا دورہ اس تحتیت کو باطل نہیں کرتا کیونکہ اُن کا مدار بھی عرش کے تلے ہی ہے اگرچہ اس جواب سے پوری تسلی نہیں ہوتی کیونکہ اس حدیث میں یہ ہے کہ آپ نے صحابہ سے پوچھا کہ سورج کہاں جاتا ہے پھر یہ حدیث بیان فرمائی اس سے یہ نکلتا ہے کہ کوئی خاص وقت سورج کی حرکت کا مراد ہے اور ممکن ہے کہ طلوع اور غروب سے خط استوا کا طلوع

اور غروب مراد ہو اس صورت میں کوئی اشکال نہ رہے گا واللہ اعلم۔

سَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ الْجِنُّ وَالْإِنْسُ۔ آپ کے ساتھ جب آپ نے سورۂ والنجم سنائی تو مسلمان اور مشرک جن اور آدمی سب نے سجدہ کیا (جنوں کا سجدہ کرنا شاید آنحضرتؐ کے فرمانے سے صحابہ کو معلوم ہوا ہوگا بات یہ تھی کہ سورۂ والنجم آپ سنا رہے تھے اتنے میں شیطان نے آپ کی سی آواز بنا کر یہ فقرہ جوڑ دیا تلك الغرانيق العلىٰ وان شفاعتهن لترتجى، یہ اونچے اونچے بت ان کی سفارش کی امید ہے، یعنی امید ہے کہ پروردگار کی بارگاہ میں یہ ہمارے سفارشی بنیں شیطان کے اس جملہ کو سنکر مشرک لوگ بہت خوش ہوئے کہ اب تو یہ پیغمبر ہمارے بتوں کو بھی ماننے لگا، کیا معنی یہ مشرک بھی بتوں کو خدا نہیں جانتے تھے بلکہ خدا کی بارگاہ بہت عالی خیال کر کے وہاں تک اپنی رسائی مشکل جان کر ان بتوں کا پوجا کرتے تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ قیامت کے دن یہ بت پروردگار کے پاس ہماری سفارش کر کے ہم کو تکلیف اور عذاب سے بچالیں گے بعضوں نے کہا یہ قصہ صحیح نہیں ہے اور شیطان کی مجال نہیں ہو کہ پیغمبر کی زبان یا آواز پر تصرف کر سکے، اور مشرکوں نے اپنے بتوں کے نام سنکر سجدہ کیا ہوگا جیسے لات اور عزیٰ اور منات وغیرہ کا واللہ اعلم۔

صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ۔ میری مسجد میں ایک نماز پڑھنا دوسری مسجدوں میں ہزار نمازیں پڑھنے سے بہتر ہے سوا مسجد حرام یعنی بیت اللہ کی مسجد کے وہاں تو ایک نماز کا ثواب لاکھ نماز ہوتا ہے۔

وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا۔ وہ اپنی نماز کی جگہ میں بیٹھی تھیں۔

جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا۔ میرے لئے ساری زمین نماز کی جگہ اور پاک کرنے والی بنائی گئی (تو جس زمین پر نماز پڑھنا درست ہو اُس سے تیمم بھی کرنا درست ہے اسلئے کہ آنحضرتؐ نے مسجد اور طہور میں کوئی تفریق نہیں کی اس سے حنفیہ کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں ناپاک زمین سوکھ جانے سے پاک ہو جاتی اُس پر نماز پڑھ سکتے ہیں لیکن اُس پر تیمم درست نہیں اور استدلال کرتے ہیں لفظ طیباً سے جو قرآن میں وارد ہے ہم کہتے ہیں جب وہ طاہر ہوئی تو طیب بھی ہوئی)۔

وَصَلّٰى ثَمَانَ سَجَدَاتٍ۔ آپ نے چاشت کی نماز کی آٹھ رکعتیں پڑھیں (جیسے رات تہجد یا تراویح کی آپ آٹھ رکعتیں پڑھا کرتے تھے)۔

فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ اٰيَةً۔ آپ ایک سجدہ اُس میں اتنی دیر کرتے جتنی دیر میں کوئی تم میں پچاس آیتیں پڑھے (طیبی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ سجدۂ تلاوت اور شکر کے اور بھی خالی سجدہ محض ثواب کے لئے کرتے ہیں پھر اس پر اعتراض کیا کہ حدیث میں سجدہ مراد ہے)

وَنَحْنُ سُجُوْدٌ۔ ہم لوگ سجدے میں تھے

إِذَا جَاءَهُ أَمْرٌ يَسُرُّ بِهِ خَرَّ سَاجِدًا - جب آنحضرت صلعم کو کوئی خوشی کی خبر آتی تو آپ (شکر کے لئے) سجدے میں گر پڑتے، معلوم ہوا سجدہ شکر سنت ہے جب کوئی خوشی کی بات سنو یا کوئی بلا دفع ہو، اور بعض حنفیہ اُسکا انکار کرتے ہیں وہ کہتے ہیں اگر سجدۂ شکر حق تعالے کی نعمت پر مسنون ہو تو ہر دم سجدے ہی میں رہنا چاہئے کیونکہ سانس کا اندر جانا اور باہر آنا یہ بھی ایک بڑی نعمت ہے، اُن کا جواب یہ ہے کہ یہ معمولی نعمت ہے اس کے لئے معمولی عبادت نماز روزہ مقرر ہے اور سجدۂ شکر اُس نعمت پر مسنون ہے جو اتفاقی اور حادث ہو نہ اُن نعمتوں پر جو ہمیشہ جاری ہیں۔

رَأَى نُغَاشِيًّا فَسَجَدَ - آنحضرت صلعم نے ایک بے دست و پا ناقص الخلقت شخص کو دیکھا تو سجدۂ شکر کیا کہ حق تعالے نے مجھ کو پورے اعضا عنایت فرمائے اسی طرح اگر مجذوم یا اور کوئی آفت والے کو دیکھے تو بھی سجدۂ شکر کرے اور یہ دعا پڑھے الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلاً مگر علما نے کہا ہے کہ یہ سجدہ اور دعا اُس آفت زدہ سے چھپا کر کرے تاکہ اُسکو رنج نہ ہو، البتہ فاسق معلن کو دیکھکر اُس کے سامنے سجدہ کرے کہ حق تعالے نے اُس کو گناہوں سے محفوظ رکھا اُس میں یہ فائدہ ہے کہ شاید اُس فاسق کو عبرت ہو اور وہ شرمندہ ہو کر توبہ کرے)۔

نَوْمُ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَأَصْحَابِ الصُّفَّةِ فِي الْمَسْجِدِ - حضرت علی اور عبد اللہ بن عمر مسجد میں سوتے تھے اسی طرح وہ صحابی جو مسجد کے سائبان میں پڑے رہتے اُن کا گھر بار نہ تھا (معلوم ہوا مسجد میں سونا درست ہے گو احتلام کا ڈر ہو بعضوں نے کہا مسجد کو خوابگاہ بنانا مکروہ ہے یعنی گھر ہوتے ساتھے خواہ مخواہ مسجد میں جاکر سونا اسی طرح مسجد میں وضو کرنا بھی درست ہے مگر جب اُس کی تری سے لوگوں کو ایذا ہوتی ہو تو مکروہ ہے اسی طرح مسجد میں جانوروں اور دیوانوں اور بچوں کو جن کو تمیز نہ ہو بے ضرورت لے جانا مکروہ ہے اسی طرح جس کے بدن پر نجاست ہو اور مسجد کے ملوث ہو جانے کا ڈر ہو اُسکو مسجد میں جانا حرام ہے اور مسجد میں کھانا پینا دسترخوان بچھانا بالاتفاق درست ہے۔ ایک حدیث میں ہے جو کوئی مسجد میں سوا تعلیم علوم دین یا نماز کے دوسری غرض کے لئے آیا اُس کی مثال اُس شخص کی سی ہے جو دوسری کے مال کو تکے (اُسکو اُڑا لینے کے لئے) اور یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ مسجد میں دنیا کی بات کرنا سخت گناہ ہے تو اُس کی دلیل مجھ کو معلوم نہیں ہوئی بلکہ احادیث صحیحہ سے اُسکا جواز ثابت ہے البتہ مسجد میں غل مچانا یا خاص دنیا کی بات چیت کے لئے مسجد کو مقرر کرنا ناجائز ہے اور بیہقی نے شعب الایمان میں جو روایت کی يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَكُونُ حَدِيثُهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ فِي أَمْرِ دُنْيَاهُمْ یعنی ایک زمانہ آئے گا ایسا کہ لوگ مسجدوں میں دنیا کی باتیں کریں گے تو قطع نظر اُسکے ضعف اسناد کے حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی بات چیت کرنے کی غرض سے مسجد میں آئیں گے یہ بالاتفاق ناجائز اور قیامت کی نشانی ہے

اسی طرح ابوہریرہ رض کی وہ حدیث جس کو ابن ماجہ اور بیہقی نے نکالا کہ میری مسجد میں جو کوئی نیک کام کے لئے آئے مثلاً علم دین سیکھنے، یا سیکھانے کے لئے تو اُس کو مجاہد فی سبیل اللہ کا اجر ملیگا اور جو کوئی دوسری غرض سے آئے اُس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی دوسرے کا مال تکے (یعنی اُس کو حسرت ہی حسرت ہوگی اُس کا بھی یہی مطلب ہے کہ دنیاوی غرض سے مسجد میں آئے علاوہ اُس کے اُس میں خاص مسجد نبوی کا ذکر ہے نہ دوسری مسجدوں کا، البتہ مسجد میں خرید فروخت کرنا مال تجارت لانا، گمی ہوئی چیز بلند آواز سے ڈھونڈھنا، مسجد میں تھوک یا بلغم ڈالنا، اُسکو یہود و نصاریٰ کیطرح آراستہ کرنا، بے ضرورت نقش و نگار کرنا اُس میں کوڑا کچرا ڈالنا، بیہودہ شعریں اُسمیں پڑھنا یا بیہودہ اور فحش باتیں کرنا، کچی پیاز یا لہسن کھا کر آنا، چیخنا، چلاّنا (اگر ذکر الٰہی میں ہو یا قرآن خوانی میں) یہ بالاتفاق منع ہے، اور جن اشعار میں خدا اور رسول کی تعریف ہو اور شرک اور کفر اور فسق و فجور کی برائی ہو یا مباح باتیں ہوں اُنکا پڑھنا منع نہیں، اور ابن ہمام نے شرح ہدایہ میں جو کہا ہے کہ مباح بات بھی مسجد میں مکروہ ہے اور اس سے نیکیاں مٹ جاتی ہیں تو یہ کلام محض بے دلیل ہے)۔

عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ۔ تو اپنے اوپر سجدہ کو لازم کر لے شرح مصابیح میں ہے مراد سجدہ تلاوت یا نماز یا شکر ہے ان کے سوا دوسرے خالی سجدے کرنا جیسے بعض لوگوں کی عادت ہے ناجائز ہے میں۔ کہتا ہوں عدم جواز کی کوئی دلیل نہیں ہے بلکہ سجدہ ایک مستقل عبادت ہے جب چاہے کرے اُس میں ثواب ہی ثواب ہے اب اختلاف ہے اس میں کہ سجدہ افضل ہے یا قیام۔

لَمْ يَسْجُدْ فِي شَيْءٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ۔ آنحضرتؐ نے مفصل کی سورتوں میں سے کسی میں سجدہ نہیں کیا (مفصل کہتے ہیں سورہ حجرات سے قرآن کے آخری حصہ کو)۔

إِذَا رَأَيْتُمْ آيَةً فَاسْجُدُوْا۔ جب تم اللہ تعالیٰ کے عذاب کی کوئی نشانی دیکھو (مثلاً کسوف خسوف آندھی زلزلہ تاریکی ژالہ باری وغیرہ) سجدہ کرو (یعنی نماز پڑھنا شروع کر دو جیسے دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ کو جب کوئی امر پیش آتا تو آپ گھبرا کر نماز شروع کر دیتے بعضوں نے کہا اگر عذاب کی نشانی سے کسوف خسوف مراد ہو تو سجدے سے مقصود نماز ہے اور جو زلزلہ آندھی وغیرہ مراد ہو تو سجدے سے یہی متعارف سجدہ مراد ہے)۔

إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيْعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا لَا أَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ۔ جب تم کسی شخص کو دیکھو مسجد میں خرید فروخت کرتا ہے (یا دوکان لگاتا ہے) تو یوں کہو اللہ تیری سوداگری میں نفع نہ دے (اُس کیلئے بد دعا کرو)۔

بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَ بِسَجْلٍ فَصُبَّ عَلٰى بَوْلِهٖ۔ اس گنوار نے مسجد میں پیشاب کر دیا (آپ نے) حکم دیا ایک بڑا ڈول پانی کا اُس پر بہا دیا گیا (معلوم ہوا زمین پر پانی بہا دینے سے وہ پاک ہو جاتی ہے، بعضوں نے کہا اُسکو کھودنا ضروری ہے حدیث سے یہ بھی نکالا کہ جس پانی سے نجاست

...ی گئی ہو وہ پاک ہے اگر اُس میں تغیر نہ ہوا ہو
...ن کے نزدیک پاک ہے لیکن پاک کرنے
...نہیں۔
...وا لَہٗ سَاجِدِیْنَ۔ آدم کی طرف منہ کر کے
...ے میں گر پڑو تو لام بمعنی الیٰ کے ہو گویا
...کو سجدے کا قبلہ مقرر کیا اور سجدہ خدا ہی کو
...ے ہوا اور اِس پر سب لوگوں کا اتفاق ہے کہ
...م کا سجدہ سجدۂ عبادت نہ تھا کیونکہ سجدۂ
...ت غیر اللہ کے لئے کفر ہے کذا فی مجمع
...رین۔

...یں۔ کہتا ہوں جو آدمؑ کو صرف سجدۂ
...قرار دیتے ہیں اور سجدہ اللہ ہی کے لئے
...یں وہ اگر اس سجدے کو سجدۂ عبادت
...کہیں تو کوئی قباحت لازم نہیں آتی۔

...جَدَ لَہُ الْبَعِیْرُ۔ اونٹ نے آنحضرتؐ کو
...دہ کیا (یعنی اپنا سر آپ کے سامنے جھکا دیا)
...ی بِکَثْرَۃِ السُّجُوْدِ۔ (ایک شخص آنحضرتؐ
...پاس آیا اور کہنے لگا اللہ سے دعا فرمائیے
...بہشت میں لے جائے آپ نے فرمایا)
...ت سجدے کر کے (یعنی بہت نماز پڑھ کر)
...ری مدد کر (مجھ کو تیرا بہشت میں لے جانا
...ان ہو) معلوم ہوا نماز بہشت کی کنجی ہے کیونکہ
...ب عبادتوں سے زیادہ اللہ کو پسند ہے)۔

...جادہ۔ سجدہ گاہ (بورے کا ٹکڑا جس پر
...ی سجدہ کرے۔

...سجاد۔ امام زین العابدین کا لقب ہے کیونکہ
...آپ بہت سجدے کیا کرتے، ایک روایت میں
...ہے کہ آپ دن رات میں ایک ہزار رکعت
...پڑھتے۔

فَإِذَا غَابَتْ اِنْتَهَتْ اِلٰى حَدِّ بُطْنَانِ الْعَرْشِ فَلَمْ تَزَلْ سَاجِدَةً اِلَى الْغَدِ۔ جب سورج ڈوب جاتا ہے تو عرش کے بیچا بیچ پہنچ جاتا ہے وہاں دوسرے دن کی صبح تک سجدے میں رہتا ہے۔ (مجمع البحرین میں ہے کہ سجدے سے مراد سجدۂ طبعی ہے جیسے اس آیت میں اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اخیر تک)

میں۔ کہتا ہوں اس حدیث کی شرح اور جو اشکالات اُس میں ہیں وہ اوپر بیان ہو چکے ہیں۔

سَجْدَةُ التِّلَاوَةِ۔ سجدۂ تلاوت وہ پندرہ سجدے ہیں ایک ایک اعراف اور رعد اور نحل اور بنی اسرائیل اور مریم میں اور سورۂ حج کے دو سجدے اور فرقان اور نمل اور ص اور الٓمٓ تنزیل السجدہ اور فصلت اور والنجم اور انشقت اور اقرأ میں ایک ایک اور اخیر کے چار سجدے واجب ہیں جنکو عزائم کہتے ہیں، کذا فی مجمع البحرین۔

مترجم۔ کہتا ہے اہل حدیث کے نزدیک سجدے تلاوت کے سب یکساں ہیں یعنی سب سنت ہیں واجب نہیں ہیں اور بعضوں نے بے وضو بھی اُسکا ادا کرنا جائز رکھا ہے۔

لَاَمَرْتُ الْمَرْأَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔ اگر میں کسی بندے کو دوسرے بندے کیلئے سجدہ کرنے کی اجازت دیتا تو عورت کو حکم کرتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

اَتَسْجُدُ لِقَبْرِيْ قَالَ لَا قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا۔ (معاذ جب ملک شام سے لوٹ کر آئے تو

انہوں نے آنحضرت ص کو سجدہ کیا آپ ص نے فرمایا معاذ یہ کیا کرتا ہے انہوں نے کہا میں نے شام کے ملک میں دیکھا نصارٰے اپنے رئیس کو سجدہ کرتے ہیں اسلئے میں نے بھی آپ کو سجدہ کیا آپ نے فرمایا) اگر تو میری قبر پر گذرے تو کیا اُس کو سجدہ کرے گا انہوں نے کہا نہیں آپؐ نے فرمایا تو اب بھی ایسا مت کر یعنی مجھ کو سجدہ مت کرو، اس حدیث سے یہ نکلا کہ سجدۂ تحیت بھی کسی مخلوق کو کرنا حرام ہے گو شرک نہیں ہے ورنہ آپ معاذ رض کو تجدید ایمان کا حکم دیتے۔

یَسْجُدُ لَكَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو چارپائے اور درخت سجدہ کرتے ہیں تو ہم بھی آپؐ کو سجدہ کریں آپؐ نے فرمایا نہیں اگر میں کسی بندہ کو کسی بندے کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

سَجْرٌ یا سُجُورٌ۔ ایندھن سے بھر دینا گرم کرنے کے لئے۔

سَاجُورٌ۔ وہ لکڑی جو کتے کی گردن میں لٹکائی جاتی ہے اُس کی جمع سَوَاجِیْر آئی ہے۔

سَجُوْرٌ ایندھن جس سے تنور گرم کریں۔

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْجَرَ الْعَيْنِ۔ آنحضرت ص کے آنکھ میں سپیدی کے ساتھ سُرخی تھی، یہ ماخوذ ہے سُجْرَةٌ سے یعنی سپیدی میں تھوڑی سی سُرخی ملنا، بعضوں نے کہا سپیدی میں نیلگونی، اصل میں سَجَرٌ اور سُجْرَةٌ تیرگی کو کہتے ہیں۔

فَصَلِّ حَتّٰى يَعْدِلَ الرُّمْحُ ظِلَّهٗ ثُمَّ اَقْصِرْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ تُسْجَرُ وَتُفْتَحُ اَبْوَابُهَا۔ نماز پڑھ یہاں تک کہ نیزے کا سایہ سیدھا ہو جائے یعنی ٹھیک دوپہر کا وقت ہو اس لئے کہ اُس وقت جہنم ایندھن سے بھرا ہو جاتا ہے اور اُس کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ (مطلب یہ ہے کہ سخت گرمی میں ظہر کی نماز کی تاخیر کیجائے جیسے دوسری حدیث میں ہے ابردوا بالظہر فان شدۃ الحر من فیح جہنم یعنی ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کرو اس لئے کہ گرمی کی سختی دوزخ کی بھانپ سے ہوتی ہے، بعضوں نے کہا مقصود یہ ہے کہ جب سورج سیدھا سر پر آجاتا ہے یعنی ٹھیک دوپہر کے وقت اُس وقت شیطان اُس کے نزدیک ہو جاتا ہے پھر ڈھل جانے کے بعد جدا ہو جاتا ہے تو شاید دوزخ کا ایندھن سے بھرا جانا شیطان کے نزدیک ہونے کی وجہ سے ہو اور شیطان کی غرض اُسوقت نزدیک ہونے سے یہ ہوتی ہے کہ سورج پرستوں کا سجدہ درحقیقت اُس کو سجدہ ہو خطابی نے کہا دوزخ کا ایندھن سے بھرا جانا سلگایا جانا اور سورج کا شیطان کی دو چوٹیوں کے بیچ میں ہونا یہ شرع کے اُن الفاظ میں سے ہیں جنکا اصلی معنی اور مطلب شارع یعنی جناب رسول کریم ہی جانتے ہیں صلعم اور ہمارا کام تصدیق کرنا ہے اور اُسکو صحیح سمجھنا اُن کے موافق عمل کرنا۔

مترجم :۔ کہتا ہے ان احادیث میں کوئی ایسی بات نہیں جو عقل انسانی کیخلاف ہو دوزخ موجود ہے اور اُس میں آگ بھی

پھر اُسکا سلگایا جانا اُس میں اور ایندھن دیا جانا
کیا بعید ہے۔ رہا گرمی کا دوزخ کی بھاپ سے ہونا یہ
بھی بالکل عقل کے موافق ہے زمین کے کسی طبقہ
میں دوزخ ہے اور آفتاب کی شعاعیں جب
زمین پر پڑتی ہیں تو اُس میں سے بھاپ نکلتی
ہے اصل سبب گرمی کا یہی ہے نہ قرب آفتاب
جیسے بعضے نادان لوگ خیال کرتے ہیں اگر
قرب آفتاب گرمی کی علت ہو تو اونچے اونچے
پہاڑوں پر اور زیادہ گرمی ہوتی حالانکہ وہاں
ٹھنڈک اور سردی ہوتی ہے اور بیلون ایرشپ
وغیرہ میں تھوڑی دور اُڑکر اوپر جایئے تو وہاں
کی ہوا سرد ہوتی ہے اُس کی وجہ یہ ہے کہ اونچے
مقاموں پر زمین کی بھاپ کا اثر کم پڑتا ہے جیسے چولھا
سمجھ لو جو چیز چولھے کے پاس ہو وہ گرم ہوگی؛
جتنی دور ہوتی جائے اُسیقدر چولھے کی گرمی
اُس میں کم اثر کرے گی اب شیطان کا سر سورج
پر رکھنا یہ بھی عقل کے خلاف نہیں ہے شیطان
ٹھیک دوپہر کے وقت زمین سے اوپر جاکر سورج
کے قریب کھڑا ہوتا ہے دونوں چوٹیاں اُسکی سورج
کے ادھر اُدھر رہتی ہیں اس میں کیا استبعاد ہے
شیطان خود جسم ناری ہے اُس کو سورج کی گرمی
کا کچھ ڈر نہیں جیسے ہم خاکی ہیں مٹی سے ہمکو
کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور یہ کیا ضروری ہے کہ شیطان
آفتاب سے مل جاتا ہو بلکہ آفتاب اور سورج
پرستوں کے درمیان میں آجانا کافی ہے البتہ
ایک اعتراض بڑا مشکل ان احادیث کی نسبت
مخالف یہ کرسکتا ہے کہ استوا اور زوال اور
طلوع اور غروب سورج کا تو ہر آن ہر وقت کسی
نہ کسی ملک میں ہوتا رہتا ہے پھر کیا شیطان
ہر وقت سورج ہی کے مقابل کھڑا رہتا ہے اگر
ایسا ہے تو خاص استوا کے وقت اُس کا
نزدیک ہونا اور زوال ہوتے ہی الگ ہوجانا
حدیث میں کیسے بیان کیا گیا ہے اُسکا جواب
یہ ہے کہ شیطان ایک تھوڑے ہی ہزاروں
شیاطین ہیں پھر ہر ملک میں وہاں کے شیطان
استوا کے وقت سورج کے نزدیک ہوجاتے
ہیں اور زوال کے وقت الگ ہوجاتے ہیں
واللہ اعلم بالصواب۔

سَجَسٌ۔ متغیر ہونا، تیرہ ہونا، گدلا ہونا۔
تَسْجِیْسٌ۔ گدلا کرنا۔
سَجِیْسُ الْلَیَالِیْ۔ راتوں کا سلسلہ۔
وَلَا تَضُرُّوْہُ فِیْ یَقْظَۃٍ وَّلَا مَنَامٍ سَجِیْسَ
اللَّیَالِیْ وَالْاَیَّامِ۔ اُس کو جاگتے سوتے
کچھ نقصان نہ پہنچاؤ بہا بدن رات کے سلسلہ
تک یعنی ہمیشہ۔ عرب لوگ کہتے ہیں لَا
اٰتِیْکَ سَجِیْسَ اللَّیَالِیْ میں تیرے پاس
زمانہ کے آخر ہونے تک نہیں آؤں گا یعنی
کبھی نہیں آنے کا) ٹھہرے ہوئے پانی کو بھی
سجیس کہتے ہیں کیونکہ وہ اخیر میں رہ جاتا
ہے۔

سَجْسَجٌ۔ معتدل زمین جو نہ سخت ہو نہ نرم ہو اور
وہ وقت جو صبح اور طلوع کے درمیان ہوتا ہے
ظِلُّ الْجَنَّۃِ سَجْسَجٌ۔ بہشت کا سایہ
معتدل ہے نہ گرمی ہے نہ سردی، عرب
لوگ کہتے ہیں یَوْمٌ سَجْسَجٌ ایسا دن جو نہ
گرم ہے نہ سرد۔
هَوَاءُ هَا السَّجْسَجُ بہشت کی ہوا معتدل
ہے نہ گرم نہ سرد۔

إِنَّهُ مَرَّ بِوَادٍ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ فَقَالَ هٰذِهٖ سَجَاسِجٌ مَرَّ بِهَا مُوسٰى۔ آنحضرتؐ دو مسجدوں کے درمیان ایک میدان میں گذرے فرمایا یہ وہ زمینیں ہیں معتدل (نہ سخت نہ نرم) جن میں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام گذرے ہیں۔

سَجْعٌ۔ قافیہ دار کلام کہنا، ایک مطلب رکھنا، ایک ہی طرز پر چلنا۔

سَاجِعٌ فِي كَلَامِهٖ۔ اپنی بات میں سیدھی ایک روش پر چلتا ہے اُس کی ضد جائر ہے۔

سَاجِعٌ۔ لمبی اونٹنی خوب صورت منہ۔

سَجَّاعٌ۔ بہت قافیہ دار کلام کہنے والا۔

تَسْجِيعٌ۔ قافیہ دار کلام کہنا۔

مُسَجَّعٌ۔ مقفی۔

إِنَّ أَبَا بَكْرٍ اشْتَرٰى جَارِيَةً فَأَرَادَ وَطْيَهَا فَقَالَتْ إِنِّي حَامِلٌ فَرَفَعَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا سَجَعَ ذٰلِكَ الْمَسْجَعَ فَلَيْسَ بِالْخِيَارِ عَلَى اللّٰهِ وَأَمَرَ بِرَدِّهَا۔ ابوبکر صدیقؓ نے ایک لونڈی خریدی جب اُس سے صحبت کرنا چاہی تو وہ کہنے لگی میں حاملہ (پیٹ سے) ہوں پھر یہ مقدمہ آنحضرتؐ تک پہنچا آپؐ نے فرمایا جب تم میں کوئی اس مقصد پر چلے تو اُسکو اللہ کے سامنے کچھ اختیار نہ ہوگا آپؐ نے حکم دیا تو وہ لونڈی بائع کو پھیر دیگئی (یعنی جو کوئی دوسرے بھائی مسلمان کو فریب دے کر اپنی چیز بیچے، تو اُس کو کچھ فائدہ نہ ہوگا، فریب معلوم ہوتے ہی وہ چیز واپس اور مشتری کو دام پھیرنا ہوگا)۔

سَجْعُ الْحَمَامِ۔ کبوتر کی آواز ایک ہی طرح کی مسلسل۔

فَاجْتَنِبُوا السَّجْعَ۔ قافیہ بندی سے پرہیز کرو (یعنی تقریر یا تحریر میں قافیہ بندی کے لئے تکلف کرنے سے اگر بلا تکلف کوئی کلام مقفی نکل آئے تو اُس میں قباحت نہیں جیسے حدیث میں ہے منزل الکتاب سریع الحساب ھازم الاحزاب۔

سَجْعًا كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ۔ دیہاتیوں کی طرح قافیہ دار کلام بولنا تک بندی کرنا یہ آنحضرتؐ نے اُس شخص سے فرمایا جس نے آپ کے حکم کے خلاف میں ایک مقفی مسجع کلام کہا تھا۔

وَانْظُرِ السَّجْعَ۔ اور سجع کو دیکھو (جیسے کاہن لوگ کلام کہا کرتے تھے)۔

سَجْفٌ۔ پردہ ڈالنا۔

إِسْجَافٌ۔ چھوڑ دینا، لٹکانا۔

وَأَلْقَى السِّجْفَ۔ پردہ ڈال لیا بعضوں نے کہا سجف اُس پردے کو کہتے ہیں جس کے دو ٹکڑے ہوں جیسے دروازے کے دو پٹ ہوتے ہیں۔

حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهٖ۔ یہانتک کہ آپ نے اپنے حجرے کا پردہ اُٹھایا یا پردے کا ایک ٹکڑا جو بیچ میں سے چاک تھا۔

سِجَافٌ۔ پردہ، اُس کی جمع سُجُوفٌ اور اَسْجَافٌ آئی ہے۔

وَجَهْتِ سِجَافَتَهٗ۔ تم نے آپ کا پردہ کھولا آپ کا راز فاش کر دیا، ایک روایت میں سدانہ ہے اُسکا ذکر آگے آئیگا۔

سُجفہ۔ رات کا ایک حصہ، عرب لوگ کہتے ہیں مَضٰی سُجْفَۃٌ مِّنَ اللَّیْلِ۔ رات کا ایک حصہ گذر گیا۔

فَاَرْخٰی ہٰذَا السِّجْفَ۔ یہ پردہ تو اُٹھا (دیکھیں نے تجھ کو دنیا کے بدل کیا دیا)۔

سَجْلٌ۔ اوپر سے پھینک دینا، بہانا۔

تَسْجِیْلٌ۔ فیصلہ لکھنا، نقل کرنا، کاغذوں کا مسل بنانا، حکم کرنا۔

مُسَاجَلَۃٌ۔ بیت بازی۔

فَاَمَرَ بِسَجْلٍ مِّنْ مَّاءٍ فَصُبَّ عَلٰی بَوْلِہٖ۔ (ایک گنوار نے مسجد میں پیشاب کر دیا) آپ ؐ نے ایک بھرا ڈول پانی کا اُس پر بہا دینے کا حکم دیا۔

سَجْلٌ۔ بھرا ڈول، اُس کی جمع سِجَالٌ ہے اَلْحَرْبُ بَیْنَنَا وَبَیْنَہٗ سِجَالٌ۔ ہم میں اور اُس پیغمبر میں لڑائی ڈولوں کی طرح ہے (کبھی ہم غالب ہوتے ہیں کبھی وہ غالب ہوتا ہے جیسے ڈولوں سے پانی نکالنے والے کبھی اُس کا ڈول نکلتا ہے کبھی دوسرے کا) بعضوں نے کہا یہ مُسَاجَلَۃ سے نکلا ہے بمعنی مفاخرت یعنی کبھی ہم کو جنگ میں فخر حاصل ہوتا ہے کبھی اُس کو۔

سَجْلًا مِّنْ مَّاءٍ اَوْ ذَنُوْبًا۔ پانی کا ایک بھرا ڈول، ذَنُوب بھی اُسی کو کہتے ہیں تو یہ راوی کی شک ہے کہ سجل کہا یا ذنوب۔

اِفْتَتَحَ سُوْرَۃَ النِّسَاءِ فَسَجَلَہَا۔ سورۂ نساء شروع کی اُس کو مسلسل پڑھا یہ سَجَلْتُ الْمَاءَ سَجْلًا سے ماخوذ ہے یعنی میں نے برابر لگاتار پانی بہایا۔

ہِیَ مُسْجَلَۃٌ لِلْبِرِّ وَالْفَاجِرِ۔ (محمد بن حنفیہ نے یہ آیت پڑھی ہل جزاء الاحسان الا الاحسان، اور کہا) یہ آیت نیک اور بد دونوں کو شامل ہے (یعنی جو کوئی اپنے اوپر احسان کرے اُس کے بدل اُس کے ساتھ بھی احسان کرنا چاہیے)۔

مُسْجَلٌ کہتے ہیں اُس مال کو جو خرچ کیا جائے۔

وَلَا تُسْجِلُوْا اَنْعَامَکُمْ۔ اپنے جانوروں کو لوگوں کے کھیتوں میں مت چھوڑو۔

فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِیْ کِفَّۃٍ۔ یہ ساری کتابیں پوٹ کی پوٹ (اعمال کا دفتر) ایک پلہ میں رکھی جائیں گی، (یہ جمع ہے سِجِلٌّ کی بمعنی بڑی کتاب بعضوں نے کہا سجل طومار یعنی کاغذات کا مٹھا جس کو لپیٹ کر اُس میں لکھتے ہیں، بعضوں نے کہا سجل فرشتے کا نام ہے جو بندوں کے اعمال لکھتا ہے۔

سِجِّیْلٌ۔ کھنگر یہ معرب ہے سنگ گل کا یعنی مٹی کا ڈلہ پتھر۔

عَیْنٌ سَجُوْلٌ۔ بہت پانی بہانیوالا چشمہ۔

ضَرْعٌ سَجِیْلٌ۔ لٹکا ہوا تھن۔

سِجِلَّاطٌ۔ جنبیلی مخدہ جو عورت اپنے ہودے پر ڈالتی ہے یا کتان کے نقشی کپڑے۔

سِجِلَّاطٌ۔ ایک خوشبودار گھانس ہے۔

اُہْدِیَ لَہٗ طَیَالِسَۃٌ مِّنْ خَزٍّ سِجِلَّاطِیٍّ۔ آنحضرت کو ایک چادر خز کی سجلاطی تحفہ بھیجی گئی (یعنی کتان کی نقشی چادر)۔

سَجْمٌ یا سُجُوْمٌ۔ دیر کرنا۔ بہانا۔

سُجُوْمٌ اور سِجَامٌ۔ بہنا، بہانا۔ جیسے سُجْمَانٌ اور تَسْجِیْمٌ ہے۔

اَرْضٌ مَسْجُوْمَۃٌ۔ جس زمین پر بہت بارش ہوتی ہو۔

تَدْمَعُ الْعَیْنُ اَھْوَنُہٗ سِجَامٌ۔ آنکھ کا آنسو اسکا ادنیٰ درجہ بہنا ہے۔

اِنْسِجَامٌ۔ بہنا اور ایسا کلام ہونا جو صاف اور سلیس اور دل میں اثر کرتا ہو۔

سَجْنٌ۔ قید کرنا، روک رکھنا، ضبط کرنا۔

سَجَّانٌ۔ داروغہ، محبس جیلر۔

وَیُؤْتٰی بِکِتَابِہٖ مَخْتُوْمًا فَیُوْضَعُ فِی السِّجِّیْنِ۔ اُسکا نامۂ اعمال مہر کر کے لایا جائیگا اور سجین میں رکھا جائے گا (سجین دوزخ کیونکہ وہ قید خانہ ہے پروردگار کا، بعضوں نے کہا سجین ایک چٹان ہے پتھر کی سوراخدار دوزخ کے نیچے اُس میں کافروں کی روحیں رہیں گی بعضوں نے کہا سجین کافروں اور شیطانوں کے اعمال کا دفتر، بعضوں نے کہا وہ ایک جگہ ہے ساتویں زمین کے تلے وہاں ابلیس اور اُس کے لشکر والے رہیں گے)۔

اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ۔ دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے بہشت ہے (کیونکہ مومن کو بہشت ملنے والی ہے وہاں کے آرام اور راحت کے مقابل دنیا قید خانہ ہے اور کافر دوزخ میں جانے والا ہے وہاں کی تکلیف اور سختی کی نسبت دنیا بہشت ہے، بعضوں نے کہا مومن اپنے نفس کو دنیا کے لذائذ اور ناجائز عیش و عشرت سے روکتا ہے تو اُس کے حق میں دنیا قید خانہ ہوئی اور کافر بے دھڑک نفس پروری کرتا ہو اُس کے حق میں دنیا بہشت ہوئی بعضوں نے کہا مومن کتنا ہی گنہگار ہو اُسکو آخرت کا ڈر لگا رہتا ہے جیسے قیدی اپنی سزا یا برأت کا انتظار کرتا رہتا ہے اور کافر کو آخرت کا خیال ہی نہیں آتا وہ آزادی سے خوب چین اُڑاتا ہے)۔

اِنَّ الرُّوْحَ الْفَاجِرَۃَ یُصْعَدُ بِھَا اِلَی السَّمَآءِ فَتَاْبَی السَّمَآءُ اَنْ تَقْبَلَھَا فَیُھْبَطُ بِھَا اِلَی الْاَرْضِ فَتَاْبَی الْاَرْضُ اَنْ تَقْبَلَھَا فَتَدْخُلُ سَبْعَ اَرَضِیْنَ حَتّٰی یُنْتَھٰی بِھَا اِلٰی سِجِّیْنَ وَھُوَ مَوْضِعُ جُنُوْدِ اِبْلِیْسَ (کعب احبار نے کہا عبداللہ بن عباسؓ سے) فاجر یعنی کافر کی روح کو آسمان پر چڑھا کر لیجاتے ہیں آسمان اُس کو لینے سے انکار کرتا ہے آخر زمین پر اُتار لاتے ہیں زمین بھی نہیں لیتی، پھر ساتویں زمین میں اُسکو لیجاتے ہیں اور سجین تک پہنچاتے ہیں وہ ابلیس کے لشکر والوں کا ٹھکانا ہے۔ مجمع البحار میں ہے گنہگار مومن اور کبیرہ گناہ کرنے والے مسلمانوں کی ارواح کہاں رہیں گی، اس باب میں کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی۔

میں ۔ کہتا ہوں مومن کتنا ہی گنہگار ہو اُسکا دفتر علیین میں ہے جو سجین کا مقابل ہے، اور قرآن شریف میں فجار سے مراد کفار ہیں۔

سَجَنْجَلٌ۔ آئینہ، سونا چاندی اور زعفران کی ڈلی ٹکڑے (یہ رومی لفظ ہے)۔

سُجُوٌّ۔ ٹھہر جانا۔

تَسْجِیَۃٌ۔ ڈھانپ دینا۔

مُسَاجَاۃٌ۔ چھونا، ہاتھ لگانا، علاج کرنا۔

کَمَا مَاتَ سُجِّیَ بِبُرْدٍ حِبَرَۃٍ۔ جب آنحضرتؐ

کی وفات ہوئی تو آپ کو ایک یمنی نقشی چادر سے ڈھانپ دیا۔

مُتَسَجِّیْ۔ چھپنے والا۔

لَیْلٌ سَاجٍ۔ رات چھپانے والی۔

نَرَایٰ رَجُلًا مُسَجًّی۔ ایک شخص کو دیکھا جو اپنے تئیں چادر سے چھپائے ہوئے تھا۔

وَلَا لَیْلٌ دَاجٍ وَلَا بَحْرٌ سَاجٍ۔ نہ تو رات چھپانے والی نہ سمندر ٹھہرا ہوا۔

کَانَ خُلُقُہٗ سَجِیَّۃً۔ آنحضرتؐ کا اخلاق آپ کی طبیعت ہو گئے تھے (آپ بلا تکلف عمدہ اخلاق پر عمل کرتے جیسے دوسرے لوگ اپنے نفس پر زور ڈال کر عمل کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے عمدہ اخلاق اور صفات آپ کی طبیعت اور جبلت میں کر دیئے تھے دوسرے لوگوں کو یہ بات صدہا ریاضتیں اور مشقتیں اُٹھا کر بھی حاصل نہیں ہوتی ایک حکیم سے پوچھا تم کو حکمت حاصل کرنے سے فائدہ ہی کیا ہوا اُس نے کہا بس یہ فائدہ ہوا کہ دوسرے لوگ جن کاموں کو کراہ کر اپنے نفس پر زور ڈال کر کرتے ہیں میں اُن کو بہ طیب خاطر اور طوع و رغبت کرتا ہوں مولانا فضل الرحمن صاحب قدس سرہٗ ہمارے مرشد فرماتے تھے کوئی آدمی آسمان پر اُڑنے نہیں لگتا ولایت یہی ہے کہ شریعت کے احکام بلا تکلف اُس سے ادا ہونے لگیں)۔

وَقَدْ سُجِّیَ ثَوْبًا۔ ایک کپڑے سے ڈھانپ دیئے گئے تھے۔

لَا یُوَارِیْ عَنْکَ لَیْلٌ سَاجٍ۔ تجھ سے کوئی چھپانے والی رات چھپا نہیں سکتی۔

اِذَا مَاتَ لِاَحَدِکُمْ مَیِّتٌ فَسَجُّوْہُ۔ جب تم میں کوئی مرجائے تو اُسکو (چادر وغیرہ سے) چھپا دو (جبتک غسل کی تیاری ہو) تِلْقَاءَ الْقِبْلَۃِ قبلہ کی طرف۔

تَرُدُّ اَوَّلَہَا عَلٰی اٰخِرِہٖ وَسَاجِیَہَا عَلٰی مَائِرِہٖ۔ اُس کا پہلا حصہ آخری حصہ پر آتا ہے اور اُسکا ساکن (ٹھہرا ہوا) حصہ حرکت کرنے والے حصہ پر آتا ہے۔

سَجِیَّتُکُمُ الْکَرَمُ۔ تمہاری طبیعت میں کرم اور سخاوت احسان کرتا ہے۔

وَمَنْ ذَا الَّذِیْ تَرْضٰی سَجَایَاہُ کُلُّہَا۔ ایسا کون شخص ہے جس کی سب خصلتیں پسندیدہ ہوں۔

بَابُ السِّیْنِ مَعَ الْحَاءِ

سَحْبٌ۔ کھینچنا، زمین پر گھسیٹنا، بہت کھانا، پینا۔

یَسْحَبُ ذَیْلَہٗ۔ اِتراتا ہے فخر کرتا ہے۔

سَحَبَ السَّیْفَ۔ تلوار سونت لی۔

کَانَ اِسْمُ عِمَامَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السَّحَابَ۔ آنحضرتؐ کے عمامہ کا نام سحاب تھا۔ (سحاب کہتے ہیں ابر کو، عمامہ کو اُس سے تشبیہ دی)۔

فَقَامَتْ فَتَسَحَّبَتْ فِیْ حَقِّہٖ۔ وہ کھڑی ہوئی اور اُسکا حق چھین لی (یعنی اُس کی زمین لیکر اپنی زمین میں ملالی)۔

یَسْحَبُ فِیْہِ مِیْزَابَانِ۔ اُس میں دو پرنالے بہ رہے ہیں۔

یَسْحَبُکَ بِقُرُوْنِکَ۔ تیری چوٹیاں پکڑ کر کھینچتا ہوا لائے (یہ حجاج مردود نے اسماء بنت

ابی بکر کو کہلا بھیجا تھا کہ آتی ہے تو آ ورنہ میں حکم دونگا تیری چوٹیاں پکڑ کے کھینچتے ہوئے تجھ کو لائیں گے (کیسا حرامزادہ تھا اللہ اکبر لعنہ اللہ)۔

یَسْحَبُ لِسَانَہٗ۔ وہ اپنی زبان بچھا دے گا لمبی کرے گا۔ (لوگ اُس پر چلیں گے اُسکو روندیں گے)۔

صَلّٰی فِیْ یَوْمِ سَحَابٍ۔ ابر کے دن نماز پڑھی۔

جَعَلَ اللّٰہُ السَّحَابَ غَرَابِیْلَ الْمَطَرِ۔ اللہ تعالے نے ابر کو مینھ کی چھلنیاں بنایا (اُس میں چھن چھن کر پانی برستا ہے اگر ایک ہی بار دھڑسے پانی زمین پر گر پڑتا تو سارے درخت عمارت وغیرہ خراب ہو جاتے زمین میں گڈھے پڑ جاتے مکان سب گر جاتے) اسی حدیث میں آگے یہ ہے کہ ابر برف کو گلا کر پانی کر دیتا ہے تاکہ جس چیز پر پہنچے اُسکو نقصان نہ ہو اب جو تم اولے اور گرج وغیرہ کبھی اُسمیں دیکھتے ہو یہ اللہ کا عذاب ہے وہ جن بندوں کو چاہتا ہے اُن سے عذاب کرتا ہے دوسری حدیث میں ہے آپ سے پوچھا گیا أَیْنَ یَکُوْنُ السَّحَابُ ابر کہاں رہتا ہے فرمایا ایک گنجان درخت پر سمندر کے کنارے جب اللہ تعالے اُس کو روانہ کرنا چاہتا ہے تو ہوا بھیجتا ہے وہ اُسکو اُٹھاتی ہے اور پھیلاتی ہے اور فرشتے اُسپر تعینات کرتا ہے جو کوڑوں سے اُسکو مارتے ہیں یہی کوڑے بجلی ہیں کذا فی مجمع البحرین۔

سَحْتٌ۔ حرام کمانا، جڑ سے اُکھیڑ ڈالنا، ہلاک کرنا جیسے اِسْحَاتٌ ہے۔

اِنَّہٗ اَحْمٰی لِجُرَشٍ حِمًی وَکَتَبَ لَھُمْ بِذٰلِکَ کِتَابًا فَمَنْ رَعَاہُ مِنَ النَّاسِ فَمَالُہٗ سُحْتٌ۔ آنحضرتؐ نے جرش والوں کو ایک رمنہ (چراگاہ) محفوظ کر دیا اور ایک سند اُس کی لکھ دی اب جو کوئی وہاں اپنے جانوروں کو چرائے تو اُس کا مال مفت ہوگا (یعنی جو کوئی اُس کو ہلاک کر دے اُسپر کچھ تاوان نہ ہوگا)۔ عرب لوگ کہتے ہیں مَالُہٗ سُحْتٌ اور دَمُہٗ سُحْتٌ اُس کا مال بے تاوان ہے اُس کا خون بے تاوان ہے، یہ سَحْتٌ سے نکلا ہے بمعنی ہلاک کے۔

سُحْتٌ اور سُحُتٌ۔ حرام اور خبیث کمائی کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ برکت کو میٹ دیتی ہے۔

اَتُطْعِمُوْنِیْ السُّحْتَ (عبد اللہ بن رواحہ نے یہودیوں سے کہا جب انہوں نے اُنکو [illegible] دینا چاہی تاکہ کھجور کم آنکیں انہوں نے مجھ کو بھی اپنی طرح رشوت خوار سمجھا) کیا تم مجھ کو حرام کھلانا چاہتے ہو (کیونکہ قاضی یا جج جب [illegible] لے کر کوئی فیصلہ کرے تو وہ رشوت اور [illegible] ہے)۔

یَأْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یُسْتَحَلُّ فِیْہِ السُّحْتُ بِالْهَدِیَّةِ۔ ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ حرام اور رشوت کو ہدیہ سمجھ کر حلال بنا لیں گے (رشوت لیں اور کہیں گے یہ تو تحفہ ہے اس میں کوئی [illegible] نہیں حالانکہ گواہ یا قاضی یا حاکم کو تحفہ [illegible]

درست نہیں البتہ جو شخص گواہ ہونے سے پہلے یا عہدے پر مقرر ہونے سے پہلے بھی اُس کو تحفہ بھیجا کرتا تو اُس کا تحفہ لے سکتا ہے اسی طرح عام دعوت بھی کہا سکتا ہے خاص دعوت ہرگز نہیں قبول کرنا چاہیئے۔

فَمَا عَدَا هُنَّ مُسْحَتًا۔ ان کے سوا سب کو سحت (حرام) خیال کر۔

اَلسُّحْتُ هُوَ الرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ وَ مَهْرُ الْبَغِيِّ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ وَ ثَمَنُ الْخَمْرِ وَ ثَمَنُ الْمَيْتَةِ وَحُلْوَانُ الْكَاهِنِ وَ عَسَبُ الْفَحْلِ وَ ثَمَنُ الْكَلْبِ وَالْاِسْتِعْمَالُ فِي الْمَعْصِيَةِ۔ (حضرت علی رضؓ نے فرمایا) سحت کیا ہے رشوت لے کر فیصلہ کرنا، رنڈی کی خرچی، پچھنے لگانے کی مزدوری، شراب کی قیمت، مردار کی قیمت، نجومی کی شیرینی، (جس سے اپنے ستارے اور آیندہ کی باتیں دریافت کرکے اُسکو اجرت دیتے ہیں اُس میں رمّال جفار سب کی اجرت آگئی) نر کو مادہ پر گدانے کی اجرت کتے کی قیمت اور ہر گناہ کے کام کی اجرت (مثلاً ناچ، رنگ، مجرا، تلتبانی، دیوثی، بھڑوے بھانڈ کی اجرت)

اَلسُّحْتُ اَنْوَاعٌ كَثِيْرَةٌ فَاَمَّا الرِّشَاءُ فِي الْحُكْمِ فَهُوَ الْكُفْرُ بِاللّٰهِ۔ سحت حرام کی کمائی کی بہت قسمیں ہیں لیکن رشوت لے کر حکم دینا (یعنی قاضی یا حاکم کا رشوت لینا یہ سب سے زیادہ سخت ہے) یہ تو اللہ کے ساتھ کفر کرنے کے برابر ہے (معاذ اللہ کتنا بڑا سخت گناہ ہے یہ امام جعفر صادق رضؓ کا قول ہے)۔

سُحْتُوْتٌ۔ پرانا کپڑا۔

مَسْحُوْتٌ۔ پیٹو، بہت کھانے والا۔

سَحْجٌ۔ پوست نکالنا۔ جیسے تَسْحِيْجٌ ہے۔

سَحْجُ الْاَمْعَاءِ۔ آنتوں کا چھل جانا۔

فَسُحِجَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ (آنحضرتؐ گھوڑے پر سے گر پڑے) آپ کے داہنے جانب کے جسم کا حصہ چھل گیا، اکثر روایتوں میں جُحِشَ ہے معنی وہی ہے۔

سَحٌّ۔ اوپر سے بہنا، موٹا ہونا، بہانا، مارنا، کوڑے لگانا۔

سُحُوْحٌ یا سُحُوْحَةٌ۔ موٹا ہونا۔

تَسَحُّحٌ۔ بہنا۔

سَحَاحٌ۔ ہوا۔

سَحَّاحَةٌ۔ بہت بہانے والی۔

يَمِيْنُ اللّٰهِ سَحَّاءُ لَا يَغِيْضُهَا شَيْءٌ اَللَّيْلَ وَ النَّهَارَ۔ اللہ کا داہنا ہاتھ بڑا دینے والا ہے نعمتوں کا بہانے والا ہے کوئی چیز اُسکو کم نہیں کرتی رات اور دن بہاتا رہتا ہے (ہر وقت اپنے بندوں پر اُسکا فیض جاری ہے ایک روایت میں يَمِيْنُ اللّٰهِ مَلْاٰى ہے یعنی اللہ کا داہنا ہاتھ بھرا ہوا ہے لبالب ہے، یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے ہم اُسکی ظاہری لغوی معنی پر ایمان لاتے ہیں اور معتزلہ اور اہل کلام کی طرح تاویل نہیں کرتے اور اُس کی کیفیت اللہ کے تفویض کرتے ہیں)۔

سَحَّاءُ بِيَدِهِ الْمِيْزَانُ۔ اللہ کا ہاتھ بڑا دینے والا ہے اُس کے ہاتھ میں ترازو ہے (تول تول کر جتنا جسکو مناسب ہے اُتنا اُسکو دیتا ہے جب سے آسمان و زمین پیدا کئے

برابر خرچ کر رہا ہے مگر اُس کے ہاتھ کی جمع کم نہیں ہوتی)۔

أَغِرْ عَلَيْهِمْ غَارَةً سَحَّاءَ۔ (ابو بکر رضہ نے اُسامہ بن زید سے فرمایا) تو اُنہی والوں پر (جنہوں نے اُن کے والد حضرت زید کو شہید کیا تھا) ایکبارگی چھاپہ مار (دفعۃً اُن پر گر پڑ اُن کو مہلت مت دے نہ خبر کر)۔

وَلَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَيَّ مِنْ مِنْحَةٍ سَاحَّةٍ۔ دنیا تو میرے نزدیک ایک موٹی بکری سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں سَحَّتِ الشَّاةُ سُحُوحًا وَسُحُوحَةً بکری خوب موٹی ہوئی ہے (گویا چربی بہا رہی ہے) مَرَرْتُ عَلَى جَزُوْرٍ سَاحٍّ۔ میں ایک موٹے اونٹ پر گذرا۔

يَلْقَى شَيْطَانُ الْكَافِرِ شَيْطَانَ الْمُؤْمِنِ شَاحِبًا أَغْبَرَ مَهْزُوْلًا وَهٰذَا سَاحٌّ۔ کافر پر جو شیطان مقرر ہے وہ اُس شیطان سے ملتا ہے جو مومن پر مقرر ہے کیا دیکھتا ہے وہ مرجونا گرد آلود دُبلا سوکھا ہے اور یہ کافر کا شیطان خوب موٹا تازہ فربہ ہوتا ہے (کیونکہ کافر کا شیطان خوش خورم رہتا ہے اُسکا جو مطلب ہے آدمی کو خراب کرنا دوزخی بنانا شرک اور کفر میں پھنسانا وہ حاصل ہے، اور مومن کا شیطان ہمیشہ ملول اور مغموم رہتا ہے اُس کا مطلب وہاں پورا نہیں ہوتا اگر کبھی کبھی بہکا کر مومن سے گناہ بھی کرایا تو وہ توبہ اور استغفار کرکے پھر اپنے تئیں پاک کر لیتا ہے غرض شیطان کا داؤں اُس پر نہیں چلتا جتنا مومن اللہ اور اُسکے رسول کی اطاعت میں سرگرم ہوتا ہے اُتنا ہی شیطان رنج کے مارے دُبلا ہوتا جاتا ہے، مرکم بخت۔ قرآن اور حدیث شیطان کی موت ہے قرآن سمجھ کر پڑھنا اور حدیث کا مطالعہ کرتے رہنا ان دونوں پر عمل کرنا قرآن و حدیث کا درس رکھنا، شیطان کو مار ڈالتا ہے اور جہاں حدیث و قرآن کو چھوڑ کر دوسروں کی بات سنی اُس پر عمل کیا یا باپ دادا اگلے بزرگوں کا شیوہ قرآن و حدیث کے برخلاف اختیار کیا بس شیطان موٹا اور خوش ہو گیا)۔

حَتّٰى تَأْتِيَنَا بِإِذْنِ اللّٰهِ سِحَاحًا سِمَانًا۔ یہاں تک کہ اللہ کے حکم سے وہ ہمارے پاس موٹی تازی ہو کر آئیں۔

سحر۔ جادو کرنا، مکر و فریب کرنا، دور ہونا، پھیر دینا، دیوانہ کر دینا۔

إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا۔ بعضی تقریر جادو بھری ہوتی ہے (آدمی کے دل پر جادو کی طرح اثر کرتی ہے یہ حدیث مدح اور ذم دونوں پر محمول ہو سکتی ہے، اگر حق بات کے بیان کرنے میں آدمی ایسی تقریر کرے تو عمدہ ہے اور ناحق بات کے لئے سحر بیانی مذموم ہے)۔

وَأَقْصِرُوا الْخُطْبَةَ وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا۔ خطبہ مختصر کرو بعضا بیان جادو بھرا ہوتا ہے (یعنی خطبہ میں جامع الفاظ فصاحت کے ساتھ بیان کرو، مطلب بہت الفاظ تھوڑے)۔

مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَیْنَ سَحْرِیْ وَ نَحْرِیْ۔ (حضرت عائشہ رضہ نے کہا) آنحضرت ؐ میرے سینے اور گلے کی بیچ میں گذر گئے (وفات کے قریب حضرت عائشہ نے آپ کا سر مبارک اپنے سینہ سے لگا لیا تھا) ایک روایت میں شَجری ہے معنی وہی ہے اصل میں سحر پھیپڑے کو کہتے ہیں اور نحر اُس گڑھے کو جو گلے اور سینہ کے درمیان ہو۔

اِنْتَفَخَ سَحْرُکَ۔ (ابوجہل نے جنگ بدر کے لئے جاتے وقت عتبہ بن ربیعہ سے کہا جو معاویہ کا نانا تھا) کہا تیرا تو پھیپڑا پھول گیا یعنی تو جنگ سے ڈر گیا ایسا کہنے سے عتبہ کو غیرت آئی اور وہ مقابلہ کے لئے نکلا اور حضرت حمزہ رض کے ہاتھ سے واصل جہنم ہوا)۔

سَحُوْر۔ کا لفظ کئی حدیثوں میں آیا ہے یعنی وہ کھانا پانی جو صبح کے قریب کھایا پیا جائے۔

سُحُوْر۔ مصدر ہے یعنی سحری کھانا۔

فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سَحُوْرِ ھِمَا۔ جب سحری سے دونوں فارغ ہوئے۔

لَا یَمْنَعُکُمْ مِنْ سَحُوْرِکُمْ۔ تم کو سحری کھانے سے (بلال کی اذان) نہ روکے (وہ رات رہے اذان دیتے ہیں)۔

فَاِنَّ فِی السَّحُوْرِ بَرَکَۃً۔ (سحری کھاؤ) سحری کھانے میں برکت ہوتی ہے

اِذَا کَانَ فِیْ سَفَرٍ وَ اَسْحَرَ۔ جب آپ سفر میں ہوتے اور سحر کو اُٹھتے یا سوار ہوتے یا اترتے۔

سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ آنحضرت ؐ پر جادو کیا گیا (اس میں یہ حکمت تھی کہ کافر آپ کو جادوگر کہتے تو جادو کا اثر آپ پر ہونے سے اُن کا خیال غلط ہو گیا، کس لئے کہ جادوگر پر جادو کا اثر نہیں کرتا، جادو کی تاثیر بحکم الٰہی ہوتی ہے اور جو لوگ اُسکا انکار کرتے ہیں وہ محض بے وقوف ہیں کلام کی تاثیر اور نگاہ کی تاثیر بھی جادو ہے اسی طرح خیال کی تاثیر مسمریزم جو ہمارے زمانہ میں نصاریٰ کی حکومت کے بدولت بہت شائع ہو گیا ہے وہ بھی جادو ہے اسی طرح تھیا سوفی کے بعضے اعمال اور اُس کا سیکھنے والا اور سیکھانیوالا دونوں فاسق ہیں یا کافر اور عمل کرنے والا تو بالاتفاق کافر ہے)۔

اَلْکَبَائِرُ سَبْعٌ وَ ذَکَرَ مِنْھَا السِّحْرَ۔ آنحضرت ؐ نے فرمایا سات بڑے کبیرہ گناہ ہیں اُن میں سے ایک جادو کرنا یعنی جادو چلانا یا اُس کا سیکھنا یا سیکھانا بعضوں نے کہا اُس کا سیکھنا جادو توڑنے کے لئے درست ہے)۔

حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَۃٌ بِالسَّیْفِ۔ جادوگر کی سزا تلوار سے سر اُڑا دینا ہے (ساحر کی سزا اسی حدیث کے بموجب قتل ہے اور شافعی نے کہا اگر اُسکا سحر کفر ہو تو وہ قتل کیا جائیگا بشرطیکہ توبہ نہ کرے سحر کفر ہوا اسکا مطلب یہ ہے کہ اُس میں ستاروں کی دعوت انجم پکارنا یا بتوں یا شیطانوں سے استمداد اور استعانت ہو جو شرک ہے، اب بعضے لوگ جو ہاتھ کی چالاکی سے شعبدے دکھلاتے ہیں یا دواؤں کے اثر سے یہ سحر اور حرام نہیں ہے اسی طرح آلات اور مشینوں کے زور سے جو عجیب کام ہمارے زمانہ میں نکلے ہیں اگر اگلے لوگ اُن کو دیکھتے تو سحر ہی سمجھتے مثلاً ریلوے تار بن لاسلکی تار برقی فوٹوگراف وغیرہ یہ بھی

سحر نہیں ہے)۔

مُنۡطَجِمٌ مِنَ السَّحۡرِ عَلٰی بَطۡنِی۔ پھیپھڑے کی بیماری سے میرے پیٹ پر لیٹا ہے۔

سَحۡرٌ اور سَحَرٌ اور سُحۡرٌ۔ پھیپھڑا (یعنی ریہ)۔

مَسۡحُوۡرٌ۔ جس پر جادو کیا گیا ہو یا جو حق بات سے پھیرا گیا ہو۔ مجمع البحرین میں ہے کہ سحر کلام یا منتر یا کوئی عمل جو انسان کے جسم یا دل یا عقل پر اثر کرے بعضے کہتے ہیں سحر کی کوئی حقیقت نہیں ہے وہ محض تخیل ہے، بعضے کہتے ہیں بس اسکا اثر اتنا ہے کہ خاوند اور جورو میں نفرت پیدا ہو جائے، ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں (یا دو آدمیوں میں بے انتہا عشق و محبت ہو جائے تو جو عمل حب یا بغض کا کیا جائے وہ بھی سحر میں داخل ہے بشرطیکہ اُس میں شرک یا کفر کے مضامین ہوں، اور اگر آیات قرآنی یا احادیث یا اسمائے انبیاء اور صالحین کے ذریعہ سے کیا جائے تو وہ سحر نہیں ہے)۔

وَمَلَأَ سَحۡرَكُمَا۔ اُس نے تمہارے پیٹ بھر دیئے۔

يَا عَدُوَّ اللهِ قَدۡ قَتَلۡتَ رَجُلًا كَانَ رَسُوۡلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ بَيۡنَ سَحۡرِهٖ وَنَحۡرِهٖ وَيَقُوۡلُ اِنِّيۡ لَاَشُمُّ رَائِحَةَ جَنَّةِ عَدۡنٍ۔ (عبداللہ بن عمرؓ نے یزید پلید سے کہا) ارے خدا کے دشمن تو نے ایسے شخص کو قتل کرا دیا جس کی سینے اور گردن کے درمیان آنحضرت صلعم بوسہ دیا کرتے اور فرمایا کرتے میں بہشت کی خوشبو سونگھتا ہوں۔

اِنۡقَطَعَ مِنۡهُ سَحۡرِيۡ۔ میں اُس سے نا امید ہو گیا۔

سَحۡطٌ۔ جلدی سے ذبح کر ڈالنا، گلے میں کھانا اٹک جانا، ملا دینا، چھوڑ دینا، لٹک جانا۔

مَسۡحُوۡطٌ۔ ملا ہوا۔

فَبَرَكَ عَلَيۡهِ فَسَحَطَهٗ سَحۡطَ الشَّاةِ۔ اُس کے اوپر بیٹھ کر بکری کی طرح اُسکو جلدی سے کاٹ ڈالا۔

فَاَخۡرَجَ لَهُمُ الۡاَعۡرَابِيُّ شَاةً فَسَحَطُوۡهَا۔ اُس گنوار نے اُن کے لئے ایک بکری پیدا کی انہوں نے جلدی سے اُس کو ذبح کیا۔

سَحۡفٌ۔ نکال ڈالنا، چھیل ڈالنا جو چاہے وہ کھانا، مونڈنا، جلانا، لیجانا۔

سَيۡحَفُ اللِّسَانِ۔ زبان دراز۔

سَحۡقٌ۔ کوٹنا، پیسنا، ملنا، میٹ دینا، پرانا کرنا، نرم کرنا، مونڈنا، مار ڈالنا، ہلاک کرنا، بہانا، دوڑنا۔

سُحۡقٌ۔ دور ہونا، لمبا ہونا۔

فَاَقُوۡلُ لَهُمۡ سُحۡقًا سُحۡقًا۔ تب میں اُن سے کہونگا جاؤ دور ہو دور ہو۔

مَكَانٌ سَحِيۡقٌ۔ جو مکان دور ہو۔

مَنۡ يَّبۡتَعُنِيۡ بِهَا سَحۡقَ ثَوۡبٍ۔ کون اُس کے بدل ایک پرانا کپڑا میرے ہاتھ بیچتا ہے۔

اِنۡسِحَاقٌ۔ پرانا ہونا، نرم ہونا، عاجزی ظاہر کرنا۔

كَالنَّخۡلَةِ السَّحُوۡقِ۔ لمبے کھجور کی طرح (جس

میوے تک ہاتھ نہ جا سکے)
مَنْ یَّبِیْعُ عَصِیْرَ الْعِنَبِ مِمَّنْ یَّجْعَلُهٗ حَرَامًا فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَاَسْحَقَهٗ۔ جو شخص انگور کا شیرہ اُس کے ہاتھ بیچے جو حرام چیز اُس سے بناتا ہے (یعنی شراب) تو اللہ اُسکو دور کرے دور (یعنی اپنی رحمت اور بہشت سے)۔

سَاَلَتْهُ امْرَاَةٌ عَنِ السَّحْقِ۔ ایک عورت نے اُن سے پوچھا سحق کیسا ہے (یعنی مساحقہ ایک عورت اپنی شرمگاہ دوسری عورت کی شرمگاہ سے رگڑتی ہے دونوں کو لذت ہوتی ہے، ہندی میں اُس کو چپٹی لڑانا کہتے ہیں بعضی عورتیں مصنوعی آلہ بنا کر اپنی کمر میں باندھتی ہیں اور دوسری عورت کے دخول کرکے اُسکو انزال کراتی ہیں یہ بھی ایک قسم کا مساحقہ ہے)۔

اَھْلُ السَّحْقِ اَصْحَابُ الرَّسِّ۔ اصحاب رس (جنکا ذکر قرآن میں ہے) اُن میں سحق کا رواج تھا۔

اِسْحَاق۔ حضرت ابراہیمؑ کے چھوٹے صاحبزادے حضرت اسماعیلؑ پانچ برس اُن سے بڑے تھے یا چودہ برس، ایک سو اسی برس جیئے جب حضرت اسحاقؑ پیدا ہوئے تھے تو حضرت ابراہیم کی سو برس کی عمر تھی حضرت اسماعیلؑ کی عمر ایک سو بیس برس کی ہوئی۔

اِسْحَاقِیَّه۔ ایک فرقہ ہے روافض کا جو کہتا ہے معاذ اللہ حضرت علی رضؓ میں اللہ تعالٰے نے حلول کیا (ہندوؤں کی طرح آپ کو اللہ کا اوتار سمجھتے ہیں)۔

سَحَاقَة۔ موٹی بڑی عمر والی عورت جسکی چھاتیاں لٹک آئی ہوں۔

سَحْكٌ۔ پیسنا۔

اِسْحِنْكَاكٌ۔ تاریک ہونا، مشکل ہونا۔

وَالْعِضَاهُ مُسْحَنْكِكًا۔ اور کانٹے دار درخت کالا۔ ایک روایت میں مُسْتَحْنِكًا ہے یعنی جڑ سے اُکھڑا ہوا۔

اِذَا مُتُّ فَاسْحَكُوْنِیْ۔ جب میں مر جاؤں تو میری لاش کو پیس ڈالنا (یعنی جلا کر) ایک روایت میں فَاسْحَقُوْنِیْ ہے ایک میں اِسْهَكُوْنِیْ ہے معنی وہی ہے۔

سَحْلٌ۔ بُننا، بٹنا، چھیلنا، تراشنا، پیسنا، پرکھنا، نقد دینا، مارنا، گالی دینا، ملامت کرنا، رونا جیسے سُحُوْلٌ ہے۔

سَحِیْلٌ اور سُحَالٌ۔ گدھے کا آواز کرنا۔

مُسَاحَلَه۔ بندر پر آنا۔

سَاحِلٌ۔ سمندر کا کنارہ۔

اِنَّهٗ كُفِّنَ فِیْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ سُحُوْلِیَّةٍ لَیْسَ فِیْهَا قَمِیْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ۔ آنحضرتؐ تین دھوئے ہوئے روئی کے یا سفید یا سحول کے بنے ہوئے (جو ایک بستی ہے یمن میں) کپڑوں میں کفن دئے گئے نہ اُن میں قمیص تھا نہ عمامہ (بلکہ ازار اور چادر اور لفافہ بس یہی تین کپڑے تھے، سنت کے موافق یہی کفن ہے اس سے زیادہ اور کپڑے کفن میں دینا جیسے ایک چادر اوپر سے ڈالنا اسراف اور بیہودہ حرکت ہے اور فقہاء نے غلطی کی ہے جو قمیص اور عمامہ کو کفن میں مستحب کہا ہے۔

مترجم۔ کہتا ہے خدا ان فقہاء سے

بجائے انہوں نے زندگی میں بہت سی باتیں
دین میں بڑھائیں اب مرنے کے بعد بھی پیچھا
نہیں چھوڑے میں نے تو زندگی میں بھی عمارہ
نہیں باندھا نہ اپنے تئیں مولوی بنایا مرنے
کے بعد بھی مجھکو عمارہ نہیں چاہئے میدان حشر
میں سر ننگے اُٹھنا مجھ کو پسند ہے)۔

اِنَّ اُمَّ حَکِیْمٍ اَتَتْہُ بِکَتِفٍ فَجَعَلَتْ تَسْحَلُہَا
لَہٗ فَاَکَلَ مِنْہَا ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ۔ ام حکیم
بنت زبیر آنحضرتؐ کے پاس بکری کا
دست لے کر آئیں اور گوشت چھیل چھیل کر
آپکو دینے لگیں آپ نے اُس میں سے کھایا پھر
نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا، ایک روایت
میں فَجَعَلَتْ تَسْحَاہَا ہے معنی وہی ہے۔

اِفْتَتَحَ سُوْرَۃَ النِّسَاءِ فَسَحَلَہَا۔ عبداللہ
ابن مسعودؓ نے سورہ نسا شروع کی اور
اُس کو ایک دم پڑھ ڈالا (یعنی متصل پڑھتے
گئے) اصل میں سَحْلٌ کا معنی بہانا ہے۔
ایک روایت میں فَسَجَلَہَا ہے اُس کا
ذکر اوپر گذر چکا۔

لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یُّخَاصِمَنِیْ اِلَّا مَنْ
یَّجْعَلُ الزِّیَارَ فِیْ فَمِ الْاَسَدِ وَالسِّحَالَ
فِیْ فَمِ الْعَنْقَاءِ۔ (اللہ تعالےٰ نے حضرت
ایوبؑ سے فرمایا مجھ سے کسی کو جھگڑا کرنا سزاوار
نہیں ہے البتہ وہ کرے جو شیر کے منہ میں
چوکڑہ ڈالے یا عنقاء کے منہ میں لگام۔
بھلا شیر کے منہ میں کون چوکڑہ پہنا سکتا ہے
اسی طرح عنقاء کے منہ میں جو ایک پرندہ ہے
بہت بڑا کہتے ہیں اُس کے انڈے پہاڑوں
کے برابر ہوتے ہیں، بعضوں نے کہا سیمرغ
جو ہاتھی کو چونچ میں اُٹھا کر لے جاتا ہے۔
غرض عنقاء کو کسی نے نہیں پایا نہ اُس کا
سراغ ملتا ہے تو اُس کے منہ میں لگام ڈالنا
کیونکر ہو سکتا ہے) مطلب یہ ہے کہ کسی آدمی
کی مجال نہیں ہے کہ پروردگار سے مقابلہ کرے
کہاں وہ شہنشاہ عالی جاہ مقتدر جس کے
سامنے بڑے بڑے فرشتے تھرّاتے ہیں
اور کہاں انسان ضعیف البنیان ایک
قطرۂ ناچیز۔

مِسْحَلٌ۔ بھی بمعنی سِحَال ہے۔

اِنَّ بَنِیْ اُمَیَّۃَ لَا یَزَالُوْنَ یَطْعَنُوْنَ فِیْ
مِسْحَلِ ضَلَالَۃٍ۔ بنی امیہ ہمیشہ اپنی گمراہی
کے باگ میں چلتے رہیں گے (یعنی گمراہی
میں گرفتار رہیں گے) عرب لوگ کہتے ہیں
طَعَنَ فِی الْعِنَانِ یا طَعَنَ فِیْ مِسْحَلِہٖ۔ جب
کوئی کسی بات پر ہٹ کرے اُسی پر قائم رہے
سمجھانے سے بھی نہ مانے۔

مَا تَسْأَلُ عَمَّنْ سُحِلَتْ مَرِیْرَتُہٗ۔ تم
اُس شخص کا کیا حال پوچھتے ہو جس کی
مضبوط رسّی کمزور ہو گئی ہو (یعنی جوانی اور
طاقت نے جواب دیدیا ہو ضعیف ناتوان
ہو گیا ہو)۔

اِنَّ رَجُلًا جَاءَ بِکَبَائِسَ مِنْ ھٰذِہِ السُّحَّلِ
ایک شخص اُس گدر کھجور کے خوشے لایا
ایک روایت میں سُخَّلٌ ہے خائے معجمہ
اُس کا ذکر آگے آئیگا۔

فَسَاحَلَ اَبُوْ سُفْیَانَ بِالْعِیْرِ۔ ابوسفیان
قافلہ کو سمندر کے کنارے سے لے کر نکل گئے
(جب اُس نے سنا کہ آنحضرت اُسکے

عہ ۵ [illegible]

قافلہ پر حملہ کرنے والے ہیں)

إِسْحَلَ فِي خُطْبَتِهِ ۔ اپنے خطبہ میں روانی کے ساتھ کہتا چلا گیا (یعنی اٹکا نہیں خوب مسلسل تقریر کی)۔

مِسْحَلَانِ ۔ وہ چھلے جو لگام کے دونوں طرف رہتے ہیں۔

سِحَالٌ ۔ ایک لکڑی کا ٹکڑا جو بکری کے بچہ کے منہ میں ڈال دیتے ہیں تاکہ وہ دودھ نہ پی سکے۔

سُحَمٌ ۔ کالک، سیاہی۔

إِسْحَامٌ ۔ پانی بہانا۔

سُحَامٌ ۔ سیاہی۔

إِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمَ أَحْتَمَ ۔ اگر یہ عورت کالا کلوٹا بچہ جنے۔

أَسْحَمُ ذَا الْيَتَيْنِ ۔ کالا بڑے بڑے چوتڑ والا۔

وَعِنْدَهُ امْرَأَةٌ سَحْمَاءُ ۔ اُن کے پاس ایک کالی عورت بیٹھی تھی۔

شَرِيكُ بْنُ سَحْمَاءَ ۔ اُس شخص کا نام تھا جس سے عویمر کی عورت بدنام ہوئی تھی۔

إِحْمِلْنِي وَسُحَيْمًا ۔ مجھ کو اور کالی مشک دونوں کو سوار کر دیجئے (حضرت عمرؓ سے اُس نے یہ کہہ کر اُن کو یہ وہم دلایا کہ اور ایک آدمی بھی اُس کے ساتھ ہے۔

أُسْحُمُ ۔ ایک بت کا بھی نام تھا اور خون جس میں قسم کے وقت ہاتھ ڈباتے۔

سَحْنٌ ۔ مل کر نرم کر دینا، توڑ ڈالنا۔

مُسَاحَنَةٌ ۔ اچھی طرح معاشرت کرنا۔

يَوْمُ سَحْنٍ ۔ بڑے جماؤ کا دن۔

سَحْنَةٌ اور سَحْنَاءُ ۔ خوش روئی شکل و رنگ۔

سِيمَاهُوَ السَّحْنَةُ يَا السَّحْنَةُ ۔ اُن کی نشانی چہرے کی خوش وضعی، ایک روایت میں السَّجْدَةُ ہے یعنی سجدے کا نشان اُن کے چہرے پر ہوگا۔

مِسْحَنَہ ۔ لوہے کا گرز جس سے پتھر توڑا جاتا ہے (ہتوڑا)۔

سِحْنٌ ۔ پناہ۔

سَحْيٌ ۔ چھیلنا، مونڈنا۔

سِحَاءَةٌ ۔ کاغذ کا تراشا ہوا ٹکڑا۔

إِسْتِحْيَاءٌ ۔ شرم کرنا۔

أَتَتْهُ بِكَتِفٍ تَسْحَاهَا ۔ ام حکیم آنحضرتؐ کے پاس بکری کا ایک دست لائیں اُس میں سے گوشت چھیل رہی تھیں۔

فَإِذَا عَرْضُ وَجْهِهِ مُنْسَحٍ ۔ ایک طرف منہ آپ کا چھل گیا تھا (پوست نکل گیا تھا)۔

فَخَرَجُوا بِمَسَاحِيهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ ۔ یہودی لوگ اپنے پھاوڑے اور ٹوکرے لے کر نکلے تھے۔

يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ ۔ پھاوڑے سے پانی سرکا رہا تھا

مِنْ عَسَلِ النَّدْغِ وَالسِّحَاءِ ۔ ندغ اور سحاء دونوں درخت ہیں مکھی جب اُن کو کھاتی ہے تو اچھا شہد اُگلتی ہے یعنی ندغ اور سحاء کے شہد میں سے۔

لَيْسَ لِمِسْحَاتِكَ عِنْدِي طِينٌ ۔ تمہارے پھاوڑے کے لئے میرے پاس کیچڑ (گارا) نہیں ہے یہ ایک مثل ہے اُس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی دوسرے کی بات نہ ملنے اُس

؎ یہ باب الرس کے ذکر کا نہ تھا ۱۲ منہ

کی نصیحت نہ سنے

بَابُ السِّیْنِ مَعَ الْخَاءِ

سَخَبٌ۔ چلّانا، چیخنا جیسے صَخَبٌ ہے

مُلْقِی الْقُرْطِ وَالسِّخَابِ۔ آنحضرتؐ نے عید کی نماز کے بعد عورتوں کو خیرات کی ترغیب دی تو کوئی عورت اپنی بالی ڈالتی تھی کوئی لُگون کا ہار (بعضوں نے کہا سخاب وہ ہار جو لونگ اور مَحْلَبْ (ایک دانہ ہے خوشبودار) اور مُشک (ایک قسم کی خوشبو ہے) سے بناتے ہیں اس میں موتی جواہر کچھ نہیں ہوتے عورتیں اُس کو اپنے گلے میں لٹکاتی ہیں۔

اِنَّ قَوْمًا فَقَدُوْا سِخَابَ فَتَاتِهِمْ۔ کچھ لوگوں نے اپنی ایک عورت کا ہار گم کر دیا۔

فَاَلْبَسَتْهُ سِخَابًا۔ حضرت فاطمہ رض نے امام حسن رض کو خوشبو کا ایک ہار پہنایا۔

وَکَاَنَّهُمْ صِبْیَانٌ یَمْرُثُوْنَ سُخُبَهُمْ۔ (حضرت زبیر رض نے اپنے صاحبزادے سے کہا تو خارجیوں سے قرآن سے مت بحث کر (قرآن تو ایک مجمل کتاب ہے ہر فریق اُس سے اپنا مطلب نکالتا ہے) بلکہ حدیث سے بحث کر اُن کے صاحبزادے نے کہا پھر میں نے ایسا ہی کیا یعنی حدیثیں بیان کر کے اُن سے بحث کی تب تو) وہ بچوں کی طرح ہو گئے جو اپنے گلے کے ہار چباتے ہیں (کچھ جواب نہ دے سکے لاجواب ہو گئے)۔

خُشُبٌ بِاللَّیْلِ سُخُبٌ بِالنَّهَارِ۔ یہ منافق لوگ رات کو تو لکڑیوں کی طرح (بے حس وحرکت) پڑ جاتے ہیں (ساری رات سوتے رہتے ہیں اور دن کو غل مچاتے پھرتے ہیں دنیا کے دھندوں میں پھنسے رہتے ہیں)۔

کَرِهَ اَهْلَ السَّخَبِ فِی الْاَسْوَاقِ۔ بازار میں شور کرنے کو برا سمجھ کر۔

وَلَا سَخَّابٍ فِی الْاَسْوَاقِ۔ وہ پیغمبر بازاروں میں شور مچانے والا نہ ہوگا۔ (یہ صفت آنحضرتؐ کی توراۃ شریف میں مذکور ہے)۔

یَقْتُلُ اَحَدُکُمْ مَا لَوْ کَانَ لِیْ عَدَدُهُمْ سِخَابٌ لَکَانَ اِسْرَافًا۔ تم میں کوئی اتنا خون کرتا ہے کہ اگر اُتنے نگینے ہار میں ہوں تو میں اُسکو اسراف سمجھوں گا (تو جس نے اتنے خون کئے ہوں اُس کا کیا حال ہوگا)۔

اِیَّاكَ اَنْ تَکُوْنَ سَخَّابًا۔ تو (بازاروں میں) شور مچانے والا مت ہو۔

سَخْبَرٌ۔ ایک درخت ہے سانپ اُسکو بہت پسند کرتے ہیں اُس کی جڑوں میں رہتے ہیں۔

لَا تَطْرِقْ اِطْرَاقَ الْاُفْعُوَانِ فِیْ اُصُلِ السَّخْبَرِ۔ (عبداللہ بن زبیر نے معاویہ سے کہا سانپ کی طرح جو سخبر کی جڑ میں سر جھکائے پڑا رہتا ہے مت ہو (یعنی ہماری خبر رکھو ہم سے بے خبر مت ہو جا)۔

سَخُتٌ۔ سخت شدید۔

سُخْتٌ۔ جو چوپایوں کے پیٹ سے نکلے۔

سَخِیْتٌ۔ شدید۔

مَسْخُوْتٌ۔ چکنا۔

سَخٌّ۔ دُم زمین میں گھسیڑنا، گہرا کرنا۔

سَخَاخٌ۔ نرم زمین۔

سُخٌ۔ ایک وزن ہے چوبیس رطل کا۔

سُخۡدٌ۔ گرم۔

سُخۡدٌ۔ زرد پانی جو بچہ کے ساتھ ماں کے پیٹ سے نکلتا ہے رنگ کی زردی منہ کے ورم کے ساتھ۔

فَیُصۡبِحُ وَ کَاَنَّ السُّخۡدَ عَلٰی وَجۡهِهٖ۔ زید ابن ثابت رض رمضان کی سترہویں شب میں جاگتے پھر صبح کو اُن کا چہرہ ایسا معلوم ہوتا جیسے ورم ہو زردی کے ساتھ (رات بھر جاگنے سے ایسا ہو جاتا)۔

مُسۡخَدٌ۔ بھاری مزاج سوجا ہوا یعنی سُست ورم کے ساتھ)۔

سُخۡرٌ۔ اطاعت کرنا، رام ہونا، تابعدار رہنا، ہوا موافق ہونا۔

سِخۡرِیٌّ اور سُخۡرِیٌّ۔ بیگار پکڑنا، زبردستی کام لینا۔

سُخۡرٌ، اور سَخَرٌ اور سُخۡرٌ اور سُخۡرَةٌ اور مَسۡخَرٌ۔ ٹھٹا کرنا۔

تَسۡخِیۡرٌ اور تَسَخُّرٌ۔ بیگار پکڑنا، زبردستی کام کرنا، تابعدار بنانا۔

اِسۡتِسۡخَارٌ۔ ٹھٹا کرنا،

سُخۡرَةٌ۔ مسخرہ جس سے لوگ ٹھٹا کریں۔

سُخۡرٌ۔ ایک ترکاری ہے خراسان میں۔

سُخۡرِیَّةٌ۔ بیگار، تابعدار۔

اَتَسۡخَرُ مِنِّیۡ وَ اَنۡتَ الۡمَلِكُ۔ کیا تو مجھ سے بادشاہ ہو کر ٹھٹا کرتا ہے (یہ پروردگار سے عرض کرے گا وہ شخص جو سب سے اخیر میں بہشت میں جائے گا اُس کو کوئی خالی مکان نہیں ملے گا اور پروردگار اُس سے فرمائے گا تو دس دنیا کے برابر لے)۔

اَتَسۡخَرُ بِیۡ اَوۡ تَضۡحَكُ۔ تو مجھ سے ٹھٹا یا ہنسی کرتا ہے، راوی کو شک ہے۔

فِیۡهِمۡ رَجُلٌ یُسۡخَرُ بِاُوَیۡسٍ۔ اُن میں ایک شخص ہے جس سے لوگ ٹھٹا کرتے ہیں اُسکو دیوانہ اور حقیر سمجھ کر اُس کا نام اُویس ہے (یہ بڑے اولیاء اللہ اور کبار تابعین میں سے تھے اکثر اولیاء اللہ اسی طرح اپنے تئیں مخفی اور پوشیدہ رکھتے ہیں ظاہر میں دیوانوں کی طرح بنے رہتے ہیں تاکہ کوئی اُن سے اعتقاد نہ کرے)۔

سَخَطٌ۔ غصہ ہونا، ناراض ہونا۔

اِسۡخَاطٌ۔ غصہ کرانا۔

تَسَخُّطٌ۔ غصہ ہونا۔

سُخۡطٌ اور سُخُطٌ اور سَخَطٌ۔ ناراضی۔

مَسۡخُوۡطٌ۔ مکروہ ناپسند کام۔

فَهَلۡ یَرۡجِعُ اَحَدٌ مِّنۡهُمۡ سُخۡطَةً لِدِیۡنِهٖ کوئی اُسکا دین قبول کر کے پھر اُسکو ناپسند کر کے اُس پر پھر جاتا ہے یا نہیں (یہ ہرقل نے ابوسفیان سے پوچھا)۔

وَ زَوۡجُهَا سَاخِطٌ۔ اُس کا خاوند اُس پر غصہ ہو (یعنی جب عورت کی شرارت ہو ورنہ معاملہ بالعکس ہوگا)۔

فَیَظَلُّ سَاخِطًا۔ جب بھی وہ ناراض رہیگا (حالانکہ اُس کو سو روپیہ دیئے جائیں گے)۔

فَسَخِطۡتُهٗ۔ میں اُس کو کم سمجھ کر ناراض ہوا۔

اِنَّ اللّٰهَ یَسۡخَطُ لَکُمۡ۔ اللہ تعالیٰ ایسے کام سے تم پر غصہ ہوتا ہے اُس سے ناراض ہوتا ہے۔

لَا یَسْخَطُهٗ۔ اُس پر غصہ نہ ہو اُس سے ناراض نہ ہو۔

سَخُفٌ۔ اور سُخْفٌ اور سَخَافَۃٌ۔ کم عقل، ناتوانی کمزوری بوداپن۔

اِنَّهٗ لَبِثَ اَیَّامًا فَمَا وَجَدَ سَخْفَۃَ جُوْعٍ۔ ابوذر رض (جب آنحضرتؐ سے ملنے کے لئے مکہ میں آئے تھے اور کافروں کے ڈر کے مارے حرم میں چھپے رہتے تھے) کئی دن ٹھہرے رہے (کچھ نہیں کھایا) اور بھوک کی ناتوانی اُنکو نہیں ہوئی۔

مَنْ سَخُفَ اِیْمَانُهٗ قَلَّ بَلَاؤُہٗ۔ جس کا ایمان ضعیف ہوگا اُس پر بلا کم آئے گی (اور جتنا ایمان قوی ہوگا اُسی قدر دنیا کی بلا اور مصیبت زیادہ آئے گی یہ اللہ کا امتحان ہے اپنے نیک بندوں کو آزمانے کے لئے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ سب لوگوں سے زیادہ پیغمبروں پر بلا آتی ہے)۔

ثَوْبٌ سَخِیْفٌ۔ بودا کپڑا۔

سَخْلٌ۔ جلاوطن کرنا جیسے خَسْلٌ ہے فریب سے کوئی چیز لے لینا۔

تَسْخِیْلٌ۔ عیب کرنا۔

سَخْلَۃٌ۔ بکری کا بچہ۔ اُس کی جمع سَخْلٌ اور سِخَالٌ اور سُخْلَانٌ اور سَخِلَۃٌ آئی ہے۔

سُخَّلٌ اور سُخَّالٌ۔ کمینے رذیل لوگ۔

فَاَهْدَتْ اِلَیْهِ امْرَاَۃٌ رُطَبًا سُخَّلًا۔ (آنحضرتؐ ینبوع کی طرف تشریف لیگئے جب بنی مدلج کو رخصت کیا، ینبوع ایک ساحل ہے مشہور مدینہ کے قریب) تو ایک عورت نے آپ کو تازی کھجور تحفہ بھیجی جس کی گٹھلی سخت نہ تھی (آپؐ نے اُس کو قبول فرمایا ایسی کھجور کو عرب لوگ شیص بھی کہتے ہیں اُن کا محاورہ ہے سَخَّلَتِ النَّخْلَۃُ یعنی کھجور کی گٹھلی نرم ہو گئی)۔

اِنَّ رَجُلًا جَآءَ بِکَبَائِسَ مِنْ هٰذِہِ السُّخَّلِ۔ ایک شخص چند خوشے ایسی کھجور کے لایا جس کی گٹھلی سخت نہ تھی بلکہ نرم اور پلپلی تھی۔

کَاَنِّیْ بِجَبَّارٍ یَعْمِدُ اِلٰی سَخْلِیْ فَیَقْتُلُهٗ۔ میں نے دیکھا ایک ظالم بادشاہ (یزید پلید) میرے پیارے بچے کی طرف قصد کر رہا ہے اُس کو مار ڈالیگا اصل میں سخل بکری کا بچہ اور یہاں مراد وہ بچہ ہے جو ماں باپ کا بڑا پیارا ہو۔

دِیَۃُ سَخْلَتِهَا عَلٰی عَصَبَۃِ الْمَقْتُوْلِ۔ اُس کے بچہ کی دیت مقتول کے وارثوں پر ہے (یعنی مقتول کے عصبہ وارث اُس کی دیت ادا کریں گے اگر بچہ کو مار ڈالینگے)۔

مَسْخُوْلٌ۔ رذیل مجہول۔

سَخَمٌ۔ سیاہی۔

تَسْخِیْمٌ۔ بدبودار ہونا، گرم کرنا جیسے تسخین غصہ دلانا، کالا کرنا۔

تَسَخُّمٌ۔ کینہ رکھنا۔

سُخَامٌ۔ شراب کولہ، دیگ کی کالک۔

سَخَّمَ الْمَرْأَۃَ۔ عورت کا منہ کالا کیا (اُس سے زنا کی)۔

اَللّٰهُمَّ اسْلُلْ سَخِیْمَۃَ قَلْبِیْ۔ یا اللہ میرے دل میں سے کینہ اور بغض نکالدے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنَ السَّخِیْمَۃِ۔

یا اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہیں کپٹ (کینہ) سے۔

تَهَادَوْا تَذْهَبُ الْاِحَنُ وَالسَّخَائِمُ ۔ آپس میں ایک دوسرے کو تحفہ اور ہدیہ بھیجو اس سے دشمنیاں اور دل کی کپٹیں (کینے) دور ہو جائنگی (سبحان اللہ کیا عمدہ علاج کینہ دور ہونیکا فرمایا قاعدہ ہے کہ تحفہ بھیجنے والے کی محبت دل میں پیدا ہوتی ہے)

مَنْ سَلَّ سَخِيمَتَهُ عَلٰى طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمُسْلِمِينَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ ۔ جس نے مسلمانوں کے کسی راستے پر جہاں سے وہ گذرا کرتے ہیں پاخانہ پھرا (نجاست ڈالی) اس پر اللہ کی پھٹکار (معلوم ہوا کہ راستوں کی صفائی نہایت عمدہ چیز ہے اور رستوں کو گندہ کرنے والا ملعون ہے)۔

يُسَخَّمُ وَجْهُهُ ۔ اُس کا منہ کالا کیا جائے۔

نُسَخِّمُ وُجُوهَهُمَا وَنُخْزِيهِمَا ۔ ہم کیا کرتے ہیں زانی اور زانیہ کا منہ کالا کرتے ہیں انکو ذلیل کرتے ہیں (گدھے پر الٹا سوار کراتے ہیں اور بازاروں میں پھراتے ہیں)۔

اَسْخَمُ ۔ کالا۔

سُخَامٌ ۔ نرم پر جو پرندے کے پنکھ کے نیچے ہوتے ہیں اور نرم کپڑا یا اور کوئی چیز جیسے ریشم روئی وغیرہ۔

سُخَامِيٌّ ۔ کالا۔

سُخْمٌ ۔ اسخم کی جمع ہے۔

حُسْنُ الْخُلُقِ يَذْهَبُ بِالسَّخِيمَةِ ۔ خوش خلقی سے کینہ دور ہوتا ہے۔

اَلْهَدِيَّةُ تَسُلُّ السَّخَائِمَ ۔ ہدیہ کینوں کو نکال ڈالتا ہے یہ جمع ہے سخیمہ کی۔

سَخُنَ ۔ یا سُخُونَةً یا سُخْنَةً یا سَخَانَةً یا سُخْنٌ گرم ہونا، بخار آنا۔

اِسْخَانٌ اور تَسْخِينٌ ۔ گرم کرنا۔

سَاخِنٌ اور سَخِينٌ ۔ گرم۔

اِنَّهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْمَةٍ فِيهَا سَخِينَةٌ ۔ حضرت فاطمہ رض آنحضرت ص کے پاس ایک ہانڈی لیکر آئیں جس میں گرما گرم کھانا تھا، بعضوں نے کہا سخینہ وہ کھانا ہے جو آٹے اور گھی سے بنایا جاتا ہے (یعنی ہریرہ) بعضوں نے کہا آٹے اور کھجور سے اور یہ حساء سے پتلا اور عصیدہ سے گاڑھا ہوتا ہے، قریش کے لوگ اسکو بہت کھایا کرتے تھے یہانتک کہ ان کا نام سخینہ ہو گیا۔

اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عَمِّهِ حَمْزَةَ فَصُنِعَتْ لَهُمْ سَخِينَةٌ فَاَكَلُوا مِنْهَا ۔ آنحضرت ص اپنے چچا جناب حمزہ بن عبد المطلب کے پاس تشریف لے گئے پھر ان کے لئے سخینہ تیار کیا گیا سب نے اسکو کھایا

مَا الشَّيْءُ الْمُلَفَّفُ فِي الْبِجَادِ (معاویہ نے احنف ابن قیس سے پوچھا) یہ کمل میں کیا چیز لپٹی ہوئی ہے (ان پر طعنہ کیا) انہوں نے بھی جواب ترکی بہ ترکی دیا یہ سخینہ ہے امیر المومنین (اس کا بیان اوپر گذر چکا)

شَرُّ الشِّتَاءِ السَّخِينُ ۔ برا موسم جاڑے کا وہ ہے جس میں سردی نہ ہو ایک روایت میں سُخَيْخِينٌ ہے، شاید یہ راوی کی غلطی ہے۔

اَقْبَلَ رَهْطٌ مَعَهُمْ اِمْرَاَةٌ فَخَرَجُوا وَ

تَرَكُوْهَا مَعَ اَحَدِهِمْ فَشَهِدَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ رَاَيْتُ سَخِيْنَتَيْهِ تَضْرِبُ اِسْتَهَا۔ کچھ لوگ آئے اُن کے ساتھ ایک عورت بھی تھی پھر ایسا ہوا کہ وہ لوگ چلے گئے اور عورت کو اپنے لوگوں میں سے ایک کے پاس چھوڑ گئے تب ایک شخص نے اُن میں سے یوں گواہی دی کہ میں نے اس شخص کے فوطے (بیضے) دیکھے وہ عورت کے سرین کو مار رہے تھے (یعنی دخول کر دیا تھا اور دھکے لگانے میں اُسکے اُنثیین بار بار عورت کے چوتڑ سے لگ رہے تھے، فوطوں کو سخینتین اس لئے کہا کہ اُن میں گرمی رہتی ہے)۔

دَعَا بِقُرْصٍ فَكَسَرَهُ فِيْ صَحْفَةٍ وَصَنَعَ فِيْهَا مَاءً سُخْنًا۔ آنحضرتؐ نے ایک روٹی منگوائی اُسکو توڑ کر پیالہ میں ڈالا اوپر سے گرم پانی چھوڑا (تاکہ وہ اُس میں گھل جائے)۔

مَاءٌ سُخْنٌ۔ گرم پانی، اُس کی اعنی تینوں طرح مستعمل ہوتی ہے یعنی سَخَنَ اور سَخُنَ اور سَخِنَ بحرکات ثلثہ در عین کلمہ۔

قَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ اُنْزِلَ عَلَيْكَ طَعَامٌ مِّنَ السَّمَاءِ فَقَالَ نَعَمْ اُنْزِلَ عَلَيَّ طَعَامٌ فِيْ مِسْخَنَةٍ۔ ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کیا آسمان سے آپ پر کچھ کھانا اُترا آپ نے فرمایا ہاں مجھ پر ایک دیگچی میں کھانا اُترا۔

اِنَّهٗ اَمَرَهُمْ اَنْ يَّمْسَحُوْا عَلَى الْمَشَاوِذِ وَالتَّسَاخِيْنِ۔ آنحضرتؐ نے لوگوں کو حکم دیا کہ عماموں اور پائتابوں پر مسح کریں یہ تساخین کی جمع ہے، بعضوں نے کہا تسخین وہ رومال جو سر پر ڈالا جاتا ہے۔

سُخَاخِيْن۔ گرم۔

اَلْمَاءُ الَّذِيْ تُسَخِّنُهُ الشَّمْسُ لَا تَتَوَضَّأْ بِهٖ فَاِنَّهٗ يُوْرِثُ الْبَرَصَ۔ جو پانی سورج نے گرم کر دیا ہو اُس سے وضو مت کر کیونکہ ایسا کرنے سے برص کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔

لَا تَغْتَسِلُوْا بِالْمَاءِ الَّذِيْ يَسْخُنُ فِي الشَّمْسِ۔ جو پانی دھوپ میں گرم ہوا اُس سے غسل مت کرو وہ برص پیدا کرتا ہے (یہ حدیثیں صحیح نہیں ہیں، شوکانی نے اُن کو موضوعات میں درج کیا ہے مجمع البحرین میں ہے کہ یہ تحریم کے لئے ہے، بعض علما نے ایسا کہا ہے لیکن اکثر متاخرین اُس کو کراہت پر محمول کرتے ہیں۔

میں: کہتا ہوں کراہت کے ثبوت کے لئے بھی حدیث کا ثابت ہونا ضروری ہے۔

سُخُوٌّ یا سَخَاءٌ یا سَخًى یا سُخُوَّةٌ۔ سخاوت کرنا داتا ہونا۔

سَخْوٌ اور سَخْيٌ۔ راستہ کھولدینا، تھم جانا۔

سَخًى۔ لنگڑا ہونا، چھوڑ دینا۔

تَسَخِّيٌ۔ اپنے تئیں سخی بنانا۔

سَخَاوِيْ۔ ایک محدّث ہیں مشہور۔

اَلسَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَالْجَنَّةِ وَ[illegible] النَّاسِ۔ جو آدمی سخی داتا ہے اُسکو اللہ کا بھی قرب حاصل ہوتا ہے اور بہشت کا بھی اور لوگوں کا بھی (لوگ بھی اُس سے محبت الفت رکھتے ہیں)۔

اَلسَّخِيُّ حَبِيْبُ اللهِ وَلَوْكَانَ فَاسِقًا۔ سخی اللہ کا حبیب ہے گو گنہگار رہو، اور بخیل اللہ کا دشمن ہے گو عابد اور زاہد ہو۔ بخیل اربود زاہد بحر و بر بہشتی نباشد بحکم خبر۔

جَاهِلٌ سَخِيٌّ اَحَبُّ اِلَى اللهِ مِنْ عَالِمٍ بَخِيْلٍ اَوْ عَابِدٍ بَخِيْلٍ۔ سخی اگر کم علم ہو (صرف فرض ادا کرتا ہو وظیفہ وظائف نوافل اور اوراد نہ ادا کرتا ہو) تو بھی بخیل عالم یا بخیل عابد سے اللہ کو زیادہ پسند ہے۔

مَنْ اَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ (دنیا ہری بھری اور شیریں ہے) جس نے اسکو دل کی سخاوت کے ساتھ لیا۔

اَلسَّخَاءُ مَا كَانَ ابْتِدَاءً۔ سخاوت یہ ہے کہ بن مانگے دے (اور مانگنے پر دینا اتنا درجہ نہیں رکھتا)۔

اَلسُّخِيَّةُ رِيْحٌ يَبْعَثُهَا اللهُ اِلَى الْمُؤْمِنِ تَسْخِيْ نَفْسَهٗ عَنِ الدُّنْيَا حَتّٰى يَخْتَارَ مَا عِنْدَ اللهِ۔ سخیہ ایک ہوا ہے جو اللہ تعالےٰ مومن پر بھیجتا ہے اُس سے اُسکا دل دنیا سے سیر ہو جاتا ہے (وہ دنیا کو چھوڑ دینے پر راضی ہو جاتا ہے) اور اللہ کے پاس ثواب اور اجر ہے اُس کو اختیار کرتا ہے۔

سَخْوَاءُ۔ نرم کشادہ زمین۔

سَخَاوَةٌ۔ جود اور کرم داتا ہونا۔

سَخَاوِیْ۔ نرم کشادہ مکان، سخی کی جمع سُخَيَاءُ اور سُخَوَاءُ آئی ہے۔

بَابُ السِّيْنِ مَعَ الدَّالِ

سَدَابٌ۔ معرب ہے سَدَابُ کا جو ایک درخت ہے مشہور اُسکا پھول زرد ہوتا ہے اُسکے پتوں کا عرق گرم گرم کان میں ڈالو تو کان کے درد کو مفید ہوتا ہے۔

سَدْحٌ۔ ذبح کرنا، زمین پر پھیلا دینا، لٹا دینا، گرا دینا، بٹھانا، بھر دینا، قتل کرنا، اقامت کرنا، خط اُٹھانا مال اور اولاد سے تاخیر کرنا۔

مُسَادَحَةٌ۔ ٹالم ٹولا۔

تَسْدِيْحٌ۔ قتل کرنا۔

سَدٌّ۔ بند کرنا، درست کرنا، مضبوط کرنا، آڑ کرنا، روکنا۔

سَدَادٌ۔ ٹھیک راستہ سیدھا ہونا، درست ہونا۔

تَسْدِيْدٌ۔ درست کرنا، سیدھا کرنا۔

اِسْدَادٌ۔ ٹھیک راستہ پانا۔ یا طلب کرنا

اِنْسِدَادٌ۔ بند ہونا، رک جانا۔ جیسے اِسْتِدَادٌ ہے۔

قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا۔ اللہ کی نزدیکی چاہو اور میانہ روی اعتدال اختیار کرو۔ (یعنی اُتنی عبادت کرو جو نبھ سکے نہ یہ کہ چند روز کرکے پھر اُکتا کر چھوڑ دو بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ میانہ روی اور اعتدال اختیار کرو نہ افراط کرو نہ تفریط اگر یہ نہ ہو سکے تو اعتدال کے قریب قریب رہو)۔

سَلِ اللهَ السَّدَادَ وَاذْكُرْ بِالسَّدَادِ تَسْدِيْدَكَ السَّهْمَ۔ اللہ سے سیدھا پن اور استقامت مانگو اور سیدھے پن سے تیر کے سیدھے پنے کا خیال کرو (یعنی جیسے تیر کو تو سیدھا اور درست کرتا ہے ایسے ہی اپنی درستی اور سیدھا پن اللہ تعالےٰ سے

چاہو)۔
مَامِنْ مُؤْمِنٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ ثُمَّ يُسَدِّدُ۔ کوئی مومن ایسا نہیں جو اللہ پر ایمان رکھتا ہو پھر میانہ روی کرے نہ غلو کرے نہ کوتاہی (دونوں باتیں مذموم ہیں، غلو یہ ہے کہ انتہا کی ریاضت اور محنت اور مشقت اختیار کرے دم بھر نفس اور بدن کو آرام نہ دے دنیا کی تمام لذتیں چھوڑ دے اور کوتاہی یہ ہے کہ فرائض کو ادا نہ کرے گناہوں میں مبتلا رہے عمدہ طریقہ سنت کا طریقہ ہے یعنی ہمارے پیغمبر صاحب کا، آپ روزہ بھی رکھتے تھے، افطار بھی کرتے تھے، رات کو عبادت بھی کرتے تھے اور سوتے بھی، عورتوں کے ساتھ صحبت بھی کرتے جو اللہ کھانے کو دیتا وہ کھا لیتے جو پہننے کو دیتا وہ پہن لیتے یہ نہیں کہ ہمیشہ بدمزہ ہی کھانا کھاتے یا ایک کملی اوڑھے رہتے)۔

سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا۔ (ابوبکر صدیق رضہ سے پوچھا ازار کہاں تک ہونا چاہئے، انہوں نے کہا) بیچ بیچ میں رکھو اور اس کے نزدیک رہو، (یعنی نہ اتنی لٹکاؤ کہ ٹخنوں کے نیچے اتر آئے نہ اتنی اونچی رکھو کہ جانگیا ہو جائے، اعتدال یہ ہے کہ نصف ساق تک رکھے یا ٹخنوں تک ٹخنوں سے نیچا کرنا حرام ہے)۔

يُغْفَرُ لِاَبَوَيْهِ اِذَا كَانَ مُسَدِّدًا۔ جو شخص قرآن سیکھتا ہو (اس کے الفاظ صحیح کرتا ہو اس کے معانی اور مطالب کی تحقیق کرتا ہو سلف کی تفسیریں دیکھتا ہو) اسکے ماں اور باپ بخشدیئے جائینگے اگر وہ سیدھے رستہ پر قائم ہونگے (یعنی توحید پر)۔

كَانَ لَهٗ قَوْسٌ تُسَمّٰى السَّدَادَ۔ آنحضرتؐ کے پاس ایک کمان تھی جسکا نام سداد تھا (چونکہ اسکا تیر سیدھا نشانے پر جاتا تھا)۔

حَتّٰى يُصِيْبَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ۔ یہاں تک کہ زندگانی کا ضروری سامان حاصل کرلے

سِدَادٌ۔ بکسرۂ سین وہ چیز جس سے سوراخ بند کیا جائے۔

سِدَادُ الثَّغْرِ۔ گھاٹی کا بند۔

سِدَادُ الْقَارُوْرَةِ۔ شیشے کا ڈاٹ۔

سِدَادُ الْحَاجَةِ۔ احتیاج کا روک یعنی جس سے احتیاج رفع ہو۔

سُدٌّ۔ پہاڑ، ٹیلہ، روک، آڑ جیسے سد ہے۔

سَدُّ الرَّوْحَاءِ اور سَدُّ الصَّهْبَاءِ۔ دو مقاموں کے نام ہیں۔

سُدٌّ۔ بضمہ سین غطفان قبیلے کا ایک مال تھا جس کے بند کر دینے کا آنحضرتؐ نے حکم دیا تھا۔

قِيْلَ لَهٗ هٰذَا عَلِيٌّ وَّفَاطِمَةُ قَائِمَيْنِ بِالسُّدَّةِ فَاَذِنَ لَهُمَا۔ آنحضرتؐ سے عرض کیا گیا یہ علی اور فاطمہ رضہ دونوں در کے چھتے (سائبان) پر کھڑے ہیں (اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں) آپ نے اجازت دی۔

سُدَّةٌ۔ وہ ذرا سا چھجہ جو دروازے پر ہے تاکہ دروازہ پانی اور ہوا سے محفوظ رہے بعضوں نے کہا خود دروازے کو کہتے ہیں بعضوں نے کہا اس آنگن کو جو دروازے کے سامنے ہوتا ہے۔

...ةُ الْمَسْجِدِ ۔ مسجد کا سائبان۔
...دْنَ فِي الْجَبَلِ ۔ پہاڑ پر چڑھ رہی تھیں
... روایت میں یَشْتَدِدْنَ ہے دوڑ رہی
...میں ایک روایت میں یُسْنِدْنَ ہے یعنی
...ڑ کی بلندی پر جا رہی تھیں۔
...لْعَيْنُ السَّادَّةُ ۔ جو آنکھ اپنی جگہ میں ہو۔
...لیکن اُس میں روشنی نہ ہو)۔
...لَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ ۔ ایک کافر کو قتل کیا
...پھر ایمان پر قائم رہا۔
...تُّ سَدَّدْنَا بَعْضَهَا فِي وُجُوهِ بَعْضٍ ۔ ہم
...نے اُن میں سے کچھ بعضوں کے منہ پر سیدھی
...یں (اُن کو مارنا چاہا)۔
...هُمُ الَّذِينَ لَا تُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ وَلَا
...يَنْكِحُونَ الْمُتَنَعِّمَاتِ ۔ حوض کوثر پر آنے
والے وہ لوگ ہوں گے جن کے لئے (دنیا
میں) بند دروازے نہیں کھولے جاتے (یعنی
وہ غریب ہیں دنیا دار اُن کو حقیر جان کر اُن
کے لئے دروازہ نہیں کھولتے اُن سے ملاقات
تک نہیں کرتے اور مالدار خوشحال عورتوں
سے نکاح نہیں کرتے (اُن سے شادی کرنی
پر کوئی دنیا دار عورت راضی نہیں ہوتی)۔
مَنْ يَغْشَ سُدَدَ السُّلْطَانِ يَقُمْ وَيَقْعُدْ
(ابو الدرداء صحابی جلیل القدر) معاویہ کے
دروازے پر گئے انہوں نے اذن نہیں دیا
تو ابو الدرداء کہنے لگے پادشاہوں کے دروازے
پر جو کوئی جائے وہ اٹھتا بیٹھتا رہے (یعنی
انتظار کرتا رہے کہ کب اندر آنے کی پروانگی
ملتی ہے)

إِنَّكَ سُدَّةٌ بَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ وَاُمَّتِهٖ ۔
(جب حضرت عائشہ رض طلحہ رض اور زبیر رض کی
فہمائش اور اغوا سے) بصرے جانے لگیں
تو حضرت بی بی ام سلمہ رض نے اُن سے کہا)
دیکھو تم ایک دروازہ ہو آنحضرت ص اور آپ
کی امت کے درمیان (ایسا کرو کہ یہ دروازہ
محفوظ رہے کوئی اُس میں گھسنے نہ پائے اگر
تم بصرے کو گئیں اور وہاں جنگ ہوئی تمکو
لوگوں نے ستایا تو پھر اوروں کو بھی جرأت
ہو جائے گی وہ آنحضرت ص کے محلوں پر
دست درازی کرینگے)۔
مَا سَدَدْتُ عَلٰى خَصْمٍ قَطُّ (شعبی نے کہا)
میں نے کسی مخالف کی زبان نہیں روکی ۔
(اُس کو بیان کرنے دیا جو وہ بیان کرنا چاہتا
تھا)۔
مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ يُخْطِئِ السَّدَادَ ۔ جو شخص اللہ
کی نافرمانی کرتا ہے وہ سیدھا راستہ
چھوڑ دیتا ہے۔
سَدَّدَ فِي رِمَايَتِهٖ ۔ تیر اچھی طرح مارا (نشانہ
پر لگا)۔
لَا بَأْسَ بِذِبْحِ الْاَعْمٰى اِذَا سَدَّدَ ۔ اگر
اندھا شخص ذبح کرے تو کوئی قباحت نہیں
بشرطیکہ درستی کے ساتھ ذبح کرے۔
سُدَّتِ الثُّلْمَةُ ۔ روزن بند کر دیا گیا (خلل
رفع کر دیا گیا)۔
مَنْ تَرَكَ الْجِهَادَ رَغْبَةً عَنْهُ ضُرِبَ
عَلٰى قَلْبِهٖ بِالْاَسْدَادِ ۔ جو شخص جہاد سے
نفرت کرکے اُس کو چھوڑ دے اُس کے دل
پر بند شین رکھی جائیں گی (دل پر پردہ تاریکی

کے چڑھا دئے جائیں گے ایمان کا نور اُس
کے دل تک نہ پہنچ سکیگا)۔
سُدَّتْ عَلَیْہِ الطُّرُقُ۔ اُس پر راستہ بند
کر دیا گیا (اُسکو حق بات پہچاننے کی عقل ہی
نہیں رہی اندھا ہوگیا)۔
سُدَّۃُ اَشْجَعَ۔ ایک مقام کا نام ہے۔
لَا یُصَلِّیْ فِیْ سُدَّۃِ الْمَسْجِدِ۔ مسجد کے گرد
جو ٹیلے ہیں اُن پر نماز نہ پڑھے۔
سُدَّۃ۔ وہ پاخانہ جو آنت میں سخت ہو کر رہ
جائے، اور ایک بیماری ناک کی جس سے
ہوا کا جانا ناک سے رک جاتا ہے۔
سُدِّی۔ ایک مفسر مشہور جو کوفہ کی مسجد کے
سائبان میں رہتا، اُسکا نام اسماعیل تھا وہ
شیعہ تھا، شیخین کو برا کہا کرتا۔
اَللّٰھُمَّ سَدِّدْنَا۔ یا اللہ ہم کو ٹھیک راستہ پر
(صواب پر) کردے۔
وَسَدِّدْنِیْ۔ مجھ کو سیدھے ٹھیک رستہ پر قائم
رکھ۔
مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْھَدٍ۔ مشہور راوی ہیں
ابوداؤد اُن سے بہت روایت کرتے ہیں۔
ضُرِبَتْ عَلَیْہِ الْاَرْضُ بِالْاَسْدَادِ۔ اُس
نے راستہ گم کردیا کسی طرف راہ نہیں ملتی۔
سِدٌّ۔ درست اور صحیح کلام۔
سُدَّۃ۔ مرتبہ اور منصب کو بھی کہتے ہیں۔
سَدْرٌ۔ لٹکانا۔
سَدَرٌ اور سَدَارَۃٌ۔ حیران ہونا۔
اِنْسِدَارٌ۔ دوڑنا یا نیچے اترنا دوڑ کر۔
سَادِرٌ۔ حیران۔
سِدْرٌ۔ بیری کا درخت یا بیری کا پتہ اُس کی
جمع سِدَرٌ۔ اور سُدُرٌ ہے۔
ثُمَّ رُفِعْتُ اِلٰی سِدْرَۃِ الْمُنْتَھٰی۔ پھر میں بیری
کے درخت تک جس پر انتہا ہے (اُس کے
پرے کسی کو کچھ علم نہیں گیا ہے اللہ ہی جانتا
ہے یا اُس کے آگے کسی فرشتے کو جانے کا
حکم نہیں اور آنحضرتؐ کے سوا کوئی شخص
اُس کے پرے نہیں گیا، یہ درخت چھٹے
آسمان پر ہے یا ساتویں آسمان پر عرش کے
داہنے جانب) اُٹھایا گیا
اِغْسِلُوْہُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ۔ اُسکو پانی اور
بیری کی پتی سے غسل دو (بیری کا پتہ ٹھنڈا
ہے کافور کی طرح جلد کو سخت کر دیتا ہے
میل کچیل دور کر دیتا ہے)۔
مَنْ قَطَعَ سِدْرَۃً صَوَّبَ اللّٰہُ رَأْسَہٗ فِی
النَّارِ۔ جو شخص بیری کا درخت کاٹے اللہ
اُسکا سر دوزخ میں جھکا دے گا (مراد وہ بیری
کا درخت ہے جو مکہ کے حرم میں ہو یا مدینہ
[illegible] درخت مراد ہے جس کے تلے لوگ سایہ
[illegible] تھے آرام پاتے تھے یا وہ درخت مراد ہے
جنگل میں ہو اور مسافر وغیرہ اُس کے سایہ میں
آرام پاتے ہوں اُس کے پھل کھاتے ہوں
اُس کو کوئی ظالم بے ضرورت کاٹ ڈالے
اُس کے لئے یہ وعید ہے اور یہ مطلب نہیں
ہے کہ بیری کا درخت کسی حال میں نہ کاٹا جائے
اس حدیث کے راوی عروہ بن زبیر خود بیری
کا درخت کاٹ کر اُس کے دروازے بناتے
تھے اور تمام عالموں کا اِس پر اتفاق ہے کہ
کاٹنا ضرورت کے لئے درست ہے۔
میں:۔ کہتا ہوں بیری کے حکم میں

ہر وہ درخت جس کے پھل یا سایہ سے لوگ آرام پاتے ہوں بے ضرورت اُسکو کاٹنا اور تلف کرنا منع ہے اور اصل یہ ہے کہ مخلوقِ خدا کو ستانے والا اور تکلیف دینے والا دوزخی ہے اور اُسکو آرام اور آسایش دینے والا بہشتی ہے۔

اَلَّذِیْ یَسْدُرُ فِی الْبَحْرِ کَالْمُتَشَحِّطِ فِیْ دَمِہٖ۔ جس شخص کو سمندر میں چکر آئے اور وہ اللہ کی راہ میں جہاد یا حج کے لئے جاتا ہو اُسکو اتنا ثواب ہے جتنا اُس شخص کو ہے جو (کافروں سے جنگ میں) اپنے خون میں لوٹ رہا ہو۔

سَدَرٌ۔ سر کا پھرنا دوران جو سمندر میں سوار ہونے والے کو ہوتا ہے۔

سِدْرٌ۔ دریا، سمندر۔

نَفَرَ مُسْتَکْبِرًا وَّخَبَطَ سَادِرًا۔ غرور کرتا ہوا گیا اور غفلت میں چلا۔

یَضْرِبُ اَسْدَرَیْہِ۔ اپنے دونوں پہلوؤں یا مونڈھوں پر مار رہا تھا یعنی اُسکو فراغت اور فرصت حاصل ہوگئی تھی۔ ایک روایت میں اَزْدَرَیْہِ ہے ایک میں اَصْدَرَیْہِ ہے معنی وہی ہے)۔

رَاَیْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَلْعَبُ السُّدَّرَ۔ ابوہریرہؓ سدّرہ کا کھیل کھیلتے تھے (یہ فارسی لفظ سِہ دَرْ کا معرب ہے یعنی تین خانوں کا کھیل اسمیں ہارجیت ہوتی ہے)۔

اَلسُّدَّرُ ھِیَ الشَّیْطَانَۃُ الصُّغْرٰی۔ سُدّرہ ایک شیطانی کھیل ہے چھوٹا شیطان ہے (کیونکہ اُس میں جوئے کی طرح ہارجیت ہوتی ہے یہ یحییٰ بن ابی کثیر کا قول ہے اُن کے نزدیک اس قسم کے کھیل جن میں ہارجیت ہو درست نہیں ہیں میسر اور قمار میں داخل ہیں، اور بعضوں نے تفریح طبع کے لئے اُن کو درست رکھا ہے بشرطیکہ شرط نہ ہو اور نہ نماز اور عبادت میں اُسکی وجہ سے خلل واقع ہو یہی اختلاف شطرنج میں بھی ہے اکثر علماء نے اُسکو ناجائز بتلایا ہے لیکن بعض علماء نے اُسی شرط سے جائز رکھا ہے جو اوپر مذکور ہوئی لیکن ایسی شطرنج کہ رات دن اُسمیں غرق رہے اور نماز اور عبادت اور یادِ الٰہی سے بالکل غافل ہو جائے یا اُس میں شرط لگائی جائے بالاتفاق ناجائز اور حرام ہے)۔

فَسَدَرَ الرَّجُلُ فَمَالَتْ مِسْحَاتُہٗ فِیْ یَدِہٖ، پھر وہ شخص غافل اور حیران ہوگیا۔ اور اُسکا پھاوڑا اُس کے ہاتھ میں جھک گیا۔

اَکِیْلُکُمْ بِالسَّیْفِ کَیْلَ السَّنْدَرَۃِ۔ میں تمکو تلوار سے سندرہ کا ناپ دیتا ہوں (سندرہ ایک بڑا پیمانہ ہے جس میں کئی صاع سما جاتے ہیں)۔

اُوْفِیْھِمْ بِالصَّاعِ کَیْلَ السَّنْدَرَۃِ۔ وہ مجھ کو صاع دیتے ہیں تو میں اُس کے بدل اُنکو سندرہ کا ناپ دیتا ہوں (صاع چھوٹا پیمانہ ہے اڑھائی سیر کا یہ دونوں حضرت علی رضؓ کے قول ہیں مطلب یہ ہے کہ مجھ پر کوئی تلوار کا زخم لگاتا ہے تو میں اُس سے کئی حصہ زیادہ اُسکا بدلہ کرتا ہوں یہ مصرعہ آپ نے اُس رجز میں بھی پڑھا تھا جو مرحب یہودی کے مقابلہ میں کی تھی اُسکے پہلے یہ ہے انا الذی سمتنی

اُرِّی حیدرہ بکلیث غابات کریہ المنظرہ۔
سَأَلْتُہٗ عَنْ اَشْیَاءَ حَتّٰی اِنْتَھَیْتُ اِلَی السِّدْرِ
میں نے اُن سے کئی باتیں پوچھیں یہانتک
کہ میں سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچا۔
سَدِیْرٌ۔ ہرا چارہ، اور ایک مقام کا نام ہے
یمن میں اور نعمان کا محل اور ایک نہر کا نام
ہے حیرہ میں۔
سَدُسٌ۔ چھٹا حصہ لینا، چھٹا ہونا، چھ کرنا۔
تَسْدِیْسٌ۔ مسدس کرنا۔
سُدَاسٌ۔ چھ، چھ۔
اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَأَ جَذَعًا ثُمَّ ثَنِیًّا ثُمَّ
رُبَاعِیًّا ثُمَّ سَدِیْسًا ثُمَّ بَازِلًا۔ اسلام
(اونٹ کی طرح) پانچ برس کا اونٹ ہوگا
پھر چھ برس کا اونٹ ہوگا پھر سات برس
کا پھر آٹھ برس کا (جس کو بازل کہتے ہیں
اب پورا جوان اونٹ ہو جائیگا) حضرت عمرؓ
نے کہا بازل ہونے کے بعد پھر کیا ہے گھٹاؤ
ہوگا (یعنی اسلام اپنی ترقی کے درجہ پر پہنچنے کے
بعد پھر گھٹنا شروع ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا جب
سے خلافت عباسی تباہ ہوئی اسلام کا تنزل
شروع ہوا اور تیرہویں اور چودہویں صدی
میں تو بے انتہا تنزل ہوگیا اسلامی کئی حکومتیں
جاتی رہیں اور جو باقی ہیں وہ بھی دوسروں کی
مرعوب اور خوف زدہ، اب کوئی امید ترقی
کی بظاہر اُسوقت تک معلوم نہیں ہوتی جبتک
امام مہدی علیہ السلام ظاہر نہ ہوں یہ ساری
خرابی مسلمانوں کی عیش و عشرت اور غفلت اور
جہالت اور نادانی اور کم علمی اور نااتفاقی کی
وجہ سے ہوئی قرآن و حدیث کو پس پشت ڈالد

اور فرقے فرقے ہوگئے اتحاد اسلامی کو خیر باد
کہدیا۔
سَدِیْسٌ۔ اور سدیس وہ اونٹ جو آٹھویں
برس میں لگا ہو۔
شَاۃٌ سَدِیْسٌ۔ چھ برس کی بکری۔
سَدَسٌ۔ وہ سن اونٹ کا جو بازل سے پہلے
ہوتا ہے۔
سَدْعٌ۔ ذبح کرنا، پھیلانا۔
سَدْعَۃٌ۔ آفت نکبت۔
مِسْدَعٌ۔ راہ بتانے والا دلیل۔
سَدَفٌ۔ تاریکی، روشنی، صبح، اُس کی آمد رات
اُس کی تاریکی، ڈوبی۔
سَدَفٌ۔ ایک آواز ہے جو دنبی کا دودھ دوہنے
کے لئے اُس کو بلانے کو کرتے ہیں۔
کَانَ بِلَالٌ یَاْتِیْنَا بِالسُّحُوْرِ وَنَحْنُ
مُسْدِفُوْنَ فَیَکْشِفُ لَنَا الْقُبَّۃَ فَیُسْدِفُ
لَنَا طَعَامًا۔ بلال ہمارے پاس سحری کا کھانا
اُس وقت لاتے تھے جب تاریکی اور روشنی
دونوں ملی ہوتیں (یعنی صبح صادق کے قریب
صبح کی روشنی اور رات کی تاریکی) وہ خیمہ
کھولدیتے اور روشنی میں ہمکو کھانا دیتے
سُدْفَۃٌ۔ روشنی اور تاریکی دونوں کو کہتے
ہیں یا جب روشنی اور تاریکی دونوں ملی
ہوں جیسے طلوع فجر سے اسفار تک کا زمانہ
ملا ہوا ہے۔
اَسْدِفِ الْبَابَ۔ دروازہ کھولدے تاکہ
روشنی ہوجائے، حدیث کا مطلب یہ ہے
کہ سحری کھانے میں دیر کرتے، صبح کے قریب
کھاتے یہ نہیں کہ صبح ہوجانے کے بعد کھا

اور سنت یہی ہے کہ سحری کا کھانا صبح کے
قریب کھائے تاکہ روزہ آسان ہو جائے۔
فَصَلِّ الْفَجْرَ اِلَی السَّدَفِ۔ صبح کی نماز
دن کی روشنی تک پڑھ (یعنی جبتک سورج
نہ نکلے اسوقت تک صبح کی نماز پڑھ سکتے
ہیں۔
وَکُشِفَتْ عَنْھُمْ سُدَفُ الرَّیْبِ۔ اُن سے
شک و شبہہ کی تاریکیاں کھولدی گئیں
(یعنی شک کی ظلمت باقی نہیں رہی)۔
قَدْ وَجَّھْتِ سُدَافَتَہٗ۔ (بی بی ام سلمہؓ
نے حضرت عائشہ رضؓ سے کہا) تمنے تو پردہ آپ
کا ہٹا دیا، پردے کی طرف رُخ کیا اُسکو
اپنی جگہ سے سرکا دیا (یعنی تم کو گھر بیٹھنے کا حکم
تھا تم بصرے گئیں اور جنگ میں شریک
ہوئیں)۔
وَنُطْعِمُ النَّاسَ عِنْدَ الْقَحْطِ کُلَّھُمْ ٭
مِنَ السَّدِیْفِ اِذَا لَمْ یُؤْنِسِ الْقَزَعُ ٭
ہم جب قحط پڑتا ہے اور ابر رفاقت نہیں دیتا
تو سب لوگوں کو کوہان کی چربی کھلاتے ہیں۔
اَسْدَفَ اللَّیْلُ۔ رات تاریک ہو گئی۔
سَدْلٌ۔ لپٹ جانا، نہ چھوڑنا۔
سَدْلٌ۔ لٹکانا، چھوڑ دینا۔
نَھٰی عَنِ السَّدْلِ فِی الصَّلٰوۃِ۔ نماز میں کپڑا
لٹکانے سے آپ نے منع فرمایا (جیسے یہودی
لوگ نماز میں چادریں لٹکا کر نماز پڑھتے ہیں
یعنی چادر کا درمیانی حصہ سر پر ڈال لیتے
ہیں اور دونوں کنارے دونوں طرف چھوڑ
دیتے ہیں اُن کو مونڈھوں پر نہیں اُلٹتے
جبہ اور قمیص میں سدل یہ ہے کہ اُن کو اچھی
طرح نہ پہنے یوں ہی اوڑھ لے آستین لٹکی
رہنے دے، سر پر ڈال لے یا مونڈھوں
پر)۔
اِنَّہٗ رَاٰی قَوْمًا یُصَلُّوْنَ وَقَدْ سَدَلُوْا
ثِیَابَھُمْ فَقَالَ کَاَنَّھُمُ الْیَھُوْدُ۔ حضرت علیؓ
نے کچھ لوگوں کو دیکھا وہ اپنے کپڑوں کو لٹکائے
ہوئے نماز پڑھ رہے تھے تو فرمایا یہ تو جیسے یہودی
معلوم ہوتے ہیں۔
اِنَّھَا سَدَلَتْ قِنَاعَھَا وَھِیَ مُحْرِمَۃٌ۔ حضرت
عائشہ رضؓ نے اپنا گھونگھٹ لٹکایا اور وہ احرام
باندھے ہوئے تھیں (یعنی منہ سے الگ لٹکایا
کیونکہ احرام میں منہ چھپانا منع ہے)۔
یَسْدُلُ۔ بالوں کو پیشانی پر لاکر چھوڑ دیتے تھے
(جیسے ہمارے زمانہ میں نصاریٰ کا یہی طریق
ہے وہ مسلمانوں کی طرح مانگ نہیں نکالتے تھے)۔
نَسْدُلُ نَاصِیَتَہٗ۔ اپنی پیشانی پر بال لٹکاؤ
(چوٹی کی طرح)۔
بِامْرَاَۃٍ سَادِلَۃٍ۔ ایک عورت پر جو بال لٹکائے
تھی۔
فَسَدَلَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فَرَقَ۔
آنحضرت صلعم شروع شروع زمانہ میں اہل کتاب
کی طرح بالوں کو پیشانی پر چھوڑتے تھے پھر
مانگ نکالنے لگے۔
فَسَدَلَھَا بَیْنَ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِھَا۔ اُسکو
میرے سامنے سینہ پر اور میرے پیچھے پشت
پر لٹکایا۔
ثُمَّ غَرَفَ مِلْأَھَا ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ فَ
سَدَلَھَا عَلٰی اَطْرَافِ لِحْیَتِہٖ۔ پھر کف بھر
ایک چلو لیا اور بسم اللہ کہہ کر اُس کو اپنی داڑھی کے

کناروں پر ڈالا۔
فَاَسْدَلَهَا عَلیٰ وَجْهِهٖ۔ اُسکو اپنے منھ پر بہایا۔
اِسْدَالٌ۔ لٹکانا، چھوڑنا۔
مَا لَکُمْ قَدْ سَدَلْتُمْ ثِیَابَکُمْ کَاَنَّکُمْ یَهُوْدٌ۔ تم کو کیا ہوا کپڑوں کو لٹکایا گویا یہودی ہو۔
سَدِیْلٌ۔ وہ کپڑا جو ہودے پر لٹکایا جاتا ہے۔
اَرْخَی اللَّیْلُ سُدُوْلَهٗ۔ رات نے اپنے کپڑے لٹکائے (یعنی اندھیری ہوگئی یہ استعارہ ہے)
سُدُوْلٌ۔ جمع ہے سَدْلٌ کی بمعنی سَدِیْل

سَدَمٌ۔ بند کرنا
سَدَمٌ۔ رنج شرمندگی کیساتھ یا غصہ رنج کے ساتھ۔ حرص کرنا۔
سَادِمٌ۔ شرمندہ جیسے نَادِمٌ ہے
مَنْ کَانَتِ الدُّنْیَا هَمَّهٗ وَسَدَمَهٗ جَعَلَ اللّٰهُ فَقْرَهٗ بَیْنَ عَیْنَیْهِ۔ جو شخص دنیا کی فکر میں لگا رہے گا اور اُس کی حرص کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کی محتاجی اُس کے آنکھوں کے درمیان رکھدے گا (وہ ہمیشہ محتاج اور حریص رہے گا)
سَدُوْمٌ۔ حضرت لوط ع کی بستی کا نام تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے اُلٹ دیا اوپر سے پتھر برسائے۔

سَدْنٌ یا سَدَانَةٌ۔ خدمت کرنا کعبہ کی یا بت خانہ کی یا مسجد کی دربانی چھوڑ دینا
سَادِنٌ مجاور یا خادم سَدَنَہ اُس کی جمع ہے
سِدَانَةُ الْکَعْبَةِ۔ کعبہ کی خدمت (یعنی وہاں کی جھاڑا جھوڑی) صفائی، چراغ روشنی، دروازہ کھولنا بند کرنا وغیرہ۔
سِدْنٌ ہودے کی جھول
سَدَنٌ۔ پردہ
سَدَائِنُ۔ چربی، خون، بال، پردہ۔

کَانَتِ السِّدَانَةُ وَاللِّوَاءُ لِبَنِیْ عَبْدِ الدَّارِ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَاَقَرَّهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْاِسْلَامِ۔ کعبہ کی خدمت اور جھنڈہ برداری بنی عبد الدار کے لوگوں سے متعلق تھی (جو قریش کی ایک شاخ تھے) جاہلیت کے زمانہ میں آنحضرت ص نے اسلام کے زمانہ میں بھی یہ خدمت اونہی کے خاندان میں بحال رکھی (اب تک شیبی اُسی خاندان میں سے کعبہ کے متولی ہیں)

سَدٰی۔ تانا رات کی تری
اِسْدَاءٌ۔ تانا تننا۔ احسان کرنا۔
تَسْدِیَةٌ۔ تر کرنا۔
مَنْ اَسْدٰی اِلَیْکُمْ مَعْرُوْفًا فَکَافِئُوْهُ۔ جو شخص تم سے کچھ سلوک کرے تم کو کچھ دے تم بھی اُس کا بدلہ کرو (اُس کے احسان کے بدل اُس کے ساتھ احسان کرو)
اَسْدٰی اور اَوْلیٰ اور اَعْطیٰ سب کا معنی ایک ہی ہے یعنی دیا۔
لَهُمُ الذِّمَّةُ وَعَلَیْهِمُ الْجِزْیَةُ بِلَا عَدَاءٍ النَّهَارُ مَدًی وَاللَّیْلُ سُدًی (آنحضرت نے تیما کے یہودیوں کو یہ سند لکھدی) اُن کی حفاظت کے ہم ذمہ دار ہیں اُن کو جزیہ دینا ہے (واجبی طور سے) اُن پر ظلم نہ ہوگا دن اور رات ہی گذریں گے جب تک دن اور رات قائم ہیں
اِبِلٌ سُدًی۔ چھوٹے ہوئے اونٹ (جو آزادی سے جہاں چاہیں پھریں)
سُدًی۔ بیکار باطل بے نتیجہ لغو۔
سَدَاةٌ۔ تانا۔
لُحْمَة۔ بانا۔
سُدُوٌّ۔ لمبا کرنا۔ کھیلنا۔

مَا اَحْسَنَ سَدُوْ رِجْلَیْهَا وَ اَتُوَّ یَدَیْهَا۔ اس اونٹنی کا پاؤں پھیلانا اور ہاتھوں کا لوٹانا (یعنی دوڑتے وقت) کیا اچھا معلوم ہوتا ہے۔

سَدَتِ النَّاقَۃُ۔ اونٹنی نے لمبے لمبے قدم رکھے۔

لَمْ یَتْرُكْ جَوَارِحَكَ سُدًی۔ اللہ نے تیرے ہاتھ پاؤں بیکار نہیں بنائے (ان سے کام لے)

سَادِی چھٹا۔ اصل میں سَادِسٌ تھا۔ سین کو یا سے بدل دیا۔

بَابُ السِّیْنِ مَعَ الرَّاءِ

سَرْبٌ۔ گھس جانا۔ چل دینا۔ بہنا اپنے منہ کی سیدھ پر۔ روانہ ہو جانا۔ ناک میں دھواں گھس کر دم رکنا۔

سَرَبٌ۔ بہنا۔ جاری ہونا۔

تَسْرِیْبٌ۔ داہنے بائیں کھودنا۔ مشک میں پانی ڈالنا سلائی کے سوراخ بند کرنے کے لئے پھیر دینا۔

سُرْبٌ۔ اونٹ جانور منہ سینہ رستہ۔

مَنْ اَصْبَحَ اٰمِنًا فِیْ سِرْبِهٖ مُعَافًی فِیْ بَدَنِهٖ جو شخص دل کے اطمینان اور بےخوفی کے ساتھ صبح کرے اور اس کا جسم بھی صحیح اور سالم ہو (کوئی بیماری جسمانی نہ ہو نہ دل میں اضطراب اور ڈر ہو) ایک روایت میں فِیْ سَرْبِهٖ ہے بفتحہ سین یعنی رستہ اور طریق عرب لوگ کہتے ہیں۔ فُلَانٌ وَاسِعُ السِّرْبِ۔ فلاں شخص کا دل کشادہ ہے۔ (یعنی چین اور آرام سے بیفکر ہے) اور

خَلِّ لَهٗ سَرْبَهٗ۔ اس کا رستہ چھوڑ دو۔ اس کو جانے دے۔

اِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ تُخَلّٰی لَهٗ سَرْبُهٗ یَسْرَحُ حَیْثُ شَاءَ۔ جب مومن مر جاتا ہے اس کا رستہ کھول دیا جاتا ہے وہ جہاں چاہتا ہے وہاں کی سیر کرتا ہے (کبھی بہشت کی کبھی آسمانوں کی کبھی ستاروں کی کبھی زمین کی لیکن قبر سے برابر تعلق رہتا ہے جو کوئی اس کی زیارت کو آیا اس کو سلام کیا تو وہ سنتا ہے جواب دیتا ہے پر زندے نہیں سنتے)

فَکَانَ لِلْحُوْتِ سَرَبًا۔ مچھلی کے لئے وہ ایک سرنگ (پوشیدہ رستہ) بن گیا۔

کَاَنَّهُمْ سِرْبُ ظِبَاءٍ۔ گویا وہ ہرنوں کا ایک جھنڈ ہیں (گلہ)

سِرْبٌ۔ بکسرۂ سین ایک قطعہ ہرنوں کا ہو یا پرندوں کا یا گھوڑوں کا کبھی عورتوں کے گروہ کو بھی کہتے ہیں۔ چونکہ ان کو ہرنوں سے مشابہت دیتے ہیں۔

فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسَرِّبُهُنَّ اِلَیَّ فَیَلْعَبْنَ مَعِیَ (حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ جب میں کمسن تھی) تو آپ انصار کی چھوکریوں کو (جو میری ہم عمر تھیں) میرے پاس روانہ کر دیتے وہ میرے ساتھ کھیلتیں۔

اِنِّیْ لَاُسَرِّبُهٗ عَلَیْهِ۔ میں ٹکڑے ٹکڑے کر کے اس کے پاس بھیجوں گا (گروہ گروہ) عرب لوگ کہتے ہیں۔

سَرَّبْتُ اِلَیْهِ الشَّیْءَ میں نے اس کو ایک کے بعد ایک کر کے بھیجا۔

فَاِذَا اَقْصَرَ السَّهْمُ قَالَ سَرِّبْ شَیْئًا۔ جب تیر کو چھوٹا کرتے تو کہتے تھوڑا تھوڑا بھیجو۔

کَانَ ذَا مَسْرُبَةٍ۔ آنحضرت ؐ کے سینہ مبارک سے ناف تک بالوں کی ایک لکیر تھی۔

کَانَ دَقِیْقَ الْمَسْرُبَةِ۔ یہ بالوں کی لکیر باریک تھی۔

حَجَرَیْنِ لِلصَّفْحَتَیْنِ وَحَجَرٌ لِلْمَسْرُبَةِ۔ استنجا

میں دو پتھر تو دونوں کنارے صاف کرنے کے لئے اور ایک خاص پائخانہ کے مقام کے لئے (جہاں سے پائخانہ نکلتا ہے) مقعد کو مَسْرُبَہ یا مَسْرُبَہ کہتے ہیں یہ ماخوذ ہے سَرْبٌ سے جو بمعنی راہ ہے کیونکہ وہ بھی ایک راہ ہے۔

دَخَلَ مَسْرُبَتَہٗ اپنے بالاخانہ کے سائبان میں چلے گئے

مَشْرُبَہ شین معجمہ سے۔ خود بالاخانہ

فَإِذَا السَّرَابُ يَقْطَعُ دُونَهَا۔ وہ سراب کے پار نکل گئے سراب وہ چمکتی ریتی جو دور سے پانی معلوم ہوتی ہے۔

يُحْشَرُونَ إِلَى النَّارِ كَأَنَّهَا سَرَابٌ دوزخی لوگ انگار کی طرف ہنکائے جائیں گے وہ دور سے اُن کو ایسی دکھلائی دے گی جیسے سراب (وہ سمجھیں گے پانی ہے دوڑ کر اُس کی طرف جائیں گے انگار میں گر پڑیں گے

مُخَلًّى فِي سِرْبِهٖ۔ فارغ البال۔

سُرْبَةٌ سَائِلَةٌ مِّنْ سُرَّتِهٖ إِلَى لَبَّتِهٖ۔ آپ کے پیٹ پر بالوں کی ایک پتلی لکیر تھی ناف سے لیکر سینہ تک۔

أُسْرُبٌ۔ سیسہ جس کی گولی بناتے ہیں بندوق کی

الْأُسْرُبُ يُشْتَرَى بِالْفِضَّةِ۔ سیسہ کو چاندی دیکر خریدیں گے (اس حدیث کا ظہور ہمارے زمانہ میں ہوا بندوق اور توپ کے لئے ہزاروں اور لاکھوں روپے کا سیسہ خریدا جاتا ہے) محیط میں ہے کہ أُسْرُبٌ یا أُسْرُبٌ سفید رانگا یعنی قلعی

سَرْبَخَۃٌ۔ کودنا ہلکا ہونا، آہستہ چلنا، دوپہر کو چلنا

مَهْمَهٌ سَرْبَاخٌ۔ وسیع میدان۔

مُسْرَنْخٌ۔ دور

وَكَأَيِّنْ قَطَعْنَا إِلَيْكَ مِنْ دَوِيَّةٍ سَرْبَخٍ ہم نے آپ تک آنے کے لئے کتنے دور کے کشادہ میدان طے کئے۔

سَرْبَلَۃٌ۔ کرتہ یا زرہ پہنانا۔

لَا أَخْلَعُ سِرْبَالًا سَرْبَلَنِيْهِ اللّٰهُ میں تو وہ کرتہ نہیں اُتارنے کا جو اللہ تعالیٰ نے مجھکو پہنایا یعنی خلافت رسول ؐ کو میں خود نہیں چھوڑنے کا تم مار ڈالو تو یہ اور بات ہے (یہ حضرت عثمان نے کہا جب باغیوں نے ان سے درخواست کی کہ خلافت سے دست بردار ہو جاؤ)

سَرَابِيْلُ جمع ہے سِرْبَالٌ کی جیسے۔ سَرَاوِيْلُ جمع ہے۔ سِرْوَالٌ کی یعنی پائجامہ بعضوں نے کہا سَرَاوِيْلُ۔ مفرد ہے)

اَلنَّوَائِحُ عَلَيْهِنَّ سَرَابِيْلُ مِّنْ قَطِرَانٍ۔ نوحہ کرنے والی عورتوں پر (قیامت کے دن) تارکول کے کرتے ہوں گے (اُن میں فوراً آگ لگ جاتی ہے)

شُمُّ الْعَرَانِيْنِ أَبْطَالٌ لَبُوْسُهُمْ مِنْ نَسْجِ دَاوُدَ فِي الْهَيْجَا سَرَابِيْلُ اُن کے ناک کے بانسے اونچے بہادر جنگ میں حضرت داؤد ؑ کی بنی ہوئی زرہ اُن کا لباس ہے

تَسَرْبَلَ بِالْخُشُوْعِ اس نے عاجزی کا کرتہ پہن لیا۔

إِذَا شَرِبَ الرَّجُلُ الْخَمْرَ خَرَقَ اللّٰهُ سِرْبَالَہٗ جب کوئی آدمی شراب پیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کا کرتہ پھاڑ دیتا ہے (یعنی اُس کا عیب فاش کر دیتا ہے لوگوں میں ذلیل کرتا ہے)۔

تَقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وہ کھڑی کی جائے گی اس حال میں کہ تارکول کا کرتہ

کرتہ پہنے گی (یہ اُس کی سزا ہے جو دنیا میں نوحہ کیا کرتی تھی۔

سَرُجٌ - کھنگی کرنا۔ چوٹی نکالنا۔ جھوٹ بولنا۔ زین لگانا۔ خوب رُو ہونا۔

تَسْرِیْجٌ - زینت دنیا آراستہ کرنا۔ روشن کرنا۔

اِسْرَاجٌ - زین لگانا

سَرْجٌ - زین۔ کاٹھی اُس کی جمع سُرُوْجٌ ہے

عُمَرُ سِرَاجُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ - عمرؓ بہشتیوں کے چراغ ہیں (بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عمر کے اسلام لانے سے مسلمانوں کا چالیس کا عدد پورا ہوا اور آپ کے اسلام لانے سے پہلے مسلمان پوشیدہ اور مخفی رہتے تھے گویا تقیہ کرتے تھے آپ نے اِس تقیہ کو توڑا اور مسلمان علانیہ اپنے تئیں مسلمان کہنے لگے تو گویا اسلام آپ کی وجہ سے ظاہر ہوا جیسے چراغ سے سب چیزیں ظاہر ہوتی ہیں رضی اللہ عنہ اگر مسلمان ذرا بھی تاریخ پر غور کریں تو حضرت عمر کا احسان اس امت پر کبھی نہ بھولیں گے۔ اونہی کا طفیل ہے جو ایران اور شام اور مصر اور عراق میں اسلام نظر آتا ہے)۔

سِرَاجُ اُمَّتِیْ اَبُوْحَنِیْفَۃَ - میری امت کے چراغ ابوحنیفہ ہیں (یہ حدیث باتفاق محدثین باطل اور موضوع ہے) اور ایسی ہے۔

اَنَا اَفْتَخِرُ بِاَبِیْ حَنِیْفَۃَ مَنْ اَحَبَّہٗ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَہٗ فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ میں ابوحنیفہ سے فخر کرتا ہوں جو کوئی اُن سے محبت رکھے اُس نے مجھ سے محبت رکھی اور جو کوئی اُن سے بغض رکھے اُس نے مجھ سے بغض رکھا یہ بھی موضوع اور باطل ہے اور تعجب ہے صاحب درمختار سے کہ اُس نے یہ موضوع حدیثیں اپنے مقدمہ کتاب میں درج کی ہیں۔

لَعَنَ اللّٰہُ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِیْنَ عَلَیْھَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ - اللہ تعالیٰ نے اُن عورتوں پر لعنت کی جو قبروں کی بہت زیارت کریں (اکثر قبرستان میں جایا کریں وہاں رویا پیٹا کریں) اور اُن لوگوں پر بھی جو قبروں کو سجدہ گاہ بنائیں (قبروں کی طرف سجدہ کریں یا قبروں کو مسجد بنالیں) وہاں چراغاں کریں (جیسے ہمارے زمانہ میں جاہل لوگ کیا کرتے ہیں اُس کو عرس کہتے ہیں معاذاللہ حدیث شریف کی رو سے قبروں پر روشنی کرنے والے ملعون ہیں۔

مترجم: کہتا ہے میں نے مدینہ طیبہ میں اپنی آنکھ سے دیکھا کہ بعض عورتیں حضور کے مزار پر آکر اُس کو سجدہ کرتی ہیں اور مدینہ کے عالم اور مولوی اس امر حرام سے منع نہیں کرتے۔ بلکہ خاموش رہ جاتے ہیں ہائے دین اسلام کی غربت پر رونا آتا ہے یا اللہ پھر ایک خلیفہ ہم میں حضرت عمر کا سا پیدا کردے جو ان مشرکوں اور قبر پرستوں کا سر توڑ دے۔

مُسْرَجَۃٌ - چینی پیالہ جس میں تیل بتی رہتی ہے۔

مَسْرُوْجٌ - ایک بستی کا نام ہے ملک شام میں۔

سُرَیْجٌ - ایک لوہار کا نام تھا جو عمدہ تلواریں بناتا تھا۔

مِسْرَجَۃٌ چراغدان۔

نَھٰی عَنِ السُّرُجِ فِی الْقُبُوْرِ - قبروں پر چراغاں کرنے سے منع فرمایا۔

سَرْحٌ - صبح کو چرنا جیسے سُرُوْحٌ شام کو چرنا اور چرانا

تَسْرِیْحٌ - چرانا چھوڑ دینا رخصت کرنا طلاق دینا آسان کرنا کھول دینا۔

یہ مصنف کے زمانہ میں ایسا ہی تھا مگر موجودہ حکومت آل سعود میں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا ۱۲ ادر

اِنْسِرَاحٌ۔ چت لیٹنا پاؤں کھول کر ننگا ہونا۔
اِبِلٌ قَلِیْلَاتُ الْمَسَارِحِ کَثِیْرَاتُ الْمَبَارِکِ
اُس کے اونٹ ہیں جو چراگاہ میں تھوڑے ہیں اور
تھان میں بہت (مطلب یہ ہے کہ اُس کے اونٹ
چرنے کو بہت کم جاتے ہیں زیادہ اونٹ اس کے
تھان میں رہتے ہیں تاکہ مہمان لوگ اُن کا دودھ پیئیں
اُن کا گوشت کھائیں یا جب تھان میں اس کے اونٹوں
کو دیکھو تو بہت سارے معلوم ہوتے ہیں اور چراگاہ
میں جاکر دیکھو تو بالکل کم اِس کی وجہ یہ ہے کہ ہر روز
وہ بہت سے اونٹ اپنے مہمانوں کے لئے کاٹ ڈالتا
ہے تو اُن کو چراگاہ تک جانے کی نوبت ہی نہیں آتی۔
سَرِّحِ الْمَاءَ پھر پانی کو چھوڑ دے (وہ تیرے
ہمسائے کے کھیت میں جائے)
وَلَا یَعْزُبُ سَارِحُهَا۔ صبح کو جو جانور چرنے
کے لئے نکلتا ہے وہ دور نہیں جاتا نزدیک
ہی رہتا ہے تاکہ اگر مہمان آجائے تو اس کے پکڑنے
اور ذبح کرنے میں دیر نہ لگے)
لَا تُعْدَلُ سَارِحَتُکُمْ۔ تمہارے چرنے والے
جانور ہٹائے نہ جائیں (بلکہ جہاں چاہیں وہاں چریں)
لَا یُمْنَعُ سَرْحُکُمْ تمہارے چرنے والے جانور
روکے نہ جائیں
سَرْحٌ اور سَارِحَةٌ اور سَارِحٌ۔ سب
کا ایک ہی معنی ہے۔ یعنی مواشی
فَإِنَّ هُنَاكَ سَرْحَةً لَمْ تُجْرَدْ وَلَمْ تُسْرَحْ۔
اُس جگہ ایک درخت ہے جس پر کوئی آفت نہیں
آئی نہ اُس کے پتے کسی جانور نے چرے (یا نہ وہ
تراشا گیا)
یَأْکُلُوْنَ مِلَاحَهَا وَیَرْعَوْنَ سِرَاحَهَا
وہاں کی نمکین گھاس بوٹی کھاتے ہیں اور وہاں کے درخت

چرتے ہیں۔
اِنَّهَا رَأَتْ اِبْلِیْسَ سَاجِدًا یَسِیْلُ دُمُوْعُهُ
کَسَرْحِ الْجَنِیْنِ۔ انہوں نے ابلیس کو دیکھا
سجدے میں پڑا ہے اُس کے آنسو ایسے بہہ رہے
ہیں جیسے وہ بچہ جو آسانی سے پیدا ہو۔ عرب لوگ
کہتے ہیں۔ نَاقَةٌ سُرُحٌ نرم رفتار سانڈنی۔
مِشْیَةٌ سُرُحٌ آسان اور نرم چال ایک روایت میں
کَسَرِیْحِ الْجَنِیْنِ ہے معنی وہی ہے۔
سَرَحَ الرَّجُلُ پاخانہ یا پیشاب کھل کر کیا۔
سَرْحٌ اور سَرِیْحٌ پیشاب کا کھل جانا اُترکنے کے بعد
مَنْ سَرَّهُ أَنْ یَنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ یَسْبِقُ بَعْضُ
اَعْضَائِهِ اِلَی الْجَنَّةِ۔ جو شخص آسانی سے ایسے
شخص کو دیکھنا چاہے جس کے بعض اعضا بہشت
کی طرف بڑھ رہے ہیں۔
لَمَّا اَرَادَ اَنْ یُسَرِّحَ مُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ۔
جب آنحضرت ﷺ نے معاذ کو یمن کی طرف بھیجنا
چاہا۔
تُشْرَبُ لَذَّةً وَتَخْرُجُ سُرُحًا۔ پانی کا گھونٹ
بھی کیا نعمت ہے مزے سے پی لیتے ہیں اور آسانی
سے نکل جاتا ہے (پیشاب کی راہ سے)
تَحْتَ سَرْحَةٍ۔ ایک بڑے درخت کے تلے۔
وَرَاحَ بِسَرْحِهِمْ۔ اُن کے چرنے والے جانور
لے کر چلدیا۔
اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ عَلٰی سَرْحٍ بِالْمَدِیْنَةِ مشرک
لوگوں کے چرنے والے جانوروں میں مدینہ میں۔
وَلَیَنْزِلَنَّ اَقْوَامٌ اِلٰی جَنْبِ عَلَمٍ تَرُوْحُ عَلَیْهِمْ
سَارِحَةٌ۔ کچھ لوگ ایک پہاڑ کے بازو سے اتریں
گے اُن کی بکریاں شام کو وہاں چرتی ہوں گی لیکن
محتاج اور فقیر کو دودھ تک نہ دیں گے آخر اللہ تعالیٰ پہاڑ

کو اُن پر گرا دے گا)
اَغَارُوْا عَلٰی سَرْحِہٖ۔ چرنے والے جانوروں کو لوٹا۔
رَبِّ اَخْرِجْ عَنِّی الْاَذٰی سُرُحًا۔ پروردگار میرا پاخانہ آسانی سے نکال دے (کیونکہ قبض بُری بلا ہے تمام بیماریوں کی جڑ ہے)
عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ اَبِیْ سَرْحٍ۔ حضرت عثمانؓ کا سالا جس کو انہوں نے مصر کا حاکم بنایا تھا آپؐ نے فتح مکہ کے دن اُس کا خون ہدر کر دیا تھا یعنی جو کوئی اس کو پائے بلا تأمل مار ڈالے) پھر حضرت عثمانؓ کی سفارش سے اس کو معافی دی۔
کَاَنَّہٗ ذَنَبُ السِّرْحَانِ۔ گویا وہ بھیڑئے یا شیر کی دُم ہے (یعنی صبح کاذب) اُس کی جمع سِرَاحٌ اور سَرَاحِیْنُ آئی ہے
اَلْفَجْرُ الْکَاذِبُ الَّذِیْ یُشْبِہُ ذَنَبَ السِّرْحَانِ صبح کاذب جو بھیڑئے کی دم کی طرح ہوتی ہے
سِرْحَانٌ۔ بھیڑیا یا شیر۔
سَرْدٌ۔ ٹانکنا، سوراخ کرنا، پتا رُو کے ساتھ پڑھنا (یعنی فرفر متصل بلا توقف) پے در پے کرنا۔
تَسْرِیْدٌ۔ سوراخ کرنا۔ ٹانکنا
لَمْ یَکُنْ یَسْرُدُ الْحَدِیْثَ سَرْدًا۔ آنحضرتؐ روانی کے ساتھ مسلسل بات نہیں کرتے تھے (بلکہ ایک ایک بات ٹھہر ٹھہر کے توقف کے ساتھ جیسے عقلمند سنجیدہ لوگوں کا طرز ہے)
اِنَّہٗ کَانَ یَسْرُدُ الصَّوْمَ سَرْدًا۔ آنحضرتؐ پے در پے (لگاتار) روزے رکھتے تھے (جب نفل روزے رکھنا شروع کرتے تو برابر رکھے جاتے پھر افطار کرتے تو چند روز تک برابر افطار ہی کئے جاتے۔

اِنِّیْ اَسْرُدُ الصِّیَامَ فِی السَّفَرِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ۔ ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا میں سفر میں برابر روزے رکھے جاتا ہوں آپؐ نے فرمایا تیری مرضی چاہے سفر میں روزہ رکھ چاہے افطار کر۔
سَرْدٌ۔ زرہ کے حلقے جوڑنا۔
سَرَّادٌ۔ زرہ بنانے والا جیسے زَرَّادٌ ہے۔
ثَلٰثَۃٌ سَرْدٌ وَّوَاحِدٌ فَرْدٌ۔ ایک گنوار سے پوچھا گیا تو حرام مہینے جانتا ہے بولا ہاں تین تو پے در پے ہیں یعنی ذیقعدہ، ذی الحجہ، محرم۔ اور ایک اکیلا ہے یعنے رجب۔
سَرْدَحَۃٌ۔ چھوڑ دینا۔
سَرْکَحَۃٌ۔ چھوڑ دینا۔
سِرْدَاحٌ اور سِرْدَاحَۃٌ۔ اچھی لمبی سانڈنی۔
وَدَیْمُوْمَۃٌ سَرْدَحٌ اور نرم زمین کا برابر پہنا
خطابی نے کہا۔ سَرْدَحٌ کا معنی ہموار مقام اور سَرْدَحٌ نرم زمین۔
سَرْدَقَۃٌ۔ قنات باندھنا۔
سُرَادِقٌ۔ قنات اُس کی جمع سُرَادِقَاتٌ ہے
ھٰذَا سُرَادِقُ الْحَجَّاجِ۔ حجاج کے خیمہ کے پاس
لِسُرَادِقُ النَّارِ اَرْبَعُ جُدُرٍ کِثْفٌ۔ دوزخ کا احاطہ چار دیواریں ہیں موٹی۔
سُرَادِقُ الْجَلَالِ عظمت کی قناتیں۔
سَرٌّ۔ خوش کرنا، ناف پر مارنا، آنول کاٹنا
سُرُوْرٌ۔ خوش ہونا۔
تَسْرِیْرٌ اور اِسْرَارٌ۔ خوش کرنا
اِسْرَارٌ۔ راز کی بات چھپانا یا ظاہر کرنا۔
صُوْمُوا الشَّھْرَ وَسِرَّہٗ۔ مہینے کے شروع یا بیچ میں روزے رکھو (شروع سے چاند دیکھتے ہی مراد

ہے اور بیچ سے ایام بیض یعنی ۱۳/۱۴/۱۵ تاریخیں
(زہری نے کہا سر کا یہ معنی مجھ کو معلوم نہیں)
سِرَارُ الشَّهْرِ اور سَرَارُهٗ اور سَرَرُهٗ۔ اخیر رات کو ہر مہینے کے کہتے ہیں چونکہ اُس میں چاند چھپ جاتا ہے۔

هَلْ صُمْتَ مِنْ سِرَارِ هٰذَا الشَّهْرِ شَيْئًا
کیا تو نے اس مہینے کے اخیر میں کچھ روزے رکھے تھے (یعنی شعبان کے یہ سوال بطریق زجر اور انکار کے ہے کیونکہ رمضان کا استقبال کرنا منع ہے یعنے شعبان کے اخیر ہی سے روزے شروع کر دینا)

اَصُمْتَ مِنْ سُرَرِ شَعْبَانَ۔ کیا تو نے شعبان کے اخیر میں روزے رکھے (بعضوں نے کہا سُرَر سے درمیانی حصہ مراد ہے کیونکہ شعبان کے آخر میں روزہ رکھنا مستحب نہیں ہے بلکہ مکروہ ہے)

تَبْرُقُ اَسَارِيْرُ وَجْهِهٖ۔ آپ کی پیشانی کی لکیریں (بٹیں) چمک رہی تھیں (یعنی خوشی سے) یہ سِرَر یا سِرّ کی جمع الجمع ہے کیونکہ اُن کی جمع اَسْرَارٌ اور اَسِرَّةٌ ہے

كَاَنَّ مَاءَ الذَّهَبِ يَجْرِيْ فِيْ صَفْحَةِ خَدِّهٖ وَ رَوْنَقُ الْجَلَالِ يَطَّرِدُ فِيْ اَسِرَّةِ جَبِيْنِهٖ۔
آنحضرتؐ کے رخسارۂ مبارک پر ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے سونے کا پانی بہہ رہا ہے (ایسا چمکدار تھا) اور بزرگی اور جلال کی رونق آپؐ کے پیشانی کے خطوط میں جاری تھی

اِنَّهٗ وُلِدَ مَعْذُوْرًا مَسْرُوْرًا۔ آنحضرتؐ ختنہ کیے ہوئے نال کٹے ہوئے پیدا ہوئے (یہ ایک روایت ہے دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عبدالمطلب آپ کے جد امجد نے آپ کا ختنہ کرایا)

اِنَّهٗ وُلِدَ مَسْرُوْرًا۔ ابن صیاد نال کٹا ہوا پیدا ہوا۔

سَرَرٌ۔ وہ ٹکڑا نال کا جو دائی کاٹ ڈالتی ہے اُس کو سُرٌّ بضمہ سین بھی کہتے ہیں

فَاِنَّ بِهَا سَرْحَةً سُرَّ تَحْتَهَا سَبْعُوْنَ نَبِيًّا۔ وہاں ایک درخت ہے جس کے نیچے ستر پیغمبروں کی نال کاٹی گئی ہے (مطلب یہ ہے کہ اُس درخت کے تلے اُن کی ولادت ہوئی ہے اُس مقام کو جہاں یہ درخت واقع ہے وَادِي السُّرَرِ کہتے ہیں۔

اِنَّهٗ يَجُرُّ وَالِدَيْهِ بِسَرَرِهٖ حَتّٰى يُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ۔ کچا بچہ (جو اسقاط ہو کر مر جائے) اپنی نال سے قیامت کے دن اپنے ماں باپ کو کھینچ کر بہشت میں لے جائے گا۔

يَجُرُّ اُمَّهٗ بِسَرَرِهٖ۔ اپنی ماں کو اپنی نال سے کھینچے گا۔

بِسِرَرِهٖ۔ بکسرہ سین بھی ایک لغت ہے حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب کچا بچہ جس سے اتنی الفت نہیں ہوتی ماں باپ کے حق میں اتنا مفید ہے تو بچہ جس سے الفت ہو آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل چین ہو اور اس کے مرجانے پر ماں باپ صبر کریں (کتنا کچھ فائدہ دے گا اپنے ماں باپ کی سفارش کر کے ان کو بہشت میں لے جائے گا)

لَا تَنْزِلْ سُرَّةَ الْبَصْرَةِ۔ بصرے کے بیچ میں مت اترو۔

نَحْنُ قَوْمٌ مِّنْ سَرَارَةِ مَذْحِجٍ۔ ہم مذحج قبیلے کے شریف اور اچھے لوگوں میں سے ہیں عرب لوگ کہتے ہیں سَرَارَةُ الْوَادِيْ۔ یعنی جنگل کا بہترین اور اچھا حصہ۔

وَاللّٰہِ مَا نَجِدُ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ اِلَّا النِّکَاحَ وَ اِلَّا اسْتِسْرَارَ (حضرت عائشہؓ سے کسی نے متعہ کو پوچھا انھوں نے کہا) خدا کی قسم ہم تو اللہ کی کتاب میں دو ہی باتیں پاتے ہیں نکاح یا لونڈی رکھنا متعہ کا ذکر قرآن میں نہیں ہے)

شَیْءٌ سَرِیٌّ ۔ نفیس چیز۔

تَسَرَّرَتْ ۔ لونڈی بن گئی۔

سَرَارِیْ ۔ لونڈیاں یہ جمع ہے سُرِّیَّہ کی۔

فَاسْتَسَرَّنِیْ ۔ مجھکو لونڈی بنایا (خواص) بعضوں نے کہا یوں کہنا چاہئے تھا تَسَرَّرَنِیْ یا تَسَرَّانِیْ کیونکہ اِسْتَسَرَّنِیْ کا معنی یہ ہے مجھ سے بھید کی بات کہی۔

مَنْ کَانَتْ لَہٗ اِبِلٌ لَمْ یُؤَدِّ حَقَّھَا اَتَتْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ کَاَسَرِّ مَا کَانَتْ تَطَؤُہٗ بِاَخْفَافِھَا جس شخص کے پاس اونٹ ہوں اور وہ اُن کا حق ادا نہ کرے (اُن کی زکوٰۃ نہ دے) تو قیامت کے دن وہ خوب تندرستی اور موٹے تازے پنے کے ساتھ جیسے وہ دنیا میں تھے بن کر آئیں گے اُس کو اپنے پاؤں سے روندیں گے (یعنی دنیا میں جس وقت وہ خوب موٹے تازے چاق چست تھے ویسی حالت میں ہاں آئیں گے اپنے مالک کو روندیں گے مطلب یہ ہے موٹے تازے اونٹ بہت بھاری ہوتے ہیں۔ اور اُن کے روندنے سے سخت تکلیف ہوتی ہے بہ نسبت اس کے کہ دُبلے سوکھے ہلکے وزن کے اونٹ روندیں)

سِرُّ کُلِّ شَیْءٍ ۔ ہر چیز کا مغز گودا اُسی سے یہ نکلا ہے بعضوں نے کہا سرور سے (کیونکہ موٹے تازے جانوروں کو دیکھ کر آدمی خوش ہوتا ہے)

کَانَ یُحَدِّثُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَخِی السِّرَارِ ۔ حضرت عمرؓ آنحضرتؐ سے اس طرح باتیں کرتے جیسے کوئی بھید کی باتیں چپکے چپکے کہتا ہے (جب سے یہ آیت اُتری۔ لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ ۔ اس وقت سے حضرت عمرؓ نے ایسی آہستہ کلامی اختیار کی ورنہ آپ کی آواز بہت بلند تھی حضرت عمرؓ قرآن پر بڑے عمل کرنے والے تھے۔

لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ سِرًّا فَاِنَّ الْغَیْلَ یُدْرِکُ الْفَارِسَ فَیُدَعْثِرُہٗ مِنْ فَرَسِہٖ ۔ اپنی اولاد کا پوشیدہ خون مت کرو کیونکہ دودھ پلانے کے وقت جماع کرنے سے بچہ ضعیف ہو جاتا ہے اور یہ ضعف چھپا رہتا ہے بڑا ہو کر گھوڑے پر سے گر جاتا ہے (اور دشمن اس کو مار ڈالتا ہے گویا تم نے اس کا خون کیا یا تم دودھ پلانے کے زمانہ میں اُس کی ماں سے صحبت کرتے نہ بچہ ناتواں ہوتا نہ دشمن کے مقابلہ میں گھوڑے پر سے گر کر مارا جاتا

ثُمَّ فِتْنَۃُ السَّرَّاءِ ۔ پھر پوشیدہ فتنہ (جو اندر ہی اندر اسلام کی بیخ کنی کرے گا یعنی کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو ظاہر میں اسلام اور مسلمانوں کی ہمدردی کا دعویٰ کریں مگر باطن میں اسلام کی تباہی اور بربادی چاہیں گے۔ نہایہ میں ہے کہ سَرَّاء کنکریلا پتھریلا میدان اس صورت میں واقعہ حرّہ مراد ہوگا جو یزید کی حکومت میں ہوا اہل مدینہ قتل ہوئے حرم محترم کی بربادی ہوئی)

یَحْمَدُوْنَ اللّٰہَ فِی السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ خوشی اور رنج دونوں حالت میں اللہ تعالےٰ کی تعریف کرتے ہیں۔ اُس کا شکر بجا لاتے ہیں (ناشکری اور بے ادبی کا کوئی کلمہ زبان سے نہیں نکالتے)

یُجْعَلُ سَرِیْرَتِیْ خَیْرًا مِنْ عَلَانِیَتِیْ ۔ میرا باطن

۵۰ [illegible]

ظاہر سے اچھا کردے ہر آدمی کا قاعدہ ہے کہ لوگوں کی شرم و حیا سے ظاہر میں کوئی ایسا کام نہیں کرتا جس پر اُس کا عیب کیا جائے لیکن در پردہ بڑے کام کیا کرتا ہے تو ظاہر اچھا لیکن باطن خراب ہوتا ہے آپ نے یہ دعا فرمائی کہ باطن ظاہر سے بھی اچھا ہو تو ظاہر اور باطن دونوں عمدہ ہو گئے (اگلے اولیاء اللہ نے اسی پر عمل کیا ہے ظاہر کی درستگی پر انہوں نے اتنا خیال نہیں کیا نہ کسی کے کہنے سننے کی کچھ پرواہ کی مگر باطن کو اپنے پروردگار کے ساتھ صاف رکھا)

فَسَارَّهُ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ - اُس نے آنحضرتؐ سے چپکے چپکے بات کی (ایک منافق کے قتل کی اجازت چاہتا تھا آپ نے فرمایا اچھا اُس کو قتل کر ڈالو)

مَا يَسُرُّنِيْ اَنِّيْ شَهِدْتُ بَدْرًا بِالْعَقَبَةِ
اگر میں گھاٹی میں حاضر ہوتا (جس میں انصار نے آنحضرتؐ کی حمایت اور رفاقت کا اقرار و الق کیا تھا) تو مجھ کو بدر کی جنگ میں حاضر ہونے سے زیادہ خوشی ہوتی (حالانکہ بدر کی فضیلت بہت ہے مگر اُن کا یہ خیال ہو گا کہ بیعت عقبہ کی فضیلت اُس سے بھی زیادہ ہے - کیونکہ یہی بیعت اسلام کی قوت اور آنحضرتؐ کے ہجرت کی بنا تھی)

صَاحِبُ السِّرِّ - آنحضرتؐ کے رازدار (حذیفہ بن یمان رضؓ آنحضرتؐ نے اُن کو سترّہ منافقوں کے نام بتلائے تھے جو ظاہر میں مسلمان بنے ہوئے تھے یہ راز آپؐ نے حذیفہ کے سوا اور کسی پر فاش نہیں کیا تھا یہاں تک کہ حضرت عمر رضؓ نے اُن سے پوچھا کیا میرا نام تو اُن میں نہیں ہے انہوں نے کہا نہیں۔

تُسِرُّ اِلَيْهِ كَثِيْرًا - آپ اُن سے چپکے چپکے بہت باتیں کرتے ہیں۔

فَسَارَّ اِنْسَانًا - ایک آدمی سے سرگوشی کی۔

حَدَّثَنِيْ بِحَدِيْثٍ يُتَسَارُّ اِلَيْهِ - مجھ سے ایسی حدیث بیان کی جس کو سن کر خوشی ہوتی ہے۔

اَوَائِلُ السُّوَرِ اَسْرَارُ اللّٰهِ - سورتوں کے شروع میں جو حروف تہجی آئے ہیں (جیسے الٓمٓ، الٓرٰ، حٰمٓ وغیرہ) یہ اللہ کے بھید ہیں (اُس میں اور اُس کے پیغمبر کے درمیان اُن کا اصلی مطلب اللہ اور پیغمبر ہی کو معلوم ہے گو گمان اور اٹکل سے بعضے لوگوں نے اُن کی تفسیر بھی کی ہے۔

فَاَسَرَّ اِلَيَّ حَدِيْثًا لَا اُحَدِّثُ بِهٖ اَحَدًا - مجھ سے چپکے سے ایک بات کہی جو میں کسی سے بیان نہیں کروں گا۔

سَرِيْرٌ - تخت - پلنگ۔

سُرُرٌ اُس کی جمع ہے۔

مَا هٰذِهِ السَّرَائِرُ الَّتِيْ تُبْلٰى بِهَا الْعِبَادُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - یہ سرائر کیا ہیں جن سے بندے قیامت کے دن آزمائے جائیں گے (جس کا ذکر اس آیت میں ہے يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ فرمایا سرائر تمہارے اعمال ہیں نماز، زکوٰۃ، روزہ وضو، غسل، جنابت اور ہر ایک فرض اللہ کا (اُن کا آزمانا یہ ہے کہ شرائط اور آداب اور خلوص کے ساتھ اُن کو ادا کیا یا نہیں)

لَا تُسَارَّ اَحَدًا فِيْ مَجْلِسِكَ فَتَتَّهِمَهُمْ - مجلس میں کسی سے سرگوشی نہ کر لوگ تجھ پر تہمت کریں گے (کیا کیا گمان کریں گے۔

هٰذَا مِنْ سِرِّ آلِ مُحَمَّدٍ - یہ تو حضرت محمدؐ کی آل کا بھید ہے (جو اور لوگوں کو معلوم نہیں ہے)

سَرِيْرَةٌ - طبیعت طینت۔

سَرَائِر۔ اُس کی جمع ہے اور سِرٌّ بھید اُس کی جمع اَسْرَار ہے

سَارِيَةٌ۔ ستون، اور ایک شخص کا نام ہے جو حضرت عمرؓ کی خلافت میں لشکر اسلام کا سردار ہو کر گیا تھا۔

يَا سَارِيَةُ الْجَبَلَ الْجَبَلَ۔ اے ساریہ دیکھ پہاڑ کا خیال رکھ (اُدھر دشمن چھپے ہوئے ہیں یہ حضرت عمرؓ نے مدینہ میں کہا اور ساریہ نے جو صدہا کوس کے فاصلہ پر میدان جنگ میں تھے آپ کی آواز سُن لی یہ حضرت عمرؓ کی کرامت تھی)

وَلَوْ كَانَ خَلْفَ سَارِيَةٍ۔ اگرچہ ایک ستون کی آڑ میں ہو۔

أُقِيمَتْ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوَارِي مِنْ جُذُوعِ النَّخْلِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں کھجور کے تنوں کے ستون کھڑے کئے گئے حَنَّتْ سَارِيَةٌ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ۔ مسجد کا ایک ستون رونے کی سی آواز نکالنے لگا جب منبر بن گیا اور آپ نے اُس ستون پر سہارا دے کر کھڑا ہونا چھوڑ دیا تو وہ آپ کی مفارقت سے رونے لگا۔

الْمُسْتَسِرُّونَ بِدِينِكَ۔ تیرے دین کو چھپانے والے۔

هَيْهَاتَ أَنْ أُنَوِّرَ بِسَبَبِكُمَا أَسْرَارَ الْعَدْلِ أَوْ أُقِيمَ اعْوِجَاجَ الْحَقِّ۔ یہ دور ہے بعید ہے کہ میں تمہاری وجہ سے انصاف کے بھید روشن کروں یا حق بات میں جو کجی آگئی ہے اس کو سیدھا کروں۔

مَسَرَّةٌ۔ خوشی اور شادمانی

مَاءُ الْوُضُوءِ مَا يَسُرُّنِي بِذٰلِكَ مَالٌ كَثِيرٌ۔ وضو کا پانی۔ اگر اُس کے بدلے مجھکو بہت سا مال ملے تو اتنی خوشی نہ ہو۔

وَيَقَعُ الْإِمَامُ مَسْرُورًا۔ امام نانول کٹے ہوئے پیدا ہوتے ہیں (یعنی ماں کے پیٹ سے)

سُرَّةٌ۔ ناف توندی۔

سَرْطٌ۔ نگل جانا۔

سِرَاط راہ جیسے صِرَاط اور زِرَاط ہے

سُرَاطِي۔ کھاؤ

سَرَطَان۔ کیکڑا اور ایک بُرج کا نام ہے بارہ بُرجوں میں سے۔

سَرْعٌ یا سُرْعَةٌ۔ جلدی شتابی جیسے مُسَارَعَةٌ ہے۔

إِسْرَاعٌ۔ جلدی کرنا۔

سَرْعٌ۔ ہری شاخ

فَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ۔ جلد باز لوگ، تو مسجد سے نکل گئے (سلام پھیرتے ہی)

فَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ وَأَخِفَّاؤُهُمْ۔ جلد باز اور ہلکے پھلکے لوگ نکل گئے (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ نماز میں کسی مصلحت یا ضرورت سے کلام کر سکتے ہیں بعضوں نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ یہ حدیث اس وقت کی ہے جب نماز میں کلام کی ممانعت نہیں ہوئی تھی۔ اہلحدیث کہتے ہیں یہ کہاں سے معلوم ہوا بات یہ ہے کہ نادانستہ یا بھولے سے کوئی نماز میں کلام کرے یا یہ سمجھ کر نماز تمام ہو گئی تو اس کی نماز نہیں جاتی ذوالیدین کو یہ معلوم نہ ہو گا کہ نماز میں کلام کرنا منع ہے اور آنحضرتؐ نے جو کلام کیا وہ یہ سمجھ کر میں نماز پوری کر چکا ہوں دوسرے صحابہ نے جو آپ کے سوال کا جواب ہاں کہکر دیا۔ انہوں نے پیغمبر کی بات کا جواب دیا جس سے نماز نہیں جاتی)

فَكَانَتْ سُرْعَتِي أَنْ أُدْرِكَ الصَّلٰوةَ مَعَ رَسُوْلِ

اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم - میں اس کی جلدی
کرتا کہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز پالوں (مطلب
یہ ہے کہ سحری صبح کے قریب کھاتا یہاں تک کہ نماز
کا وقت قریب آجاتا اور خیال ہوتا کہیں جماعت
کی نماز فوت نہ ہوجائے) یہ سحری سنت کے موافق
ہے نہ وہ جو ہمارے ملک کے جاہل لوگ کیا کرتے
ہیں کہ آدھی رات سے یا دو بجے پر سحری کھالیتے ہیں
یا تین بجے پر ہندوستان کے اکثر شہروں میں سحری
کا وقت چار بجے سے ساڑھے چار بجے تک سنت
کے موافق ہے۔

كَانَ الْأَذَانُ سُرْعَةً - جیسے نماز کی تکبیر جلدی
ہوتی ہے (ایسا نہ ہو جماعت فوت ہوجائے)
مطلب یہ ہے کہ فجر کی سنتوں میں چھوٹی سورتیں پڑھنا
چاہیے۔ آنحضرت ﷺ اُن میں کافرون اور اخلاص
پڑھتے تھے اور حنفیوں نے جو اُن میں تطویل قرأت
مستحب رکھی ہے یہ اُن کی غفلت ہے احادیث سے

مَسَارِيعُ فِي الْحُرُوبِ - لڑائی میں جلدی کرنیوالے
یہ جمع ہے مِسْرَاعٌ کی یعنی بہت جلدی کرنیوالا
کاموں میں۔

كَانَ عُنُقُهُ أَسَارِيعُ الذَّهَبِ - آپ کی گردن
کیا تھی گویا سونے کے منکے تھے یہ جمع ہے أَسْرُوعٌ
یا يُسْرُوعٌ کی یعنی ٹکڑا نکلا ہوا۔

كَانَ عَلٰى صَدْرِهِ الْحَسَنُ أَوِ الْحُسَيْنُ
فَبَالَ فَرَأَيْتُ بَوْلَهُ أَسَارِيعَ - آنحضرت ﷺ
کے سینہ مبارک پر امام حسن یا امام حسین ؑ تھے
انہوں نے پیشاب کردیا میں نے دیکھا اُن کے
پیشاب میں لکیریں تھیں (کبھی ادھر دھار مارتے
کبھی اُدھر)

فَلَمْ نَخْدَ بِهِمْ بَيْنَ سُرُوعَتَيْنِ وَمَالَ بِهِمْ
عَنْ سَنَنِ الطَّرِيقِ - وہ اُن کو دو ریت کے
ٹیلوں کے بیچ میں لے گئے اور سیدھے راستہ
سے ایک طرف مڑ گئے اُن کو لے کر۔

مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ - میں
دیکھتی ہوں آپ کی جو خواہش ہوتی ہے اللہ تعالیٰ
اس کو جلد پورا کردیتا ہے (آپ سے اوپر تخفیف
کرتا ہے اور کشادگی اور آسانی)

مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَسْرَعَ فِي مِشْيَتِهِ مِنْهُ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - میں نے آنحضرت ﷺ سے
زیادہ جلد چلنے والا کوئی نہیں دیکھا یعنی آپ
جلدی جلدی قدم اوٹھاتے تھے لیکن اطمینان اور
وقار کے ساتھ یہ نہیں کہ کود کر یا اکڑ کر دوسری
روایت میں جو ہے کہ آپ کی چال نرم اور سلیس
تھی یہ اس کے خلاف نہیں ہے اسی طرح یہ حدیث
کہ جلدی چلنا مومن کی رونق دور کرتا ہے۔ اس سے
یہ مراد ہے کہ اترا کر یا کود پھاند کر اضطراب کے ساتھ
چلنا۔

يَرُدُّ مُتَسَرِّعُهُمْ عَلٰى قَاعِدِهِمْ - اُن کی فوج کی
ٹکڑی جو جلدی کرکے آگے بڑھ جاتی ہے (اور
لوٹ کماتی ہے اس میں پیچھے رہنے والوں کو بھی
حصہ دیتی ہے (یعنی کل لشکر میں لوٹ کا مال برابر
تقسیم ہوتا ہے یہ نہیں کہ آگے کی ٹکڑی ہی سب
مارے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ گھر بیٹھنے والوں
کا بھی حصہ اس میں لگایا جاتا ہے)

وَسَرْعَانَ مَا تَفَرَّقَ بَيْنَنَا وَإِلَى اللّٰهِ أَشْكُو - حضرت
علی ؓ نے حضرت فاطمہ ؓ کے انتقال کے بعد کہا
کیا جلدی ہم دونوں میں جدائی ہوگئی میں اللہ تعالیٰ سے
اپنا شکوہ کرتا ہوں۔

سُرْعَانَ بحرکات ثلثہ (دونوں) اسم فعل ہے بمعنی

سَرَعٌ یعنی جلدی کی

سَرَعٌ ۔ انگور کے خوشے اُن کی جڑوں سمیت کھا جانا

سَرْغٌ ۔ ایک گاؤں ہے وادیٔ تبوک میں اور انگور کی ڈالی کو بھی کہتے ہیں۔

حَتّٰی اِذَا کَانَ بِسَرْغٍ ۔ جب آپ سرغ میں پہنچے (جو مدینہ سے تیرہ منزل ہے)

سَرَفٌ ۔ درخت کے پتے کھا جانا بہت دودھ پلا کر بچہ کو خراب کرنا۔

سَرَفٌ ۔ غفلت کرنا جہالت حد سے بڑھ جانا خطا نادانی۔

اِسْرَافٌ ۔ مال لٹانا۔ بُرے کاموں میں خرچ کرنا

فَاِنَّ بِهَا سَرْحَةً لَمْ تُعْبَلْ وَلَمْ تُسْرَفْ ۔ وہاں ایک درخت ہے جس کے پتے نہیں گرائے گئے اور نہ اُس میں کیڑا لگا یہ سُرْفَہ سے نکلا ہے وہ ایک چھوٹا کیڑا ہے جو درخت میں سوراخ کر کے اپنا مکان بناتا ہے اُس کی جڑ کھاتا رہتا ہے یہاں تک کہ درخت سوکھ جاتا ہے اُس کیڑے کا سر کالا ہوتا ہے باقی حصہ بدن سرخ۔

اَصْنَعُ مِنْ سُرْفَةٍ ۔ سرفہ سے زیادہ کاریگر ہے

اَرْضٌ سَرِفَةٌ ۔ جس زمین پہ کیڑے بہت ہوں مترجم کہتا ہے وقار آباد میں میرا ایک باغ آموں کا ہے اس کیڑے نے بڑے بڑے نقصان پہنچائے عمدہ عمدہ آموں کے درختوں کو جب وہ پھل لانے لگے اس کیڑے نے سکھا دیا۔

اِنَّ لِلَّحْمِ سَرَفًا كَسَرَفِ الْخَمْرِ ۔ گوشت کی لت پڑجاتی ہے جیسے شراب کی پھر بغیر گوشت کے اُس سے کھانا ہی نہیں کھایا جاتا اور گوشت سے صبر کرنا مشکل ہو جاتا ہے (جیسے شرابی آدمی کو بغیر شراب پیئے چین نہیں آتا) عرب لوگ کہتے ہیں۔

مُهْجَلٌ سَرِفُ الْفُؤَادِ غفلت شعار آدمی یعنی جس کا دل غافل ہو

سَرِفُ الْعَقْلِ کم عقل نادان بعضوں نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جیسے شرابی کا اکثر پیسہ شراب میں جاتا ہے ایسا ہی گوشت خوار کا گوشت میں یہ اسراف سے نکلا ہے جس کا معنی اوپر بیان ہوا اور بہت حدیثوں میں یہ لفظ آیا ہے۔ اسکا معنی گناہ بہت کرنا۔

اَسْرَفَ عَلٰی نَفْسِهٖ ۔ اپنے نفس پر اسراف کیا یعنی ظلم گناہوں کے مرتکب ہو کر۔

اَرَدْتُكُمْ فَسَرَفْتُكُمْ ۔ میں نے تمہارا قصد کیا لیکن خطا ہو گئی (تم تک نہ پہنچ سکا)

اِنَّهٗ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ بِسَرِفَ ۔ آنحضرت ؐ نے ام المومنین میمونہ سے سرف میں نکاح کیا (جو عبداللہ بن عباس کی خالہ تھیں سرف ایک مقام کا نام ہے مکہ سے دس میل یا کم وبیش) مجمع البحرین میں ہے کہ اسراف حرام کھانا یا جو کام اللہ کی رضامندی کا ہے اُس میں خرچ نہ کرکے دوسرے کاموں میں مال کا خرچ کرنا۔ علماء نے کہا ہے کہ اگر لاکھوں، کروڑوں روپیہ اللہ کی راہ میں اٹھائے تو وہ اسراف نہیں ہے لیکن ایک پیسہ بھی ناجائز اور حرام کام میں اُٹھانا اسراف میں داخل ہے۔

لِلْمُسْرِفِ ثَلٰثُ عَلَامَاتٍ يَأْكُلُ مَا لَيْسَ لَهٗ وَيَلْبَسُ مَا لَيْسَ لَهٗ وَيَشْتَرِيْ مَا لَيْسَ لَهٗ ۔ مسرف (فضول خرچ لوٹیرا) اُس کی تین نشانیاں ہیں۔ ایک تو یہ کہ جو کھانا اُس کو سزاوار نہیں وہ کھائے (حیثیت تو دال روٹی کی ہے۔ لیکن پلاؤ قورمہ متنجن روز اڑائے) دوسرے جو

پہناوا اُس کو لائق نہیں وہ پہنے (مقدور تو کھادی اور مخمل پہننے کا ہے لیکن شال دوشالے زربفت کمخواب پہنے) تیسرے جس چیز کا خریدنا اُس کو شایاں نہیں وہ خرید لے (خواہ مخواہ بن ضرورت جو چیز عمدہ دیکھے اس کو مول لے لے یہ نہ سوچے کہ دام کہاں سے لاؤں گا۔

اِنَّ لِلّٰہِ مَلَکًا یَّکْتُبُ سَرَفَ الْوُضُوْءِ کَمَا یَکْتُبُ عُدْوَانَہٗ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جو وضو میں اسراف کو لکھتا رہتا ہے (بے ضرورت پانی بہانے کو تین بار سے زیادہ کسی عضو کے دھونے کو) جیسے اُس کی زیادتی اور ظلم (یعنی گناہ کو) لکھتا ہے مجمع البحرین میں ہے کہ بعض علماء نے اِس کے یہ معنی کئے ہیں کہ اہل سنت کی طرح بجائے پاؤں پر مسح کرنے کے پاؤں دھوتا ہے۔

مترجم کہتا ہے یہ معنی بالکل غلط ہے اس لئے کہ پاؤں کا دھونا بہت سی حدیثوں میں آنحضرت ؐ سے ثابت ہے اور صحابہ کا اُس پر اتفاق ہو مگر ایک شاذ روایت ابن عباس سے یہ ہے کہ مسح کرنا۔ حافظ ابن حجر نے کہا ابن عباس سے بھی اُن کا رجوع اس قول سے منقول ہے اور وضو کوئی ایسا کام نہ تھا جو شاذ و نادر کیا جاتا بلکہ روزانہ کئی بار ہوتا رہتا تو صحابہ نے آنحضرت ؐ کا وضو میں پاؤں دھونا دیکھا ہوگا اور اُسی کو اختیار کیا۔ جمہور اہل سنت کا یہی قول ہے مگر علامہ ابن جریر طبری اور شیخ محی الدین بن عربی ؒ نے یہ کہا ہے۔ کہ نمازی کو اختیار ہے چاہے وضو میں پاؤں دھوئے چاہے مسح کرے اور عکرمہ اور چند تابعین سے بھی مسح منقول ہے

لَوْ قُتِلَ فِی الْحُسَیْنِ اَھْلُ الْاَرْضِ مَا کَانَ سَرَفًا۔ اگر امام حسین ؑ کے خون بدل ساری زمین کے لوگ قتل کئے جائیں تو یہ اسراف نہ ہوگا (آپ کا خون ساری دنیا کے خون سے بڑھ کر محترم ہے)

لَیْسَ لِاَھْلِ سَرِفَ مُتْعَۃٌ۔ جو لوگ سرف کے رہنے والے ہیں (جو مکہ سے دس میل ہے) اُن کو تمتع کرنا جائز نہیں ہے کس لئے کہ وہ آفاقی نہیں ہیں مکہ والے ہیں اور مکہ والوں کو تمتع جائز نہیں (یعنی حج میں)

اِسْرَافِیْل۔ وہ فرشتے جو صور لئے کھڑے ہیں قیامت کے قریب پھونکیں گے

سَرَقٌ یا سَرِقٌ یا سَرِقَۃٌ یا سَرِقَانٌ تبدیل جائے بہ نیت فاسد یا محفوظ مال کا چپکے سے لے لینا چرانا۔

وَاُرِیْتُکِ یَحْمِلُکِ الْمَلَکُ فِیْ سَرَقَۃٍ مِّنْ حَرِیْرٍ (آنحضرت ؐ نے حضرت عائشہ ؓ سے فرمایا میں نے دیکھا فرشتہ تجھکو ایک ریشمی کپڑے کے ٹکڑے میں اُٹھا کر لایا ہے (اور کہتا ہے یہ آپ کی بی بی ہے آنحضرت ؐ کو حضرت عائشہ ؓ کی صورت خواب میں دکھائی گئی یہ قصہ نبوت سے پہلے کا ہے یا اُس کے بعد کا)

سَرَقَۃ۔ عمدہ ریشمی کپڑا اُس کی جمع سَرَق ہے

اُھْدِیَ اِلَیْہِ سَرَقَۃٌ مِّنْ حَرِیْرٍ۔ ریشم کپڑے کا ایک ٹکڑا آپ کو تحفہ بھیجا گیا

رَاَیْتُ کَاَنَّ بِیَدِیْ سَرَقَۃً مِّنْ حَرِیْرٍ۔ میں نے (خواب میں) دیکھا جیسے میرے ہاتھ میں عمدہ ریشمی کپڑے کا ٹکڑا ہے۔

اِذَا بِعْتُمُ السَّرَقَ فَلَا تَشْتَرُوْہُ۔ جب تم ریشم

کپڑوں کو اُدھار بیچو تو پھر (نقد قیمت پر اُس سے
کم کو) اُن کو نہ خریدو (یہ عبد اللہ بن عباس نے
کہا جب اُن کو خبر پہنچی کہ بعضے لوگ ریشمی کپڑے
اُدھار پر بیچ ڈالتے ہیں پھر اُس سے کم قیمت دیکر
نقد خرید کر لیتے ہیں یہ بیع عینہ ہے جس کو سود خواروں
نے ایجاد کیا ہے اور اکثر علما نے اُس کو حرام
یا مکروہ کہا ہے)

اِنَّ سَائِلاً سَأَلَهٗ عَنْ سَرَقِ الْحَرِيْرِ فَقَالَ
هَلَّا قُلْتَ شُقَقَ الْحَرِيْرِ۔ ایک شخص نے اُن
سے پوچھا ریشمی کپڑوں کو انہوں نے کہا تو نے۔
شُقَقَ الْحَرِيْرِ کیوں نہیں کہا اُس کے بھی وہی
معنی ہیں جو سَرَقَ الْحَرِيْرِ کے ہیں مگر فرق یہ ہے
کہ شقق سفید رنگ کے ریشمی پارچوں کو کہتے ہیں۔

مَا تَخَافُ عَلٰی مَطِيَّتِهَا السَّرَقَ۔ تم اُس کی
اونٹنیوں پر چوری کا ڈر نہیں رکھتے۔

تَسْتَرِقُ الْجِنُّ السَّمْعَ۔ جن کیا کرتے ہیں چوری
سے کوئی بات سن آتے ہیں (جو فرشتے آپس میں کرتے
ہیں اگر اُن کو خبر ہو جاتی ہے تو آگ کے کوڑے سے
جن صاحب کی خبر لیتے ہیں)

قَطَعَ فِی السَّرَقِ۔ چوری میں ہاتھ کاٹا۔

اَسْوَءُ السَّرِقَةِ۔ سب سے بدتر چوری نماز میں
چوری ہے (یعنی ارکان نماز کو اچھی طرح اطمینان اور
آہستگی سے ادا نہ کرنا بدتر اس واسطے ہوئی کہ دنیا
کا مال چرانے میں خیر چور کو کچھ فائدہ تو ہو جاتا ہے
مگر نماز کی چوری میں عذاب کے سوا کوئی فائدہ نہیں
ہے۔

فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ۔ اس کا بھائی
بھی ایک دفعہ پہلے چوری کر چکا ہے۔ (پیغمبر چوری
نہیں کرتے بات یہ ہوئی تھی کہ حضرت یوسف ع نے
لڑکپن میں سونے کی ایک مورت کو چھپا دیا تھا۔
جس کو لوگ پوجا کرتے تھے اُن کا مطلب اُن
مشرکوں کو الزام دینا تھا)۔

اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ وَذَكَرَ مِنْهَا السَّرِقَةَ
سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچے رہو
اُن میں آپ نے چوری کا بھی ذکر کیا۔

اِذَا سَرَقَ اَحَدٌ شَيْئًا اسْتُرِقَّ بِهٖ۔ بنی اسرائیل
میں یہ دستور تھا کہ جب کوئی چوری کرتا تو وہ مالک مال
کا غلام بنا دیا جاتا کہتے ہیں کہ حضرت یوسف ع کی
پھوپھی نے جو اُن کو بہت چاہتی تھیں اُن کی کمر میں ایک
کمر پٹہ چپکے سے باندھ دیا جب حضرت یعقوب ع
اُن کو لے گئے تو پھوپھی آئیں اور کمر بند کی تلاش کی
وہ حضرت یوسف کی کمر پر نکلا انہوں نے کہا
اِس نے چوری کی اور حسب قاعدۂ مروجہ یوسف
کو وہ لے گئیں۔

مَا سَرَقُوْا وَمَا كَذَبَ يُوْسُفُ۔ یوسف کے
بھائیوں نے چوری نہیں کی تھی اور حضرت یوسف
نے بھی جھوٹ نہیں کہا (انہوں نے کہا تم چور
ہو اُن کا مطلب یہ تھا کہ تم نے باپ سے چرا کر
یوسف کو بیچ ڈالا یہ بھی ایک چوری تھی)۔

مجمع البحرین میں ہے کہ سارق چور اُس کو کہیں گے
جو چھپ کر آئے اگر علانیہ کسی کا مال چھین لے تو اس
کو مختلس اور مستلب اور منتہب کہیں گے۔

يَلْبَسُوْنَ السَّرَقَ وَالدِّيْبَاجَ ریشمی کپڑا
باریک اور موٹا پہنیں گے۔

سُرَاقَة ابْنِ مَالِكٍ مشہور صحابی ہیں جنہوں
نے ہجرت کے سفر میں آنحضرت ص کا تعاقب
کیا تھا۔

اِسْتِرَاقُ السَّمْعِ۔ چوری سے سنکر کوئی بات

اُڑا لینا۔
سَرْدٌ۔ ایک کلمہ ہے جس سے کُتّے کو ڈانٹتے ہیں۔ کہتے ہیں سَرْمًا سَرْمًا جیسے ہندی میں دُت دُت کہتے ہیں

سُرْمَان۔ ایک کپڑا ہے اور زنبور

لَا یَذْهَبُ اَمْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا عَلٰی رَجُلٍ وَاسِعِ السَّرْمِ ضَخْمِ الْبُلْعُوْمِ۔ اس امّت کا کام خراب نہ ہوگا مگر ایسے شخص کے ہاتھ پر جس کی جائے براز کشادہ اور حلق بڑا ہوگا (یعنے بہت کھانیوالا بہت ہگنے والا ہوگا) (شاید معاویہ مراد ہوں کیونکہ وہ بہت پُرخوار تھے کہتے ہیں سو طرح کے کھانے اُن کے دسترخوان پر رکھے جاتے اور وہ کھاتے کھاتے یہ کہتے کہ پیٹ تو نہیں بھرا لیکن میں چباتے چباتے تھک گیا اور آنحضرتؐ نے اُن کی نسبت یہ فرمایا اللہ اُس کا پیٹ نہ بھرے۔ انہوں نے ہی مسلمانوں کو آپس میں لڑایا ہزارہا بہادران اسلام کا خون کرایا جو اگر زندہ رہتے تو تمام کفرستان کو دارالاسلام کر دیتے اسلام کا سارا کام انہوں ہی نے خراب کیا۔

سُرْمٌ۔ پائخانہ کا مقام یعنی معاء مستقیم کا کنارہ۔

تَسْرِیْمٌ۔ کاٹنا۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

تَسَرُّمٌ۔ ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔

اِنَّمَا یَفْعَلُ هٰذَا مَنْ اَوْسَعُ سُرْمًا مِّنْكَ یہ کام اُس کا ہے جس کی جائے براز تم سے زیادہ کشادہ ہو۔ (یعنی تم سے زیادہ خرچ کرتا ہو تم سے زیادہ مالدار ہو)

سَرْمَدٌ۔ ہمیشہ رہنے والا۔ لمبا دراز۔

جَوَّابُ لَیْلٍ سَرْمَدًا۔ لمبی رات کو سفر کرنے والا۔

سَرْمَدِیٌّ۔ جس کی ابتدا۔ انتہا نہ ہو جیسے پروردگار یعنی ازلی اور ابدی۔

سَرْوٌ یا سَرْیٌ۔ انڈے دینا کھول دینا گرا دینا بامروّت ہونا جیسے سَرَاوَةٌ اور سَرَاءٌ ہے

تَسَرِّیْ۔ بامروت بننا جماع کیلئے لونڈی رکھنا۔

یَرُدُّ مُتَسَرِّیْهِمْ عَلٰی قَاعِدِهِمْ۔ اُن میں جو کوئی سَرِیَّہ کے ساتھ جائے وہ بیٹھنے والوں کو لوٹ کا مال لاکر دیتا ہے (یعنی اُن کو بھی تقسیم میں شریک کر لیتا ہے یہ نہیں کہ سب کا سب آپ ہی مار لے)

سَرِیَّہ۔ لشکر کا ایک ٹکڑا چار سو آدمیوں تک اُس کی جمع سرایا یہ نام اس لئے ہوا۔ کہ اُس میں فوج کے چیدہ اور عمدہ لوگ ہوتے ہیں بعضوں نے کہا۔ اِس وجہ سے کہ وہ پوشیدہ جاتا ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے اِس لئے کہ پوشیدہ سر ہے مضاعف اور یہ معتل ہے۔

لَا یَسِیْرُ بِالسَّرِیَّةِ۔ وہ فوج کے ساتھ خود نہیں نکلتے (آپ گھر میں بیٹھے رہتے ہیں اوروں کو لڑنے کے لئے بھیجدیتے ہیں) بعضوں نے معنے یہ ہے کہ ہم سے اچھا برتاؤ نہیں کرتے ہیں۔

فَنَكَحْتُ بَعْدَهٗ سَرِیًّا۔ میں نے اُس کے بعد ایک اور شریف یا سخی بامروت شخص سے نکاح کیا۔

سَرِیٌّ۔ شریف سردار اُس کی جمع سَرَاۃٌ

اَلْیَوْمَ تُسَرُّوْنَ (آنحضرتؐ نے اُحد کے

اپنے اصحاب سے فرمایا) آج تمہارے سردار مارے جائیں گے (ایسا ہی ہوا حضرت حمزہ شہید ہوئے)

لَمَّا حَضَرَ بَنِیْ شَیْبَانَ وَکَلَّمَ سَرَاتَھُمْ۔ جب آپ بنی شیبان کے قبیلے کے پاس آئے اور اُن کے رئیسوں شریفوں سے گفتگو کی نہایہ میں ہے کہ سراۃ کی جمع پھر سروات آتی ہے۔

قَدِ افْتَرَقَ مَلَاؤُھُمْ وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُھُمْ۔ اُن کی جماعت میں پھوٹ پڑ گئی اور اُن کے شریف اور سردار لوگ مارے گئے

وَکَانَ مِنْ سَرَاتِھِمْ۔ وہ اُن کے شریف لوگوں میں سے تھا۔

وَاُمَّھَاتُھُمْ بَنَاتُ سَرَوَاتِ الْجِنِّ۔ اُن کی مائیں جنوں کی شرفا کی بیٹیاں ہیں (شریف جنوں کی بیٹیاں)

وَھَانَ عَلٰی سَرَاۃِ بَنِیْ لُؤَیٍّ۔ لؤی کی اولاد میں جو شریف اور سردار ہیں اُن پر آسان ہوا (بویرہ کا جلا دینا لؤی آنحضرت ؐ کے جد اعلیٰ تھے)۔

حَرِیْقٌ بِالْبُوَیْرَۃِ مُسْتَطِیْرٌ۔ بویرہ میں آگ لگا دینا جو چاروں طرف پھیل ہوئی تھی (اس کا بیان کتاب الباء میں گذر چکا ہے)

فَاِنَّ سَعْدًا لَا یَسِیْرُ بِالسَّرِیَّۃِ وَلَا یَقْسِمُ بِالسَّوِیَّۃِ وَلَا یَعْدِلُ فِی الْقَضِیَّۃِ (جب تم ہم کو قسم دیتے ہو تو سچی بات تو یہ ہے) کہ سعد بن ابی وقاص ؓ فوج کے ساتھ خود نہیں نکلتے (یعنی بزدلے اور نامرد ہیں) اور مال کو برابر انصاف کے ساتھ تقسیم نہیں کرتے اور جب کوئی مقدمہ آتا ہے تو عدل نہیں کرتے (اس طرح ایک شخص نے سعد بن ابی وقاص کی حضرت عمرؓ سے شکایت کی انہوں نے اُس کے جواب میں تین بددعائیں اُس کو دیں جو قبول ہوئیں آنحضرت ؐ نے فرمایا تھا سعد مستجاب الدعوۃ ہیں)

یَضَعُ عَرْشَہٗ عَلَی الْمَاءِ ثُمَّ یَبْعَثُ سَرَایَاہُ۔ شیطان اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے پھر اپنی فوج کی ٹکڑیاں (لوگوں کو بہکانے کے لئے) روانہ کرتا ہے۔

اَرٰی السَّرْوَ فِیْکُمْ مُتَرَبِّعًا۔ میں دیکھتا ہوں شرافت تم میں جمی ہوئی ہے (چار زانو بیٹھی ہے)

لَئِنْ بَقِیْتُ اِلٰی قَابِلٍ لَیَاْتِیَنَّ الرَّاعِیَ بِسَرْوِ حِمْیَرَ حَقُّہٗ لَمْ یَعْرَقْ جَبِیْنُہٗ فِیْہِ۔ اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو ایک چرواہا حمیر قبیلے کے محلہ میں جاکر اپنا حق لے لیگا (اُس کی پیشانی پر پسینہ تک نہیں آنے کا)

سَرْو۔ اُس مقام کو بھی کہتے ہیں جو پہاڑ کے نشیب میں ہو اور وادی سے بلند ہو۔

سَرْو۔ حمیر قبیلہ کے محلہ کا نام ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حمیر قبیلہ کے لوگ جو بڑے سخت اور ظالم ہیں اُن کو میں ایسا نرم کردوں گا کہ ایک چرواہا اپنا حق اُن سے بے تکلف لے لیگا یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے سبحان اللہ ایسا منتظم اور بارعب اور جفاکش اور عادل اور انصاف پرور سردار کہاں پیدا ہوتا ہے یا اللہ پھر مسلمانوں کو ایک سردار حضرت عمر کا سا عنایت فرما جو ظالموں و پاجیوں کی سرکوبی کرے اور مظلوموں کو نجات دلائے

مترجم:۔ کہتا ہے مکاڈو شاہ جاپان نے پچاس سال کے عرصہ میں اپنے ملک کو یورپ والوں کے ہمسر کر دیا اور روس ایسی قوی اور زوردار

سلطنت پر فتح پائی یہ خبر سنکر ایک عرب صاحب نے یوں دعا کی اللہم اجعل لنا ملکا مثل مکا ذ مجھ کو ہنسی آگئی۔

فَصَعِدُوْا سَرْوًا۔ پہاڑ کے ایک اوتار پر چڑھے (یعنی نشیبی حصہ پر)

لَيَأْتِيَنَّ الرَّاعِيْ بِسَرَوَاتِ حِمْيَرَ۔ ایک چرواہا حمیر قبیلے کے بڑے رستوں میں جائیگا۔

سَرَوَات۔ جمع ہے سَرَاة کی

سَرَاةُ الطَّرِيْقِ۔ بڑا رستہ اور اُس کا درمیانی حصہ

لَيْسَ لِلنِّسَاءِ سَرَوَاتُ الطُّرُقِ۔ عورتوں کو بیچ سڑک میں رستوں کے درمیانی حصوں میں نہ چلنا چاہیئے (بلکہ رستہ کے ایک کنارے پر تاکہ مردوں سے مڈبھیڑ نہ ہو)

فَمَسَحَ سَرَاةَ الْبَعِيْرِ وَذِفْرَاهُ۔ اونٹ کی پشت پر (درمیانی حصہ پر بدن کے ہاتھ پھیرا اور اس کے دونوں کانوں پر)

كَانَ إِذَا الْتَاثَتْ رَاحِلَةُ أَحَدِنَا طَعَنَ بِالسَّرْوَةِ فِيْ ضَبْعِهَا۔ جب ہم میں سے کسی کا اونٹ چلنے میں دیر کرتا تو ایک چھوٹی انی (پیکان) اُس کے بازو پر کونچتا (تاکہ جلد چلے)

إِنَّ الْوَلِيْدَ بْنَ الْمُغِيْرَةِ مَرَّ بِهٖ فَأَشَارَ إِلٰى قَدَمِهٖ فَأَصَابَتْهُ سَرْوَةٌ فَجَعَلَ يَضْرِبُ سَاقَهٗ حَتّٰى مَاتَ۔ ولید بن مغیرہ آنحضرت ؐ کے سامنے سے گذرا آپ نے اُس کے پاؤں کی طرف اشارہ کیا اُس کے پاؤں میں تیر کی انی (نوک) لگی وہ اپنی پنڈلی پر مارتے مارتے مرگیا

الْحَسَا يَسْرُوْ عَنْ فُؤَادِ السَّقِيْمِ۔ حریرہ بیمار کے دل کو تسکین دیتا ہے (اُس کا رنج اور غم دور کرتا ہے)

فَإِذَا مَطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ (جب ابر آتا تو آنحضرت ؐ گھبراتے آپ کو ڈر ہوتا کہیں اُس میں عذاب نہ ہو) پھر جب برسنے لگتا تو آپ کی گھبراہٹ جاتی رہتی۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔

سَرَوْتُ الثَّوْبَ اور سَرَيْتُهٗ میں نے کپڑا کھولا کپڑا ہٹایا

يَشْتَرِطُ صَاحِبُ الْأَرْضِ عَلَى الْمُسَاقِيْ خَمَّ الْعَيْنِ وَسَرْوَ الشِّرْبِ۔ زمین کا مالک کاشتکار سے یہ شرط کر سکتا ہے کہ پانی کا چشمہ اور سینچنے کی نالیاں صاف کرتا رہے (اُن میں کوڑا کچرا بھر کر بند نہ ہو جائیں)

مَا السُّرٰى يَا جَابِرُ۔ جابر تو رات کے وقت چلتا ہوا کیسے آیا (تیرا کیا مطلب ہے)

مَا أَسْرَيْنَا۔ ہم نے رات کو نہیں چلایا یا اسرا سے ہے بمعنی رات کو لے جانا رات کو چلانا۔

سَرٰى يَسْرِيْ سُرًى سُرْيَةً سِرْيَةً سِرَايَةً سَرَيَانًا مَسْرًى۔ رات کو چلنا یا اکثر حصہ میں رات کے چلنا اثر کرنا سرایت کرنا۔

سُرِيَ عَنْهُ۔ اُس کا غصہ جاتا رہا یا رنج یا جو حالت اُس پر طاری تھی مثلاً بیہوشی وغیرہ اُس سے افاقہ ہوا

سَرَّيْتُ عَنْ قَلْبِهٖ۔ میں نے اُس کے دل کا رنج دور کیا۔

قُرَيْشٌ تَسْأَلُنِيْ عَنْ مَسْرَايَ۔ قریش کے لوگ پوچھتے ہیں میں کہاں جاؤں گا

ثُمَّ تَبْرُزُوْنَ صَبِيْحَةَ سَارِيَةٍ۔ پھر جس رات کو پانی برسے گا اُس کی صبح کو تم نمود ہو گے (ظاہر ہو گے)

سَارِيَة۔ وہ ابر جو رات کو برستا ہے۔ گویا

ع ۵ یعنی جس نے مساقاۃ کی ہو زمین پیداوار کے ایک حصہ پر یعنی بٹائی پر لی ہو ۱۲ منہ سلمہ ربہ۔

رات کا مسافر ہے۔
تَنفِی الرِّیَاحُ القَذَی عَنہُ وَاَفرَطَہُ
مِن صَوبِ سَارِیَۃٍ بِیضٌ یَعَالِیلُ
ہوائیں اُس پر سے کوڑا کچرا صاف کر دیتی ہیں اور
رات کو برسنے والے ابر اور سفید سفید تہ بر تہ
بادلوں کے بھاؤنے اُس کو بھر دیا۔
نُھِیَ اَن یُصَلّٰی بَینَ السَّوَارِی۔ جماعت میں
ستونوں کے بیچ میں نماز پڑھنے سے آپ ﷺ نے
منع فرمایا (کیونکہ ستونوں کے درمیان صف جڑ
نہیں سکتی)
صَلّٰی بَینَ السَّارِیَتَینِ اللَّتَینِ عَن یَّسَارِہٖ
آنحضرت ﷺ نے کعبہ کے اندر اُن دونوں ستونوں
کے درمیان نماز پڑھی جو اندر جانیوالے کے بائیں
ہاتھ کے طرف رہتے ہیں
اِبتَدَرُوا السَّوَارِیَ۔ ستونوں کی طرف لپکے
یُکرَہُ لِلرَّجُلِ السَّرِیِّ اَن یَّحمِلَ الشَّیٔ
الدَّنِیَّ۔ شریف آدمی کے لئے یہ زیبا نہیں
ہے کہ حقیر چیز اٹھائے۔
مَثَلُ الصَّلٰوۃِ فِیکُم کَمَثَلِ السَّرِیِّ عَلٰی
بَابِ اَحَدِکُم یَخرُجُ اِلَیہِ الیَومَ وَاللَّیلَۃَ
یَغتَسِلُ مِنہُ خَمسَ مَرَّاتٍ۔ نماز کی مثال
تم میں ایسی ہے جیسے کسی کے دروازے پر پانی
کی نہر بہتی ہو وہ ہر دن، رات، پانچ بار اُس میں
غسل کرے (اُس کے بدن پر میل کچیل نہیں رہنے
کا اسی طرح پنج وقتہ نماز پڑھنے سے گناہ دور
ہوجاتے ہیں)۔
اَللّٰھُمَّ انصُر جُیُوشَ المُسلِمِینَ وَسَرَایَاھُم
وَمُرَابِطِیھِم۔ یا اللہ مسلمانوں کے لشکروں کی
مدد کر اور اُن کے ٹکڑیوں کی (جو آگے بڑھ کر
جاتی ہیں) اور مورچہ پر جمنے والوں کی (جو دشمن کو
تاکتے رہتے ہیں)۔
سَرَی الجُرحُ اِلَی النَّفسِ۔ زخم جان تک سرایت
کر گیا (یعنی مار ڈالا)
سَروَلَۃٌ۔ پائجامہ پہننا یا پہنانا
تَسَروُلٌ۔ پائجامہ پہننا۔
اِنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ لَبِسَ السَّرَاوِیلَ
آنحضرت ﷺ نے پائجامہ پہنا (کہتے ہیں یہ روایت
غلط ہے صرف اتنا ثابت ہے کہ آپ نے ایک
پاجامہ چار درم کو خریدا)
رَحِمَ اللّٰہُ المُسَروِلَاتِ۔ اللہ تعالیٰ اُن
عورتوں پر رحم کرے جو پاجامہ پہنتی ہیں (پاجامہ
میں بہ نسبت ساڑی اور لہنگہ کے ستر خوب ہوتا
ہے گو ساڑی اور لہنگہ بھی پہننا منع نہیں ہے۔
حَمَامَۃٌ مُسَروَلَۃٌ۔ پاموز کبوتر (جس کے
پاؤں پر پر ہوتے ہیں)
فَرَسٌ مُسَروَلٌ۔ وہ گھوڑا جس کی سفیدی بازو
اور رانوں سے بڑھ گئی ہو۔

بَابُ السِّینِ مَعَ الطَّاءِ

سَطحٌ۔ بچھانا۔ پھیلانا، گرا دینا، لٹا دینا، برابر کرنا،
بچہ کو ماں کے ساتھ چھوڑ دینا۔
تَسَطُّحٌ۔ برابر ہوجانا، چت لیٹ جانا
فَضَرَبَت اِحدٰھُمَا الاُخرٰی بِمِسطَحٍ۔ ایک
عورت نے دوسری عورت کو خیمہ کی لکڑی سے مارا۔
فَاِذَا ھُمَا بِامرَأَۃٍ بَینَ سَطِیحَتَینِ۔ یکا یک
ہی ایک عورت دکھلائی دی دو پکھالوں کے
بیچ میں بیٹھی تھی۔
لَحِقَنِی عَامِرٌ بِالسَّطِیحَۃِ۔ عامر ایک

مشک لیکر میرے پاس پہنچا۔

اَلصَّلٰوۃُ فِی السُّطُوحِ ۔ چھتوں پر نماز پڑھنا (یعنی سقف پر)

أَطْعِمْهُمْ وَأَنَا أَسْطَحُ لَكَ ۔ تو اُن کو یعنی بچوں کو کھانا کھلا میں کھانا پھیلاتا ہوں (تاکہ ٹھنڈا ہو جائے)

سَطِيحٌ ۔ ایک مشہور کاہن تھا کہتے ہیں اُس کے بدن میں سر کے سوا کوئی ہڈی نہ تھی لوگ اُس کو لپیٹ کر اونٹ پر ڈال لیتے تین سو برس اُس کی عمر ہوئی۔

مِسْطَحُ بن اثاثہ ابو بکر صدیق کے رشتہ دار جو حضرت عائشہ رضؓ پر تہمت کرنے میں شریک تھے آخر اُن کو بھی حد قذف لگائی گئی۔

سَطَحْتُ الْقَبْرَ ۔ میں نے قبر کو برابر کر دیا۔

سَطْرٌ ۔ لکھنا، گرا دینا، کاٹنا۔

لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُسَيْطِرٍ ۔ تو مجھ پر مسلط نہیں ہے (یعنی غالب اور حاکم)

إِنَّكَ وَاللهِ مَا تُسَطِّرُ عَلَيَّ بِشَيْءٍ (اشعث نے امام حسن بصریؒ سے قرآن کی کوئی آیت پوچھی انہوں نے کہا) قسم خدا کی تو مجھ کو دھوکا نہیں دے سکتا کوئی بات نہیں بنا سکتا ۔ یہ سَطَرَ فُلَانٌ عَلَى فُلَانٍ سے ماخوذ ہے یعنی اُس نے فلاں شخص پر جھوٹی ملمع دار باتیں بنائیں۔

أَسَاطِيرُ اور سُطُورٌ مزخرف اور واہی باتیں کہانیاں قصے افسانے یہ أُسْطُورَةٌ کی جمع ہے یعنی وہ جھوٹی بات جو اگلے لوگوں نے کہی یا لکھی ہے۔

كَانَ الْبَيْتُ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ سَطْرَيْنِ ۔ خانہ کعبہ کے چھ ستون تھے دو قطاروں میں (ایک ایک میں تین ستون ایک روایت میں شَطْرَيْنِ ہے یعنی دو حصوں میں قاضی نے کہا یہ وہم ہے۔

مِسْطَرٌ ۔ عرف میں سطروں کا کاغذ۔

سَطْعٌ یا سَطِيعٌ ۔ اونچا ہونا، پھیلنا، تالی بجانا، چوٹ اوڑ کر آنا۔

سَطَعٌ ۔ گردن لمبی ہونا۔ ہاتھ پر ہاتھ مارنا۔ آواز

سَطِيعٌ لمبا۔

مِسْطَعٌ ۔ فصیح

فِي عُنُقِهِ سَطَعٌ ۔ اُس کی گردن لمبی ہے

كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا يَهِيدَنَّكُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ کھاؤ اور پیو (یعنی رمضان کی راتوں میں) اور تم کو وہ پو جو پہلی مرتبہ پھوٹتی ہے اوپر چڑھ آتی ہے نہ گھبرائے (یعنی صبح کاذب سے جو لمبی سفید دھاری اخیر رات میں آسمان پر نمودار ہوتی ہے گھبرا کر اپنا کھانا پانی مت چھوڑو جب تک صبح صادق نہ ہو)

كُلُوا وَاشْرَبُوا مَا دَامَ الضَّوْءُ سَاطِعًا ۔ جب تک روشنی لمبی رہے (آسمان کے بیچ میں بھیڑیے کے دُم کی طرح) تو کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ چوڑی روشنی صبح کی نمود ہو (آسمان کے کنارے کی طرف)

إِذَا انْشَقَّ مَعْمُودٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعٌ ۔ جب صبح کی مشہور روشنی (پو) پھوٹے)

بُرْهَانٌ سَاطِعٌ ۔ چمکتی روشن دلیل۔

اَلنُّورُ السَّاطِعُ ۔ بلند روشنی۔

سَطْمٌ ۔ بند کرنا موندنا جیسے رَدْمٌ اور سَدْمٌ ہے

مَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ فَلَا يَأْخُذَنَّهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ بِسِطَامٍ مِنَ النَّارِ جس شخص کو اُس کے بھائی کا کوئی حق میں دلا دوں (یعنی سچا سمجھ کر دیندار مقدمہ جیسے عدالت میں جھوٹا شخص بھی جھوٹ شہادت دلیل کر کے جیت جاتا ہے) تو وہ اس کو نہ لے یہ سمجھے کہ میرے فیصلے

وجہ سے اُس کو اپنے بھائی کا حق دبا لینا درست ہو گیا، (کیونکہ میں اُس کو آگ جلنے اور سلگنے کا چنا دلاتا ہوں (قیامت کے دن وہ اُس سے اپنے اوپر آگ روشن کرے گا) دوزخ میں جلے گا معلوم ہوا کہ آنحضرت ؐ کو بھی علم غیب نہ تھا جب تک اللہ تعالیٰ آپ کو خبر نہ دیتا آپ غیب سے ناواقف رہتے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ قاضی کے فیصلہ سے حرام چیز حلال نہیں ہو جاتی اور حنفیہ کا رد ہوا جو کہتے ہیں قاضی کی قضا ظاہرا اور باطنًا دونوں طرح نافذ ہو جاتی ہے جب آنحضرت ؐ کے قضا اور فیصلہ سے حرام چیز حلال نہ ہوئی تو اور کسی قاضی جو پور کی کیا حقیقت ہے؟

سِطَامٌ اور سَطْمٌ تلوار کی دھار کو بھی کہتے ہیں

اَلْعَرَبُ سِطَامُ النَّاسِ عرب لوگ آدمیوں کے تلوار کے دھار ہیں (یعنی تیزی اور حدت اور شوکت اور شجاعت اور بہادری میں سب قوموں سے بڑھ کر ہیں)

سَطَعَتْ اَرْوَاحُهُمْ۔ اُن کی بوئیں ناک تک اُڑ کر۔

طَةٌ۔ اصل میں وُسْطٌ تھا جیسے عِدَّۃٌ اصل میں وَعْدٌ تھا اُس کا اصلی مقام کتاب الواو ہے یہاں لفظ کی مناسبت سے اس کو ذکر کیا ہے۔

فَقَامَتْ اِمْرَاَۃٌ مِّنْ سِطَةِ النِّسَاءِ۔ ایک عورت جو حسب نسب میں بیچ کی تھی (یعنی نہ بہت اعلیٰ نہ بہت ادنیٰ) وہ کھڑی ہوئی

كَانَ لَهُ مِنَ السِّطَةِ فِي الْعَشِيْرَةِ۔ حضرت علی سارے کنبے (بنی ہاشم میں) بڑے اعتبار والے تھے (باوقار اور باتمکین صاحب عزت اور شرافت اور عظمت)

طِنٌ۔ خبیث جیسے شاطن ہے یا اُسْطُوَانَۃٌ ستون

جانور کا پاؤں عضو تناسل، اَسَاطِيْنُ سردار اور عمائد جیسے سَلَاطِيْنُ بادشاہ جَبَلٌ اُسْطُوَانٌ۔ اونچا پہاڑ۔

سَطْوٌ اور سَطْوَۃٌ حملہ کرنا کودنا سخت پکڑنا بہت ہونا بچہ کا نطفہ پیٹ میں سے نکال لینا دور دور قدم رکھنا۔

مُسَاطَاۃٌ سختی کرنا۔

مَسَاطِيْعُ۔ وہ گھوڑا جو الف ہو۔

لَا بَاْسَ اَنْ يَّسْطُوَ الرَّجُلُ عَلَى الْمَرْاَةِ اِذَا لَمْ تُوْجَدْ اِمْرَاَۃٌ تُعَالِجُهَا وَخِيْفَ عَلَيْهَا (امام حسن بصری رح نے کہا) کچھ قباحت نہیں اگر مرد (ڈاکٹر یا حکیم) عورت کے پیٹ میں سے نطفہ یا بچہ نکال ڈالے جب کوئی عورت (لیڈی ڈاکٹر) نہ ہو جو اُس کا معالجہ کرے اور عورت کی جان کا ڈر ہو (تو ایسے ضرورت کے وقت ڈاکٹر کو غیر عورت کا دیکھنا یا اُس کا بدن چھونا درست ہے افسوس صد ہا مسلمان عورتیں زچگی کے عوارض میں مبتلا ہو کر جان کھوتی ہیں اور لیڈی ڈاکٹر نہ ملنے پر اُن کے عزیز اور رشتہ دار مرد ڈاکٹر سے علاج کرانا نازیبا اور باعث ننگ و عار سمجھتے ہیں۔ ہائے مسلمانوں کی بدقسمتی پارسیوں اور ہندوؤں میں لیڈی ڈاکٹر موجود ہیں مگر نہیں ہیں تو مسلمانوں میں یا اللہ تو مسلمانوں کی آنکھ کھول اور اُن کی عورات کو علوم اور فنون حاصل کرنے کی توفیق دے تاکہ وہ غیر اقوام کے محتاج نہ رہیں)

سَطَا عَلَيْهِ۔ اُس پر زور سے غالب ہوا، قہر کیا۔

اَمَا لَيَسْطُوَنَّ بِكُمْ سَطْوَۃً يَّتَحَدَّثُ بِهَا اَهْلُ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ (قریش کے لوگو دیکھو سمجھ رکھو یہ پیغمبر تم پر ایسا غلبہ کرے گا زور سے تم پر حکومت کرے گا جس کا پورب اور پچھم والے تذکرہ کرتے رہیں گے۔

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ سَطَوَاتِ اللَّيْلِ۔ اللہ کی پناہ (رات کے غلبوں سے (رات کو جو گناہ کئے جاتے ہیں اُن سے)

بَابُ السِّيْنِ مَعَ الْعَيْنِ

سَعْدٌ یا سُعُوْدٌ مبارک ہونا راس ہونا
سَعَادَةٌ۔ نیک بخت ہونا اُس کی ضد شَقَاوَةٌ ہے
مُسَاعَدَةٌ۔ موافقت کرنا، مدد کرنا جیسے اِسْعَادٌ ہے

لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ۔ حاضر ہوں تیری خدمت میں اور تیری عبادت کے ساتھ موافقت کرتا ہوں پھر موافقت لَا اِسْعَادَ وَلَا عَقْرَ فِي الْاِسْلَامِ اسلام کے دین میں ایک عورت کی مدد دوسری عورت کو نوحہ کرنے میں نہیں ہے (جاہلیت کے زمانہ میں عورتوں کا یہ قاعدہ تھا کہ ایک عورت میت پر نوحہ کرنے کو کھڑی ہوتی دوسری عورت اُس کی مدد کرتی پھر دوسری کے یہاں میت ہو جاتی تو یہ اُس کی مدد کرتی) اور نہ جانوروں کا قبر پر کاٹنا ہے (یہ بھی ایک جاہلیت کی رسم تھی مردے کی قبر پر اونٹوں کو نحر کرتے اور کہتے وہ زندگی میں ہماری مہمانی کیا کرتا ہم بھی اُس کا بدلہ قبر پر کرتے ہیں اکثر علماء نے اسی حدیث کی رو سے قبر پر لیجا کر جانور کو کاٹنا مکروہ رکھا ہے لیکن اگر صاحب قبر کی تعظیم کے لئے کاٹا جائے تب تو بالاتفاق وہ جانور مُردار اور حرام ہے۔

قَالَتْ لَهٗ اُمُّ عَطِيَّةَ اِنَّ فُلَانًا اَسْعَدَتْنِيْ فَاُرِيْدُ اَنْ اُسْعِدَهَا فَمَا قَالَ لَهَا شَيْئًا وَ فِيْ رِوَايَةٍ فَاذْهَبِيْ فَاَسْعِدِيْهَا ثُمَّ بَايِعِيْنِيْ۔ (ام عطیہ آنحضرتؐ کے پاس بیعت کرنے کے لئے آئیں بیعت میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ جاہلیت کے زمانہ کی طرح مردوں پر نوحہ نہ کریں) ام عطیہ نے کہا یا رسول اللہ فلانی عورت نے نوحہ کرنے میں میری مدد کی تھی میں بھی چاہتی ہوں اُس کی مدد کر دوں (تو اُس کا حق اتر جائے) یہ سنکر آنحضرتؐ نے سکوت فرمایا دوسری روایت میں یوں ہے آپ نے فرمایا اچھا جا اُس کی مدد کر کے پھر آ اور مجھے بیعت کر (کیونکہ بیعت کر کے پھر شرائط بیعت کو توڑنا بہت نازیبا ہے یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ جب نوحہ کرنا منع ہے تو آنحضرتؐ نے ام عطیہ کو اُس کی اجازت کیونکر دی اُس کا جواب یوں دیا ہے کہ یہ ایک خاص حکم تھا ام عطیہ کے لئے اور شارعؑ کو اختیار ہے کہ جس شخص کو چاہے اُس کو ایک عام قاعدے سے مستثنیٰ کر دے بعضوں نے کہا نوحہ حرام نہیں صرف مکروہ ہے اور آپ نے مکروہ کی اجازت اس وجہ سے دیدی کہ اُس میں مصلحت تھی یعنی ام عطیہ کا آئندہ کے لئے تمام گناہوں سے تائب ہونا اور اسلام میں داخل ہونا اور ایسی بڑی مصلحت کے لئے ایک امر مکروہ کی اجازت دینے میں قباحت نہیں بعضوں نے کہا یہ نوحہ شاید اُس قسم کا نہ ہوگا جو حرام ہے)

میں کہتا ہوں شیعہ امامیہ کے نزدیک نوحہ کرنا جائز ہے بلکہ امام حسینؑ پر نوحہ کرنا باعث ثواب اور اجر عظیم ہے تو نوحہ کی حرمت اختلافی ٹھہری اور چونکہ عورتیں ناسمجھ ہوتی ہیں آنحضرتؐ کو یہ خیال ہوا اگر میں اجازت نہ دوں تو شاید ام عطیہ ناراض ہو کر بیعت ہی نہ کرے اس لئے آپ نے اجازت دیدی اُس کے دل کی خوشی بھی ہو گئی اور آئندہ کے لئے تو یہ بھی اُس

ے کرلی واللہ اعلم)۔

سَاعِدُ اللّٰہِ اَشَدُّ وَمُوسَاہُ اَحَدُّ۔ اللہ کا ہاتھ بہت زور دار ہے اور اُس کا استرہ خوب تیز ہے اگر اُس کو جانور کا کان چیرنا پسند ہوتا تو اُسی طرح کان چرا ہوا پیدا کرتا اُس کو کیا مشکل تھا۔

کُنَّا نُکْرِی الْاَرْضَ بِمَا عَلَی السَّوَاقِیْ وَمَا سَعِدَ مِنَ الْمَاءِ فِیْهَا فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ۔ ہم کیا کرتے تھے زمین کو اُس پیداوار پر کرایہ پر دیتے جو نالیوں پر ہو اور جو خود آنے والے پانی سے پیدا ہو (بغیر ڈول سے سینچے ہوئے) تو آنحضرتؐ نے ہم کو اُس سے منع کیا کیونکہ اُسمیں جھگڑے پیدا ہونے کا اندیشہ ہے دوسرے یہ کہ دھوکہ ہے شاید اور کوئی پیداوار نہ ہو تو کرایہ لینے والے کی محنت بیکار جائے گی۔

کُنَّا نُزَارِعُ عَلَی السَّعِیْدِ۔ ہم اُس پیداوار پر بٹائی کیا کرتے تھے جو خود آنے والے پانی سے پیدا ہو۔

اُنْجُ سَعْدُ فَقَدْ قُتِلَ سَعِیْدٌ (حجاج نے اپنے خطبہ میں کہا) سعد تو ہی بچ جا سعید تو مارا گیا۔ (یہ ایک مثل ہے عرب لوگوں میں اُس کی اصل یوں ہے کہ ضبّہ نامی ایک شخص تھا اُس کے دو بیٹے تھے سعد اور سعید دونوں رات کو اپنے اونٹ ڈھونڈنے نکلے سعد تو لوٹ کر آیا لیکن سعید کا پتہ ہی نہیں لگا کہیں مرگیا یا مارا گیا۔ اب ضبّہ کا یہ حال ہوگیا جب وہ رات کو کوئی آدمی دیکھتا تو کہتا سعد ہے یا سعید پھر یہ مثل ہوگئی اُس مقام پر بولی جاتی ہے جہاں دو باتوں کو پوچھتے ہیں ایک اچھی ایک بری (یعنی اچھی خبر ہے یا بری)

یَهْتَزُّ کَاَنَّہٗ سَعْدَانَةٌ۔ وہ دوزخ سے اس طرح لہلہاتا نکلے گا گویا سعدانہ ہے (سعدانہ ایک کانٹے دار بوٹی ہے اونٹ اُس کے کھانے سے خوب موٹا تازہ ہوتا ہے)

مَرْعًی وَلَا کَالسَّعْدَانِ۔ چارہ اچھا ہے لیکن سعدان کا سا نہیں (یعنی ایسا عمدہ تو نہیں)

وَحَسَکَةٌ لَهَا شَوْکَةٌ تَکُوْنُ بِنَجْدٍ یُقَالُ لَهَا السَّعْدَانُ۔ پل صراط پر ایک گھوکھرو ہوگا سعدان کے کانٹے کی طرح جو نجد میں پیدا ہوتا ہے

اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَالِصًا۔ میری شفاعت کے لئے نصیبہ والا وہ شخص ہوگا جس نے دنیا میں لا الٰہ الا اللہ خلوص سے کہا ہوگا (یعنی موحّد ہوگا گو کیسا ہی گنہگار ہو اگر توحید میں خلل ہے تب اُس کو آپ کی شفاعت نصیب نہ ہوگی اور یہ بھی ضرور ہے کہ یہ توحید خلوص کے ساتھ ہو یعنے دل سے یقین کرکے خالص خدا کی رضامندی کے لئے نہ جان یا مال یا آبرو کے ڈر سے یا کسی کی خوشامد یا مروّت سے یا خالص توحید ہو اُس میں شرک کی بالکل آمیزش نہ ہو ہمارے زمانہ میں بہت لوگ ایسے ہیں جو اللہ کو ایک کہتے ہیں۔ لیکن پھر اُس کے ساتھ شرک کرتے ہیں ایسے لوگوں کو بھی شفاعت نصیب نہ ہوگی)

اُمِرَ لِسَعْدَیْنِ یَوْمَ خَیْبَرَ۔ آپؐ نے خیبر کے دن دونوں سعدوں کو بلایا (سعد بن معاذ اوسی اور سعد بن عبادہ خزرجی مگر سعد بن معاذ اوسی تو جنگ خیبر سے پہلے گذر گئے تھے اس صورت میں دوسرے سعد سے شاید سعد بن ابی وقاص مراد ہوں)

مَازِلْتُ أَقْطُرُ النَّاقَةَ حَتّٰى سَعِدْتُ میں
اونٹنی کا دودھ انگلیوں سے برابر دوہتا رہا یہاں
تک کہ میرے بانہہ میں درد ہوگیا۔
اِتَّخِذُوا السُّعْدَ لِأَسْنَانِكُمْ فَإِنَّهُ يُطَيِّبُ
الْفَمَ۔ سعد کوفی (ناگر موتھا) تم اپنے دانتوں
کے لئے رکھو (منجن میں ڈالو) اس سے منہ خوشبودار
ہوتا ہے۔
مَنِ اسْتَنْجٰى بِالسُّعْدِ بَعْدَ الْغَائِطِ۔ جو
شخص سُعد سے استنجا کرے پاخانہ کے بعد
(یعنی سُعد کے پانی سے) اس کو کوئی بیماری نہ ہوگی
اور بواسیر کے ریاح سے امن ہوگا
أَسْعَدُ۔ آنحضرتؐ کا خود تھا
فَأَصَرَّهُ عَلٰى سَاعِدِهِ۔ اس کو اپنی بانہہ پر پھرایا۔
سَاعِدُ الطَّائِرِ۔ پرندے کا پنکھ
بُنِيَ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ بِالسَّعِيْدَةِ وَالسَّمِيْطِ
آنحضرتؐ کی مسجد ڈیڑھ اینٹ اور ایک اینٹ
سے بنائی گئی
سُعَيْدِيَّة۔ ایک قسم کی یمنی چادریں جو سعید
بن عاص کی طرف منسوب ہیں۔
سَعْرٌ۔ سلگانا، پھیلانا، دوڑانا۔ جلانا، بھڑنا۔
سَاعُوْر۔ تنور
سُعْرَه۔ کھانسی ؎
؎ ابتدا۔ شروع
سَعِيْر۔ آگ یا آگ کی لپٹ
سُعُر۔ عذاب تکلیف
وَيْلُ أُمِّهِ مِسْعَرُ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهُ أَصْحَابٌ
اس کی ماں کی خرابی (مادر بخطا) یہ تو لڑائی کی آگ
بھڑکانے والا ہے اگر اس کے کچھ ساتھی ہوتے۔
سَعَّرْتُ النَّارَ یا سَعَرْتُ میں نے
آگ سلگائی۔
مِسْعَر۔ وہ لوہا جس سے آگ کو ہلاکر روشن
کرتے ہیں
وَأَمَّا هٰذَا الْحَيُّ مِنْ هَمْدَانَ فَأَنْجَادٌ بُسْلٌ
مَسَاعِيْرُ غَيْرُ عُزْلٍ۔ ہمدان کی شاخ کے لوگ تو
شریف بہادر ہیں لڑائی کے بھڑکانے والے
ہتھیار بند۔
وَلَا يَنَامُ النَّاسُ مِنْ سُعَارِهِ۔ لوگ
اس کے شر کے سبب سے سو نہیں سکتے
اصل میں سُعار آگ کی گرمی کو کہتے ہیں۔
أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ الشَّامَ وَهُوَ يَسْتَعِرُ طَاعُوْنًا
حضرت عمرؓ نے شام کے ملک میں اس وقت جانا
چاہا جب طاعون کی آگ وہاں بھڑک رہی تھی۔
(طاعون کی بہت شدت تھی جس کو انگریزی میں
بوبانک فیور اور پلیگ کہتے ہیں ہمارے زمانہ
میں بھی دس بارہ برس سے یہ بلا ممالک ہند میں
پھیلی ہے۔ اب تک بالکل رفع نہیں ہوئی)
إِضْرِبُوْا هَبْرًا وَارْمُوْا سَعْرًا۔ کاٹنے کی مار لگاؤ
اور جلدی جلدی تیر چلاؤ (یعنی دشمنوں کو جلدی تمام
کرو)
كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَحْشٌ فَإِذَا خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ أَسْعَرَنَا قَفْزًا
آنحضرتؐ کے پاس ایک جنگلی جانور تھا جب آپ
گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو ہم کو کود کود کر تھکا
مارتا اس کے پیچھے دوڑنا پڑتا اس کے پکڑنے کو
(اور جب آپ گھر میں تشریف لاتے تو خاموش
ہو کر ایک گوشہ میں بیٹھ جاتا) جنگلی جانور بھی آپ کا
ادب کرتے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جب آپ
جنگلی جانور گھر سے نکل جاتا۔

قَالُوْا سَعِّرْ لَنَا قَالَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ چیزوں کا نرخ مقرر کر دیجئے (غلہ گرانہ وغیرہ کا تاکہ بنئے بقال اُس سے کم نہ بیچیں) آپؐ نے فرمایا نرخ مقرر کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہے ارزانی اور گرانی اُس کے اختیار میں ہے۔ اس میں حکومت کو دخل نہ دینا چاہئے)۔

مَنَعَ مِنَ التَّسْعِيْرِ۔ آپؐ نے نرخ مقرر کرنے سے منع فرمایا (سبحان اللہ کیا حکیمانہ اور دانشمندانہ حکم ہے بعضے بیوقوف اگلے زمانہ کے حکام جب گرانی ہوتی تو رعایا پر رحم یا ہمدردی کر کے تاجروں کو مار پیٹ کر جبر اور ظلم کر کے زبردستی ایک نرخ مقرر کرا دیتے اُس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ تاجر لوگ مال لانا چھوڑ دیتے اور مال کا منگوانا بھی موقوف کر دیتے یا وہاں سے بھاگ جاتے اب کھانے کو ایک دانہ نہ ملتا اور سارا ملک تباہ ہو جاتا جن لوگوں نے قحط کا انتظام کیا ہے وہ اس امر کو بخوبی سمجھتے ہیں)۔

نَاقَةٌ مَسْعُوْرَةٌ۔ دیوانی سانڈنی۔

سِعْرٌ۔ نرخ

اَسْعَارٌ اُس کی جمع ہے جَبَلُ سَاعِيْرَ۔ وہ پہاڑ جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی تھی۔

سَعِيْرٌ۔ دوزخ کے ایک طبقہ کا نام ہے۔

سَعْسَعَةٌ۔ بکریوں کو سع سع کہہ کے بلانا، بڑھاپے سے گوشت کا تھل تھل کرنا، بوڑھا ہونا۔

اِنَّ الشَّهْرَ قَدْ تَسَعْسَعَ فَلَوْ صُمْنَا بَقِيَّتَهٗ۔ مہینا بڈھا ہو گیا یعنی ختم ہونے اور گذر جانے کے قریب آ گیا اب جتنا باقی ہے اُسی میں ہم روزے رکھ لیں ایک روایت میں تَشَعْشَعَ ہے شین معجمہ سے اُس کا ذکر آگے آئے گا۔

سَعْطٌ۔ ناک میں ڈالنا جیسے اِسْعَاطٌ ہے ناک پر مارنا۔

اِسْتِعَاطٌ۔ ناک میں ڈلوانا۔

اِنَّهٗ شَرِبَ الدَّوَاءَ وَاسْتَعَطَ۔ آنحضرتؐ نے دوا پی اور ناک میں ڈلوائی۔

سَعُوْطٌ۔ وہ دوا جو ناک میں ڈالی جائے

اِحْتَجَمَ وَاسْتَعَطَ۔ پچھنے لگوائے اور ناک میں دوا ڈالی۔

لَا يَجُوْزُ لِلصَّائِمِ اَنْ يَّتَسَعَّطَ۔ روزہ دار کو ناک میں دوا ڈالنا جائز نہیں (اسی طرح ناس لینا)۔

يُكْرَهُ السَّعُوْطُ لِلصَّائِمِ۔ روزہ دار کو ناک میں دوا ڈالنا مکروہ ہے۔

سَعْفٌ۔ مطلب پورا کرنا جیسے اِسْعَافٌ ہے

فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ يُسْعِفُنِيْ مَا اَسْعَفَهَا۔ فاطمہؓ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے جو اس کو پہنچے وہ مجھ کو پہنچتا ہے۔ (حضرت فاطمہ کو کوئی خوش کرے تو مجھ کو خوش کیا اُن کو ستائے تو مجھ کو ستایا)

رَاٰى جَارِيَةً فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ بِهَا سَعْفَةٌ آنحضرتؐ نے بی بی اُم سلمہ رضؓ کے گھر میں ایک چھوکری دیکھی اُس کے سر میں بالخورہ تھا۔

سَعْفَةٌ۔ وہ پھوڑے پھنسیاں جو بچوں کے سر پر نکلتی ہیں اُس سے بال جھڑ جاتے ہیں ایک روایت میں سُفْعَةٌ ہے۔ اُس کا ذکر آگے آئے گا۔

لَوْ ضَرَبُوْنَا حَتّٰى يَبْلُغُوْا بِنَا سَعَفَاتِ هَجَرَ اگر وہ ہم کو مارتے مارتے ہجر کے کھجور کے ڈالیوں تک ہٹا دیں (ہجر ایک مقام ہے شام کے ملک میں جو مدینے سے بہت دور ہے اور سَعَفَہ کھجور کی شاخ بعضوں نے کہا سوکھی شاخ کیونکہ تازی

شاخ کو شُطْبَہ کہتے ہیں)

کَرَبُهَا ذَهَبٌ وَّسَعَفُهَا كِسْوَةُ اَهْلِ الْجَنَّةِ بہشت میں کھجور کی جڑیں سونے کی ہیں اور اُس کی شاخیں (جس میں پتّے ہوتے ہیں بہشتیوں کی پوشاک ہیں)

يَتْبَعُ بِهَا سَعَفَ الْجِبَالِ - اُن کو لے کر پہاڑوں کے درختوں کی ڈالیوں میں نکل جائے گا (یعنی آبادی سے دور جنگلوں میں) ایک روایت میں سَعْفَ الْجِبَالِ ہے بہ سکون عین مگر لغت کی رو سے اُس کے معنے کچھ یہاں نہیں بن سکتے دوسری روایت میں شَعَفَ الْجِبَالِ ہے یعنی پہاڑوں کی چوٹیوں میں یہی صحیح ہے۔

لَاصَفَرَ وَلَاغُوْلَ وَلٰكِنِ السَّعَالِيْ - تیرہ تیزی اور غول اس کی کوئی حقیقت نہیں (یعنی صفر کے مہینے کو منحوس جاننا جیسے بعضی عورتوں کا خیال ہوتا ہے اسی طرح غول بیابانی کا ماننا جیسے عوام لوگ کہتے ہیں کہ وہ جنگل کا شیطان ہے جو مسافر کو رستہ بُھلا دیتا ہے رات کو چراغ کی طرح دور سے چمکتا ہے جب پاس جاؤ تو کچھ بھی نہیں یہ سب واہیات اور بے اصل خیالات ہیں) البتہ جنوں میں بعضے جادوگر ہوتے ہیں) جیسے آدمیوں میں ہوتے ہیں وہ نظر بندی کرتے ہیں اور خیالی اور وہمی صورتیں دکھلاتے ہیں زمانہ حال کے حکیموں نے یہ تحقیق کیا ہے کہ زمین میں بعضے مقاموں میں فاسفورسی مادّہ زیادہ ہوتا ہے اُس کا قاعدہ ہے کہ رات کو وہ چمکتا ہے قدیم زمانہ کے لوگ اُس کو غول سمجھتے اکثر قبرستانوں میں ہڈیوں کی وجہ سے یہ مادّہ زیادہ ہوتا ہے اور رات کو قبرستانوں میں روشنی معلوم ہوتی ہے دن کو غائب ہو جاتی ہے)

اَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ - آپ کو کھانسی آگئی رونے کی وجہ سے۔

سِعْلَاةٌ اور سِعْلَاءٌ خبیث جن سہیل نے کہا سِعْلَاةٌ وہ آسیب جو دن کو دکھلائی دیتا ہے اور غول وہ جو رات کو دکھلائی دیتا ہے اُس کی جمع سَعَالِيْ ہے جیسے اوپر مذکور ہوا بعضوں نے کہا سِعْلَاةٌ اور سِعْلِيْ اور سِعْلَاءٌ بھوتنی یعنی جن کا مادہ

سَعْمٌ - جلدی چلنا

مَسِيْلٌ مِّسْعَامٌ یا مُسْعَامٌ - جلدی بہنے والا نہیا

سَعْنٌ - چربی، خالص شراب جس میں پانی نہ ملا ہو

فَجُعِلَ فِيْ سُعْنٍ - وہ ایک مشک یا چھاگل میں ڈالا گیا بعضوں نے کہا سُعْنٌ جمع ہے سُعْنَة کی یعنی مشک یا چھاگل جو کھونٹی یا ڈال پر لٹکائی جاتی ہے - محیط میں ہے کہ سُعْنٌ وہ مشک جس کو بیچ میں سے کاٹ لیں اُس میں نبیذ بھگوتے ہیں وہ ڈول کی طرح ہو جاتی ہے اُس کی جمع سِعَنَةٌ ہے

سَعْنَةٌ مبارک میمون یا نامبارک منحوس

مَالَهٗ سَعْنَةٌ وَّلَامَعْنَةٌ اُس کے پاس کچھ نہیں ہے (محض قلاش ہے)

اِشْتَرَيْتُ سُعْنًا مُّطْبِقًا - میں نے ایک بڑا قدح (شاہ کاسہ) خریدا جس میں دودھ دوہا جاتا ہے

وَلَايَخْرُجُوْا سَعَانِيْنَ - سعانین کی عید نہ کریں (یہ نصاریٰ کی ایک عید ہے جو عید فصح سے ایک ہفتہ پہلے ہوتی ہے مشہور شَعَانِيْنَ ہے شین معجمہ سے یہ عبرانی لفظ ہے۔ شبعنا سے اخذ ہے یعنی ہم کو چھڑایا۔

سَعْوٌ یا سِعْوٌ رات کا ایک ٹکڑا۔

سُعُوْدٌ - شمع
سَعْيٌ - قصد کرنا، عمل
کرنا، کوشش کر
سِعَايَةٌ - چغل
لَامُسَاعَاةَ فِي
الْجَاهِلِيَّةِ فَقَدْ
دین میں مساعاۃ
کسب کرانا اُن
جاہلیت کے زما
کی لونڈی سے زنا
وارثوں سے ل
والے سے متعلق
یا لونڈی کے مالک
سَاعَتِ الْاَمَ
سَاعَاهَا فُلَانٌ
اِنَّهٗ اَتٰى فِيْ نِسَ
فَاَمَرَ بِاَوْلَادِهِ
يُسْتَرَقُّوْا - وہ
یا چند عورتوں کا
زمانہ میں خرچی کما
اُن کی اولاد کے
لگا کر اُن کے باپو
سے وہ پیدا ہو
جائے (وہ آزاد
تھی لیکن اکثر صحا
اُن کا مذہب یہ
کر بنائے زنا کسو
باطل ہے اور بچ
اور یہی حکم حدیث

سُعْوَةٌ - شمع

سَعْیٌ - قصد کرنا، عمل کرنا، چلنا، دوڑنا، زکوٰۃ وصول کرنا، کوشش کرنا، کمانا۔

سِعَایَۃٌ - چغل خوری۔

لَا مُسَاعَاۃَ فِی الْاِسْلَامِ وَمَنْ سَاعٰی فِی الْجَاہِلِیَّۃِ فَقَدْ لَحِقَ بِعَصَبَتِہٖ - اسلام کے دین میں مساعاۃ نہیں ہے۔ (یعنی لونڈیوں سے کسب کرانا اُن سے خرچی کموانا) اور جس نے جاہلیت کے زمانہ میں مساعات کی ہو (دوسرے کی لونڈی سے زنا کی اُس سے اولاد ہوئی) تو وہ لپنے وارثوں سے مل جائے گا اُس کا نسب زنا کرنے والے سے متعلق کر دیا جائے گا۔ نہ اُس لونڈی کر یا لونڈی کے مالک سے عرب لوگ کہتے ہیں۔

سَاعَتِ الْاَمَۃُ - یعنی لونڈی نے حرامکاری کی

سَاعَاھَا فُلَانٌ - فلاں شخص نے اُس سے زنا کی۔

اِنَّہٗ اُتِیَ فِیْ نِسَاءٍ اَوْ اِمَاءٍ سَاعَیْنَ فِی الْجَاہِلِیَّۃِ فَاَمَرَ بِاَوْلَادِھِنَّ اَنْ یُّقَوَّمُوْا عَلٰی اٰبَائِھِمْ وَلَا یُسْتَرَقُّوْا - حضرت عمرؓ کے پاس چند لونڈیوں یا چند عورتوں کا مقدمہ آیا جنہوں نے جاہلیت کے زمانہ میں خرچی کمائی تھی (حرامکاری کر کے) آپ نے اُن کی اولاد کے باب میں یہ حکم دیا کہ اُن کی قیمت لگا کر اُن کے باپوں سے لی جائے (جن کے نطفہ سے وہ پیدا ہوئے ہیں) اور اُن کو غلام نہ بنایا جائے (وہ آزاد رہیں گے یہ حضرت عمرؓ کی رائے تھی لیکن اکثر صحابہ نے اُس کے خلاف کہا ہے۔ اُن کا مذہب یہ ہے کہ جب اسلام کے زمانہ میں کر بنائے زنا کسی بچہ کا دعویٰ کیا جائے تو وہ دعویٰ باطل ہے اور بچہ اُس کا رہے گا جس کی لونڈی تھی اور یہی حکم حدیث کے موافق ہے)

اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاھِرِ الْحَجَرُ - اور اسی لئے انہوں نے معاویہ پر انکار کیا تھا جب معاویہ نے زیاد کا نسب ابو سفیان سے لگا دیا تھا اپنی حکومت کے زمانہ میں کیونکہ ابو سفیان نے زیاد کی ماں (سمیہ) سے زنا کی تھی اور زیاد اُسی کے نطفہ سے پیدا ہوا تھا تو درحقیقت ولد الزنا تھا اور اُس کے بیٹے عبید اللہ نے اپنے باپ کے ولد الزنا ہونے کو ثابت کر دیا۔

نہایہ میں ہے کہ اگر وطی جاہلیت کے زمانہ میں ہوئی ہو اور دعویٰ اسلام کے زمانہ میں تو اُس میں یہ اختلاف ہے لیکن اگر وطی اور دعویٰ دونوں اسلام کے زمانہ میں ہوں تو ایسا دعویٰ بالاتفاق باطل ہے وہ بچہ ماں کے مالک کی ملک رہے گا۔ اور زانی کو زنا کی سزا دی جائے گی۔

اِنَّ وَائِلًا یُسْتَسْعٰی وَیَتَرَفَّلُ عَلَی الْاَقْوَالِ - وائل کو زکوٰۃ کی تحصیلداری کا عہدہ دیا جاتا ہے اور وہ لوگوں پر سردار بنایا جاتا ہے۔

سَاعِیْ - زکوٰۃ کا تحصیلدار۔

وَلَتُتْرَکَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا یُسْعٰی عَلَیْھَا - جوان اونٹنی چھوڑ دی جائے گی کوئی اُس کی زکوٰۃ وصول کرنے والا نہ ہو گا یا کوئی اُس پر سوار ہو کر تجارت وغیرہ نہیں کرے گا (کیونکہ لوگ ایسے بے پرواہ ہوں گے کہ اُن کو روپیہ کمانے کی ضرورت نہ ہو گی)

اِذَا اُعْتِقَ بَعْضُ الْعَبْدِ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّہٗ مَالٌ اُسْتُسْعِیَ غَیْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَیْہِ - جب غلام کا ایک حصہ آزاد کر دیا جائے (مثلاً نصف یا ربع) اور اُس کے پاس مال نہ ہو (جو باقی حصہ کی قیمت اُس میں کر ادا کر سکے) تو اُس سے مزدوری کرائیں گے (وہ مزدوری باقی حصہ کی ادائی میں محسوب ہوتی

رہے گی، مگر طاقت سے زیادہ اُس کو تکلیف نہ دیگی
لَيَرُدَّنَّهُ عَلَىٰ سَاعِيهِ۔ اُن کا رئیس (یعنی سردار
جس کی رائے پر وہ چلتے ہیں) اُس کو پھیر دے گا۔
(جو شخص لوگوں کے کام کاج کا متولی ہو اُس کو ساعی
کہتے ہیں حدیث کا مطلب یہ ہے کہ میں عامل بنانے
میں کچھ تردد نہیں کرتا اگر وہ مسلمان ہے تو اُس کا دین
یعنی اسلام اُس کو سچائی اور امانتداری پر مجبور
کرے گا اور اگر کافر ہے مثلاً یہودی یا نصرانی
تو جو اُس کا رئیس اور سردار ہوگا وہ اُس کو تنبیہ
کرے گا اور اُس سے حق دلائے گا)
فَلَا تَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ۔ دیکھو نماز کے
لئے دوڑتے ہوئے مت آؤ بلکہ معمولی چال
سے چلتے ہوئے آؤ پھر جتنی نماز امام کے ساتھ
مل جائے وہ اُس کے ساتھ پڑھو اور جتنی رہ
جائے اُس کو امام کے سلام پھیرنے کے بعد ادا
کرلو اور قرآن شریف میں جو ہے۔ فَاسْعَوْا إِلَىٰ
ذِكْرِ اللّٰهِ۔ اُس کا معنی یہی ہے کہ اللہ کی یاد کی
طرف چلو یہ نہیں ہے کہ دوڑتے ہوئے آؤ۔ اللہ
کی یاد سے مراد خطبہ کا سننا ہے۔
مَنْ سَاعَاهَا فَاتَتْهُ۔ (دنیا کا عجب حال ہے
جو کوئی اُس کے لئے کوشش کرتا ہے رات دن
دنیا ہی کی دھن میں لگا رہتا ہے اُس کو نہیں ملتی)
اور جو کوئی اُس سے بے پرواہی کرتا ہے اُس
کے پاس ہاتھ جوڑتی ہوئی آتی ہے۔
مترجم کہتا ہے یہ جناب امیر علی مرتضیٰ کا قول
ہے اور بالکل صحیح ہے اور مجھ کو اس کا تجربہ ہو چکا
ہے میں نے کبھی دنیا کے لئے ویسی پیروی اور
کوشش نہیں کی جیسے دنیا دار کیا کرتے ہیں کہ
رات دن اُس کی ذکر میں لگے رہتے ہیں بلکہ کئی موقعوں
پر میں نے ایسی بے پروائی کی کہ دنیا داروں نے
اُس پر مجھ کو ملامت کی کہ ہاتھ میں آتی ہوئی چیز کو تم
نہیں لیتے دوسرے لوگ تو اُس کے لئے زمین آسمان
کے قلابے ملاتے ہیں مگر حق تعالیٰ کی قدرت دیکھئے
کہ جوں جوں میں نے بے پرواہی کی وہ وہ دنیا
میرے پاس آتی گئی یہاں تک کہ بڑے بڑے
پیروی کرنے والے حیران اور پریشان ہوگئے ہیں
اور ناحق کا حسد مجھ پر کر رہے ہیں کہ ان کو گھر بیٹھے
ایسی دولت کیوں ملتی جاتی ہے میں کیا کروں یہ حق تعالیٰ
کی دین ہے جس کو وہ چاہتا ہے دیتا ہے تم اسباب
میں غرق رہو اور میں مسبب الاسباب پر بھروسا کروں
وَلِلنَّاسِ فِيمَا يَعْشَقُونَ مَذَاهِبُ السَّاعِي
لِغَيْرِ رَشْدَةٍ۔ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی
بدخواہی کی نیت سے بادشاہ سے چغلی کھائے تاکہ
اُس کو ایذا پہونچے وہ حلال زادہ نہیں ہے حرامزادہ ہے
اَلسَّاعِي مُثَلِّثٌ۔ جو تحصیلدار ظالم اور چور اور
خائن ہو وہ تین کو تباہ کرتا ہے (ایک تو رعیت
کو دوسرے بادشاہ کو تیسرے خود اپنے کو رعیت
کی تباہی تو ظاہر ہے بادشاہ کو اس لئے کہ اس
نے ایسے ظالم اور چور کو رعیت پر مسلط کیا
ایمان عاملوں اور اہلکاروں کا وبال سارا اُس
وقت پر پڑتا ہے اُس سے قیامت کے
مواخذہ ہوگا خود اُس کی تباہی یہ بھی ظاہر ہے
ایک نہ ایک دن عتاب شاہی میں گرفتار ہوکر
خوار ہوگا اور آخرت کا عذاب تو رکھا ہی ہے
يَسْعَىٰ بِهَا أَدْنَاهُمْ۔ ایک ادنیٰ مسلمان بھی
دے سکتا ہے (اُس کی پناہ کو صحیح اپنی
اُس کا توڑنا درست نہیں)
لَيْسَ السَّعْيُ بَيْنَهُمَا بِسُنَّةٍ۔ صفا اور مروہ

کے بیچ میں جہاں دو سبز پتھر دونوں طرف نصب
ہیں دوڑنا سنت نہیں ہے (بلکہ معمولی چال سے
چلنا چاہیے)۔
اَلسَّاعِیْ عَلَی الْاَرْمِلَۃِ - بیواؤں کے لئے کوشش
کرنے والا (اُن کی پرورش کے لئے)
فَقَدِمَ عَلِیٌّ مِنْ سِعَایَتِہٖ - حضرت علی رضہ
تحصیلداری سے واپس آئے (شاید انہوں نے
للہ تحصیلداری کی خدمت ادا کی ہوگی۔ کیونکہ
بنی ہاشم کو زکوٰۃ کے مال میں سے کچھ لینا درست
نہیں ہے یا سعایت سے حکومت مراد ہے (یعنی
گورنری کی خدمت)
نَھٰی عَنِ السَّعْیِ (جب جماعت کھڑی ہو) تو آپ ؐ
نے اُس کی طرف دوڑنے سے منع فرمایا (کیونکہ
دوڑنے میں سانس پھول جاتی ہے تو نماز میں قرآن
کی قرات اور اذکار اچھی طرح ادا نہ ہوسکیں)۔
سَعٰی بِہٖ اِلَی الْوَالِیْ - حاکم سے اُس کی چغلی کھائے
سُعَاۃُ الصَّدَقَاتِ - زکوٰۃ کے تحصیل کرنیوالے۔
رُبَّ سَاعٍ لِقَاعِدٍ - بعضے آدمی کو بیٹھے بیٹھے
وہ بات حاصل ہوتی ہے جو پیروی کرنے والے کو۔

بَابُ السِّیْنِ مَعَ الْغَیْنِ

سَغْبٌ یا سُغُوْبٌ یا سَغَبٌ یا سَغَابَۃٌ یا مَسْغَبَۃٌ
بھوکا ہونا یا تکلیف زدہ ہونا بھوک کے ساتھ۔
اِسْغَابٌ - بھوکا ہونا۔
سَغَبٌ - پیاس۔
مُسْغَبٌ اور مُسْتَغَبٌ - جائز اور سزاوار شایاں
مَا اَطْعَمْتَہٗ اِذَا کَانَ سَاغِبًا - جب وہ بھوکا
تھا تو نے اُس کو کھانا نہیں کھلایا۔
اِنَّہٗ قَدِمَ خَیْبَرَ بِاَصْحَابِہٖ وَھُمْ مُسْغِبُوْنَ
آنحضرت ؐ اپنے اصحاب کے ساتھ خیبر میں جب
آئے تو وہ بھوکے تھے (یعنی آپ ؐ کے اصحاب اُن
کو کھانے کی احتیاج تھی)۔
سَغْسَغَۃٌ - چکنا کرنا، ہلانا، گاڑنا، پھرانا۔
وَصَنَعَ مِنْہُ ثَرِیْدَۃً ثُمَّ سَغْسَغَھَا اور اُس
سے ثرید بنایا (جو مشہور کھانا ہے روٹی کو شوربے
میں بھگو کر بناتے ہیں) پھر اُس کو خوب چکنا کیا (گھی یا
تیل ڈال کر) ایک روایت میں شَغْشَغَ ہے شین
معجمہ سے اَمَّا اَنَا فَاُسَغْسِغُہٗ فِیْ رَاسِیْ میں
تو اُس سے اپنے سر کو تازہ کرتا ہوں (یعنی چکنا
کرتا ہوں)۔
سَغِلٌ یا سَغْلٌ - پست قامت پتلے ہاتھ پاؤں والا
بدخلق دبلا۔
سَغْمٌ - جماع کرنا یا بغیر انزال کے دخول کرنا پھر نکال
لینا۔
تَسْغِیْمٌ - گھونٹ گھونٹ پلانا۔
سَغْنٌ - خراب غذا اُس کی جمع اُسْغَانٌ ہے۔

بَابُ السِّیْنِ مَعَ الْفَاءِ

سَفْتٌ - بہت پینا اور سیر ہونا۔
سِفْتٌ بمعنی زِفْتٌ ہے
مَسْفُوْتٌ - کم فائدے والی چیز۔
سُفْتَجَۃٌ ہنڈوی اُس کی جمع سَفَاتِجُ انگریزی میں منی آرڈر
ریا بل آف اکسچینج۔
سَفْجٌ زور سے چلنا۔
سَفْجَرٌ - چھوٹی چیزیں اُس کا مفرد نہیں آیا۔
سَفْحٌ - بہانا - پیٹنا، چھوڑ دینا۔
تَسْفِیْحٌ - بے فائدہ کام کرنا۔
مُسَافَحَۃٌ تَسَافُحٌ - زنا کرنا۔ بدکاری کرنا۔

اَوَّلُهٗ سِفَاحٌ وَّاٰخِرُهٗ نِكَاحٌ - پہلے تو بدکاری پھر اخیر میں نکاح (مطلب یہ ہے کہ ایک عورت سے مدت تک زنا کی پھر اُس سے نکاح کر لیا گو یہ جائز ہے مگر بعضے صحابہؓ نے اس کو مکروہ رکھا ہے اور بعضے علماء نے تو ایسی عورت سے نکاح ہی ناجائز رکھا ہے وہ کہتے ہیں جس عورت سے زنا کی اب اُس عورت سے نکاح کرنا حرام ہو گیا جب تک وہ توبہ نہ کرے اہلحدیث نے اسی کو اختیار کیا ہے)۔

دَمٌ مَّسْفُوْحٌ - بہتا ہوا خون۔

فَقُتِلَ عَلٰى رَاسِ الْمَاءِ حَتّٰى سَفَحَ الدَّمُ الْمَاءَ - اُس پانی پر اتنے لوگ مارے گئے کہ خون نے پانی کو بہا دیا (یعنی جب اُس تالاب یا حوض میں خون بہہ بہہ کر بھرنے لگا تو پانی چھلک گیا جیسے کٹورے میں پانی ہو اُس میں اوپر سے کوئی اور چیز ڈالیں تو پانی چھلک کر نکل جاتا ہے)۔

بِسَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ اس پہاڑ کے دامن میں یا عرض میں۔

سَفَّاحٌ - بہت بہانے والا اور پہلا خلیفہ عباسی ابوالعباس جو بڑا خون بہانے والا یعنی قاتل تھا (گریٹ ایسے شن) اور فصیح الکلام اور بہت دینے والا یکلام پر قادر۔

سَفِيْحٌ - موٹا کمبل

مَسْفُوْحٌ - جو کھیتی پیل پڑ گئی ہو۔

غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ - یہ شہوت بجھانے والے۔

سَفُّوْدٌ - سیخ یا لوہے کا بڑا جس پر گوشت بھونتے ہیں۔

سِفَادٌ - نر کا مادہ پر کودنا۔

تَسْفِيْدٌ - گوشت کا سفود پر چڑھانا۔

اِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ اِذَا نَزَلَ لِقَبْضِ رُوْحِ الْفَاجِرِ اَنْزَلَ مَعَهٗ سَفُّوْدًا مِّنْ نَّارٍ - موت کا فرشتہ جب بدکار کی جان قبض کرنے کو اُترتا ہے تو اپنے ساتھ ایک آگ کی سیخ بھی لاتا ہے (اُس میں اُس کی روح کو پروتا ہے معاذ اللہ)

تَعَلَّمُوْا مِنَ الْغُرَابِ ثَلٰثَ خِصَالٍ وَّعَدَّ مِنْهَا اِسْتِتَارَهٗ بِالسِّفَادِ - کوّے سے تین باتیں سیکھو اُن میں ایک یہ بات بیان کی کہ چھپ کر جفتی کرنا (کوّا لوگوں کے سامنے جماع نہیں کرتا یہاں تک کہ عرب میں مثل ہے۔ اَخْفٰى مِنْ سِفَادِ الْغُرَابِ۔ کوّے کی جفتی سے زیادہ پوشیدہ)۔

سَفَرٌ - مسافت طے کرنا یا کوچ کرنا یا کوچ کیلئے نکلنا

مَثَلُ الْمَاهِرِ بِالْقُرْاٰنِ مَثَلُ السَّفَرَةِ - جو شخص قرآن پڑھنے میں ماہر ہو (بے تکان پڑھے) اُس کی مثال اُن فرشتوں کی سی ہے جو لکھنے والے ہیں یہ سافر کی جمع ہے بمعنی کاتب اُسی سے ہے۔

بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ كِرَامٍ بَرَرَةٍ - یعنی لکھنے والے عزت دار نیک فرشتوں کے ہاتھوں میں بعضوں نے کہا سافر کا معنی رسول یعنی پیغامبر اصلاح کرنے والا یعنی لوگوں کی اصلاح اور بچاؤ کے لئے جو فرشتے اُترتے ہیں حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ قرآن کے ماہر کا درجہ اُس سے زیادہ ہے جو اٹک اٹک کر محنت اور مشقت سے پڑھتا ہو بعضوں نے اس کے برعکس کہا ہے۔

فِيْ اَوَّلِ سِفْرٍ پہلی کتاب میں سِفْر بکسرہ سین کتاب اَسْفَار اُس کی جمع ہے

اِذَا كُنَّا سَفَرًا اَوْ مُسَافِرِيْنَ - جب ہم مسافر ہوتے (یہ راوی کا شک ہے کہ سَفْر کہا یا مسافرین)

دونوں کا ایک معنی ہے)

سَفَرٌ جمع ہے سَافِرٌ کی یعنی سفر کرنے والا جیسے صَحْبٌ جمع ہے صَاحِبٌ کی

يَا أَهْلَ الْبَلَدِ صَلُّوا أَرْبَعًا فَإِنَّا سَفْرٌ آنحضرت نے فتح مکہ میں مکہ والوں سے سلام پھیر کر فرمایا) اے شہر والو تم چار رکعتیں پوری کرلو ہم لوگ مسافر ہیں (اس حدیث سے یہ نکلا کہ مقیم کی اقتدا مسافر کے پیچھے درست ہے اگر مسافر مقیم کی اقتدا کرے تو بعضے علما یہ کہتے ہیں کہ اُس کو امام کی متابعت اور نماز پوری کرنا لازم ہے لیکن محققین اہلحدیث کا یہ قول ہے کہ یہ امر اُس کے لئے مستحب ہے اور اگر دو رکعت کے بعد وہ سلام پھیر کر الگ ہو جائے تو بھی درست ہے) نہایہ میں ہے کہ پھر سَفْرٌ کی جمع اَسْفَارٌ آتی ہے۔

وَتُتْبِعُ أَسْفَارَهُمْ بِالْحِجَارَةِ حضرت لوط ع کی قوم میں سے جو لوگ سفر میں گئے ہوئے تھے (سدوم میں نہ تھے) اُن کے پیچھے پتھر لگائے گئے (وہ جہاں تھے وہیں اُن پر پتھراؤ ہوا اور ہلاک کئے گئے بھلا اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کوئی بچا سکتا ہے وہی بچائے تو بچائے)

أَسْفِرُوا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ صبح کو روشن کرو اُس میں اور زیادہ ثواب ہے (حنفیہ نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ صبح کی نماز اخیر وقت یعنی جب خوب روشنی ہو جائے پڑھنا مستحب ہے مگر یہ استدلال آنحضرت ص کے دائمی فعل سے غلط ہوتا ہے کیونکہ آپ ہمیشہ تاریکی میں صبح کی نماز پڑھا کرتے اور خلفائے راشدین اور دوسرے صحابہ کرام بھی ایسا ہی کرتے رہے اور یہ امر محال معلوم ہوتا ہے کہ جس میں زیادہ ثواب ہو اُس کو آپ ہمیشہ ترک کریں نہایہ میں ہے کہ آنحضرت ص نے جب صحابہ کو صبح کی نماز تاریکی میں پڑھنے کا حکم دیا تو بعضے لوگ غلطی سے صبح کاذب ہی کے وقت پڑھنے لگے اس لئے فرمایا کہ صبح کو روشن کرو یعنی جب صبح صادق ہو جائے اُس وقت پڑھو اور اس کی دلیل دوسری حدیث ہے کہ آنحضرت ص نے فرمایا صبح کی روشنی ہونے دے یہاں تک کہ لوگ اپنے تیر گرنے کے مقام دیکھ سکیں بعضوں نے کہا یہ حکم خاص ہے چاندنی راتوں سے کیونکہ اُن میں صبح صادق کی تمیز مشکل ہوتی ہے اس لئے احتیاطاً خوب روشنی ہو جانے پر نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ مجمع البحار میں ہے کہ ائمہ ثلث کے نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ جب صبح صادق نمودار ہو جائے اُس وقت فجر کی نماز پڑھو تو اسفار سے صبح صادق کا نمودار ہونا مراد ہے اس صورت میں احادیث میں باہمی تعارض نہ رہے گا ورنہ قول اور فعل کی مخالفت لازم آئے گی طیبی نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ فجر کی نماز میں طول کرو یعنی لمبی لمبی سورتیں پڑھو یہاں تک کہ نماز اُس وقت ختم ہو جب خوب روشنی ہو جائے اُس میں زیادہ ثواب ہے)

مترجم کہتا ہے میرے شیخ مولانا عبد الحق نیوتنوی تغمدہ اللہ بغفرانہ وافاض علینا من برکاتہ اس حدیث کا یہی مطلب کہتے تھے اور یہی صحیح ہے

اَلْمَلَائِكَةُ سَفَرَةٌ۔ فرشتے سفیر ہیں (یعنی پیغام پہونچانے والے اللہ تعالیٰ کا پیغام اُس کے بندوں کو پہنچاتے ہیں)

صَلُّوا الْمَغْرِبَ وَالْفِجَاجُ مُسْفِرَةٌ۔ مغرب کی نماز اُس وقت پڑھو جب راستے روشن ہوں (یعنی غروب ہوتے ہی پڑھو جب سورج کی روشنی قائم رہتی

ہے)۔
كَانَ يَاتِيْنَا بِلَالٌ بِفِطْرِنَا وَنَحْنُ مُسْفِرُوْنَ جِدًّا۔ بلال رضؓ اُس وقت ہمارے پاس افطاری لے کر ...... آتے جب خوب روشنی ہوتی (یعنی سورج ڈوبتے ہی معلوم ہوا کہ روزے کا افطار غروب ہوتے ہی کرنا مستحب ہے اور اندھیرا ہونے تک تاخیر کرنا مکروہ ہے)۔

لَوْ اَمَرْتَ بِهٰذَا الْبَيْتِ فَسُفِرَ۔ کاش آپ حکم فرمائیں اس گھر میں جھاڑو دیجائے۔

مِسْفَرَةٌ مِكْنَسَةٌ۔ یعنی جھاڑو۔

اِنَّهٗ سَفَرَ شَعْرَهٗ۔ انہوں نے اپنے بال مونڈ ڈالے (سر کھول دیا) اصل میں سَفْرٌ کا معنی کھول دینا ہے۔

قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفْرًا سَفْرًا فَقَالَ هٰكَذَا فَاقْرَأْ (معاذ رضؓ نے کہا) میں نے آنحضرت ؐ کے سامنے قرآن کو جلدی جلدی پڑھا آپ ؐ نے فرمایا ہاں ایسا ہی پڑھ (یہ ترجمہ اُس تفسیر کا ہے جو خود اسی حدیث میں وارد ہے یعنی هَذًّا هَذًّا جلدی جلدی امام سیوطیؒ نے فرمایا فارسی نے کہا صحیح سِفْرًا سِفْرًا ہے یعنی ایک ایک سورت علیحدہ علیحدہ کرکے اس کی وجہ یہ ہے کہ جلدی جلدی قرآن کا پڑھنا اچھا نہیں ہے تو آنحضرت ؐ اُس کو کیونکر پسند فرمائیں گے)۔

میں کہتا ہوں اگر هَذًّا هَذًّا کی تفسیر صحیح ہو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تیزی کے ساتھ پڑھا یعنی رَو کے ساتھ حروف کے مخارج ادا کرکے مد اور شد آداب قراءت کو ملحوظ رکھکر اور ایسی روانی منع نہیں ہے۔ علی الخصوص حافظوں کے لئے جن کو بہت پڑھنے کی ضرورت ہوتی ہے ورنہ بھول جانے کا ڈر ہوتا ہے مگر وہ جلدی مراد نہیں ہے جیسے ہمارے زمانہ کے اکثر جاہل حافظ کیا کرتے ہیں کہ نہ حروف برابر ادا ہوتے ہیں نہ مد اور شد اور وقف اور اظہار اور اخفا ایسی جلدی بالاتفاق ممنوع اور گناہ عظیم ہے اللہ تعالے اُن کو نیک توفیق دے اور خود اللہ تعالے قرآن میں فرماتا ہے۔
وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا۔ اُس کا اتباع ضروری ہے۔

اِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَسْفَرُوْنِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمْ (حضرت علی رضؓ نے حضرت عثمان رضؓ سے کہا) لوگوں نے مجھکو تم میں اور اُن میں سفیر بنایا ہے (یعنی درمیانی اُن کے پیغام پہنچانے والا اُن میں اور تم میں اصلاح کرنے والا عرب لوگ کہتے ہیں۔
سَفَرْتُ بَيْنَ الْقَوْمِ اَسْفِرُ سِفَارَةً۔ جب کوئی شخص بیچ میں پڑ کر لوگوں کی طرف داری کرے)

فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى رَاْسِ الْبَعِيْرِ ثُمَّ قَالَ هَاتِ السِّفَارَ فَاَخَذَهٗ فَوَضَعَهٗ فِيْ رَاْسِهٖ انہوں نے اپنا ہاتھ اونٹ کے سر پر رکھا پھر کہا نکیل لاؤ اُس کو لیکر اُس کے سر پر رکھا سِفَار (بکسرہ سین زمام یعنی باگ اور وہ لوہا جو اونٹ کی نکیل میں ڈالا جاتا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔ سَفَرْتُ الْبَعِيْرَ اور اَسْفَرْتُهٗ میں نے اونٹ کے نکیل ڈالی۔

اَبْغِنِيْ ثَلٰثَ رَوَاحِلَ مُسْفَرَاتٍ تین سانڈنیاں میرے لئے تلاش کر جن پر نکیل پڑی ہو ایک روایت میں مُسْفِرَاتٌ ہے بکسرہ فا یعنی طاقتور

خوب سفر کرنے والیاں، عرب لوگ کہتے ہیں اَسْفَرَ الْبَعِیْرُ یا اِسْتَسْفَرَ یعنی اونٹ سفر میں خوب چلنے والا ہے۔

تَصَدَّقْ بِجِلَالِ بُدْنِكَ وَسُفُرِهَا۔ قربانی کے اونٹوں کی جھولیں اور نکیلیں سب خیرات کر دے

خَرَجْتُ فِی السَّحَرِ اُسْفِرُ فَرَسًا لِّی فَمَرَرْتُ بِمَسْجِدِ بَنِی حَنِیْفَةَ۔ میں صبح سویرے اپنے گھوڑے کو مشق کرانے کے لئے (تاکہ وہ سفر میں خوب چل سکے) نکلا اور بنی حنیفہ کی مسجد پر سے گذرا بعضوں نے کہا یہ سَفَرْتُ الْبَعِیْرَ سے نکلا ہے یعنی میں نے اس کو کھیتوں کے نیچے چرایا۔

سَفِیْرٌ کہتے ہیں کھیت کے نیچے کے حصہ کو ایک روایت میں اُسْقِدُ ہے یا اُسَقِّدُ اس کا ذکر آگے آئے گا۔

ذَبَحْنَا شَاةً فَجَعَلْنَاهَا سُفْرَتَنَا اَوْ فِی سُفْرَتِنَا۔ ہم نے ایک بکری کاٹی اس کو اپنا توشہ بنایا یا اپنے دستر خوان میں رکھا۔

سُفْرَۃ۔ مسافر کا کھانا اور چونکہ وہ اکثر ایک گول چمڑے میں رکھا جاتا ہے اس لئے اس کو بھی سُفرہ کہنے لگے۔ اب عرف میں سُفرہ مطلق دستر خوان کو بھی کہتے ہیں حالانکہ اصل میں اس کا معنی مسافر کا کھانا تھا جیسے لُهْنَہ صبح کے ناشتہ کو کہتے ہیں

صَنَعْنَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلِاَبِیْ بَکْرٍ سُفْرَةً فِیْ جِرَابٍ۔ (ہجرت کے سفر میں) ہم نے آنحضرتؐ اور ابو بکرؓ کے لئے ایک توشہ دان میں کھانا رکھا دیئے سفر میں دونوں صاحبوں کے کھانے کے لئے)

کَانَ یَاْکُلُ عَلَی السُّفَرِ۔ آنحضرتؐ دستر خوانوں پر کھاتے تھے (نہ میز اور خوان پر)

لَوْلَا اَصْوَاتُ السَّافِرَةِ لَسَمِعْتُمْ وَجْبَةَ الشَّمْسِ۔ اگر سافرہ کی آوازیں نہ ہوتیں تو تم سورج کا ڈوبتے وقت گرنا سنتے (سافرہ نصاریٰ کی وہ قومیں جو مغرب کی طرف آباد ہیں یعنی اُن کے شور و غل کی وجہ سے تم کو سورج کے گرنے کی آواز نہیں سنائی دیتی بظاہر اس حدیث کا مطلب مشکل ہے کیونکہ سورج اول تو غروب کے وقت کہیں گرتا نہیں دوسرے اُس کا غروب تو ہر آن میں کسی نہ کسی ملک میں ہوتا رہتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وَجْبَہ سے مراد یہاں سورج کی حرکت ہے اور سَافِرَہ سے مسافر اور دور رہنے والے لوگ مراد ہیں یعنی زمین پر جو لوگ آباد ہیں اُن کے شور و غل اور پکار وغیرہ کی وجہ سے سورج کے حرکت کی آواز ہم تک نہیں آتی اگر زمین پر بالکل خاموشی ہوتی تو یہ آواز ہم کو سنائی دیتی یہ سعید بن مسیب کا قول ہے اور معلوم نہیں کہ انہوں نے یہ قیاس کہاں سے لگایا)۔

نَهٰی اَنْ یُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰی اَرْضِ الْعَدُوِّ۔ دشمن کے ملک میں قرآن کو لیکر سفر کرنے سے منع فرمایا۔ (ایسا نہ ہو قرآن اُس کے ہاتھ لگ جائے اور وہ اُس کے ساتھ بے ادبی کرے اگر اُس کا ڈر نہ ہو مثلاً اسلام کی فوج کثیر ہو تو قرآن کا لے جانا منع نہیں طیبی نے کہا ایک آدھ آیت کافروں کے نام خط میں لکھ کر بھیجنا درست ہے اور دیوار اور لکڑیوں اور کپڑوں پر قرآن کا لکھنا منع ہے اسی طرح اسمائے الٰہی کا اور قرآن کے بیکار پرزے لکھے ہوئے اُن کے جلا دینے میں قباحت نہیں)

میں کہتا ہوں اگر پاک مقام میں دفن کر دے تو اور بہتر ہے۔

وَاَسْفَرَتْ حَتّٰی تَهَيَّأَتْ۔ سورج خوب روشن

ہوگیا یہاں تک کہ میں نے تمنا کی۔

فِیْ سَفْرَۃٍ اَوْ سَفْرَتَیْنِ ایک سفر میں یا دو سفر میں کہتے ہیں آنحضرت ﷺ نے ایک ہی بار ابوطالب کے ساتھ سفر کیا اور صحیح یہ ہے کہ دو سفر کئے دوسرا سفر میسرہ کے ساتھ تھا تجارت کیلئے

حَقُّ اِمَامِكَ عَلَيْكَ فِىْ صَلٰوتِكَ بِاَنْ تَعْلَمَ اَنَّهٗ تَقَلَّدَ السِّفَارَةَ۔ نماز میں تیرے امام کا حق تجھ پر یہ ہے کہ تو جانے کہ وہ درمیانی سفیر ہے (یعنی تیرے اور تیرے خداوند کے درمیان)

اِنَّمَا اَنْتُمْ فِيْهَا سَفْرٌ حُلُوْلٌ دنیا میں تو تم مسافر ہو راستہ میں اترنے والے۔ (جیسے مسافر ذرا آرام کے لئے راہ میں ٹھہر جاتا ہے وہاں سے چلنے کی نیت ہوتی ہے اسکو گھر نہیں بناتا)

كَسَفْرٍ سَلَكُوْا سَبِيْلًا۔ اُن مسافروں کی طرح جو ایک رستہ پر چلیں۔

اَسْفَرَتِ الْمَرْاَةُ عَنْ وَجْهِهَا۔ عورت نے اپنا منہ کھول دیا۔

فَهِىَ سَافِرٌ۔ وہ عورت تو بے حجاب منہ کھولے ہوئے ہے۔

وَاِنْ اَسْفَرَتْ فَهُوَ اَفْضَلُ۔ اگر عورت نماز میں اپنا منہ کھول دے تو وہ افضل ہے (ورنہ صرف سجدے کا مقام یعنی پیشانی اور ناک کھول دے)۔

اَلتَّوْرَاةُ خَمْسَةُ اَسْفَارٍ۔ توراۃ شریف کی پانچ جلدیں ہیں (اس میں پانچ کتابیں ہیں پہلی میں ابتدائی خلقت سے حضرت یوسف علیہ السلام تک کی تاریخ مذکور ہے۔ دوسری میں مصریوں کا بنی اسرائیل کو غلام بنانا اور حضرت موسیٰؑ کا ظہور فرعون کی ہلاکت وغیرہ کا بیان ہے۔ تیسری میں قوانین اور مسائل کا ذکر ہے۔ چوتھی میں بنی اسرائیل کا شمار زمین میں اُنکی تقسیم من و سلویٰ کا اور اُن پیغمبروں کا جنکو حضرت موسیٰ نے شام کی طرف بھیجا تھا بیان ہے پانچویں میں کچھ احکام ہیں اور حضرت ہارونؑ کی وفات اور حضرت یوشعؑ کی خلافت کا بیان ہے)

اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ۔ سفر کیا ہے دوزخ کے عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔

اَلسَّفَرُ وَسِيْلَةُ الظَّفَرِ۔ سفر کامیابی کا ذریعہ ہے

مِسْفَرٌ۔ بہت سفر کرنے والا

سَفُّوْدٌ۔ ایک پھل ہے کانٹے دار۔

سِفْسَارٌ۔ بڑا عالم پرکھنے والا اخبر دار اور سفسار دلال خادم کسی کام کا متولی اُسکو درست کرنے والا اپنے کام میں حاذق اور ہوشیار ظریف۔

وَمَا تَتْلُوْ السَّفَاسِرَةُ الشُّهُوْرُ۔ اور جو کتاب والے عالم پڑھ کر سناتے ہیں۔

سَفْسَطَةٌ۔ جھوٹا قیاس جو وہمی باتوں سے مرکب ہو اور اُس سے غرض احقاق حق نہ ہو بلکہ خصم کو خاموش کرنا اور دھوکہ دینا مقصود ہو۔

سَفْسَطِىٌّ اور سُوْفِسْطَائِىٌّ۔ وہ شخص جو ایسے قیاسات [illegible]

سُوْفِسْطَائِيَّةٌ۔ وہ فرقہ جو محسوسات اور بدیہیات کو نہیں مانتا۔

سَفْسَفَةٌ۔ چھا سا کام کو مضبوطی اور عمدگی سے نہ کرنا

سَفَاسِفُ۔ سخت

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ مَعَالِىَ الْاُمُوْرِ وَيُبْغِضُ سَفْسَافَهَا۔ اللہ تعالیٰ بڑی شان والے اعلیٰ کاموں کو پسند کرتا ہے اور ذلیل اور حقیر کاموں کو ناپسند کرتا ہے

کرتا ہے۔
اِنَّ اللّٰہَ رَضِیَ لَکُمْ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ وَکَرِہَ لَکُمْ سَفْسَافَھَا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے عمدہ اخلاق سے راضی ہے اور بُرے اور پست اخلاق اُس کو ناپسند ہیں اصل میں سَفْسَاف وہ بھوسا جو آٹا چھاننے کے وقت اُڑ جاتا ہے یا گرد و غبار سے معنی اور بُرے شعر کو بھی سَفْسَاف کہتے ہیں مجمع البحار میں ہے کہ سَفْسَاف پست اور ادنیٰ امور جیسے رستوں میں کھانا، عورتوں کے زیور پہننا ایک ایک کوڑی کے لئے جھگڑنا عورتوں کی طرح ہر وقت مانگ چوٹی زیب و زینت میں مصروف رہنا۔ مترجم کہتا ہے سَفْسَاف کی ضد مَعَالِیُ اور مَکَارِم ہیں یعنی عمدہ اور اعلیٰ درجہ کے اخلاق اور عادات یہ بھی سَفْسَاف ہے کہ انسان ساری عمر اپنی شکم پروری اور جسمانی لذات میں مصروف رہے (مثلاً کھانے پینے جماع ناچ گانے تھیٹر نشہ اور تماش بینی میں) اور اپنی قوم اور ملک اور ملت اور بھائیوں کی خیر خواہی اور اصلاح اور ترقی کی فکر نہ کرے یہ بھی سَفْسَاف ہے کہ اپنی قوم یا ملک یا دین کے دشمنوں کی خوشامد اور اُن کی خیر خواہی کرے صرف اس غرض سے کہ اپنی شکم پروری ہو اور اپنے تئیں کوئی تکلیف نہ پہونچے گو ملکی اور قومی بھائی تباہ ہوں لعنت ہے ایسے شکم پروروں پر۔

اِنِّیْ لَاَخَافُ عَلَیْکَ سَفَاسِفَۃً۔ ابو موسیٰ نے یوں ہی لکھا ہے اور اُس کا معنے بیان نہیں کیا عسکری نے سَفَاسِفَۃً لکھا ہے اُس کا بھی معنے معلوم نہیں ہوتا نہایہ میں ہے کہ محفوظ تَسْفَا سِفَۃً ہے۔ یعنی مجھ کو اُس کی لاٹھی کا ڈر ہے کہیں وہ تجھ کو ..... لاٹھی سے نہ مارے اب سَفَاسِفُ اور سَقَاسِفُ یا سَفَاسِقُ تو ان کے معنی مجھ کو معلوم نہیں ہیں مگر سَفَاسِقَہ تلوار کے جوہر دار کہتے ہیں یعنی فرِنْد کو محیط میں ہے کہ شُفَاسِق ہر لمبی اور دراز شئے

سِفْسِقَۃُ السَّیْفِ۔ تلوار کے جوہر

سَفَطٌ۔ عورتوں کی ڈبی جس میں خوشبو وغیرہ رکھتی ہیں چھوٹا صندوق

سَفَاطَۃٌ۔ خوشدل سخی ہونا۔

تَسْفِیْطٌ۔ لیپنا درست کرنا۔

سَفِیْطٌ۔ پاک دل سخی اور کمینہ پاجی بے قدر یہ لفظ اضداد میں سے ہے

سَفْعٌ۔ پکڑنا زور سے کھینچنا، تھپڑ لگانا۔ نشان کرنا داغ دینا جسم کا رنگ بدل دینا

اَنَا وَسَفْعَاءُ الْخَدَّیْنِ الْحَانِیَۃُ عَلٰی وَلَدِھَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ کَھَاتَیْنِ وَضَمَّ اِصْبَعَیْہِ میں اور وہ عورت جس کے گالوں کا رنگ محنت مشقت کرتے کرتے بدل گیا ہو اپنی اولاد پر مہربان ہو (خاوند کے مرنے کے بعد محنت مزدوری کر کے اُن کو پالے) قیامت کے دن اس طرح ہوں گے آپ نے اپنی دو انگلیوں کو ملا یا یعنی ایسی بیوہ عورتیں جو اولاد کے لئے محنت مشقت کر کے کمائیں اُن کو کھلائیں اور پالیں زیب و زینت ترک کر دیں اُن کے چہرے کا رنگ محنت و مزدوری سے کالا پڑ گیا ہو قیامت کے دن میرے ساتھ ہوں گی) مترجم کہتا ہے ہندوستان کی عورتیں اس باب میں تمام جہان کی عورتوں سے گوئی سبقت لے گئی ہیں اولاد کی محبت میں اُن کی پرورش کے لئے اپنی ساری جوانی برباد کر دیتی ہیں اور محنت مزدوری پر گزارہ کر کے باعصمت رہتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اُن کو بیحد ثواب اور اجر دے گا ۔
سُفْعَۃٌ ۔ ایک قسم کی سیاہی جو خفیف ہو یا جس
سیاہی میں سُرخی ہو یا دوسرا رنگ ۔
اِنِّیْ رَاَیْتُ فِیْ طَرِیْقِیْ ھٰذَا رُؤْیَا رَاَیْتُ اَتَانًا
تَرَکْتُھَا فِی الْحَیِّ وَلَدَتْ جَدْیًا اَسْفَعَ اَحْوٰی
(ابو عمرو نخعی جب آنحضرت ؐ کے پاس آئے تو کہنے
لگے) یا رسول اللہ میں نے اس راہ میں آتے ہوئے
ایک خواب دیکھا میں کیا دیکھتا ہوں ایک گدھی
(مادہ خر) ہے جس کو میں نے اپنے قبیلہ میں چھوڑ
دیا ہے اُس نے ایک بکری کا بچہ جنا جس کا رنگ
بدلا ہوا کچھ کالا سا ہے (آپ ؐ نے فرمایا تو کوئی
لونڈی چھوڑ کر آیا ہے جو اپنا پیٹ چھپاتی تھی ۔
اُنہوں نے کہا جی ہاں آپ ؐ نے فرمایا وہ لونڈی
ایک لڑکا جنی ہے جو تیرا بیٹا ہے اُنہوں نے کہا
یا رسول اللہ پھر وہ رنگ بدلا کالا کالا کیوں ہے
آپ ؐ نے فرمایا ذرا نزدیک آ (وہ آیا) تب آپ ؐ
نے چپکے سے فرمایا تیرے بدن میں کوئی سفید
داغ (برص) ہے جس کو تو لوگوں سے چھپائے
رکھتا ہے انہوں نے کہا بیشک ہے قسم اُس
پروردگار کی جس نے آپ ؐ کو سچائی کے ساتھ
بھیجا کسی بندۂ خدا نے آج تک اُس داغ کو
(یعنی میرے سوا کسی اور نے) نہیں دیکھا نہ کسی
کو اُس کا علم ہے آپ ؐ نے فرمایا بس رنگ بدلے
ہونے سے یہ ہی مراد ہے (سبحان اللہ خواب
کی تعبیر ایسی سچی اور ٹھیک پیغمبر کے سوا اور
کوئی نہیں دے سکتا اس حدیث میں آپ ؐ کا
ایک کھلا ہوا معجزہ بھی ہے)
اَرٰی فِیْ وَجْھِکَ سُفْعَۃً مِّنْ غَضَبٍ
میں تمہارے منہ کا رنگ بدلا ہوا دیکھتا ہوں غصے
سے (یعنی غصہ سے تمہارے منہ پر سیاہی آگئی ہے)
لَیُصِیْبَنَّ اَقْوَامًا سَفْعٌ مِّنَ النَّارِ ۔ بعضے
لوگوں کو دوزخ کا نشان لگ جائے گا (یعنی آگ
سے جلنے کا دھبہ) عرب لوگ کہتے ہیں
سَفَعْتُ الشَّیْءَ میں نے اُس پر نشان کر دیا ۔
اِنَّہٗ دَخَلَ عَلَیْھَا وَعِنْدَھَا جَارِیَۃٌ بِھَا
سَفْعَۃٌ فَقَالَ اِنَّ بِھَا نَظْرَۃً فَاسْتَرْقُوْا لَھَا ۔
آنحضرت ؐ بی بی ام سلمہؓ کے پاس گئے وہاں ایک
چھوکری دیکھی جس کے بدن پر داغ پڑ گئے تھے جیسے
آگ سے جلنے کے داغ ہوتے ہیں یا سیاہی چھا
گئی تھی بدن کا رنگ کالا پڑ گیا تھا) آپ نے فرمایا اُسکو
نظر لگ گئی ہے تو اُس کے لئے منتر کرو (کرمانی نے
کہا سَفْعَۃ کالک یعنے جنوں نے اُس کو چھوا ہے
اُس پر نظر ڈالی ہے عرب لوگ کہتے ہیں جنوں کی آنکھیں
بھالوں کی انیوں (نوکوں) سے زیادہ گھسنے والی ہیں
اور جس منتر کی اجازت ہے وہ وہ منتر ہے جس میں
آیاتِ قرآنی ہوں یا اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو مگر یہ اُس وقت
پورا اثر کرتا ہے جب نیک اور صالح لوگوں .....
کی زبان سے پڑھا جائے اسی کو طبِّ روحانی کہتے
ہیں جب سے دنیا میں اس طب کے کرنیوالے کم
رہ گئے تو لوگوں نے جسمانی طب اختیار کر لی (یعنی
طبابت ڈاکٹری جسمانی دواؤں سے اور منع وہ
منتر ہے جس میں شرک کفر کے مضامین یا شیاطین
کے نام ہوں یا منتر کرنے والا یہ دعوےٰ کرتا ہو
کہ جن میرے مسخر ہیں یعنی تسخیر کا عمل اور اکثر سانپ
کاٹے کا عمل شیطانی ہوتا ہے اُس کی وجہ یہ ہے
کہ سانپ انسان کا دشمن ہے اور شیطان بھی انسان
کا دشمن ہے دشمن کا دشمن دوست ہوتا ہے ۔ تو
شیطان میں اور سانپ میں محبت اور الفت ہے

کہتے ہیں سانپ ہی شیطان کو اپنے بدن میں چھپا کر بہشت میں لے گیا تھا ورنہ اُس کا وہاں آنا ممنوع تھا تو منتر والا جب شیطانوں کے نام لیتا ہے اُس کو شیطانوں کی قسم دیتا ہے تو وہ اپنا اثر یعنی زہر کاٹے ہوئے آدمی میں سے نکال لیتا ہے)۔
مترجم کہتا ہے اکثر جوگی یا ہندو فقیروں کے پاس جو منتر ہوتے ہیں اُن میں شیطانوں یا اگلے اَوتاروں کے نام ضرور ہوتے ہیں اور سبھی شرک اور کفر کے مضامین سے بھرے ہوتے ہیں اس لئے اُن منتروں کا عمل کرنا حرام ہے۔ مسلمانوں کو ہرگز شایاں نہیں کہ ایسے منتروں کو سیکھے یا اُن کا عمل کرائے اگرچہ جان بھی جاتی رہے تو جائے شرک اور کفر سے بیزار رہے ہمارے زمانہ میں بھی ایک صاحب نے رئیس حیدرآباد کو سانپ کاٹے کا عمل بتلایا ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ اس عمل کے زور سے بہت سانپ کاٹے اچھے ہوئے ہیں مگر جب تک اُس کا مضمون معلوم نہ ہو یہ اطمینان نہیں ہو سکتا کہ اُس میں شرک کے مضامین نہیں ہیں اگر ہندو فقیر یا جوگی سے نکلا ہے تب تو یہ شبہہ اور قوی ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ ایسے عمل سے بچائے رکھے)
اِنَّ بِهٰذَا سَفْعَةً مِّنَ الشَّيْطَانِ (عبد اللہ بن مسعودؓ نے ایک شخص کو کہا) اس کو شیطان نے چھو دیا ہے وہ کہنے لگا میں نے نہیں سنا تم نے کیا کہا۔ اُنہوں نے کہا تجھ کو خدا کی قسم تو اپنے سے بہتر بھی کسی کو دیکھتا ہے اُس نے کہا نہیں (میں سب سے اچھا ہوں) عبد اللہ نے کہا اسی وجہ سے میں نے جو کہا وہ کہا (کہ شیطان کا تجھ پر اثر ہے کیونکہ اپنی تئیں سب سے اچھا سمجھنا یا اپنے برابر کسی کو نہ سمجھنا تکبر اور غرور ہے جو شیطان کا خاصّہ ہے)۔
إِذَا بُعِثَ الْمُؤْمِنُ مِنْ قَبْرِهٖ كَانَ عِنْدَ رَأْسِهٖ مَلَكٌ فَإِذَا خَرَجَ سَفَعَ بِيَدِهٖ وَقَالَ أَنَا قَرِينُكَ فِي الدُّنْيَا۔ مسلمان جب اپنی قبر سے اُٹھایا جائیگا (یعنی قیامت کے دن) تو اُس کے سرہانے ایک فرشتہ ہوگا قبر سے نکلتے ہی وہ اُس کا ہاتھ پکڑے گا اور کہیگا میں دنیا میں تیرا رفیق تھا (اب یہاں بھی تیرے ساتھ رہوں گا)
أَعُوذُ بِكَ مِنْ سَفَعَاتِ النَّارِ۔ تیری پناہ دوزخ کی پکڑ سے یا دوزخ کی لپٹ سے (جس سے رنگ بدل جائے)
سَفٌّ۔ سوکھی پھانک لینا اُس کو پانی میں نہ گھولنا بہت پانی پینا اور سیر نہ ہونا
سَفِيفٌ۔ زمین کے قریب ہو کر پرندے کا اُڑنا بوریا بننا۔
إِسْفَافٌ۔ بُنَا حقیر کاموں کی خواہش کرنا نزدیک ہونا گھورنا۔
أُتِيَ بِرَجُلٍ فَقِيلَ إِنَّهُ سَرَقَ فَكَأَنَّمَا أُسِفَّ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس لایا گیا لوگوں نے کہا اس نے چوری کی یہ سنتے ہی آپؐ کا چہرہ ایسا ہو گیا جیسے کسی نے اُس پر راکھ چھڑک دی (رنج کے سبب سے آپؐ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اُس کی سرخی اور تازگی جاتی رہی) عرب لوگ کہتے ہیں۔
أَسْفَفْتُ الْوَشْمَ۔ میں نے گودنے کے سوراخوں میں سُرمہ بھر دیا۔
شَكَا إِلَيْهِ جِيرَانَهُ مَعَ إِحْسَانِهٖ إِلَيْهِمْ

فَقَالَ اِنْ کَانَ کَذٰلِکَ فَکَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ
ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے یہ شکایت کی کہ میں
اپنے ہمسایوں سے اچھا سلوک کرتا ہوں پر وہ
مجھ کو ستاتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اگر ایسا ہے
جیسے تو کہتا ہے تو تو اُن کے منہ پر راکھ چھڑکتا
ہے (یعنی وہ ذلیل وخوار ہوں گے یا آخرت میں
دوزخ کے عذاب میں گرفتار اُن کے منہ راکھ کی
طرح ہوں گے۔)
سَفِفْتُ الدَّوَاءَ۔ میں نے دوا کا سفوف کر لیا
(یعنی اُس کو خشک پیس لیا)
اَسْفَفْتُهٗ۔ میں نے اُس کو خشک دوا پھنکا دی
سَفُوْفٌ۔ وہ دوا جو سوکھی پیس لی جائے (پانی
یا شہد وغیرہ میں ملا کر اُس کا معجون نہ بنایا جائے)
سَفُّ الْمَلَّةِ خَیْرٌ مِّنْ ذٰلِکَ۔ اس سے تو راکھ
کا چاٹ جانا بہتر ہے۔
مُسِفٌّ۔ جو شخص کسی چیز کو لازم کرے۔
لٰکِنِّیْ اَسْفَفْتُ اِذَا اَسَفُّوْا۔ جب وہ نزدیک
آئے تو میں بھی نزدیک ہو گیا۔
اَسَفَّ الطَّائِرُ۔ پرندہ زمین کے نزدیک
ہو کر گذرا۔
اَسَفَّ الرَّجُلُ لِلْاَمْرِ۔ وہ آدمی فلاں کام
کے نزدیک ہوا
مَا فِیْ بَیْتِکَ سَفَّةٌ وَّلَا هَفَّةٌ (ایک عورت
نے حضرت ابوذر غفاری رضؓ سے کہا) تمہارے
گھر میں تو نہ کھانے کی زنبیل ہے (یا نہ پھانکنے
کی کوئی چیز ہے) نہ پینے کے لئے کچھ ہے (اصل
میں ہفّہ ابر کو کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ تمہارا
گھر بالکل خالی ہے۔ اُس میں کھانے پینے کی کوئی
چیز نہیں ہے۔

کَرِهَ اَنْ تُرْسَلَ الشَّعْرُ وَقَالَ لَا بَاْسَ
بِالتَّسْفِیْفِ۔ ابراہیم نخعی نے بالوں کا چھوڑنا بُرا جانا
اور کہتے تھے موباف میں کوئی قباحت نہیں جس کو
باندھ کر عورتیں اپنے بال لمبے کر لیتی ہیں
کَرِهَ اَنْ یُّسِفَّ الرَّجُلُ النَّظَرَ اِلٰی اُمِّهٖ اَوْ
اِبْنَتِهٖ اَوْ اُخْتِهٖ۔ شعبی اس کو بُرا سمجھتے تھے
کہ آدمی اپنی ماں یا بیٹی یا بہن کو گھور کر دیکھتا رہے
(ایسا نہ ہو شیطان اُس کے دل میں بُرا خیال ڈالے)
سَفْقٌ۔ پھیر دینا۔ طمانچہ مارنا۔
سَفَاقَةٌ۔ بدنما ہونا۔
کَانَ یَشْغَلُهُمُ السَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ۔ اُن
لوگوں کو بازار میں ہاتھ پر ہاتھ مارنے سے فرصت
نہیں ہوتی تھی (یعنی بیع اور شرا اور معاملات میں
مصروف رہتے)۔
سَفِیْقُ الْوَجْهِ۔ بدرو
اَعْطَاهُ سَفْقَةَ یَمِیْنِهٖ۔ اپنی قسم کا ہاتھ اُس
کو دیا۔
سَفْکٌ۔ بہتا بہانا یا بہنا۔
اِنْسِفَاکٌ۔ بہنا۔
سَفَّاکٌ۔ بڑا خون بہانے والا یا فصیح قادر علی
الکلام جیسے سَفَّاحٌ ہے۔
اَنْ یَّسْفِکُوْا دِمَاءَهُمْ۔ اُن کے خون بہائیں بعضوں
نے کہا سفک ہر چیز کا بہانا جیسے پانی، آنسو، خون
مگر خون بہانے میں زیادہ مستعمل ہے۔
اَمْطَرْتَ بِقُدْرَتِکَ الْغُیُوْمَ السَّوَافِکَ
تو نے اپنی قدرت سے بہنے والے ابروں کو
برسایا۔
سَفْلٌ یا سُفْلٌ یا سِفَالٌ اوپر سے نیچے اترنا
جیسے سُفُوْلٌ اور سَفَالٌ ہے۔

تَسْفِیلٌ نیچے اُتارنا۔
سُفُلٌ۔ نیچے جھکنا۔
فَقَالَتِ امْرَأَۃٌ مِّنْ سَفِلَۃِ النِّسَاءِ۔ ایک ذلیل خاندان کی عورت کہنے لگی (یہ سَفَالَۃٌ سے نکلا ہے یعنی کمینہ پن رذالت)۔
سَفِلَہ۔ جمع ہے تو مفرد کے لئے اُس کا استعمال نہ کریں گے۔
سِفْلَہ کمینہ ذلیل پاجی عرب لوگ یوں بھی کہتے ہیں۔
ھُوَ سِفْلَۃٌ مِنْ قَوْمٍ سِفَلٍ۔ مگر یہ عام لوگوں کا محاورہ ہے۔
سِفْلِیَّہ منجمین کی اصطلاح میں زہرہ عطارد چاند کو کہتے ہیں اُس کی ضد عُلْوِیَّہ ہے شیطانی عمل کو بھی سفلی کہتے ہیں۔
أَسْفَل اعلیٰ کی ضد اُس کی جمع أَسَافِلُ ہے۔
ذَھَبَ عَامِرٌ یَسْفُلُ لَہٗ۔ عامر بن اکوع مرحب یہودی کو نیچے سے مارنے کے لئے گئے
سَفَلْتُ لَہٗ فِی الضَّرْبِ۔ میں نے نیچے سے اُس کو مارا۔
اِنَّ مَسْلَمَۃَ اِسْتَعْمَلَ رُوَیْفِعًا عَلٰی أَسْفَلِ الْاَرْضِ۔ مسلمہ نے جو معاویہ کی طرف سے مصر کا حاکم تھا رویفع کو مصر کے نشیبی حصہ کا نائب بنایا
اِلٰی أَسْفَلِ سُفْلٍ۔ پست سے پست کیطرف
خَبْلُ الْاَسَافِلِ، وہ جس کے نیچے کے اعضا موٹے ہوں (یعنی رانیں پنڈلیاں)
مَا أَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ فِی النَّارِ۔ ٹخنوں سے جو نیچے ہو وہ دوزخ میں ہے (یعنی جو شخص اپنی ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکائے گا اُس کا پاؤں دوزخ میں جلایا جائے گا)۔

اِیَّاکَ وَمُخَالَطَۃَ السِّفْلَۃِ یا اَلسَّفِلَۃِ۔ پاجی کے ساتھ گھول میل رکھنے سے بچا رہ (اُس کی صحبت مت رکھ بلکہ شریف اور عالی خاندان لوگوں کی صحبت میں رہ)۔
سِفْلَہ۔ وہ ہے جو اپنی زبان کی پرواہ نہ کرے۔ گالیاں کھائے اور گالیاں دے یا جو طنبور ستار وغیرہ بجائے یا جو احسان نہ مانے یا جو امامت اور سرداری کا دعویٰ کرے حالانکہ امامت کے اوصاف اُس میں نہ ہوں۔
سَافِلَہ۔ مقعد (یعنی راستہ اخراج ناپاکی) دُبر۔
اَلْمَیِّتُ یُبْتَدٰی بِغَسْلِ سُفْلَیْہِ۔ مُردے کے پہلے نیچے کے دونوں عضو یعنی قبل اور دُبر دھوئیں گے (غسل اُس سے شروع کریں گے)۔
مَنْ صَلّٰی بِقَوْمٍ وَفِیْھِمْ مَنْ ھُوَ اَعْلَمُ مِنْہُ لَمْ یَزَلْ اَمْرُھُمْ اِلٰی سِفَالٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔ جو شخص ایک قوم کا امام بنے (اُن کو نماز پڑھائے) اور اُس قوم میں اُس سے بڑھ کر دین کا عالم موجود ہو (مگر قوم والے اُس کو امام نہ کریں بلکہ کم درجہ والے یا کم علم کو امام بنائیں) تو قیامت تک اُن کا تنزل ہی ہوتا رہیگا روز بروز ذلیل اور خوار اور پست ہوتے جائیں گے دشمن اُن پر غالب ہوتے جائیں گے۔ سبحان اللہ کیا عمدہ حدیث ہے ہمارے زمانہ میں یہ بلا مسلمانوں خصوصًا سنیوں میں پھیل گئی ہے۔ عالموں کے ہوتے ہوئے کم علم بلکہ جاہل اور ناخواندہ لوگوں کو امام بناتے ہیں جو نماز کی قرات اور خطبہ بھی غلط پڑھتے ہیں اور تو اور یہ حضرت سنی مسلمان عالموں سے جلتے ہیں حسد کرتے ہیں اللہ تعالےٰ نے اُن کو یہ سزا دی ہے کہ ہر طرف سے ذلت اور خواری نے اُن کو گھیر لیا ہے نہ دولت ہے نہ حکومت نان شبینہ کو محتاج ضُرِبَتْ عَلَیْھِمُ الذِّلَّۃُ وَ

السَّكِينَةُ وَبَآءُوْا بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰہِ۔

الحَاق ۔ مجھ کو یہ گمان تھا کہ بنگلور میں اہلحدیث کی جماعت پابند سنت ہوگی مگر خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم یہاں آنکر دیکھا تو بعضے اہلحدیث نے صرف رفع یدین اور آمین بالجہر تو اختیار کر لیا ہے لیکن دوسرے تمام ضروریات اسلام اور اخلاق اور اوامر نبوی کو پس پشت ڈال دیا غیبت جھوٹ وعدہ خلافی سے مطلق باک نہیں امامت کے لئے عالموں کو چھوڑ کر ایک ناقابل بے بصیرت شخص کو امام بنا رکھا ہے جس کو صرف ایک ہی خطبہ یاد ہے اُسی کو رٹتا رہتا ہے کیا یہ عمل سنت کے موافق ہے اللہ تعہ اُن کو نیک توفیق دے۔

سَفْنٌ ۔ زمین پر چلنا ۔ پوست نکالنا چھیلنا۔

تَسْفِیْنٌ ۔ کشتی بنانا۔

سَفِیْنَۃٌ ۔ کشتی، جہاز۔

تَرْکَبُ السُّفُنَ ۔ تو کشتیوں پر چڑھتا ہے۔

سَفَنٌ ۔ تراشنے کا پتھر

سَیْفَنَۃٌ ۔ ایک پرندہ ہے جو مصر میں ہوتا ہے جس درخت پر گرتا ہے اُس کے سب پتے کھا لیتا ہے مجمع البحرین میں ہے کہ سفینہ کی جمع سفین ہے اور سفین کی سُفُنٌ ہے۔

سَفِیْنَۃٌ ۔ آنحضرتؐ کا غلام تھا اُس کی کنیت ابو ریحانہ تھی۔

سُفْیَان ثوری مشہور بزرگ سردار اہل باطن اور صوفیہ اور امام اہلحدیث اور مجتہد مطلق تمام فضائل کے جامع۔

سُفْیَانِیْ ۔ وہ بادشاہ جو امام مہدی سے پہلے نکلے گا۔

سَفَوَانٌ ۔ ایک وادی کا نام ہے بدر کے گوشہ ہیں آنحضرتؐ کرز ڈاکو کے تعاقب میں وہاں تک گئے تھے۔

سَفَہٌ ۔ احمق بنانا۔

سَفَہٌ ۔ بیوقوف ہونا زخم میں سے خون نکلکر رک جانا بہت پینا مشغول ہونا۔

سَفَاہَۃٌ اور سَفَاہٌ بے علمی نادانی

تَسْفِیْہٌ بیوقوف بنانا۔

مُسَافَہَۃٌ ۔ گالی گلوج کرنا۔

سَفِیْہٌ ۔ احمق بیوقوف غصیلا، مسرف فضول خرچ اُڑاؤ۔

سَفِہَ نَفْسَہٗ ۔ بیوقوف بن گیا۔

اِنَّمَا الْبَغْیُ مَنْ سَفِہَ الْحَقَّ ۔ بغی یہ ہے کہ حق بات کو نہ جانے یا اپنے نفس کو نہ پہچانے اُس میں فکر نہ کرے زمخشری نے کہا مِنْ سَفَہِ الْحَقِّ یعنی بغی (گمراہی غاٹا پنا) حق بات کے نہ جاننے سے ہوتا ہے یا حق بات کی قدر و منزلت نہ کرنے سے۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اِمَارَۃِ السُّفَہَآءِ میں نادانوں کی سلطنت اور سرداری سے تیری پناہ چاہتا ہوں (پھر فرمایا نادان وہ بادشاہ اور رئیس ہیں جن کے ارد گرد خوشامدی اکٹھا رہتے ہیں جو بات کہیں یہ بجا اور درست کا پیر و مرشد کا نعرہ لگاتے ہیں۔ سفیان ثوری نے کہا بادشاہ کی مصاحبت ہرگز نہ کر اور نہ بادشاہ کے مصاحبوں کی ایک درزی نے جو بادشاہ کے کپڑے سیا کرتا ایک عالم سے پوچھا کیا میں بھی وَلَا تَرْکَنُوْا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا میں داخل ہوں انہوں نے کہا بیشک کیونکہ تو ظالم کا مددگار ہے بلکہ وہ بھی جو تیرے ہاتھ تک سوئی بیچے (معاذ اللہ یا اللہ میں نے بھی مدت تک دنیا دار رئیس کی مصاحبت کی ہے اللہ حق اس

ظاہر کرنے میں بہت کچھ مساہلہ اور اغماض کیا ہے اب میں تیری ندگاہ میں اُن ایام جاہلیت وجنوں جوانی کے کاموں سے توبہ کرتا ہوں اور تیرے رحم وکرم کا امیدوار ہوں۔

سُفُوٌّ۔ جلدی چلنا، جلدی اوڑنا۔

سَفًا اور سَفَاءٌ۔ پھٹ جانا۔ پیشانی ہلکی ہونا۔

اِسْفَاءٌ۔ غصہ دلانا، بُرائی کرنا۔

مُسَافَاةٌ۔ دوا علاج کرنا

سِفَاءٌ۔ دوا

سَفْيٌ۔ مٹی اُڑانا، مٹی پھیل جانا۔

مُسْفِيٌ۔ چغل خور

فَهَلْ اِلٰی جَانِبِهٖ مَاءٌ كَثِيْرُ السَّافِي (کعب نے ابوعثان نہدی سے پوچھا تمہارے مُلک میں کوئی پہاڑ ہے جس سے بصرہ دکھائی دیتا ہے اُس کا نام سنام ہے انہوں نے کہا ہاں ہے پھر پوچھا کیا اس کی ایک جانب میں پانی ہے جس میں ہوا خوب مٹی اوڑا اوڑا... کرلاتی ہے انھوں نے کہا ہاں ہے تب کعب نے کہا یہ پانی عرب کے پانیوں میں پہلا پانی ہے جس پر سے دجّال گذرے گا۔ اُس پانی کا نام سَفَوَان ہے یہ بصرے سے ایک منزل پر ہے باب مربد کی طرف سے)

جَاءَهُمْ طَيْرٌ سَافٍ مِّنْ قِبَلِ الْبَحْرِ۔ اصحاب فیل پر سمندر کی طرف سے کچھ پرندے تیز اوڑنے والے آپہنچے (اُن کے سر اور ناخون درندوں کی طرح تھے)

قَبْرٌ سَفَى عَلَيْهِ السَّافِي۔ ایک قبر جسکی مٹی ہوا نے اوڑا دی تھی۔

بَغْلَةٌ سَفْوَاءُ۔ تیز رو ہلکا پھلکا خچر۔

بَابُ السِّيْنِ مَعَ الْقَافِ

سَقَبٌ۔ قریب ہونا نزدیک ہونا۔

اِسْقَابٌ۔ نزدیک ہونا۔ نزدیک کرنا

تَسَاقُبٌ۔ نزدیک ہونا قریب قریب ہونا۔

سَاقِبٌ نزدیک اور دور۔

سِقَابٌ۔ روئی کا ایک ٹکڑا جو مصیبت والی عورت اپنے خون میں سرخ کرکے سر پر رکھتی ہے۔ تاکہ لوگ اُس کو دیکھ جان لیں کہ یہ مصیبت زدہ ہے۔

اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ۔ پڑوسی اپنے پڑوس کا زیادہ حقدار ہے (یعنی اُس کو حق شفعہ پہونچتا ہے اس حدیث سے امام ابوحنیفہ رحمہ نے دلیل لی کہ ہمسایہ کو حق شفعہ حاصل ہے گو وہ جائداد مبیعہ کا حصہ دار نہ ہو جو لوگ ہمسایہ کے لئے حق شفعہ ثابت نہیں کرتے وہ کہتے ہیں کہ ہمسایہ سے یہاں وہ ہمسایہ مراد ہے جو فروخت شدہ جائداد میں شریک اور حصہ دار ہو یا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ پڑوسیوں میں جو پڑوسی زیادہ نزدیک ہو وہ اعانت اور امداد اور سلوک کا زیادہ حقدار ہے۔ بہ نسبت اُس پڑوسی کے جو ویسا نزدیک نہ ہو جیسے دوسری حدیث میں ہے۔ کہ ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا میرے دو پڑوسی ہیں میں کس کو تحفہ بھیجوں آپؐ نے فرمایا جس کا دروازہ تجھ کو زیادہ نزدیک ہو)

صَقَبٌ بمعنی سَقَبٌ۔

سُقْدُدٌ۔ ایک پرندہ ہے سرخ رنگ۔

تَسْقِيْدٌ۔ گھوڑے کو شرط کے لئے تیار کرنا۔

مُسَقَّدٌ۔ شرط کے لئے طیار کیا ہوا گھوڑا۔

خَرَجْتُ سَحَرًا اُسَقِّدُ فَرَسًا لِّیْ ۔ میں صبح سویرے (سحر کو) نکلا اپنے ایک گھوڑے کو فربہ کرنے کے لئے طیار کر رہا تھا ایک روایت میں اُسَقِّرُ ہے فا اور رائے مہملہ سے اُس کا ذکر اوپر گذر چکا ہے

سَقْرٌ ۔ جلا کر کالا کرنا پگلانا گرمی دیکر ستانا کُٹنا پا کرنا

سَاقُوْرٌ ۔ وہ لوہا جس کو گرم کرکے گدھے کو اُس سے داغتے ہیں ۔

سَقَرٌ ۔ دوزخ کا ایک طبقہ یا آخرت کی آگ

وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السَّقَّارُوْنَ قَالُوْا وَمَا السَّقَّارُوْنَ يَارَسُوْلَ اللهِ قَالَ نَشَأٌ يَكُوْنُوْنَ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ تَحِيَّتُهُمْ اِذَا الْتَقَوْا التَّلَاعُنُ ۔ اُن میں سقار پیدا ہوں گے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ سقار کیا معنیٰ فرمایا یہ ایک خلقت ہے جو اخیر زمانہ میں ظاہر ہوگی اُن کا سلام ملتے وقت یہی ہوگا۔ لعنت کرنا پھٹکار کرنا ۔ اصل میں سَقَّار اور صَقَّار اُس شخص کو کہتے ہیں جو اُن لوگوں پر لعنت کرے جو لعنت کے مستحق نہیں ہیں یہ ماخوذ ہے صَقْرٌ سے یعنی پتھر کو سَبَّل (کلنگ) سے مارنا۔

صَاقُوْرٌ ۔ ہتوڑا

سَبَّلْ ۔ جس سے پتھر توڑتے ہیں ہاں اس حدیث میں آپؐ نے بنی اُمیہ کی پیشین گوئی فرمائی جنھوں نے حضرت علیؓ پر لعنت کرنا۔ اُن کو برا کہنا اپنا شعار کر لیا تھا ہر خطبہ میں وہ حضرت علیؓ پر لعنت کرتے تھے آخر خدا نے اُن کا منھ کالا کیا اُن کی سلطنت تباہ کر دی اب حضرت علیؓ کی ہر خطبہ میں قیامت تک تعریف ہوتی رہے گی اور بنی امیہ پر لعنت اور پھٹکار برستی رہے گی بعضوں نے کہا روافض کے ظہور کی پیشین گوئی ہے۔ جو خلفائے راشدین اور اجلائے صحابہ پر لعنت ملامت کرتے ہیں ہماری شریعت میں بلا ضرورت لعنت کرنا کچھ ثواب نہیں ہے اگرچہ کوئی شیطان ہی پر لعنت کیا کرے تو بھی کچھ اجر نہیں ملنے کا ایک روایت میں سَقَّارُوْنَ کی تفسیر کَذَّابُوْنَ آئی ہے یعنی بہت جھوٹ بولنے والے پیدا ہوں گے۔

سَقَنْقُوْرٌ ۔ ریگ ماہی جو بحر قلزم کے کنارے اور حبش کے ملک میں پیدا ہوتی ہے کہتے ہیں اُس کا کھانا مقوی باہ ہے وہ بیس انڈے زمین اور ریت میں چھپا دیتی ہے ۔

جَاءَ بِالسُّقَرِ وَالْبُقَرِ ۔ اُس نے جھوٹی باتیں (بنا کر) ...

سَقْسَقَةٌ ۔ پرندے کا بیٹ کرنا

كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ جَالِسًا اِذْ سَقْسَقَ عَلٰى رَاْسِهٖ عُصْفُوْرٌ فَنَكَتَهٗ بِيَدِهٖ ۔ عبداللہ بن مسعودؓ بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک پرندہ ... اُنکے سر پر بیٹ کر دی آپ نے ہاتھ سے اُس کو گرا ڈالا ۔ عرب لوگ کہتے ہیں

سَقْسَقَ الطَّائِرُ اور زَرَقَ اور سَقَّ اور ذَرَقَ ... یعنی پرندے نے بیٹ کی

سَقَطٌ ۔ خراب ردی نکمی چیز حساب کی غلطی یا غلط ... یا غلط کتابت ۔

سُقُوْطٌ اور مَسْقَطٌ ۔ زمین پر گرنا ، غائب ہو جانا ڈوب جانا ۔ بچہ کا ماں کے پیٹ سے نکل جانا یا جانا چلے جانا خطا کرنا ۔ اُترنا ۔

اَللهُ عَزَّ وَجَلَّ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ يَسْقُطُ عَلٰى بَعِيْرِهٖ قَدْ اَضَلَّهٗ ... اللہ جل جلالہ اپنے بندے کے توبہ کرنے اُس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا تم میں کوئی اپنے گمے ہوئے اونٹ کو (جس پر سفر میں اُس کا ...)

مال و متاع کھانا پینا سب لدا ہو) یا جانے سے خوش ہوتا ہے عرب لوگ کہتے ہیں۔

سَقَطَ الطَّائِرُ عَلٰی وَکْرِہٖ - پرندے نے اپنا گھونسلہ پالیا اُس پر گر پڑا۔

عَلَی الْخَبِیْرِ بِھَا سَقَطْتَ - تو نے ایسے شخص کو پالیا جو اس بات کا خوب جاننے والا ہے۔ (یہ ایک مثل بھی مشہور ہے جب کوئی شخص کوئی مسئلہ ایسے شخص سے پوچھے جو عالم ہو تو وہ پوچھنے والے سے کہتا ہے علی الخبیر بہا سقطت یعنی اتفاق وقت اور خوش نصیبی سے تو نے ایسے شخص کو پالیا اور ایسے شخص سے پوچھا جو اُس کو خوب جانتا ہے)

لَاَنْ اُقَدِّمَ سِقْطًا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ مِّائَۃِ مُسْتَلْئِمٍ - اگر میں کچا بچہ (جس کے اعضا نمود ہو گئے ہوں مگر پورا نہ ہوا ہو آگے بھیجوں یعنی اُس کی موت پر صبر و شکر کروں) تو وہ سو جوان بچوں سے جو ہتھیار بند ہوں مجھ کو زیادہ پسند ہے (کیونکہ جوان بچے کی نیکیوں کا ثواب خود اُس کو ملتا ہے اور ایک حصہ اُن میں سے باپ کو بھی ملے گا برخلاف کچے بچے کے اُس کا پورا ثواب باپ ہی کو ملے گا)

یُحْشَرُ مَا بَیْنَ السِّقْطِ اِلَی الشَّیْخِ الْفَانِیْ مُرْدًا جُرْدًا مُکَحَّلِیْنَ - کچے بچے سے لیکر بوڑھے پھوس تک سب قیامت کے دن بے ریش و بروت ننگے سرمہ لگائے ہوئے حشر کئے جائیں گے۔

فَاَسْقَطُوْا لَھَا بِہٖ - پھر لوگوں نے اُس لونڈی (یعنی بریدہ کو) سخت سست کہا یہ سَقَطُ الْکَلَام سے نکلا ہے یعنی نکمی گفتگو گالی گلوج۔

مَالِیْ لَا یَدْخُلُنِیْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُھُمْ (بہشت کہتی ہے معلوم نہیں کیا وجہ ہے) مجھ میں وہی لوگ آتے ہیں جو (دنیا میں) غریب ناتواں ذلیل سمجھے جاتے تھے (باقی دنیا کے بڑے بڑے عزت دار امیر اور نواب اور رئیس اور وزیر اور بادشاہ وہ سب دوزخ میں جا رہے ہیں اگرچہ بعضے عادل بادشاہ اور رئیس اور امیر بھی اور مشہور عالم و فاضل بھی جو نیک اور صالح ہوں بہشت میں جائیں گے مگر ایسے لوگوں کی بہ نسبت غریب بہشتی لوگوں کے بہت کم ہوں گے بہشت میں اکثر وہی لوگ ہوں گے جو دنیا میں گمنام اور حقیر اور بے حقیقت سمجھے جاتے تھے)

یَبْتَغِیْ سَقَطَ الْعَذَارٰی - وہ کنواریوں کے لغزش اور پھسلنے کی تلاش رکھتا ہے (یعنی اُن کے خطاؤں اور قصوروں کی)

کَانَ لَا یَمُرُّ بِسَقَّاطٍ .... اَوْصَاحِبِ بِیْعَۃٍ اِلَّا سَلَّمَ عَلَیْہِ - عبداللہ بن عمرؓ جب کسی خراب نکمی چیزوں کے بیچنے والے پر گذرتے یا کسی سوداگر پر تو اُس کو سلام کرتے (یعنی سلام کرنے میں شیخی نہ کرتے جیسے اس زمانہ میں دنیا داروں کی عادت ہے کہ غریب لوگوں کو حقیر سمجھ کر اُن کو سلام نہیں کرتے اور غضب تو یہ ہے کہ اگر کوئی غریب سنت کے موافق اُن کو سلام کرے یعنی السلام علیکم کہے تو وہ ناراض ہوتے ہیں جو شخص پیغمبر خداصؐ کی سنت پر ناراض اور خفا ہوا اس پر کفر کا خوف ہے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے)

بِھٰذِہِ الْاَظْرُبِ السَّوَاقِطِ - ان چھوٹے چھوٹے نیچے پہاڑوں میں جو زمین سے لگے ہوئے

ہیں۔
سَقَطِیُ۔ جو خراب نکمی چیزیں بیچتا ہو۔
سَرِیُّ سَقَطِیُ۔ ایک مشہور بزرگ ہیں جو ایسی ہی چیزوں کو بیچکر اپنا گذارہ کرتے سچے درویش یہی لوگ تھے جو محنت مزدوری کاریگری سے اپنی روٹی کماتے اور حق تعالےٰ کی راہ محض خالصاً للہ لوگوں کو بتلاتے اسی طرح سچا عالم اور مولوی بھی وہی ہے جو مزدوری پیشہ تجارت نوکری کرکے اپنی روٹی پیدا کرے اور خالص خدا کی رضامندی کے لئے لوگوں کو علم دین کی تعلیم کرے دین کے مسئلے بتلائے باقی رہے وہ مولوی اور درویش جو اپنے علم و تقدس کی روٹی کہاتے ہیں اور اپنے مریدوں اور معتقدوں کو راضی رکھنے اور بڑھانے کی اُن کو فکر رہتی ہے وہ شریعت کے چور اور طریقت کے ڈاکو اور راہزن ہیں اللہ تعالےٰ اُن سے بچائے)
كَانَ يُسَاقِطُ فِي ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وہ اپنی باتوں کے درمیان اِس کو آنحضرتؐ سے روایت کرتے تھے (یعنی حدیث شریف کو اپنے کلام میں ملاکر بیان کرتے تھے یہ اَسْقَطَ الشَّيْءَ سے نکلا ہے یعنی اُس کو پھینک دیا گرا دیا۔
اِنَّهٗ شَرِبَ مِنَ السَّقِيْطِ۔ ابوہریرہ رضؓ نے مٹی کے برتن میں پیا بعض لوگوں نے یوں ہی روایت کیا ہے اور مشہور روایت شَقِيْط ہے۔ شین معجمہ سے اُس کا ذکر آگے آئے گا اور سَقِيْط سین مہملہ سے برف کو کہتے ہیں یا شبنم کو جو زمین پر گرے اور جم جائے جیسے سَقْط ہے
مَرَّ بِتَمْرٍ مَّسْقُوْطَةٍ۔ ایک گری ہوئی کھجور پر۔

گذرے۔
لَا يُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا۔ وہاں کا گرا ہوا میوہ نہ چُنا جائے یعنی وہ میوہ جس کی مالک کو خبر نہ ہو لیکن اگر اُس نے جان کر اُس کو چھوڑ دیا ہو تب اُس کا اُٹھا لینا اور کھانا درست ہے۔
اُسْقِطْتُهُنَّ مِنْ سُوْرَةِ كَذَا۔ میں فلانی سورت میں سے اُن کو بھول گیا ہوں۔
سُقِطَ فِيْ نَفْسِيْ مِنَ التَّكْذِيْبِ وَلَا اِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔ میرے دل میں وہ ندامت اور شرمندگی آنحضرتؐ کے جھٹلانے کی پیدا ہوئی کہ ویسی ندامت نہ اسلام کے زمانہ میں پیدا ہوئی تھی اور نہ جاہلیت کے زمانہ میں۔
سُقِطَ فِيْ يَدِهٖ۔ شرمندہ ہوا لفظی ترجمہ ہے کہ اُس کے ہاتھ میں گرا یعنی اُس کا منہ ہاتھ میں آیا مطلب یہ ہے کہ حسرت اور افسوس سے اپنا ہاتھ دانتوں سے کاٹا۔
اُسْقِطَ فِيْ يَدِهٖ کا بھی یہی معنے ہے
مُسَاقَطَةٌ گرانا اور۔ مُسَاقَطَةُ الْحَدِيْثِ باری باری بات کرنا یعنی ایک شخص بات کرے دوسرا چپ رہے پھر وہ بات کرے یہ چپ رہے۔
مَسْقَطُ الرَّاسِ۔ جہاں آدمی پیدا ہوا۔
مَسْقَط۔ ایک مشہور بندرگاہ ہے جہاں سے ایران اور بغداد کو جاتے ہیں وہاں کا حلوا بہت لذیذ ہوتا ہے
يُسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ۔ یہ دونوں سانپ حمل گرا دیتے ہیں یعنی جب حاملہ عورت اُنکو دیکھے
لَمْ يَسْقُطْ لَهٗ حَاجَةٌ۔ اُس کا کوئی کام اٹکا نہیں رہے گا سارے مطلب پورے ہو جائینگے

تَسَاقَطَ ذُنُوبُ الْعِبَادِ كَمَا يَتَسَاقَطُ وَرَقُ هٰذِهِ النَّخْلَةِ - بندوں کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے کھجور کے پتے گر جاتے ہیں۔

اَىُّ قَاضٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ قَضٰى فَاَخْطَاَ سَقَطَ اَبْعَدَ مِنَ السَّمَاءِ - جس قاضی نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں غلطی کی وہ آسمان سے بھی زیادہ دور سے گرے گا (یعنی جتنی دور زمین آسمان سے ہے اُس سے بھی دور)

سَاقِطٌ کمینہ جس کے حسب و نسب میں فرق ہو۔ سَقَطَہ اسی طرح سُقَّاطٌ اُس کی جمع ہے۔

لِكُلِّ سَاقِطَةٍ لَاقِطَةٌ - ہر گری ہوئی کا کوئی چننے والا ہے یہ ایک مثل ہے یعنی ہر غلط بات کا کوئی نہ کوئی لینے والا اور اُٹھانے والا ہے۔

لَا يَخْرُجُ الرَّجُلُ مِنْ مَسْقَطِ رَأْسِهٖ - آدمی اپنے پیدائش کے مقام سے نہ نکلے (یعنی اصل فطرت سے جو اسلام کے دین پر ہوتی ہے)

سِقَاطٌ گرا ہوا میوہ جو پکنے سے پہلے گر جاتا ہے۔ حساب میں غلطی۔

يُصَلِّيْهَا لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ لِلثَّالِثَةِ - آپ عشا کی نماز اُس وقت پڑھا کرتے جب تیسری شب کا چاند ڈوب جاتا ہے۔

سُقُطْرٰى - یا سُقُطْرَاءُ یا اُسْقُطْرٰى ایک جزیرہ ہے جو عرب جانے والوں کو رستہ میں ملتا ہے عام لوگ اُس کو سَقُوطْرَہ کہتے ہیں وہاں ایلوا اور دم الاخوین پیدا ہوتا ہے

سَقْعٌ - چیخنا - مارنا، جانا۔

اِمْتِقَاعٌ - بدل جانا۔

اِنَّكَ سَقَعْتَ الْحَاجِبَ وَاَوْضَعْتَ الرَّاكِبَ تو نے آبرو پر مارا (یعنی ایسی باتیں کیں جو اُن کو ناگوار ہوئیں) اور سوار دوڑایا (یعنی خبر کو مشہور کر دیا یہاں تک کہ سوار لوگ اُس کو دوسرے ملکوں میں لے گئے)۔

اَسْقَعُ - ایک پرندہ ہے جس کے پر سبز اور سر سفید ہوتا ہے۔

خَطِيْبٌ مِسْقَعٌ بمعنی مِصْقَعٌ یعنی بلند آواز والا خطیب یا بلیغ اور فصیح۔

سَقْفٌ چھت ڈالنا جیسے تَسْقِيْفٌ سے اور چھت اُس کی جمع سُقُوفٌ ہے اور سُقُفٌ اور سُقْفٌ بھی اور آسمان اور لمبی لٹکی داڑھی۔

اَسْقَفَهٗ عَلٰى نَصَارٰى الشَّامِ - اُس کو شام کے نصاریٰ کا پیر "پادری" بنایا یعنی اُسْقُفٌ نصاریٰ کا عالم پیر "پادری" بشپ یہ سریانی لفظ ہے یا سَقْفٌ سے نکلا ہے یعنی انحناطول کے ساتھ کیونکہ وہ خدا کی عبادت میں منحنی رہتا ہے یعنی جھکا ہوا خضوع و خشوع کے ساتھ۔

لَا يُمْنَعُ اُسْقُفٌّ مِنْ سِقِّيْفَاهُ - کوئی پادری اپنی مذہبی عبادتوں سے نہ روکا جائے (سبحان اللہ یہ اسلام کا اصلی اصول ہے کہ ہر فرقہ اپنے مذہبی عبادات آزادی کے ساتھ بلا خوف و خطر کرتا رہے جس کو ہمارے زمانہ کے نصاریٰ نے خاص یوروپین انتظام قرار دیا ہے) اُسْقُفٌ کی جمع اَسَاقِفَۃ آئی ہے۔

فَاَقْبَلَ رَجُلٌ مُسَقَّفٌ بِالسِّهَامِ فَاَهْوٰى بِهَا اِلَيْهِ - اتنے میں ایک لمبا شخص تیر لیکر آیا اور اُن کی طرف جھکایا (یعنی اُن کے مارنے کو)

سَقِيْفَةُ بَنِيْ سَاعِدَةَ - بنی ساعدہ کا منڈوہ (جہاں وہ جمع ہو کر مشورہ اور صلاح کیا کرتے

بعضوں نے کہا سَقِيفَه ساباط کو کہتے ہیں یعنی
دو گھروں کے درمیان جو پٹا ہوا مقام ہو اُس کے
تلے راستہ ہو اُس کی جمع سَقَائِف ہے۔
وَسَقَّفَهُ بِالسَّاجِ ۔ اُس کا چھت ساگوان کی
لکڑی سے بنایا۔
اِيَّايَ وَهٰذِهِ السُّقَفَاءُ (یہ حجاج ظالم نے کہا)
روایت ایسی ہی ہے مگر اُس کا معنی معلوم نہیں ہوتا
زمخشری نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے صحیح شُفَعَاءُ
ہے یعنی مجھ کو ان سفارشی لوگوں سے بچاؤ جو مجرموں
کی سفارش کیا کرتے ہیں۔
اُسْقُف ۔ لمبا آدمی یا ہٹا کٹا (ڈانڈ کا)
سَقْلٌ ۔ جلا کرنا جیسے صَقْلٌ ہے
سُقُولٌ ۔ مکر
سَقَمٌ یا سُقْمٌ یا سَقَامٌ بیمار ہونا عیب دار ہونا
اِسْقَامٌ ۔ بیمار کرنا۔
سَقِيمٌ ۔ عیب دار۔
فَقَالَ اِنِّي سَقِيمٌ ۔ حضرت ابراہیمؑ نے کہا
میں بیمار ہوں یا بیمار ہونے والا ہوں (انہوں نے
ستاروں پر نظر ڈالکر یہ کہا مطلب یہ تھا کہ جب
یہ ستارہ نکلتا ہے تو میں بیمار ہو جاتا ہوں بعضوں
نے کہا مطلب یہ ہے کہ تم جو غیر اللہ کی پرستش
کرتے ہو اُس کے رنج میں میں بیمار ہوں)
اَعُوْذُ مِنْ سَيِّئِ الْاَسْقَامِ ۔ میں بُری بیماریوں
سے پناہ مانگتا ہوں۔
وَاللّٰهِ مَا كَانَ سَقِيمًا وَمَا كَذَبَ ۔ قسم خدا
کی ابراہیمؑ بیمار نہ تھے نہ انہوں نے جھوٹ بولا
(کیونکہ جس شخص کا انجام موت ہے وہ گویا بیمار ہی
ہے یہ امام جعفر صادق رض اور امام محمد باقر رض کا
قول ہے)۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ السَّقَمِ ۔ میں بیماری سے تیری
پناہ مانگتا ہوں
سُقْمُونِيَا ۔ مشہور مسہل دوا ہے۔
سِقَامٌ جمع ہے سَقِيمٌ کی جیسے کِرَامٌ جمع ہے
کَرِيمٌ کی
سِقَةٌ ۔ وسق کی جمع ہے جو ساٹھ صاع کا ہوتا ہے یا یہ
وَسْقٌ ہے جیسے عِدَةٌ بہ معنی وَعْدٌ اور زِنَةٌ
بمعنی وَزْنٌ ہے
مَا كَانَ سَعْدٌ لِيُخْنِيَ بِابْنِهِ فِي سِقَةٍ مِنْ
تَمْرٍ سعد اپنے بیٹے کو کھجور کے ایک وسق کیلئے
تباہ نہیں کرنے کا بعضوں نے ... فِي شِقَّةٍ مِنْ
تَمْرٍ روایت کیا ہے یعنی کھجور کے ایک ٹکڑے کیلئے
نہایہ میں ہے کہ یہ روایت صحیح نہیں ہے خیر اگر سین
مہملہ سے ہو تو اُس کا اصلی باب کتاب الواؤ ہے
مگر ہم نے باتباع صاحب مجمع اور نہایہ یہاں
ذکر کر دیا۔
سَقْيٌ ۔ پانی پلانا سقاك اللہ کہنا عیب کرنا غیبت
کرنا۔ ابر سے پانی اُتارنا۔
تَسْقِيَةٌ ۔ پانی پلانا
كُلُّ مَاثُرَةٍ مِنْ مَاثِرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ
اِلَّا سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَسِدَانَةَ الْبَيْتِ ۔
جاہلیت کے زمانہ کی ہر ایک رسم میرے ان دونوں
پاؤں کے تلے ہے (یعنی موقوف کر دی گئی روندی
ڈالی گئی لغو اور باطل ٹھہرائی گئی) مگر دو باتیں (اسلام
کے زمانہ میں بھی قائم رہیں گی) ایک تو حاجیوں کو پلانا
(حضرت عباسؓ حاجیوں کو انگور کا شربت پلایا کرتے
دوسرے بیت اللہ کی خدمت اور مجاورت (وہاں
کی صفائی جھاڑو جھنڈا وغیرہ)
اِنَّهُ خَرَجَ يَسْتَسْقِي فَقَلَبَ رِدَاءَهُ ۔ آنحضرتؐ

پانی مانگنے کے لئے نکلے پھر اپنی چادر اُلٹی عرب لوگ کہتے ہیں سَقَى اللّٰهُ عِبَادَهُ الْغَيْثَ وَاَسْقَاهُمْ۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کو ابر سے پانی پلایا۔ اسم مصدر سُقْيَا ہے۔

اِسْتَسْقَيْتُ فُلَانًا۔ میں نے فلاں شخص سے پینے کو مانگا۔

وَاَبْلَغْتُ الرَّاتِعَ مَسْقَاتَهُ۔ میں نے چرنے والے کو پانی پینے کی جگہ میں پہونچا دیا (یہ حضرت عثمان رضؓ کا قول ہے یعنی میں نے لوگوں پر بڑی مہربانی اور نرمی سے حکومت کی جیسے کوئی جانور کو مطلق العنان چھوڑ دیتا ہے جہاں اُس کا جی چاہے چرے پھر پیاس لگے تو پانی کے گھاٹ پر آسانی سے اُس کو لے جائے)

اِنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِىْ تَمِيْمٍ قَالَ لَهٗ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَسْقِنِىْ شَبَكَةً عَلٰى ظَهْرِ جَلَالٍ لِقُلَّةِ الْحَزْنِ۔ اے امیر المومنین مجھ کو اُن کنوؤں کو مقطعہ کے طور پر دیجئے جو جلال کے رستہ پر قلۃ الحزن پر واقع ہیں (جلال نجد کے رستہ کا نام ہے اور قلۃ الحزن بھی ایک اونچے مقام کا نام ہے جو دشوار گذار ہے)

اَعْجَلْتُهُمْ اَنْ يَّشْرَبُوْا سِقْيَهُمْ۔ میں نے اُن کو اُن کے پینے کی چیز سے جلدی میں ڈالدیا (اُس کو برابر پی نہ سکے)

وَاِنْ كَانَ نَشْرُ اَرْضٍ يُسْلِمُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا فَاِنَّهٗ يُخْرِجُ مِنْهَا مَا اُعْطِىَ نَشْرُهَا رُبُعَ الْمَسْقَوِىِّ وَعُشْرَ الْمَظْمَئِىِّ۔ اگر زمین خراجی کا مالک اپنی زمین پر قابض رکھا جائے تو اُس میں جو پیداوار ہو اگر اُس کو نہر وغیرہ بہتے پانی کر سینچا جاتا ہے تب تو چوتھائی پیداوار خراج میں دے اور اگر بارانی پانی سے زراعت ہوتی ہے تو دسواں حصّہ دے۔۔

مترجم کہتا ہے دیکھئے اسلامی حکومت نے غیر مذہب والوں سے بھی خراجی زمین میں چوتھائی پیداوار سے زیادہ لینا نادرست رکھا ہے یہ چوتھائی بھی اُس وقت ہے جب بلا دقت نہر کے پانی سے کھیت سیراب ہوتا ہو اگر موٹھ سے پانی دیں یا صرف بارش کے پانی پر مدار ہو تو دسواں حصہ لیا جائے گا اس سے بڑھ کر کاشتکاروں پر کیا آسانی ہوگی یہ بھی غیر مذہب والوں سے لیکن مسلمان کاشتکاروں سے ہر حال میں دسویں حصّے سے زیادہ نہیں لیا جائے گا ایسے انتظام میں کھیت والے کیوں مالدار نہ ہوں گے۔

اِنَّهٗ كَانَ اِمَامَ قَوْمِهٖ فَمَرَّ فَتًى بِنَاضِحِهٖ يُرِيْدُ سَقْيًا۔ حضرت معاذ اپنی قوم والوں کی امامت کیا کرتے ایک دن دیکھا ایک جوان اپنا پانی لانے کا اونٹ لیکر اُن کھجور کے درختوں میں جانا چاہتا ہے جو ڈولوں سے سینچے جاتے ہیں۔

قَالَ لِمُحْرِمٍ قَتَلَ ظَبْيًا خُذْ شَاةً مِّنَ الْغَنَمِ فَتَصَدَّقْ بِلَحْمِهَا وَاَسْقِ اِهَابَهَا۔ حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو حکم دیا جس نے احرام کی حالت میں ایک ہرن مار ڈالی تھی کہ ایک بکری لے اُس کا گوشت خیرات کر دے۔ اور اُس کی کھال بھی کسی کو دیدے جو اُس کی مشک بنائے (یعنی پانی پینے کی مشک)

اِنَّهٗ بَاعَ سِقَايَةً مِّنْ ذَهَبٍ بِاَكْثَرَ مِنْ وَزْنِهَا معاویہ نے ایک پینے کا برتن جو سونے کا تھا اُس کے وزن سے زیادہ سونے کے بدل بیچا (یہ زیادتی ہوائی کے بدل تھی)

اَمَرَ بِالشُّرْبِ مِنَ الْاَسْقِيَةِ وَنَهٰى عَنْ نَحْوِ

الدُّبَّاءِ آنحضرت م نے مشکوں میں نبیذ بنا کر پینے کی اجازت دی اور تو بنی کے مانند برتنوں سے منع کیا (کیونکہ مشک کا پوست باریک ہوتا ہے اگر نبیذ میں تیزی آجائے گی تو پینے والے کو معلوم ہو جائے گی کیونکہ تیزی کی وجہ سے مشک پھٹ جائے گی۔ برخلاف تو بنی وغیرہ کے جو سخت ہوتی ہے اُس میں نبیذ کی تیزی معلوم نہ ہوگی اور دھوکے میں اُس کو کوئی پی جائے گا)

فَاشْرِبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ۔ پھر مشکوں میں اُن کو پلایا گیا۔ مجمع البحار میں ہے کہ صحیح فِي الْأَوْعِيَةِ ہے یعنی برتنوں میں۔

سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ۔ جو شخص لوگوں کا ساقی ہو (سب کو پانی یا دودھ یا شربت پلاتا ہو) وہ اخیر میں سب کے بعد پیئے۔ مجمع البحار میں ہے کہ ہر چیز کا یہی حکم ہے جو لوگوں میں تقسیم کی جائے مثلاً گوشت، میوہ، شیرینی وغیرہ۔

يَسْتَسْقُونَ فَلَا يُسْقَوْنَ۔ یہ (عرنیین کے ڈاکو) پانی مانگتے تھے لیکن کوئی اُن کو پانی نہ پلاتا۔ (اُن کے تو ہاتھ پاؤں کاٹ کر آنکھیں پھوڑ کر جلتی زمین میں ڈال دیئے گئے تھے۔ وہیں تڑپ تڑپ کر مر گئے یہ حدیث مثلہ کی ممانعت سے پہلے کی ہے بعضوں نے کہا مثلہ سے نہی تنزیہی ہے

اَلْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ۔ ستاروں سے پانی مانگنا (یہ سمجھ کر کہ ستارے گویا پانی برساتے ہیں) یہ صریح شرک ہے جو جاہلیت کے زمانہ میں رائج تھی اگر یہ سمجھے کہ پانی برسانے والا اللہ تع ہے اور ستاروں کا ایک خاص وضع پر آجانا پانی برسنے کا قرینہ ہے تو شرک نہیں ہے)۔

مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاءُهَا۔ تجھ کو اونٹ سے کیا مطلب (یعنے اُس کو مت پکڑ) وہ تو اپنا مشکیزہ اپنے ساتھ رکھتا ہے (کئی دن کا پانی کھا اپنے پیٹ میں جمع کر لیتا ہے اُس کو پڑا رہنے دے خود بخود اُس کا مالک آن کر لے لیگا)۔

فَنُودِيَ فِي النَّاسِ أَنِ اسْقُوا وَاسْتَقُوا۔ پھر لوگوں میں منادی کر دی گئی اپنے جانوروں کو پانی پلاؤ اور خود بھی پیو (یعنی اُس عورت کا پانی جو سفر میں ملی تھی ایک اونٹ پر سوار آنحضرت م نے اُس کا پانی زبردستی سے لیا کیونکہ وہ کافر حربی تھی اور کافر حربی کی جان اور مال لینے میں کوئی گناہ نہیں دوسرے آنحضرت نے اُس کو پانی کا عوض بھی لوگوں سے دلایا تیسرے اُس کا پانی کم بھی نہیں ہوا یہ آپ کا ایک معجزہ تھا)

نَهَى عَنِ الْأَسْقِيَةِ۔ آپ م نے مشکوں کی وجہ سے دوسرے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا

وَهُوَ قَائِلٌ بِالسُّقْيَا۔ آپ سقیا میں دوپہر کو سونے والے (دم لینے والے) تھے سقیا ایک گاؤں کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک روایت میں قَابِلٌ ہے بائے موحدہ سے یعنی سقیا کے مقابل تعہن ہے وہ بھی ایک مقام کا نام ہے۔

سُقِيَ بَطْنُهُ ثَلٰثِيْنَ سَنَةً۔ تیس برس تک اُن کو استسقا کی بیماری رہی اسم مصدر سِقْیٌ ہے بکسرۂ سین اور جوہری نے صرف سَقِيَ بَطْنُهُ اور اِسْتَسْقَى بَطْنُهُ ذکر کیا ہے لیکن اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سُقِيَ بَطْنُهُ بھی مستعمل ہے معنے سب کے ایک ہیں یعنی اُس کے پیٹ میں زرد پانی بھر گیا استسقا کی بیماری ہو گئی۔

فَلَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ اسْتَقٰى مَا فِي بَطْنِهٖ جب اللہ کا نام لیتا ہے یعنی کھانے والا تو شیطان نے جتنا اپنے پیٹ میں ڈالا تھا (کیونکہ شروع میں

بسم اللہ نہیں کہی تھی) وہ سب اُگل دیتا ہے۔
کَانَ یُسْتَعْذَبُ لَہُ الْمَاءُ مِنْ بُیُوْتِ السُّقْیَا۔ آنحضرت ﷺ کے لئے میٹھا پانی پینے کا سقیا کے گھروں سے لایا جاتا (سقیا ایک موضع کا نام ہے جو مدینہ سے دو دن کی راہ پر ہے)

اِنَّہٗ تَفَلَ فِیْ فَمِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَامِرٍ وَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنَ سِقَاءً۔ آنحضرت ﷺ نے عبداللہ بن عامر کے منہ میں اپنا لب مبارک ڈالدیا اور فرمایا مجھ کو امید ہے کہ یہ اُس کی سیرابی ہوگا (یعنی کبھی پیاسا نہ ہوگا)

اَسْقِ عِبَادَکَ وَبَہَائِمَکَ وَانْشُرْ رَحْمَتَکَ وَاَحْیِ بَلَدَکَ الْمَیِّتَ۔ اپنے بندوں اور چرپایوں کو پانی پلا اور اپنی رحمت پھیلادے اور اپنی مردہ بستی کو زندہ کردے۔

یَسْقِیْنَ الْمَاءَ وَیُدَاوِیْنَ الْجَرْحٰی۔ عورتیں جنگ میں لڑنے والوں کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی دوا دارو کرتیں (سبحان اللہ یہ اسلام کے زمانہ میں عورتیں کیا کرتیں اور بہت سی مسلمان عورتیں میدان جنگ میں لڑی بھی ہیں جیسے حضرت خولہ بنت ازور وغیرہ اب دوسری قوموں نے مسلمانوں سے یہ سیکھ لیا کہ اُن کی عورتیں زخمیوں کے علاج اور معالجہ میں مصروف رہتی ہیں اور میدان جنگ میں ہر ایک لشکر کے ساتھ جاتی ہیں مگر مسلمان عورتیں ایک پنجرے میں بند گھر کے باہر نہیں نکلتیں اور گھر میں بھی سوا پان تمباکو کھانے کے اور بیٹھے رہنے کے نہ کوئی علم سیکھتی ہیں نہ ہنر جو عورتیں ہیں تو عورتیں ہند کے مسلمان مرد بھی ماشاء اللہ ایسا دل گردہ رکھتے ہیں جن کی تعریف نہیں ہو سکتی جنگ کی بات تو درکنار دین کی سچی بات کہنے اور اُس کی اشاعت کرنے میں بھی پس و پیش کرتے ہیں حالانکہ حکام وقت کا اعلیٰ اصول یہ ہے کہ وہ کسی کے دین و مذہب میں دخل نہیں دیتے مگر یہ خوشامد کے مارے اللہ اور اُس کے رسول کی احکام کو چھپاتے ہیں اُن میں تاویلیں لگاتے ہیں منسوخ آیتوں کو غیر منسوخ اور واجب العمل قرار دیتے ہیں۔

نَزَلَتْ حِیْنَ افْتَخَرُوْا بِالسِّقَایَۃِ۔ یہ آیت اَجَعَلْتُمْ سِقَایَۃَ الْحَاجِّ اخیر تک اُس وقت اُتری جب انہوں نے بیت اللہ میں حاجیوں کو پلانے پر اور کعبہ شریف کی دربانی پر فخر کیا امام ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا یہ آیت حضرت علی رض اور عباس رض اور شیبہ رض کے باب میں اُتری عباس رض نے کہا میں سب سے افضل ہوں کیونکہ حاجیوں کو (پانی شربت) پلاتا ہوں شیبہ نے کہا میں افضل ہوں اس لئے کہ بیت اللہ کی کنجی میرے پاس رہتی ہے میں اُس کا دربان ہوں حضرت علی نے کہا میں تم دونوں سے افضل ہوں کیونکہ تم سے پہلے ایمان لایا اور ہجرت کی اللہ کی راہ میں جہاد کیا آخر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری اور حضرت علی رض کا کہنا صحیح ہوا۔

سُقْیَا رَحْمَۃٍ وَلَا سُقْیَا عَذَابٍ۔ یا اللہ ہم کو رحمت کے پانی سے سیراب کر نہ عذاب کے پانی سے (عذاب کا پانی وہ ہے جو حد سے بڑھ جائے گھروں کو گرادے لوگوں کو ڈبو دے جانوروں اور کھیتیوں کو تباہ کردے جیسے حیدرآباد دکن میں غرہ رمضان ۱۳۲۶ھ میں پانی پڑا جس سے تقریباً ایک تہائی شہر تباہ ہوگیا ہزارہا آدمی اور جانور ہلاک ہوگئے ہزارہا مکانات مع اثاثہ وغیرہ بہہ گئے۔ نعوذ باللہ من عذابہ)۔

سَافِرْ بِسِقَائِکَ۔ اپنا مشکیزہ اپنے ساتھ لیکر

سفر کرے۔
کَرِشُہٗ سِقَاءٌ۔ اونٹ کی اوجھڑی پانی کی مشک ہے (وہ کئی دن کا پانی اُس میں بھر لیتا ہے)
مَسْقَاۃ۔ پانی پلانے کا مقام۔

بَابُ السِّیْنِ مَعَ الْکَافِ

سَکْبٌ یا تَسْکَابٌ یا سُکُوْبٌ۔ بہانا۔ بہنا۔
اِنْسِکَابٌ۔ بہنا۔
مَاءٌ مَسْکُوْبٌ یعنی سَاکِبٌ۔ خود بخود زمین کھود کر بہنے والا۔
کَانَ لَهٗ فَرَسٌ یُسَمّٰی السَّکْبَ۔ آنحضرتؐ کا ایک گھوڑا تھا جس کو سکب کہتے تھے (یعنی پانی کی طرح بن تھکان دوڑنے والا یا بہت چلنے والا جیسے پانی برابر بہتا چلا جاتا ہے کہیں رُکتا نہیں)
کَانَ یُصَلِّیْ فِیْمَا بَیْنَ الْعِشَائَیْنِ حَتّٰی یَنْصَدِعَ الْفَجْرُ اِحْدٰی عَشْرَةَ رَکْعَةً فَاِذَا سَکَبَ الْمُؤَذِّنُ بِالْاُوْلٰی مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَکَعَ رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ۔ آنحضرتؐ دونوں عشاؤں کے درمیان (نہایہ اور مجمع کے نسخوں میں ایسا ہی ہے اور صحیح یہ ہے کہ عشا اور طلوعِ فجر کے درمیان جیسے نسائی میں ہے) صبح کے پو پھٹنے تک گیارہ رکعتیں پڑھتے (یعنی تہجد اور وتر کی) جب مؤذن صبح کی پہلی اذان کی آواز کان میں ڈالتا آپ کھڑے ہوتے، اور دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھتے (یعنی فجر کی سنتیں)
اِنَّا نُمِیْطُ عَنْكَ شَیْئًا یَکُوْنُ عَلٰی اَهْلِكَ سُبَّةً سَکْبًا۔ ہم تجھ سے وہ چیز دور کر دیں گے جس کی وجہ سے تیرے گھرانے پر ایک لازمی عیب آتا ہو۔
سُبَّةٌ سَکْبٌ یعنی لازمی عار۔ نہایہ میں ہے۔ مَا اَنَا بِمُنْطٍ عَنْكَ۔ جس کا مطلب مفہوم نہیں ہوتا اور صاحب مجمع نے بھی اُس کی پیروی کی ہے حالانکہ اِنطاء کے معنے اعطا یعنی دینے کے آئے ہیں۔ اُس کا صلہ عن نہیں آتا واللہ اعلم۔

سَکْتٌ یا سُکُوْتٌ یا سُکَاتٌ یا سَاکُوْتَةٌ۔ چپ رہنا جیسے صُمُوْتٌ ہے مر جانا ٹھہر جانا۔
اِسْکَاتٌ۔ چپ کرنا جیسے اِنْصَاتٌ ہے۔
سَاکُوْتٌ۔ بہت خاموش رہنے والا جیسے سُکَیْتٌ ہے۔
فَرَمَیْنَاهُ بِجَلَامِیْدِ الْحَرَّةِ حَتّٰی سَکَتَ پھر ہم نے ماعز اسلمی کو (جس نے زنا کا اقرار کیا تھا) حرّہ کے پتھروں سے مارا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔
مَا تَقُوْلُ فِیْ اِسْکَاتَتِكَ۔ آپ جو تھوڑی دیر چپ ہو جاتے ہیں (یعنی پکار کر قرات نہیں کرتے آہستہ کچھ پڑھتے ہیں) تو اُس میں کیا پڑھتے ہیں۔
یَسْکُتُ بَیْنَ التَّکْبِیْرِ وَالْقِرَاءَةِ اِسْکَاتَةً تکبیر تحریمہ اور قرات کے درمیان ایک سکتہ کرتے اُس میں دعائے استفتاح آہستہ سے پڑھتے
اِسْکَاتَةٌ۔ شاذ مصدر ہے اور قیاس یہ تھا کہ سکوتا ہوتا۔
اِسْکَاتُكَ۔ آپ کا چپ رہنا کیا ہے یعنی اس میں کیا پڑھتے ہیں ایک روایت میں اَسْکَاتُكَ ہے یعنی کیا خاموشی آپ کی بطور استفہام ایک روایت میں یُسْکِتُ بَیْنَ التَّکْبِیْرِ وَالْقِرَاءَةِ ہے معنی وہی ہے یعنی تکبیر اور قرات کے درمیان خاموش رہتے۔

وَأَسْكَتَ وَاسْتَغْضَبَ وَمَكَثَ طَوِيْلًا چپ رہے اور غصہ ہوئے اور دیر تک ٹھہرے رہے عرب لوگ کہتے ہیں۔ تَكَلَّمَ ثُمَّ سَكَتَ بات کی پھر سکوت کیا جب اس سکوت کے بعد پھر بات ہوتی ہے اگر بالکل اس کے بعد بات ہی نہ کرے تو اَسْكَتَ کہتے ہیں

قَالَ أَسْكُتُ - یا خاموش۔ یعنی دل میں کہا۔

إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ۔ یعنی جب مؤذن آذان کو کان میں ڈال چکتا۔

قَرَأَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا أُمِرَ وَسَكَتَ فِيْمَا أُمِرَ۔ آنحضرتؐ کو جس نماز میں پکار کر پڑھنے کا حکم ہوا اس میں آپؐ نے پکار کر قرات کی اور جس نماز میں آہستہ پڑھنے کا حکم ہوا اس میں آپؐ نے آہستہ پڑھا (حکم خداوندی کی تعمیل کی)

أَنِيْنَ صَبِيٍّ يُسَكَّتُ۔ اس لکڑی میں رونے کی ایسی آواز آنے لگی جیسے وہ بچہ آواز نکالتا ہے رونے کی جس کو خاموش کرتے ہیں۔ (اور تسلی دیتے ہیں وہ گن گن کرکے آہستہ آہستہ روتا ہے)۔

فَأَسْكَتَ الْقَوْمُ۔ لوگ خاموش ہو رہے۔

فَأَسْكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ آنحضرتؐ خاموش ہو رہے (یا آپؐ نے اعراض کیا یا سر جھکا لیا)

سَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ۔ تیسری بات پر خاموش ہو رہے۔ (یعنی ابن عباسؓ اور بھولنے والے .... سعید بن جبیر ہیں کہتے ہیں تیسری بات یہ تھی کہ اسامہ کا لشکر طیار کر دینا یا یہ کہ میری قبر کو بت نہ بنانا اس کی عبادت کرنے لگو وہاں سجدہ اور رکوع کرو)

سُئِلَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَسَكَتْنَا عَنْ ذِكْرِ الْخَمِيْسِ۔ آنحضرتؐ سے پوچھا گیا پیر جمعرات کو روزہ رکھنا کیسا ہے پھر ہم نے جمعرات کے ذکر سے سکوت کیا (کیونکہ آنحضرتؐ نے یہ بیان فرمایا کہ پیر ہی کے دن میں پیدا ہوا اسی دن مجھ کو پیغمبری ملی اسی دن مجھ پر قرآن اترا)

مترجم کہتا ہے حافظ ابن حجر اور شیخ جلال الدین سیوطی اور چند اکابر اہلحدیث نے اسی حدیث سے جوازِ مجلس میلاد پر دلیل لی ہے لیکن یہ جواز اسی صورت میں ہے جب صحیح صحیح روایتیں آنحضرتؐ کے میلاد کے متعلق بطور وعظ بیان کی جائیں اور آپؐ کے خصائل اور فضائل اور معجزات کا جو بہ صحت منقول ہیں ان کا تذکرہ کیا جائے لیکن جھوٹی اور موضوع روایتیں بیان کرنا یا ایسے قصیدے پڑھنا جن میں شاعرانہ مبالغہ ہو یا جن میں جناب احدیت کی شان میں گستاخی اور بے ادبی ہو کسی کے نزدیک جائز نہیں ہے اور ہندوستان کے جنوبی ممالک میں تو مولود شریف اس طرح کرتے ہیں کہ چند گنجیرے بھنگیرے سینڈی شراب پینے والے حقہ اڑانے والے آجاتے ہیں وہ رات بھر عربی قصیدے چلا چلا کر پڑھتے ہیں بیچ میں ہنستے جاتے ہیں حقہ اور چرٹ اور سگرٹ بیڑی اڑاتے رہتے ہیں اور صاحب خانہ اور متعلقین جنھوں نے ان کو بلایا ہے مزے سے سوتے رہتے ہیں نہ کوئی سنتا ہے نہ کوئی سمجھتا ہے اگر سنیں بھی تو عربی زبان کا ایک لفظ نہیں سمجھتے غرض ساری رات یہ مولودی اہل محلہ کا دماغ پکا کر ان کی نیند خراب کرکے صبح کو چل دیتے ہیں۔ اور اپنی فیس لے لیتے ہیں ایسی مولود شریف کرنے میں بعوض ثواب کے جو خود اختلافی ہے اتفاقی گناہ سر پر پڑتا ہے۔ آنحضرتؐ کے ذکر مبارک کے وقت ایسی لاپروائی اور ایسی بے ادبی اور

گستاخی کو کوئی سچا مومن پسند نہیں کرے گا اللہ تعالٰے مسلمانوں کو عقل سلیم عطا فرمائے۔

جَرَی الْوَادِیُ ثَلٰثًا ثُمَّ سَکَتَ۔ نالہ تین بار بہا پھر تھم گیا۔

سَکْتَۃٌ۔ ایک بیماری ہے جس میں آدمی مُردے کی طرح ہو جاتا ہے۔

سُکْتَۃٌ۔ بچے کو جس سے چپ کریں (جیسے کھلونا چسنی شیرینی وغیرہ۔

اِبْنُ السِّکِّیْتِ۔ ایک راوی ہے اُس کا نام یعقوب ابن اسحاق ہے۔

سَکْرٌ۔ بھر دینا بند کرنا۔

سُکُوْرٌ یا سَکَرَانٌ تھم جانا۔

سَکَرٌ۔ بھر جانا غصہ ہونا نشہ میں ہونا مست ہونا جیسے سَکْرٌ اور سُکْرٌ اور سُکُرٌ اور سَکَرَانٌ سب کا معنے متوالا ہونا نشہ میں ہونا مست ہونا۔

حُرِّمَتِ الْخَمْرُ بِعَیْنِهَا وَالسَّکَرُ مِنْ کُلِّ شَرَابٍ۔ شراب تو فی ذاتہ حرام ہے اسی طرح وہ شراب جو انگور سے نچوڑی جائے بعضوں نے وَالسُّکْرُ مِنْ کُلِّ شَرَابٍ روایت کیا ہے تو مطلب یہ ہوگا کہ خمر یعنی شراب انگوری تو فی ذاتہ حرام ہے یعنی اُس کا قلیل و کثیر سب حرام ہے اور باقی شرابوں میں اُس قدر پینا حرام ہے جس سے نشہ ہو جائے لیکن نشہ سے کم مقدار میں پینا درست ہے۔

مترجم کہتا ہے امام ابو حنیفہ رح سے ایسا ہی منقول ہے مگر احادیث صحیحہ سے یہ قول باطل ٹھہرتا ہے اور اسی لئے امام کے صاحبین نے بھی اُن سے اختلاف کیا ہے صحیح حدیث متفق علیہ سے ثابت ہے کہ جو شراب نشہ کرے وہ خمر ہے اُس کا قلیل کثیر سب حرام ہے دوسری صحیح حدیث میں ہے کہ خمر یعنی شراب انگور سے بھی ہوتا ہے اور کھجور سے بھی اور جو سے بھی اور حضرت عمر رض نے فرمایا جو شراب نشہ کرے وہ خمر ہے اور اوپر کتاب الخا میں اس کا ذکر گذر چکا ہے۔

اِنَّ رَجُلًا اَصَابَهُ الصَّفَرُ فَنُعِتَ لَهُ السَّکَرُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ یَجْعَلْ شِفَاءَکُمْ فِیْمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمْ۔ ایک شخص کو صفر کا عارضہ ہو گیا (پیٹ میں کیڑے پڑ گئے) لوگوں نے اُس کے لئے شراب تجویز کی آنحضرت ص نے فرمایا اللہ نے جو چیز تم پر حرام کی اُس میں تمہاری تندرستی نہیں رکھی (یعنی حرام چیز سے مسلمان کو شفا نہیں ہو سکتی)

قَالَ لِلْمُسْتَحَاضَةِ لَمَّا شَکَتْ اِلَیْهِ کَثْرَةَ الدَّمِ اُسْکُرِیْهِ۔ آنحضرت ص سے ایک عورت نے جس کو استحاضہ کی بیماری تھی یہ شکایت کی کہ اُس کا خون بہت بہتا ہے آپ ص نے فرمایا ایسا کر ایک چیتھڑے سے خون بند کر کے اُس پر پٹی باندھ لے یہ سَکْرُ الْمَاءِ سے نکلا ہے یعنی پانی روکنے کا کٹہ (بند)

کُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ۔ ہر نشہ لانے والا شراب خمر ہے (جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا۔

کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ۔ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے (اُس کا قلیل کثیر سب حرام ہے اور اُس سے وہ قول باطل ہوتا ہے کہ اخیر کا گھونٹ حرام ہے جس سے نشہ پیدا ہوا کیونکہ نشہ سب کے پینے سے پیدا ہوا جیسے سیری اخیر لقمہ سے تھوڑے ہوتی ہے بلکہ سب لقموں سے ملکر)

سَکَرَاتُ الْمَوْتِ۔ موت کی سختیوں سے (جو نشہ کی طرح آدمی کے عقل و شعور کو کھو دیتی ہیں)

بَابُ سَکْرِ الْاَنْهَارِ۔ نہریں بند کرنیکا بیان

یا نہریں بند کرنے کا دروازہ۔

تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا۔ تم اُس سے یعنی کھجور اور انگور کے پھلوں سے نشہ لانے والا شراب بناتے ہو (یہ آیت اُس وقت کی ہے جب شراب حرام نہیں ہوا تھا)

سُكْرٌ۔ نشہ

سِكِّيْرٌ۔ نشہ باز۔

سُكُرْكَه۔ جوار کا شراب۔

سُئِلَ عَنِ الْغُبَيْرَاءِ فَقَالَ لَاخَيْرَ فِيْهَا وَنَهٰى عَنْهَا قَالَ مَالِكٌ فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ مَا الْغُبَيْرَاءُ فَقَالَ هِيَ السُّكُرْكَةُ پوچھا گیا غبیرا پینا کیسا ہے فرمایا اُس میں بھلائی نہیں ہے اور اُس کے پینے سے منع کیا امام مالک نے کہا میں نے زید بن اسلم سے پوچھا غبیرا کس کو کہتے ہیں انہوں نے کہا جوار کا شراب (حبشی لوگ اس شراب کا استعمال کرتے ہیں کیونکہ یہ ٹھنڈا ہوتا ہے اُن کا ملک گرم ہے ایسا ہی جَو کا شراب جس کو انگریزی میں بیر کہتے ہیں وہ بھی حرام ہے)

وَخَمْرُ الْحَبَشِ السُّكُرْكَةُ۔ حبشیوں کا شراب سُکرکہ ہے۔

سُكُرُّجَةٌ یا سُكُرُّجَةٌ۔ چھوٹی تشتری یا پیالی

لَا آكُلُ فِيْ سُكُرُّجَةٍ۔ میں تشتری میں نہیں کھاتا (یا چھوٹی پیالی میں جس میں چٹنی اچار، جوارش وغیرہ رکھتے ہیں اس غرض سے کہ کھانے کے ساتھ اُس کو کھاتے جائیں تو بھوک زیادہ ہو اور کھانا زیادہ کھایا جائے بعضوں نے کہا چھوٹی پیالی میں کھانا بخیلوں کی نشانی ہے جو ہمیشہ اکیلے کھاتے ہیں دوسروں کو کھانے میں شریک نہیں کرتے)

مترجم کہتا ہے سنّت کا طریق یہ ہے کہ ایک بڑے برتن تھال کاسہ یا طباق میں کھانا رکھا جائے اور سب مسلمان اُسی میں سے ایک ساتھ کھائیں سب کے ہاتھ اُس میں پڑیں آج جو رواج ہے کہ ہر ایک کے سامنے ایک جدا جدا چھوٹی رکابی یا تشتری رکھی جاتی ہے اور وہ اکیلا اُس میں کھاتا ہے یہ سنت کا طریق نہیں اور جوارشیں اچار چٹنیاں یا ہاضم پانی یا عرقیات کھانے کے ساتھ کھانا یہ بھی سنت کا طریق نہیں کیونکہ بھوک کو خواہ مخواہ دواؤں اور چورنوں کے زور سے بڑھانا نہایت مضر ہے آخر میں چلکر ایسے آدمی کے معدے کی قوت بالکل جاتی رہتی ہے اور ضعف معدے کا عارضہ ہو کر پھر ایک نوالہ بھی ہضم نہیں ہوتا۔

آنحضرت ؐ نے جو باتیں ہم کو بتلائیں اور سکھلائیں ہیں اُن میں دین اور دنیا دونوں کا فائدہ ہے بشرطیکہ کوئی غور کرے اور حماقت کا تو علاج افلاطون کے پاس بھی نہیں ہے کھانے کی بھوک دواؤں سے بڑھانا اسی طرح باہ مقویات باہ سے بے ضرورت بڑھانا دونوں نادانوں بیوقوفوں کے کام ہیں جب تک فطری طور سے خوب بھوک نہ لگے ہم کو کھانا ہی کیا ضرور ہے اور جب تک شدت باہ کی ہم بیتاب نہ ہو جائیں ہم کو عورت کے پاس جانے کی ضرورت ہی کیا ہے آدمی کو چاہئے کہ اگر بھوک کم ہو جائے یا باہ نہ رہے تو خوش ہو اور حق تعالیٰ کا شکر بجا لائے کہ خدا نے اُس کو حیوانیت سے ہٹا کر ملکیت کے قریب کر دیا یہ انتہائی کم عقلی ہے کہ پھر حیوانیت کا زور چاہے یہ ساری خرابیاں اُن لوگوں کے لئے پیدا ہوتی ہیں جن کو سوا لذائذ جسمانی اور شہوانی کے دوسرا کوئی شغل نہیں ہے جس میں وہ اپنی زندگی

بسر کریں اگر لذائذ روحانی سے واقف ہوتے تو کبھی ان لذائذ جسمانی کے بڑھانے کی فکر نہ کرتے اور اُن کے کم ہو جانے پر رنج کیا خوشی کرتے واللہ الموفق

سَکْسَکَۃٌ ۔ ضعف ناتوانی۔

تَسَکْسُکٌ ۔ عاجزی اور تضرّع کرنا۔

سَمَکْعٌ یا سَکَعٌ بے سوچے سمجھے ایک طرف کو نکل جانا حیرانی کے ساتھ ناک کی سیدھ پر چلے جانا باطل اور بیہودہ بات پر قائم رہنا۔

وَهَلْ يَسْتَوِي ضُلَّالُ قَوْمٍ تَسَكَّعُوْا۔ بھلا کہیں وہ گمراہ بھی سیدھے ہو سکتے ہیں جو حیرت میں چلے جاتے ہیں (کسی کی بات نہیں سنتے نہ خود سوچتے ہیں کہ ہم کدھر جا رہے ہیں ہمارا نکتۂ مقصود کیا ہے)

حَجَّ مُتَسَكِّعًا ۔ اُس نے بن توشہ اور بن سواری حج کیا (یعنی بے سامان)

سَکْفٌ ۔ چوکھٹ بنانا۔

اِسْکَاف ۔ موچی موزہ بنانے والا۔

اُسْکُفَّہ ۔ دروازے کی چوکھٹ کی نیچے کی لکڑی جس پر پاؤں رکھ کر جاتے ہیں۔

اِسْکَافِیَہ ۔ معتزلہ کا ایک فرقہ ہے۔

اِسْکَاف ۔ ایک گاؤں کا نام تھا نہروان اور بصرے کے درمیان پہلے آباد تھا اب پانی میں ڈوب گیا ابوجعفر اسکافی اُسی کے طرف منسوب ہے بعضوں نے کہا اُسْکُفَّہ چوکھٹ کے اوپر کی لکڑی کو کہتے ہیں

سَکٌّ ۔ بند کرنا، کھودنا، ڈال دینا، دبانا، کاٹنا۔

اِسْتِکَاکٌ ۔ لپٹ جانا۔

خَيْرُ الْمَالِ سِكَّةٌ مَأْبُوْرَةٌ ۔ بہتر مال کھجور کے پیوندی جھاڑوں کی قطار ہے۔

سِکَّہ گلی کوچہ اور سِکَّۃُ الْحَدِیْدِ یا لوہے کی پٹی جو ریل گاڑی چلنے کے لئے لگاتے ہیں بعضوں نے کہا سکہ وہ مقام جہاں ایک قسم کے لوگ رہتے ہوں مثلاً سِکَّۃُ الْعُلَمَاءِ جس گلی میں عالم لوگ رہتے ہوں۔

سِکَّۃُ النَّجَّارِیْنَ ۔ جہاں بڑھی رہتے ہوں

اَصْحَابُ السِّکَکِ ۔ عمر بن عبد العزیز کے زمانہ میں وہ مرتب لوگ کہلاتے تھے جو قاصد کے طور پر بڑے بڑے اہم کاموں کیلئے بھیجے جاتے تھے۔

نَهَى عَنْ كَسْرِ سِكَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ مسلمانوں کا سکہ جو رائج ہو اُس کو توڑنے سے منع فرمایا (یعنی روپیہ اور اشرفی کو جس پر اسلامی سکہ ہو کیونکہ اُس کے باقی رکھنے میں اسلام کی عزت ہے)۔

مَا دَخَلَتِ السِّكَّةُ دَارَ قَوْمٍ اِلَّا ذَلُّوْا ۔ جہاں ناگر (ہل) جس سے زمین جوتتے ہیں کسی گھر والوں میں گھسا (اُن کو کھیتی باڑی کا چسکہ لگ گیا) بس وہ ذلیل و خوار ہوئے (کیونکہ رعیت بن گئے اور کھیتی باڑی میں مصروف رہ کر اب وہ جنگ کے قابل نہیں رہیں گے نتیجہ یہ ہوگا کہ غیر قوم والے اُن کے حاکم بن کر اُن سے مالگذاری وصول کریں گے صد طرح کے ظلم و ستم اُن پر کریں گے (مسلمان شروع سے سپاہی اور جنگجو تھے اور جب تک سپاہ گری اور جنگی فنون میں سرگرم رہے اُن کی عزت قائم رہی جب سے کھیتی باڑی میں مصروف ہوگئے ذلیل اور خوار ۔۔۔ رعیت بن گئے نہایہ میں ہے کہ اس حدیث کی مؤید دوسری حدیث ہے کہ عزت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے اور ساری ذلت گائے بیل کے دُموں میں (یعنی سپاہ گری

اور گھوڑ سواری میں عزت وآبرو ہے اور کسانی کھیتی پنے میں ذلت وخواری ہے

اِنَّهٗ مَرَّ بِجَدْيٍ اَسَكَّ - ایک بکری کے بچہ پر گذرے جس کے کان کٹے ہوئے تھے۔

اِسْتَكَّتَا اِنْ لَّمْ اَكُنْ اَسْمَعْتُهٗ - اگر میں نے اس کو نہ سنا ہو اور میں کہوں کہ میں نے سنا ہے تو خدا کرے میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں

خَطَبَ النَّاسَ عَلٰى مِنْبَرِ الْكُوْفَةِ وَهُوَ غَيْرُ مَسْكُوْكٍ حضرت علیؓ نے کوفہ کے منبر پر خطبہ سنایا اس منبر میں لوہے کی کیلیں نہیں لگی تھیں۔

سَكّی کیل کو کہتے ہیں ایک روایت میں غَيْرُ مَشْكُوْكٍ ہے شین معجمہ سے یعنی زمین سے جڑا ہوا نہ تھا۔

كُنَّا نُضَمِّدُ جِبَاهَنَا بِالسُّكِّ الْمُطَيَّبِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ - ہم احرام باندھنے کے وقت اپنی پیشانیوں پر سُک کا جو خوشبودار ہوتی ضماد کرتے (سُک ایک خوشبو ہے عرب لوگوں کی)

قِلَادَةٌ مِّنْ طِيْبٍ وَّسُكٍّ - ایک ہار خوشبو اور سُک کا بعضوں نے کہا سُک وہ دھاگہ جس میں نگ پرو دیئے جاتے ہیں۔

ثُمَّ جَمَعْتُهٗ فِيْ سُكٍّ پھر میں نے اس کو ایک خوشبو میں ملایا۔

كَانَ لَهٗ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ بِهَا - آنحضرت صلعم کی ایک خوشبو تھی آپ اس میں سے خوشبو لگاتے

فَحَمَلَنِيْ عَلٰى خَافِيَةٍ مِّنْ خَوَافِيْهِ ثُمَّ دَوَّمَ بِيْ فِي السُّكَاكِ مجھ کو اپنے پروں میں سے ایک پر پر اٹھالیا اور آسمان زمین کے بیچ میں پھرایا

سُكَاكٌ جَوٌّ - یعنی زمین اور آسمان کے درمیان جو فضا ہے۔

شَقَّ الْاَرْجَاءَ وَسَكَائِكَ الْهَوَاءِ - کناروں کو اور ہوا کے اوپر کے حصوں کو چیرا۔

سُكَاكٌ - تیر کے اس مقام کو بھی کہتے ہیں جہاں پر پر ہوتا ہے۔

سَكَّاكٌ - کیلیں بنانیوالا۔

سَكَّاءُ - وہ بکری جس کے کان نہ ہوں

يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ - یہودی خیبر کی گلیوں میں دوڑ رہے تھے اور کہہ رہے محمدؐ لشکر سمیت آن پہنچے۔

سَكَنٌ - ٹھہراؤ، اقامت۔

سُكُوْنٌ - ٹھہر جانا رہنا اقامت کرنا مسکین فقیر ہو جانا۔

مَسْكَنَةٌ اور تَمَسْكُنٌ - محتاجی فقیری۔

مِسْكِيْنٌ - جس کے پاس کچھ نہ ہو تو وہ فقیر سے بھی زیادہ محتاج ہو بعضوں نے کہا فقیر جو مسکین سے زیادہ محتاج ہو۔

تَمَسْكَنَ - مسکین بنا۔

اِسْتِكَانٌ - عاجزی اور فروتنی کی۔

صَدَقَتِ الْمُسَيْكِيْنَةُ - یہ غریب عورت سچ کہتی ہے۔ یہاں مسکینہ سے ضعیفہ مراد ہے فقیر مراد نہیں ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَّاَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَّاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ - یا اللہ مجھ کو مسکین رکھ کر جلا اور مسکین رکھ کر مار اور مسکینوں کی جماعت میں میرا حشر کر (نہ امیروں اور مالداروں میں یعنی متکبر اور غرور والوں سے مجھ کو الگ رکھ۔

تَبَاءَسْ وَتَمَسْكَنْ (آنحضرت صلعم نے نماز پڑھنے والے سے فرمایا تو اپنے پروردگار کے سامنے اپنی

ذلت اور عاجزی اور مسکینی ظاہر کرے) اصل نماز میں
یہی ہے کہ آدمی اپنے پروردگار کی عظمت اور بڑائی
جتلائے اور اپنی عاجزی اور ذلت اور مسکینی دکھلائے
اسی کو خضوع اور خشوع کہتے ہیں اگر نماز میں یہ امر
نہ ہو تو بڑی چیز فوت ہو گئی اور فروعات اور
توابع رہ گئے جیسے مغز نکل گیا صرف ہڈی رہ
گئی نہایہ میں ہے کہ قاعدے کی رو سے تَسَكَّنَ ہونا
تھا مگر خلاف قیاس بعضے لفظوں میں میم بڑھا دی
جاتی ہے جیسے تَمَدْرَعَ اور تَمَنْطَقَ اور
تَمَنْدَلَ میں عَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ تم کو وقار
یعنی آہستگی اور سنجیدگی لازم ہے (ہر بات میں اور
جلدی اور اضطراب کم عقل کی دلیل ہے)
فَلْيَأْتِ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ ۔ نماز کے لئے
اطمینان اور آہستگی کے ساتھ آئے (معمولی چال
سے چلتا ہوا یہ نہیں کہ دوڑتا ہوا گھبراتا ہوا)
فَغَشِيَتْهُ السَّكِينَةُ (زید بن ثابت نے کہا
میں آنحضرت صلعم کے پہلو میں بیٹھا تھا) اتنے میں
آپ کو غفلت نے ڈھانک لیا (یعنی وحی کی
حالت آپ پر طاری ہوئی اور دنیا سے غفلت
اور بیہوشی ہو گئی۔
السَّكِينَةُ مَغْنَمٌ وَتَرْكُهَا مَغْرَمٌ ۔ وقار
اور سنجیدگی اور متانت ایک نعمت ہے اور اس
کا چھوڑ دینا ڈنڈ اور نقصان ہے بعضوں نے
کہا سکینہ سے مراد رحمت ہے۔
مَا كُنَّا نُبْعِدُ اَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلٰى
لِسَانِ عُمَرَ ۔ ہم اس بات کو دور از قیاس
نہیں سمجھتے تھے کہ حضرت عمرؓ کی زبان پر سکینہ
بات کرتی ہے۔
كُنَّا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ لَا نَشُكُّ اَنَّ السَّكِينَةَ
تَتَكَلَّمُ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ ۔ ہم حضرت محمدؐ کے
اصحاب اس میں کچھ شک نہیں کرتے تھے کہ
حضرت عمر کی زبان پر سکینہ بات کرتی ہے (یعنی
حضرت عمر جو بات کرتے وہ سوچ سمجھ کر بڑی
سنجیدگی اور متانت کے ساتھ بعضوں نے کہا
سکینہ سے رحمت الٰہی مراد ہے بعضوں نے
کہا وہ سکینہ جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے هُوَ الَّذِي
اَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ الآیۃ بعضوں
نے کہا سکینہ ایک فرشتہ ہے جس کا منہ آدمی
سا اور باقی اعضاء سب ہوا کی طرح اور نورانی
ہیں بعضوں نے کہا بلی کی صورت ہے جو بنی اسرائیل
کے لشکر میں ظاہر ہوتا تو ان کی فتح ہو جاتی بعضوں
نے کہا سکینہ سے وہ نشانیاں مراد ہیں جو حضرت
موسیٰؑ کو ملی تھیں مطلب یہ ہے کہ حضرت عمرؓ
مؤید من اللہ ہونے میں کوئی شک نہ تھا آپ کو
اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق بات کا الہام ہوا کرتا
جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ ہر امت میں ایسے
الہام والے لوگ گذرے ہیں اور اس امت
میں عمرؓ ہیں۔
فَاَرْسَلَ اللّٰهُ اِلَيْهِ السَّكِينَةَ وَهِيَ رِيحٌ
خَجُوجٌ ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس سکینہ
یعنی ایک تیز جلدی گذر جانے والی ہوا۔
وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ وَالْوَقَارَ ۔ تم پر ہر بات
میں آہستگی اور سنجیدگی لازم ہے (چھچھوراپن اور جلد
بازی سے پرہیز رکھو)
اِقْرَأْ يَا فُلَانُ فَاِنَّهَا السَّكِينَةُ ۔ اے
فلانے قرآن پڑھ یہ سکینہ ہے (جو قرآن پڑھنے
والے پر آسمان سے اترتی ہے)
نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ

اُن پر آسمان سے سکینہ اُترتی ہے اور رحمت اُن کو ڈھانپ لیتی ہے (اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سکینہ رحمت کے سوا دوسری چیز ہے) طیبی نے کہا سکینہ دل کا اطمینان اور اُس کی صفائی اور نور ظلماتِ نفسانی اور حیوانی کا دور ہونا ذوق و شوقِ عبادت اور لقائے خداوندی کا۔

میں کہتا ہوں سکینہ دل کی پریشانی دور ہونا اور ذکر اور عبادت الٰہی میں مزہ آنا اور معاصی سے نفرت یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے جو وہ اپنے نیک بندوں کو عطا فرماتا ہے چنانچہ ایک بزرگ سے منقول ہے کہ وہ مرتے وقت رونے لگے لوگوں نے سبب پوچھا تو کہا اب عمل کا خاتمہ ہے یعنی عمل کا زمانہ ختم ہوتا ہے میرا مزہ فوت ہوتا ہے وہ کیا راتوں کو جاگنا سردی میں طہارت کرنا گرمیوں میں روزے کی پیاس اور بھوک اب یہ مزے میں کہاں پاؤنگا

اَمَّا صَاحِبَایَ فَاسْتَکَانَا۔ میرے دونوں ساتھی تو ذلت گوارا کر کے گھر میں بیٹھ رہے۔

حَتّٰی اَنَّ الْعُنْقُوْدَ لَیَکُوْنَ سَکَنَ اَھْلِ الدَّارِ۔ (امام مہدی کے زمانہ میں ایسی برکت ہوگی کہ) ایک خوشہ انگور کا سارے گھر والوں کو کفایت کرے گا۔ اُن کو بھوک سے تسلی دیگا

حَتّٰی اَنَّ الرُّمَّانَۃَ لَتُشْبِعُ السَّکَنَ۔ یہاں تک کہ ایک انار ایک گھر کے رہنے والوں کو سیر کردے گا۔

سَکَنٌ۔ یہ سکون کاف ساکن کی جمع ہے جیسے صَحْبٌ صاحب کی۔

اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْ عَلَیْنَا فِیْ اَرْضِنَا سَکَنَھَا یا اللہ ہمارے ملک میں ملک والوں کی تسلی اُتار (یعنی جس سے اُن کو تسلی تشفی اور آرام و راحت ہو مثلاً وقت پر بارش آب و ہوا کی خوبی امن و امان ارزانی وغیرہ)

اِسْتَقِرُّوْا عَلٰی سَکِنَاتِکُمْ فَقَدِ انْقَطَعَتِ الْھِجْرَۃُ اپنے اپنے ملکوں میں رہو اب ہجرت کا زمانہ ختم ہوگیا (شروع اسلام میں ہجرت فرض تھی کیونکہ مسلمانوں کی تعداد قلیل تھی کافروں کا زور شور تھا تو سب مسلمانوں کو حکم تھا کہ مدینہ طیبہ میں آنحضرت م کے پاس آجائیں بعد اُس کے جب اللہ تعالٰے نے مکہ فتح کرا دیا مسلمان غالب ہو گئے اُن کی تعداد بڑھ گئی تو ہجرت کی فرضیت جاتی رہی اور مسلمانوں کو اپنے ملک اور وطن میں رہنے کی اجازت مل گئی)

سَکِنَاتٌ۔ جمع ہے سَکِنَۃٌ کی جیسے مَکِنَات مَکِنَۃٌ کی۔

اِئْتِنِیْ بِالسِّکِّیْنَۃِ۔ چھری میرے پاس لاؤ۔ مشہور چھری کے معنی میں سکین ہے بغیر ہا کے

اِنْ سَمِعْتُ بِالسِّکِّیْنِ اِلَّا فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ مَاکُنَّا نُسَمِّیْھَا اِلَّا الْمُدْیَۃَ۔ میں نے چھری کے لئے سکین کا لفظ اسی حدیث میں سنا ہم تو چھری کو مُدیہ کہا کرتے ہیں۔

وَلَمْ یَذْھَبْ اِلَی السُّکُوْنِ۔ امام بخاریؒ اس طرف نہیں گئے کہ مسکنت سکون سے مشتق ہے جو حرکت کی ضد ہے پھر مسکنت کا ذکر جو انہوں نے اس مقام پر کیا یہ اپنی عادت کے موافق کہ وہ قرآن کے الفاظ کو ادنیٰ مناسبت کی وجہ سے ہر ایک باب میں ذکر کر دیتے ہیں۔

فَیَسْتَکِیْنَا لِشُرْبِھِمَا۔ اُن کے پینے کے لئے وہ عاجزی کریں ایک روایت میں لِیَسْتَکِنَّا ہے یعنی چھپ رہیں۔

فَکَاَنَّ الرَّجُلَ اِسْتَکَانَ۔ جیسے وہ عاجز

بن گیا اُس نے اطاعت اور تابعداری ظاہر کی۔
اَقْرَعَتِ الْاَنْصَارُ عَلٰی سُکْنَی الْمُهَاجِرِیْنَ
انصار نے مہاجروں کو اپنے گھروں میں رکھنے کے
لئے قرعہ ڈالا (جس مہاجر کا نام جس انصاری کے
نام کے ساتھ نکلتا وہ اُس کو اپنے گھر میں رکھتا)
فَلَمَّا کَانَ یَرْمِیْ سَکَنَ۔ جب وہ تیر مار رہا تھا
اُس وقت مر گیا۔
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ سَاکِنِ الْبَلَدِ۔ میں اللہ کی
پناہ مانگتا ہوں زمین کے رہنے والوں سے
یعنی جن سے عرب لوگ خالی زمین کو بھی بلد کہتے
ہیں گو وہ آباد نہ ہو۔
وَمَا سَکَنَ فِیْهِمَا لِلّٰهِ۔ آسمان اور زمین میں جو
چیز ساکن ہے (یعنی حرکت نہیں کرتی) وہ بھی
اللہ ہی کی ہے (جیسے حرکت کرنے والی چیزیں
بھی اُسی کی ہیں)
اَلسَّکِیْنَةُ رِیْحٌ تَخْرُجُ مِنَ الْجَنَّةِ لَهَا
صُوْرَةٌ کَصُوْرَةِ الْاِنْسَانِ تَکُوْنُ مَعَ
الْاَنْبِیَاءِ۔ سکینہ ایک پاکیزہ ہوا ہے جو بہشت
سے نکلتی ہے اُس کی صورت آدمی کی سی ہے
وہ پیغمبروں کے ساتھ رہتی ہے۔ مجمع البحرین میں
ہے کہ حضرت ابراہیم ؑ نے جب کعبہ بنایا تو یہی
سکینہ اُن پر اُتری اور اِدھر اُدھر چلتی رہی۔
انہوں نے پایہ اُسی کی حرکت پر رکھا بعضوں نے
کہا سکینہ وہ توراۃ جو تابوت کے اندر تھی حضرت
موسیٰ ؑ لڑائی کے وقت اُس کو آگے رکھتے تو بنی
اسرائیل کے دلوں کو اُس سے اطمینان ہوتا وہ
بھاگتے نہیں بعضوں نے کہا ایک صورت تھی
زبرجد کی یا یاقوت کی اُس میں حضرت آدم سے
لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک سب

کی تصویریں تھیں واللہ اعلم
مَسْکَنٌ۔ مکان گھر اُسکی جمع مَسَاکِنُ ہے۔

بَابُ السِّیْنِ مَعَ اللَّامِ

سَلْأٌ۔ پکانا، صاف کرنا، نچوڑنا، مارنا۔
کَاَنَّمَا یُضْرَبُ جِلْدُهٗ بِالسُّلَّاءَةِ۔ جیسے
اُس کی کھال پر کھجور کا کانٹا مار رہے۔
سُلَّاءَةٌ کھجور کا کانٹا اُس کی جمع سُلَّاءٌ ہے
سَلْبٌ یا سَلَبٌ اُچک کرلے جانا، زبردستی چھین
لینا، ننگا کرنا۔
تَسْلِیْبٌ۔ بچہ کا مرجانا یا گرجانا۔
اِسْلَابٌ۔ پتے جھڑجانا۔
تَسَلُّبٌ۔ سوگ کرنا۔
اِسْتِلَابٌ۔ چھین لینا۔ اُچک لے جانا۔
اِنْسِلَابٌ۔ جلدی بھاگنا۔
سِلَابٌ۔ ماتمی کپڑے یعنی کالے رنگ کے
عرب لوگ کہتے ہیں۔ سَلِبَ الرَّجُلُ سَلْبًا
آدمی نے ماتمی کپڑے پہنے۔
تَسَلَّبِیْ ثَلٰثًا ثُمَّ اصْنَعِیْ مَا شِئْتِ۔ سوگ
کے کپڑے تین دن تک پہن لے پھر جو تیرا جی
چاہے وہ کر بعضوں نے کہا سِلَاب وہ کالا
کپڑا جس سے سوگ والی عورت اپنا سر چھپاتی
ہے۔
اِنَّهَا بَکَتْ عَلٰی حَمْزَةَ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ وَتَسَلَّبَتْ
وہ حمزہ پر تین دن تک روئیں اور سوگ کے
کپڑے پہنے۔
یَحْمِیْ لَهٗ وَادِیَ سَلْبَةَ۔ وادیٔ سلبہ اُس
کے لئے محفوظ کردیں (وادیٔ سلبہ ایک
وادی کا نام ہے محفوظ کردینے سے یہ غرض

ہے کہ وہاں کا شہد اور کوئی نہ لینے پائے۔
...ن قَتَلَ قَتِیلاً فَلَہٗ سَلَبُہٗ۔ جو شخص
کسی کافر کو مارے وہی اُس کا سامان (کپڑے
ہتھیار وغیرہ) لے لے۔
سَلَبٌ۔ سامان جیسے کپڑے ہتھیار، سواری
کا جانور وغیرہ اُس کی جمع اَسْلَابٌ ہے۔
...رُجْتُ اِلٰی جَشَرٍ لَنَا وَالنَّخْلُ سُلُبٌ۔ میں
...ک چراگاہ کی طرف نکلا (اپنے جانوروں کو
...رانے کے لئے) اُس وقت کھجور کے درخت
...ال تھے (اُن پر میوہ نہ تھا)
...لَو یُخَمِّسِ الْاَسْلَابَ۔ جو شخص سامان
...پانچواں حصّہ نہیں لگاتا (بلکہ وہ کل کا کل
...س کا حق ہے)۔
...مُتَوَسِّدٌ مِّرْفَقَۃً حَشْوُھَا لِیْفٌ اَوْ
...سَلَبٌ۔ وہ ایک تکیہ پر ٹیکا لگائے تھے
...کے اندر کھجور کی چھال یا سَلَب بھرا ہوا
(سلب ایک درخت کی چھال کو کہتے ہیں
...ین مشہور ہے اُس کی رسّیاں بناتے
بعضوں نے کہا گوگل کی چھال بعضوں نے
...مام کے پتے (ثمام ایک مشہور درخت ہے)
...ہٗ وِسَادَۃٌ حَشْوُھَا سَلَبٌ۔ آپ کا
...کیہ تھا یا گدّہ جس میں سلب بھرا ہوا

...لَبُ ثُمَامُھَا۔ وہاں کی ثمام نے پتّے
...ے تھے
...۔ لمبا۔ ہلکا
...۔ سلب کی رسی بنانے والا
...وبٌ۔ وہ عورت یا اونٹنی جس کا بچہ
...ا ہو۔

اُسْلُوْبٌ۔ طریقہ فن اُس کی جمع اَسَالِب اور
اَسَالِیْب ہے۔
سَلْتٌ ہاتھ سے نکال ڈالنا، کاٹ ڈالنا
مونڈنا، چھیلنا، پونچھنا۔
اِسْتِلَاتٌ۔ اُنگلی سے پونچھنا۔
اِنْسِلَاتٌ۔ بے خبر دیئے چل دینا۔
سَلْتَۃٌ۔ ایک بار عرب لوگ کہتے ہیں۔ ذَھَبَ
مِنِّیْ فَلْتَۃً وَّسَلْتَۃً۔ وہ مجھ سے آگے نکل
کر چل دیا یا میرے ہاتھ سے نکل گیا۔
اَسْلَتَ۔ نکلنا۔
اِنَّہٗ لَعَنَ السَّلْتَاءَ وَالْمَرْھَاءَ۔ آنحضرتؐ
نے اُس عورت پر لعنت کی جو ہاتھوں کو نہیں
رنگتی (مہندی وغیرہ سے یعنی مردوں کی شباہت
کرتی ہے) اور جو آنکھوں میں سُرمہ نہیں لگاتی عرب
لوگ کہتے ہیں۔ سَلَتَتِ الْخِضَابَ عَنْ یَدِھَا
اپنے ہاتھ سے رنگ پونچھ ڈالا اُس کو دور کر دیا
اُسْلُتِیْہِ وَارْغِمِیْہِ۔ ہاتھوں کا رنگ نکال
ڈال اُس کو خاک آلودہ کر (مٹی ڈال)
اُمِرْنَا اَنْ نَّسْلُتَ الصَّحْفَۃَ۔ ہم کو حکم ہوا
رکابی پونچھ لینے کا اُس میں جو کھانا لگا رہ گیا ہو
اُس کو انگلیوں سے پونچھ کر صاف کر دینے کا۔
ثُمَّ سَلَتَ الدَّمَ عَنْھَا۔ پھر خون کو وہاں سے
پونچھ ڈالا (نکال ڈالا)
فَکَانَ یَحْمِلُہٗ عَلٰی عَاتِقِہٖ۔ حضرت عمرؓ اپنی
لونڈی مرجانہ کے بچہ کو اپنے مونڈھے پر اُٹھاتے
اور اُس کا رینٹ (جو ناک سے بہتا ہے) صاف
کرتے دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ
امام حسینؓ کو اپنے مونڈھے پر اُٹھاتے اُن
کی ناک کا رینٹ صاف کرتے (کپڑے سے

تو وہاں کے صدر مقام ہیں جیسے سند وغیرہ ہے
بغیر اجازت اور مرضی صاحب خانہ کے نہ بیٹھے
یہ سب اخلاقی تہذیب کی باتیں ہیں جن پر مسلمان
کو چلنا ضروری ہے۔
ذُوسُلْطَانٍ مُقْسِطٌ ۔ ہر حکومت والا جو عادل
اور منصف ہو۔
سُلْطَانٌ عَادِلٌ ۔ عادل بادشاہ۔
سُلْطَانٍ جَائِرٍ ۔ ظالم بادشاہ کے سامنے۔
تُصِيبُ أُمَّتِي مِنْ سُلْطَانِهِمْ شَدَائِدُ
میری امت کو انکی حکومت سے تکلیفیں پہنچیں گی
إِلَّا ذَا سَأَلَ ذَا سُلْطَانٍ ۔ بادشاہ وقت
سے (اپنا حق) بیت المال میں مانگنا درست
ہے (اس میں کوئی قباحت نہیں جیسے اور
شخصوں سے سوال کرنے میں ہے) خلیفہ کو
بھی سلطان کہتے ہیں کیونکہ اس کی وجہ سے
حجت قائم ہوتی ہے بعضوں نے کہا یہ سلیط
سے نکلا ہے جیسے تیل روشنی دیتا ہے ایسے
ہی سلطان بھی ملک کو روشن کرتا ہے۔

سَلْعٌ ۔ چیرنا۔
سَلَعٌ ۔ برص دار ہونا، پھٹ جانا۔
تَسْلِيعٌ ۔ پھاڑنا، چیرنا۔
تَسَلُّعٌ اور اِنْسِلَاعٌ ۔ پھٹنا
سِلْعَة ۔ مال، متاع، پونجی۔
أَسْلَعُ ۔ جس کو برص ہو یا اُس کا پاؤں پھٹا ہو۔
فَرَأَيْتُهُ مِثْلَ السِّلْعَةِ ۔ میں نے مہر
نبوت کو دیکھا جو ایک رسولی کی طرح تھی (یعنی
غدود کی طرح جو کھال اور گوشت کے درمیان
میں پیدا ہوتا ہے ہلاؤ تو ہلتا ہے اُس کی مقدار
ایک چنے سے لیکر ایک خربوزے تک ہوتی ہے

ہندی میں اُس کو ہوڑی بھی کہتے ہیں)۔
سَلْعٌ ۔ ایک پہاڑ کا نام ہے مدینہ میں۔
تَرْعىٰ بِسَلْعٍ فَأَبْصَرَتْ مَوْتًا ۔ وہ سلع پہاڑ
میں بکریاں چراتی تھی اتنے میں اُس نے دیکھا
ایک بکری مر رہی ہے۔
إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَالسِّلْعَةُ قَائِمَةٌ
جب بائع اور مشتری میں اختلاف ہو لیکن
جو مال بیچا گیا ہو وہ بجنسہ قائم ہو (تلف نہ
ہوا ہو)

سَلْغٌ ۔ کچلنا جیسے ثَلْغٌ ہے۔
أَسْلَغُ ۔ ابرص لئیم بہت سرخ۔

سَلْفٌ ۔ بکھر سے زمین برابر کرنا
مِسْلَفَة ۔ بکھر جس سے کاشتکار زمین برابر کرتے ہیں
سَلَفٌ گذر جانا جیسے سُلُوفٌ ہے۔
سُلَافُ الْعَسْكَرِ ۔ مقدمۃ الجیش۔
سُلَافَة ۔ شراب۔
سِلْفٌ ۔ ساڑھو یا دیور۔
مَنْ سَلَّفَ فَلْيُسَلِّفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى
أَجَلٍ مَعْلُومٍ ۔ جو شخص تم میں سے بیع سلم
کرے تو معین ماپ اور معین مدت کے ساتھ۔
(عرب لوگ کہتے ہیں سَلَّفْتُ اور أَسْلَفْتُ
یعنی میں نے بیع سلم کی وہ یہ ہے کہ زید عمرو کو نقد
روپے دے اور اُس سے یہ ٹھہرا لے کہ اتنی مدت
کے بعد فلاں مال اس طرح کا ..... مجھ کو دینا ہوگا
میں ضروری ہے کہ اُس مال کی نوعیت اور اُس کا
وزن وغیرہ اور مدت صراحت کے ساتھ بیان
کرے تاکہ آگے چلکر کوئی جھگڑا نہ پیدا ہو۔
سَلَفٌ ۔ بھی اس بیع کو کہتے ہیں اور قرض
کو بھی۔

اِسْتَسْلَفَ مِنْ اَعْرَابِیٍّ بَکْرًا۔ آنحضرتؐ نے ایک گنوار سے ایک جوان بچھڑا اونٹ قرض لیا۔
لَا یَحِلُّ سَلَفٌ وَّ بَیْعٌ۔ سلف اور بیع ملا کر معاملہ کرنا درست نہیں (مثلاً کوئی دوسرے سے کہے یہ غلام ہزار روپئے کو اس شرط پر تیرے ہاتھ بیچتا ہوں کہ تو فلاں مال کیلئے مجھ سے ہزار روپیہ کی بیع سلم کرے یا ہزار روپیہ مجھ کو قرض دے کیونکہ پہلی صورت میں عقد میں ایک شرط لگ گئی اور دوسری صورت میں شرط کے علاوہ قرض دینے والے نے فائدہ حاصل کیا اور جس قرض سے فائدہ مقصود ہو وہ سود ہے بموجب دوسری حدیث کے کل قرض جر منفعة فھو ربوا۔
مترجم کہتا ہے اگرچہ یہ حدیث ضعیف ہے مگر علما کا اس پر اجماع ہے کہ قرض دینے والے کو سوا ثواب آخرت کے اور اپنے راس المال کے کوئی دنیاوی فائدے کی توقع نہیں رکھنا چاہئے اور ایسے فائدے کی شرط کرنا حرام اور سود میں داخل ہے البتہ اگر قرض دار بلا شرط کے اپنی خوشی سے کچھ زیادہ دے یا اُس سے اچھا مال دے جو قرض دینے والے نے دیا تھا تو اُس کا لے لینا درست ہے غرض ہماری شریعت میں سوا قرض حسنہ کے اور کوئی قرض جس میں دائن کو ذرا بھی منفعت ہو جائز نہیں ہے یہاں تک کہ بیع عینہ میں بھی اختلاف ہے جس کا ذکر اوپر گذر چکا ہے ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ وہ بھی حرام ہے اور سود

گنواروں نے اُس کو نکالا ہے۔ یعنی زید عمرو کے ہاتھ ایک چیز پچھتر روپے کو ایک سال کے وعدے پر بیچے پھر پچاس روپے نقد کے بدل عمرو سے اُس کو خرید لے اور۔
میں کہتا ہوں کہ یہ زمانہ قرب قیامت کا ہے اب نہ مسلمانوں کو ایک دوسرے پر رحم و شفقت ہے اور نہ قرض لینے والوں کو یہ توفیق ہوتی ہے کہ قرض دینے والے کا احسان مانتے ہیں اور اُس کے قرض سے کچھ زیادہ یا بہتر اُس کو ادا کریں بلکہ ہمارے زمانہ میں تو یہ حال ہے کہ راس المال بھی کھا جاتے ہیں اور جہاں قرض لے لیا اور اپنا مطلب حاصل کر لیا پھر مُنہ تک نہیں دکھلاتے اِس کے سوا یہ مشکل پیدا ہوئی ہے کہ بڑی بڑی سلطنتوں اور دولتوں اور بڑے بڑے تاجروں اور بیوپاریوں کا معاملہ بغیر سود دیئے چل نہیں سکتا اور جب دینا اُن کو لازمی پڑتا ہے تو اگر کافروں سے اپنے روپیہ کا سود نہ لیں تو کافر نہایت خوش ہو جائیں گے اور مسلمانوں کے روپئے خوب مزے سے اُڑائیں گے ہزاروں لاکھوں روپیہ اُن کے روپیہ کے منفعت سے کما کر وارے نیارے کریں گے خود اُس کے مالک بنیں گے اب بعضے لوگوں کا یہ کہنا کہ اسلامی سلطنتوں یا دولتوں کو سودی روپیہ لینے کی کوئی ضرورت نہیں جس قدر حلال سے مل سکے وہ کافی ہے۔ اُن کی ناواقفیت اور ناتجربہ کاری کی دلیل ہے مثلاً دولت ترکی یا ایران پر ایک غنیم کی چڑھائی کا ڈر ہے اور تین لاکھ مارزر فلیں اور ایک ہزار مشین اور کروپ کی توپیں اور دس کروڑ کارتوس اور ایک لاکھ بمب

اور پانچ سو ایر شپ اور زپلین اور سو سب میرائن
اور سی پلین درکار ہیں اُن کے لئے فوراً بیس کروڑ
روپیہ کی ضرورت ہے اب فرمائیے کہ بیس کروڑ
روپیہ کہاں سے آئے مسلمانوں میں اتنی سکت
کہاں ہے کہ بیس کروڑ روپیہ بطور قرض حسنہ
اپنی دولت کو دیں اب اگر سودی روپیہ کسی کمپنی
یا بینک سے نہ لیں اور خاموش بیٹھے رہیں تو
غنیم اگر سارا ملک دبا لیتا ہے اور دارالاسلام
دارالکفر بن جاتا ہے یہ زمانہ وہ تھوڑے ہے
کہ اونٹ کی ہڈی یا سونٹا یا بانس بھی مقابلہ
کے لئے کافی ہے اب تو ماڈرن وارفیر یعنی
نئے نئے اسلحہ آتش بار اور طرح طرح کے بری
اور بحری سامان اور ہتھیار کی ضرورت ہے اگر
یہ سامان طیار نہ رکھو تو اپنے ملک سے ہاتھ
دھو لو پس میری رائے یہ ہے گو ممکن ہے کہ
غلط ہو کہ ایسی سخت ضرورت کی حالت میں بادشاہِ
اسلام کو سودی روپیہ لینا درست ہے اور فقہائے
حنفیہ نے اپنی فقہ کی کتابوں میں اس کی تصریح
کر دی ہے کہ سود دینا سخت ضرورت کی حالت
میں اسی طرح دفع ظلم کے لئے رشوت دینا
درست ہے اب رہا کافروں سے سود لینا
تو اس میں تو اختلاف موجود ہے اور ایک طائفہ
فقہاء کا یہ قول ہے کہ دارالحرب میں کافر حربی
سے سود لے سکتے ہیں حاصل کلام یہ ہے کہ
مسلمان نہ مسلمان سے سود لے سکتا ہے نہ
اُس کو دے سکتا ہے بلکہ مسلمان کو لازم ہے
کہ اگر وہ مالدار ہو تو اپنے بھائی مسلمان کو یا اپنی
حکومتِ اسلامی کو بلا سود قرض حسنہ دے اور
مسلمان کافر سے سود لے سکتا ہے اسی
طرح سخت ضرورت کے وقت ..... جب
کوئی گریز نہ ہو تو کافر کو سود دے بھی سکتا ہے
مگر سخت ضرورت سے یہ مراد نہیں ہے کہ شادی
اور چھٹی اور چلہ اور غمی کے فضول رسموں کیلئے
سودی قرض لے یہ ہرگز جائز نہیں ہے اور ایسا
کرنے میں دُہرا گناہ سر پر پڑتا ہے ایک تو اسراف
کا دوسرے سود کا معاذاللہ۔ بلکہ سخت ضرورت
سے مراد یہ ہے کہ بھوک سے جان جاتی ہو
یا کسی مسلمان کے جان بچانے کی ضرورت ہو
یا اسلام کی عزت یا عظمت میں فرق آتا ہو
یا اسلام کی سلطنت تباہ ہونے کا ڈر ہو واللہ
اعلم بالصواب۔

وَیُسْلِفُوْنَ فِی الْحِنْطَةِ اور گیہوں میں وہ
بیع سلم کیا کرتے تھے ایک روایت میں یُسْلِفُوْن
ہے معنی وہی ہے۔

مَنْ اَسْلَفَ فِیْ ثَمَرٍ جو شخص کسی میوے میں
بیع سلم کرے۔

مَنْ اَسْلَفَ فِیْ شَیْءٍ فَلَا یَصْرِفْهُ اِلٰی غَیْرِهٖ
جو شخص کسی چیز میں سلم کرے تو جب تک وہ
مال (جس میں سلم کی ہے) اپنے قبضہ میں
لے لے اُس کو دوسری طرف منتقل نہ کرے
یا اُس مال کو دوسرے مال سے نہ بدلے (مثلاً
گیہوں میں سلم کی تھی اور ابھی گیہوں نہیں لئے
کہ اُس کے بدل چاول ٹھہرا لئے)

وَاجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا۔ اُس کو ہمارے لئے
سلم کر دے (جیسے سلم میں روپیہ دیکر اُس
کے بدل مال ٹھہرایا جاتا ہے ایسے ہی اُس کو
آگے بھیجکر ثواب اور اجر میں سلم کر دے یعنی
اُس کے بدل ثواب اور اجر ہم کو آخرت میں

حاصل ہو گویا اُس کی جان ثواب اور اجر کی قیمت کے طور پر ہم نے پیشگی گذران دی ہے بعضوں نے کہا سَلَفْ سے اگلے لوگ مراد ہیں اُس کی باپ دادا اور عزیز و اقارب میں سے اسی لئے تابعین کو سلف کہتے ہیں یعنی سلف صالحین۔
نَحْنُ عُبَابُ سَلَفِہَا ہم (مذحج قبیلے کی ایک شاخ ہیں) اُس کے اگلے لوگوں کے بڑے حصے ہیں۔
عُبَاب۔ پانی کا بڑا حصہ۔
یَعْمَ السَّلَفُ اَنَا لَکِ (فاطمہ) میں تیرے لئے بہت اچھا آگے جانے والا ہوں (تجھ سے پہلے عالم آخرت کو روانہ ہوتا ہوں تاکہ تیرے لئے وہاں سامان کر رکھوں)
اَسْلَمْتَ عَلٰی مَا اَسْلَفْتَ۔ تو اپنے کفر کی زمانہ کی نیکیوں کو قائم رکھکر مسلمان ہوا (یہ اللہ تم کا فضل اور احسان ہے کہ کفر کے زمانہ کی نیکیوں کا بھی ثواب اسلام میں دے گا)
فِیْ وَضِیْعِ الْجَرِیْرِ مِنَ السَّالِفَۃِ۔ جہاں پر رسی رہتی ہے گردن میں۔
سَالِفَۃ۔ گردن کا آگے کا حصہ اور گذری ہوئی چیز۔
لَاُقَاتِلَنَّھُمْ عَلٰی اَمْرِیْ حَتّٰی تَنْفَرِدَ سَالِفَتِیْ میں تو اُن سے لڑوں گا یہاں تک کہ میری گردن اکیلی رہ جائے (یعنی جسم سے علیحدہ ہو جائے) مطلب یہ ہے کہ میں مارا جاؤں۔
اَرْضُ الْجَنَّۃِ مَسْلُوْفَۃٌ۔ بہشت کی زمین چکنی نرم ملائم ہے (دوسری حدیث میں ہے سفید مشک کی طرح خوشبودار۔
وَمَا لَنَا زَادٌ اِلَّا السَّلْفُ مِنَ التَّمْرِ۔
ہمارے پاس سوا کھجور کے ایک تھیلے کے اور کچھ توشہ نہ تھا ایک روایت میں اِلَّا السَّفُّ ہے یعنی ایک بٹی (زنبیل) جو کھجور کے پتوں سے بنائی جاتی ہے)
اَبْشِرُوْا بِالسَّلَفِ الصَّالِحِ (امام حسین علیہ السلام نے امام حسن ؑ سے فرمایا جب آپ پر سکرات کی حالت تھی) خوش ہو جاؤ تمہارے بزرگ نیک جو آگے جا چکے ہیں تم اُن سے ملو گے (یعنی آنحضرتؐ اور حضرت علی اور جناب سیدہ سے ایسے سلف کس کو ملتے ہیں امام حسن نے اُس کے جواب میں فرمایا بھائی میں موت سے نہیں ڈرتا مگر مجھ کو فکر یہ ہے کہ یہ منزل میری دیکھی ہوئی نہیں۔ ہے ایک نئے عالم میں جاتا ہوں جہاں میں کبھی نہیں گیا تھا نہ وہاں کے حالات اور مقامات میرے دیکھے ہوئے ہیں)
سَلْفَعٌ۔ بہادر شجاع کشادہ سینہ والا۔
وَشَرُّ نِسَاءِکُمُ السَّلْفَعَۃُ۔ بڑی خراب عورت تمہاری عورتوں میں وہ ہے جو زبان دراز ہو (چلانے والی غل مچانے والی) یا بدخلق مردوں سے مقابلہ کرنے والی)
لَیْسَتْ بِسَلْفَعٍ۔ وہ عورت (جو حضرت موسیٰؑ کو بلانے آئی تھی) زبان دراز شور مچانے والی نہ تھی (بلکہ شرماتی ہوئی آئی آہستہ بات کی)
فَقْمَاءُ سَلْفَعٌ۔ ایک طرف کا جبڑا جھکا ہوا یا نیچے کے دانت آگے نکلے ہوئے اس طرح سے کہ اوپر کے دانت اُن پر نہ پڑیں (زبان دراز کلہ کرنے والی دیدہ دلیر شوخ بیحیا۔
سَلْقٌ۔ ایذا دینا سخت کلامی کرنا بڑھ بڑھ کر بات کرنا۔ مارنا جلا دینا چیت کر دینا چکنا کرنا خوش

کرنا گھسیڑنا جماع کرنا طلاع کرنا چیخنا چلانا۔
لَیْسَ مِنَّا مَنْ سَلَقَ اَوْ حَلَقَ ۔ جو شخص مصیبت کے وقت چلائے شور مچائے (یا اپنا منہ نوچے یا بال منڈائے (جیسے ہند کے مشرکوں میں دستور ہے اُن کا کوئی عزیز مرجائے تو اُس کے غم میں چار ابرو کا صفایا کرتے ہیں) وہ ہم مسلمانوں میں سے نہیں ہے۔
لَعَنَ اللّٰہُ السَّالِقَۃَ وَالْحَالِقَۃَ ۔ اللہ تعالیٰ نے (مصیبت کے وقت) چلّانے والی اور سر منڈانے والی عورت پر لعنت کی۔
ذَاکَ الْخَطِیْبُ الْمِسْلَقُ الشَّحْشَاحُ
وہ تو بڑی آواز والا ماہر خطیب ہے۔
وَقَدْ سَلِقَتْ اَفْوَاھُنَا مِنْ اَکْلِ الشَّجَرِ
درختوں کے پتے کھاتے کھاتے ہمارے منہ پک گئے (اُس میں بثور نکل آئے) یہ سُلاق سے نکلا ہے وہ پھنسی جو زبان کی جڑ میں نکلتی ہے
فَانْطَلَقَا بِیْ اِلٰی مَا بَیْنَ الْمَقَامِ وَزَمْزَمَ فَسَلَقَانِیْ عَلٰی قَفَایَ ۔ وہ دونوں فرشتے مجھ کو زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان لے گئے اور مجھکو چت لٹایا (یعنی پشت زمین پر لگائی) سَلَقَہٗ اور صَلَقَہٗ اور سَلْقَاہُ اور صَلْقَاہُ سب کا معنی ایک ہے یعنی چت لٹایا۔
فَسَلَقَنِیْ لِحَلَاوَۃِ الْقَفَا ۔ مجھ کو گدّی کے بیچا بیچ پر لٹایا (یعنی سیدھا چت) نہ یہ کہ ایک طرف جھکا ہوا)
فَاِذَا رَجُلٌ مُسْلَنْقٍ ۔ یکایک ہی ایک شخص کو دیکھا جو چت لیٹا ہوا تھا۔
فِیْ مَزْرَعَۃٍ لَّھَا سَلَقٌ ۔ اپنے ایک کھیت
میں سلق بوتی تھی (یعنی چقندر) سلق بھیڑیئے کو بھی کہتے ہیں اور پانی کے نالہ کو اُس کی جمع سُلقان اور سِلقان ہے۔
سِلْقَۃ ۔ بدزبان فاحشہ عورت۔
سَلَاقَۃٌ ۔ بدزبانی طلاقتِ لسانی
سَلَاقِیٌّ ۔ زبان آور فصیح الکلام۔
اِنَّہٗ وَضَعَ النَّحْوَ حِیْنَ اضْطَرَبَ کَلَامُ الْعَرَبِ وَغَلَبَتِ السَّلِیْقَۃُ ۔ ابوالاسود دئلی نے علم نحو کے قواعد اُس وقت بنائے جب عربوں کے کلام میں اضطراب پیدا ہوا اختلاف اور طبیعت اور عادت غالب ہوگئی (یعنی ہر شخص اپنی خوشی خواہ بلالحاظ قواعد جیسا اُس کے دل نے چاہا کلام کرنے لگا)
سَلِیْقَہ ۔ طبیعت، عادت، خصلت۔
سَلِیْقِیٌّ ۔ اپنی طبیعت سے یعنی من مانے بلالحاظ قواعد کے بات کرنیوالا۔
تَجْعَلْتُ لَھُمْ سِلْقًا ۔ میں نے اپنے گھر والوں کے لئے چقندر پکائے ہیں (آپ نے حضرت علی سے فرمایا ہاں اُس میں سے کھاؤ اور کھجور زیادہ کھانے سے اُن کو منع فرمایا کیونکہ بیماری کی نقاہت اُن میں باقی تھی۔
سَلُوْقِیٌّ ایک گاؤں ہے یمن میں۔
تَسَلَّقَ الْحَائِطَ ۔ دیوار پر چڑھ گیا۔

سَلْکٌ یا سُلُوْکٌ داخل ہونا پیروی کرنا داخل کرنا کسی کے ساتھ ساتھ چلنا۔
اِسْلَاکٌ ۔ داخل کرنا۔
اِنْسِلَاکٌ ۔ داخل ہونا کسی کے ساتھ ساتھ چلنا
مَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَلْتَمِسُ عِلْمًا ۔ جو شخص ایک رستہ پر چلے علم کی طلب میں۔

فِیْ سِلْکِ مَضْمُوْنِہَا۔ اُس کے مضمون کی لڑی میں

وَسُلُوْکِ سَبِیْلِ مَنْ قَبْلَهُمْ۔ اگلے لوگوں کی راہ پر چلنے میں جیسے انہوں نے اپنے پیغمبروں کے دین میں نئی نئی باتیں نکالیں خواہشوں کی پیروی کی ویسا ہی یہ بھی کریں گے۔

سَالِكٌ۔ صوفیہ کی اصطلاح میں وہ متقی پرہیزگار شخص جو شریعت کی پیروی میں غرق ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کے قرب کا راستہ دوسروں کو بتلائے اُن کو ہدایت اور ارشاد کرے (اُس کا درجہ مجذوب سے بہت زیادہ ہے)

سَالِكٌ۔ متوسط چیز کو بھی کہتے ہیں۔

سُلَیْكٌ۔ عرب کے ایک چور کا نام تھا بڑا دوڑنے والا اُس کی ماں سُلَکَہ وہ بھی دوڑنے میں ضرب المثل تھی۔

مَسْلَكٌ۔ راستہ۔

مَسَالِكٌ۔ جمع سُلْکٰی۔ برچھے کی سیدھی مار

سَلٌّ۔ سونت لینا، نرمی سے نکال لینا۔ دانت گر جانا۔

لَا اِغْلَالَ وَلَا اِسْلَالَ۔ نہ چوری ہے نہ خیانت (یعنی چھپی ہوئی چوری)۔

عرب لوگ کہتے ہیں۔ سَلَّ الْبَعِیْرَ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ۔ رات کو چپکے سے اونٹ نکال لے گیا۔

اَسَلَّ۔ چھپا کر چوری کی یا چھپی چوری میں دوسرے کی مدد کی بعضوں نے کہا اِغْلَال۔ زرہ پہننا اور اِسْلَال تلوار سونتنا یا علانیہ لوٹ مار کرنا یا رشوت دینا۔

فَانْسَلَلْتُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ۔ میں چپکے سے آپ کے سامنے سے سرک گئی (یعنی آہستگی کے ساتھ)

فَكَرِهْتُ اَنْ اَسْنَحَهٗ فَانْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَیِ السَّرِیْرِ۔ مجھکو بُرا معلوم ہوتا کہ کھڑی ہو کر آپ کے سامنے آجاؤں میں پلنگ کے پائنتین کی طرف سے کھسک جاتی۔

فَانْسَلَّ الْحُوْتُ مِنَ الْمِكْتَلِ۔ مچھلی زنبیل میں سے نکل بھاگی (چپکے سے نکل گئی)

فَانْسَلَلْتُ۔ میں چپکے سے سرک گیا۔

لَاَسُلَّنَّكَ عَنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِیْنِ۔ میں آپ کو اُن میں سے اس طرح صاف نکال لوں گا جیسے بال آٹے میں سے نکال لیا جاتا ہے (یعنی قریش کی اس طرح سے ہجو کروں گا کہ آپ کی ہجو نہ ہوگی آپ کو اُن میں سے نکال لوں گا۔

اَللّٰهُمَّ اسْلُلْ سَخِیْمَةَ صَدْرِیْ یَا سَخِیْمَةَ قَلْبِیْ۔ یا اللہ میرے دل کا کینہ (کھوٹ) نکال ڈال (مجھ کو کسی مسلمان سے کینہ نہ رہے)

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَیٍّ بْنُ سَلُوْلٍ۔ عبداللہ جو اُبی کا اور سلول کا بیٹا تھا۔ اُبی اُس کے باپ کا نام تھا اور سلول اُس کی ماں کا یہ منافقوں کا سردار تھا جن لوگوں نے ابن سلول کو اُبی کی صفت سمجھ کر بجر پڑھا ہے انہوں نے غلطی کی)

مَنْ سَلَّ سَخِیْمَتَهٗ فِیْ طَرِیْقِ النَّاسِ۔ جو شخص لوگوں کے معاملہ میں اپنے دل کا کینہ نکال ڈالے (کسی سے عداوت اور بغض نہ رکھے)۔

مَضْجَعُهٗ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ۔ اُس کی خوابگاہ ایسی ہے جیسے ہری ڈال کا پوست (یعنی بالکل دُبلا سوکھا نحیف آدمی ہے بعضوں نے کہا مسلِ شطبہ سے تلوار کا غلاف مراد ہے)

يُسْلَالَةٍ مِّنْ مَّاءٍ ثَغِبٍ۔ ایک کنڈ کر صاف
پانی کے ساتھ سُلَالَہ خالصہ ستھرا صاف اور آدمی
کے نطفہ کو بھی کہتے ہیں اور لڑکے کو بھی۔
اَللّٰھُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ مِنْ سَلْسَبِیْلِ الْجَنَّۃِ
یااللہ عبدالرحمٰن بن عوف کو بہشت کا صاف ستھرا
پانی پلایا ٹھنڈا خنک سرد ایک روایت میں
سُلْسَال ہے ایک میں سَلْسَبِیْل اُن کا ذکر اوپر
گذر چکا ہے۔
غُبَارُ ذَیْلِ الْمَرْأَۃِ الْفَاجِرَۃِ یُوْرِثُ السِّلَّ
بدکار عورت کے آنچل کی گرد سل کی بیماری پیدا
کرتی ہے (سل وہ بیماری ہے جس میں پھیپھڑے
میں زخم پڑ جاتا ہے کھانسنے میں خون آتا ہے۔
اس بیماری میں آدمی سوکھ کر بالکل دُبلا ہو جاتا ہے
جیسے دِق میں مطلب یہ ہے کہ بدکار اور زانیہ
عورتوں کی صحبت آدمی کو مفلس بنا دیتی ہے۔
عرب لوگ کہتے ہیں سُلَّ الرَّجُلُ۔ اُس
کو سل کی بیماری ہو گئی۔
اَسَلَّہُ اللّٰہُ۔ اللہ اُس کو سل کی بیماری میں مبتلا کرے
سَلِیْل۔ خالص شراب مغز کوہان۔
مَسِلَّہ۔ بڑا سوا۔
یُسَلُّ سَلًّا۔ میت کو پائنتین کی طرف سے
کھینچ لیا جائے (یعنی قبر میں رکھنے کے لئے)
اِنَّ رِجَالًا یَتَسَلَّلُوْنَ اِلٰی مُعَاوِیَۃَ۔ کچھ
لوگ چپکے چپکے معاویہ کے پاس کھسکتے جاتے
ہیں۔
اَللَّجَاجَۃُ تَسُلُّ الرَّأْیَ۔ لجاجت (یعنی
چاپلوسی اور اصرار خوشامد پیچھے لگ جانا) عقل
کو نکال کر پھینک دیتا ہے (کیونکہ جس کام کے
لئے آدمی لجاجت کرتا ہے اکثر وہ کام پورا نہیں
ہوتا دوسرے آدمی کو وہم آجاتا ہے کہ کچھ تو دال
میں کالا ہے جب تو یہ اتنی چاپلوسی اور خوشامد
کرتا ہے یہ خلاف اُس کے اپنی عزت قائم رکھکر
بے پروائی اور استغنا کے ساتھ کوئی درخواست
کرے تو قبول ہو جاتی ہے)
فَاِذَا انْتَضَتْ اِنْسَلَّتْ اِنْسِلَالًا۔ جب
اُٹھتی ہے چپکے سے کھسک جاتی ہے۔
جُنَادَۃ سَلُوْلِی۔ ایک صحابی کا نام ہے۔
اِدْمَانُ لُبْسِ الْخُفِّ اَمَانٌ مِّنَ السِّلِّ وَ
اِدْمَانُ الْحَمَّامِ یُوْرِثُ السِّلَّ۔ ہمیشہ موزہ
پہنے رہنا سل کی بیماری سے بچاتا ہے اور ہمیشہ
حمام میں نہانا سل پیدا کرتا ہے۔
سِلْسِلَہ۔ زنجیر لڑی۔
مِنْ رِفْقِ اللّٰہِ لِعِبَادِہٖ تَسْلِیْلُہٗ اَضْغَانَھُمْ
وَمُضَادَّتُہٗ لِھَوَاھُمْ۔ اللہ کی یہ مہربانی ہے
اپنے بندوں پر کہ اُن کے دلوں سے کینہ نکال لیتا
ہے اور اُن کی خواہش کے خلاف کرتا ہے (ہر ایک
خواہش پوری نہیں ہوتی ورنہ سب تباہ ہو جاتے)
سَلْمٌ۔ ڈنک مارنا سَلَم سے (جو ایک جنگلی درخت ہے)
چمڑے کی دباغت کرنا، پورا کرنا، فارغ ہونا۔
سَلَامٌ اور سَلَامَۃٌ نجات پانا براءت حاصل
کرنا بچ جانا۔
تَسْلِیْمٌ۔ سلام کرنا۔ بچانا۔
مُسَالَمَۃٌ۔ صلح کرنا۔
اِسْلَامٌ۔ گردن رکھ دینا، تابعدار بن جانا۔
تَسَلُّمٌ۔ مسلمان ہونا لے لینا، وصول پانا۔
اِسْتِلَامٌ۔ چھونا یا بوسہ لینا۔
سَلَامٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے یعنی ہر عیب
اور آفت اور تغیر اور فنا سے پاک اور محفوظ ہے

نت کو دار السلام کہتے ہیں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ
گھر ہے یا وہ سلامتی کی جگہ ہے وہاں کوئی
ت بیماری اور مصیبت نہیں آسکتی۔
ثَلَاثَةٌ هُمْ مَنْ يَدْخُلُ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ تین
شخصوں کا اللہ تعالیٰ ضامن ہے اُن میں سے
ایک وہ ہے جو اپنے گھر میں سلامتی کے ساتھ بیٹھا
رہے (تمام فتنوں اور فسادوں سے الگ رہ کر
گوشہ نشینی اختیار کرے) یا جو شخص گھر میں
گھستے وقت گھر والوں کو سلام کیا کرے۔
قُلْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ فَاِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ
تَحِيَّةُ الْمَوْتٰى۔ زندہ لوگوں کو سلام کرے تو
السلام علیک لیکن علیک السلام
مُردوں کے لئے کہتے ہیں (عرب لوگوں کی
عادت تھی مُردوں کو سلام کرتے تو علیک کا لفظ
مقدم کرتے کیونکہ مُردوں کا جواب سننے کی
توقع نہیں ہے اس لئے پہلے ہی سے جو جواب
میں کہا جاتا ہے وہ اُن سے کہا گیا اس حدیث
کا مطلب نہیں ہے کہ مردوں کو السلام علیکم
نہ کہو کیونکہ دوسری حدیث میں وارد ہے کہ آپ
نے مردوں سے یوں خطاب کیا سلام علیکم
دار قوم مومنین یا السلام علیکم یا اہل القبور یا
السلام علی اہل الدیار من المومنین السلام علیکم
کا معنی یہ ہے کہ تم سلامت رہو یا اللہ تمہارا
نگہبان ہے السلام علیکم اور سلام علیکم اور صرف
سلام سب طرح کہہ سکتے ہیں اور نماز کی تمامی
پر السلام علیکم کہنا چاہئے اگر سلام علیکم کہیگا
تو بعضوں کے نزدیک کافی نہ ہوگا نہایہ میں ہے
کہ اگلے لوگ شروع میں سلام علیکم اور آخر
میں السلام علیکم کہنا بہتر سمجھتے تھے اور قرآن
شریف میں سب جگہ سَلَامٌ آیا ہے بہ تنکیر۔
كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ حَتَّى اكْتَوَيْتُ (عمران بن حصین
نے کہا) فرشتہ مجھکو سلام کیا کرتا تھا (جب تک
بیماری میں مَیں نے داغ نہیں لیا تھا حق تعالیٰ پر
بھروسہ کیا تھا) جب داغ لیا اور دوا دارو کی
طرف متوجہ ہوا تو فرشتے نے سلام کرنا چھوڑ دیا
—اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ داغ لینا
یا دوا دارو کرنا منع ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ
دوا دارو کرنا ادنیٰ درجہ والوں کا کام ہے اور
جو لوگ توکل کے اعلیٰ درجہ پر پہونچ گئے ہیں
وہ ہر بیماری اور دُکھ میں اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں
شفا دینے والا وہی ہے اور... دوا دارو طبیب
کو ایک ڈھکوسلا خیال کرتے ہیں صاحب نہایہ
نے ایسا ہی کہا ہے اور اس پر یہ اعتراض ہوتا
ہے کہ ہمارے پیغمبر صاحب نے جو سید
المتوکلین تھے دوا کی ہے اور سعد بن معاذ کو
اپنے ہاتھ سے داغ دیا اُس کا جواب یہ ہے کہ دوا
دارو کرنا اُس وقت توکل کے خلاف نہیں ہے
جب بھروسہ اللہ ہی پر ہو نہ دوا دارو پر اور دوا
دارو کی نسبت یہ سمجھے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا
تو وہ اثر کرے گی ورنہ دوا دارو اپنی ذات سے
کچھ نہیں کر سکتی واللہ اعلم۔
فَتُرِكْتُ ثُمَّ تَرَكْتُ فَعَادَ السَّلَامُ۔ پہلے
سلام موقوف ہو گیا (جب میں نے داغ لیا پھر
جب میں نے داغ لینا چھوڑ دیا اور حق تعالیٰ
پر پورا بھروسہ کر دیا) تو دوبارہ فرشتے مجھکو سلام
کرنے لگے (اُن کو بواسیر کی بیماری تھی اُسکے
دفعیہ کے لئے انہوں نے داغ لیا تو
فرشتوں نے اُن کو سلام کرنا چھوڑ دیا پھر داغ

چھوڑا اُس سے مُنہ موڑا تو پھر سلام شروع ہو گیا)

مَرَّ رَجُلٌ عَلَيْهِ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ۔ آنحضرت ﷺ پیشاب کر رہے تھے اتنے میں ایک شخص آپ پر سے گذرا اُس نے آپ کو سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا (معلوم ہوا ایسی حالت میں اگر کوئی سلام کرے تو جواب دینا فرض نہیں ہے طحاوی نے کہا تیمم کر کے جواب دے یعنی جب حاجت سے فارغ ہو اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ راستہ میں پیشاب کرنا منع نہیں ہے بشرطیکہ بے ستری نہ ہو اور عین راستہ میں نہ بیٹھے۔

اِنَّهُ اَخَذَ ثَمَانِيْنَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ سِلْمًا آپ نے مکّہ والوں میں سے اسّی آدمیوں کو صلح کے ساتھ لیا (یعنی جنگ کر کے اُن کو قید نہیں کیا بلکہ مکہ والوں کی رضامندی سے اُن کے اسّی آدمیوں کو بطور یرغمال کے اپنے پاس رکھا۔ سِلْمًا اور سَلْمًا۔ بہ فتحہ وکسرۂ سین دونوں کے معنے صلح کے ہیں ایک روایت میں سَلَمًا ہے یعنی اُن کو مغلوب کر کے اور تابعدار بنا کے۔

وَاِنَّ سِلْمَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاحِدٌ لَا يُسَالَمُ مُؤْمِنٌ دُوْنَ مُؤْمِنٍ۔ مومنوں کی صلح سب ملکر ایک ہونی چاہئے یہ نہیں کہ ایک مومن سے صلح کی جائے دوسرے کو خبر نہ ہو (مطلب یہ ہے کہ صلح اور جنگ دونوں تمام مؤمنین کے مشورے اور رائے سے ہونی چاہیئے ایک دو آدمی اگر کوئی بات ٹھہرالیں تو اُس کا اعتبار نہ ہوگا)

لَآتِيَنَّكَ بِرَجُلٍ سَلَمٍ۔ میں ایک آدمی کو گرفتار کر کے آپ کے پاس لاؤں گا (اُس کو تابعدار اور مطیع بنا کر کیونکہ قیدی مطیع اور تابعدار ہی ہوتا ہے)

اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ۔ اسلم قبیلے کو اللہ نے بچا دیا یا اللہ اُس کو بچائے رکھے اُن لوگوں سے جنگ نہ ہو (یہ اخبار ہے یا دعا ہے)

اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اُس پر ظلم کرے نہ اُس کو ہلاکت میں ڈالے (یعنی دشمن کے ہاتھ میں چھوڑ دے اُس کا بچاؤ نہ کرے)

اِنِّیْ وَهَبْتُ لِخَالَتِیْ غُلَامًا فَقُلْتُ لَهَا لَا تُسَلِّمِيْهِ حَجَّامًا وَّلَا صَائِغًا وَّلَا قَصَّابًا میں نے اپنی خالہ کو ایک غلام ہبہ کیا اور کہہ دیا اُس کو حجام اور سنار اور قصاب کے سپرد نہ کرنا (یعنی یہ تینوں پیشے اس کو نہ سکھانا اور دوسرے پیشے سکھاؤ تو قباحت نہیں حجام یعنی پچھنے لگانے والا اور قصاب اکثر نجاست میں آلودہ رہتے ہیں دوسرے خون دیکھتے دیکھتے اُن کا دل سخت ہو جاتا ہے اور سنار اکثر دغا باز ہوتے ہیں کھرے میں کھوٹ ملاتے ہیں وعدہ خلافی کرتے ہیں اس لئے ان پیشوں کو بُرا سمجھا)

مَا مِنْ آدَمِیٍّ اِلَّا وَ مَعَهُ شَيْطَانٌ قِيْلَ وَمَعَكَ قَالَ نَعَمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِیْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کوئی آدمی ایسا نہیں جس کے ساتھ ایک شیطان نہ لگا ہو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ کے ساتھ بھی شیطان ہے فرمایا ہاں لیکن اللہ نے اُس کے مقابلہ پر میری مدد کی وہ تابعدار بن گیا (حق تعالیٰ کے

احکام اُس نے قبول کرلئے وسوسہ ڈالنا اور بہکانا اور گناہ میں پھنسانا اُس نے چھوڑ دیا بعضوں نے کہا فَاَسْلَمَ کا معنی یہ ہے کہ وہ مسلمان ہوگیا اور حق تعالےٰ کی قدرت سے یہ کچھ عجب نہیں ہے کہ آنحضرت صلعم کا شیطان بھی مسلمان ہوگیا ہو بعضوں نے کہا فَاَسْلَمُ بہ ضمۂ میم پڑھا ہے یعنی میں اللہ کی مدد سے اُس کے شر سے سلامت اور بچا ہوا رہتا ہوں یعنی شیطان کا زور مجھ پر نہیں پاتا۔

كَانَ شَيْطَانُ اٰدَمَ كَافِرًا وَّشَيْطَانِىْ مُسْلِمًا حضرت آدم ع کا شیطان کافر اللہ کا نافرمان تھا اور میرا شیطان مسلمان ہوگیا ہے۔

اَنَا اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ۔ عبد اللہ بن مسعود نے کہا میں سب سے پہلے مسلمان ہوا تھا (یعنی اپنی قوم والوں میں سب سے پہلے میں ایمان لایا تھا) یہ مطلب نہیں ہے کہ سب لوگوں سے پہلے میں مسلمان ہوا تھا۔ کیونکہ سب سے پہلے حضرت خدیجہ رض اسلام لائیں تھیں اور مردوں میں حضرت ابوبکر صدیق رض اور لڑکوں میں حضرت علی رض اور غلاموں میں بلال رضی اللہ عنہم۔

اَللّٰهُمَّ سَلِّمْنِىْ مِنْ رَمَضَانَ وَسَلِّمْ رَمَضَانَ لِىْ وَسَلِّمْهُ مِنِّىْ۔ یا اللہ مجھکو رمضان میں سلامت رکھ (یعنی بیماری وغیرہ سے جس کی وجہ سے میں روزہ نہ رکھ سکوں) اور رمضان کو میرے لئے سلامت رکھ (ایسا نہ ہو کہ ابر وغیرہ آجائے اور رمضان کا چاند مجھ پر مشتبہ ہوجائے) اور رمضان کو مجھ سے بچا دے (میں اُس میں کوئی گناہ یا بُرا کام نہ کروں بلکہ سارے مہینے رمضان کے نیک کاموں اور عبادات میں مصروف رہوں)۔

وَكَانَ عَلِىٌّ مُسَلِّمًا فِىْ شَاْنِهَا (جب حضرت عائشہ رض پر تہمت لگائی گئی) تو حضرت علی رض اُن کے باب میں خاموش رہے (تہمت لگانیوالوں میں شریک نہیں ہوئے نہ زور کے ساتھ اُس کا انکار کیا یہ امر بھی حضرت عائشہ کو ناگوار ہوا) ایک روایت میں مُسَلِّمًا ہے بہ کسرۂ لام یعنی حضرت علی رض نے تہمت کو مان لیا (یعنی سُنکر چپ ہو رہے یہ نہ کہا کہ محض جھوٹ ہے اور غلط ہے افترا ہے بہتان ہے جیسے دوسرے مخلصین صحابہ نے کیا ایک روایت میں مُسِيْئًا ہے یعنی حضرت علی اُن کے ساتھ بُرے رہے مطلب یہ ہے کہ اُن کی حمایت اور طرفداری نہ کی یعنی زور کے ساتھ اِس تہمت کو نہیں جھٹلایا بلکہ خاموش رہے دونوں طرف والوں کی بات سنتے رہے یہ مطلب نہیں ہے کہ معاذ اللہ آپ تہمت لگانے والوں میں شریک تھے حضرت عائشہ کو اِس بات کا رنج ہوا۔ خصوصًا اُس وقت جب آنحضرت صلعم نے حضرت علی رض سے رائے پوچھی تو اُنھوں نے کہا یا رسول اللہ عورتوں کی کیا کمی ہے یعنی آپ کو اگر کچھ گمان ہے تو عائشہ کو چھوڑ دیجئے طلاق دیدیجئے اور یہ بھی کہا کہ بریرہ کو میرے حوالے کیجئے جو حضرت عائشہ کی لونڈی تھی پھر اُس کو ڈرایا اور دھمکایا مگر کوئی بات ہو تو وہ کہے وہاں تو نرا بہتان ہی بہتان تھا جو بدمعاشوں نے اُٹھایا تھا بھلا حضرت عائشہ صدیقہ کو دیکھو اور ایسی ناپاک بات کو ان بدمعاشوں کو ایسی تہمت لگاتے شرم بھی نہ آئی آخر اللہ تعالےٰ نے اُن کو جھوٹا کیا ذلیل و خوار ہوئے کوڑے

کھائے اور بی بی صاحبہ کی فضیلت اور بڑھ گئی قرآن شریف میں اُن کی پاکی اور عصمت بڑے زور کے ساتھ اُتری جو قیامت تک پڑھی جائے گی سلام اللہ علی حبیبۃ حبیب اللہ المبرأۃ من فوق سبع سموات۔

تَذَاكَرْنَا عِنْدَ اِبْرَاهِيْمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَمِ۔ ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس قرض میں گرو رکھنے کا ذکر کیا یا بیع سلم میں گرو رکھنے کا (مثلاً کوئی بنیا بقال سے غلہ قرض لے اور قیمت دینے کی ایک میعاد مقرر کرے اُس کے اطمینان کے لئے کوئی چیز اُس کے پاس گرو رکھدے جیسے آنحضرتؐ نے کیا تھا کہ یہودی سے غلہ قرض لیا اور اپنی زرہ اُس کے پاس گرو رکھدی یا کوئی شخص دوسرے کو نقد روپیہ دیکر کسی مال میں سلم کرے یعنی مال لینا ایک میعاد پر ٹھہرے اور اطمینان کے لئے اُس کی کوئی چیز بطور گردی کے اپنے پاس رکھ لے

اِنَّهٗ اَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهٗ۔ آنحضرتؐ حجر اسود کے پاس آئے اُس کا استلام کیا (یعنی اُس کو سلام کیا چوم کر یا ہاتھ لگا کر یمن والے حجر اسود کو محیّا کہا کرتے کیونکہ لوگ اُس کو تحیۃ یعنی سلام کرتے بعضوں نے استلام کو کہا کہ وہ سِلام بکسرۂ سین سے نکلا ہے جو جمع ہے سَلِمَۃ کی یعنی پتھر عرب لوگ کہتے ہیں۔

اِسْتَلَمَ الْحَجَرَ۔ پتھر کو چھوا اور اُس کو ہاتھ لگایا

كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَسْتَلِمُ كُلَّهُنَّ عبد اللہ بن زبیرؓ کعبہ کے چاروں کونوں کو ہاتھ لگاتے (چومتے) کیونکہ انہوں نے کعبہ کو گرا کر حضرت ابراہیم کے پایوں پر اُٹھا دیا تھا جیسے آنحضرتؐ نے ارادہ کیا تھا اور حضرت عائشہ سے بیان کیا تھا مگر خدا حجاج ظالم مردود سے سمجھے اُس مردود نے ضد سے پھر کعبہ کو جاہلیت کے زمانہ کی طرح کر دیا)

بَيْنَ سَلَمٍ وَّ اَرَاكٍ۔ سلم اور اراک کے درمیان (دونوں جنگلی درخت ہیں سَلَم کے پتوں سے چمڑا صاف کرتے ہیں جن کو قرظ کہتے ہیں اور اراک کی ڈالیوں سے مسواکیں بناتے ہیں)

كَانَ يُصَلِّيْ عِنْدَ سَلِمَاتٍ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ۔ (عبد اللہ بن عمرؓ) سَلَم کے درختوں کے پاس نماز پڑھتے مکہ کے رستہ میں ایک روایت میں سَلِمات ہے بہ کسرۂ لام یعنی پتھروں کے پاس یہ جمع ہے سَلِمَۃ کی بمعنی پتھر۔

عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ۔ آدمی کی ہر پور پر یا ہر جوڑ پر ایک صدقہ لازم ہے یہ جمع ہے سُلامیہ کی یعنی انگلی کی پور بعضوں نے کہا سُلامیٰ جوف دار ہڈی۔

حَتّٰى اٰلَ السُّلَامٰى۔ یہاں تک کہ ہڈی میں بھر [illegible] آگیا۔

مَنْ تَسَلَّمَ فِيْ شَيْءٍ فَلَا يَصْرِفْهُ اِلٰى غَيْرِهٖ جو شخص کسی مال میں بیعِ سلم کرے تو پھر اُس کو بدل کر دوسرا مال نہ دے (مثلاً گیہوں دینا ہو اور چاول دے)

كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُّقَالَ السَّلَمُ بِمَعْنَى السَّلَفِ عبد اللہ بن عمرؓ بیع سلف یعنی بیع سلم کو سلم کہنا بُرا جانتے تھے (کیونکہ سَلَم اور اسلام کا ایک ہے اور اسلام اللہ ہی کے لئے ہونا چاہیے)

اِنَّهُمْ مَرُّوْا بِمَاءٍ فِيْهِ سَلِيْمٌ۔ وہ ایک چشمہ پر گذرے وہاں ایک شخص تھا جس کو سانپ

بچھونے کاٹا تھا عرب لوگ کہتے ہیں۔
سَلَمَتْهُ الْحَيَّةُ۔ سانپ نے اُس کو کاٹ کھایا۔
سَيِّدُ الْقَوْمِ سَلِيْمٌ۔ اُن لوگوں کے سردار کو بچھو یا سانپ نے کاٹا تھا۔
سُلَالِمُ۔ خیبر کے ایک قلعہ کا نام تھا اُس کو سُلَالِيْم بھی کہتے ہیں۔
اَسْلِمْ تَسْلَمْ۔ تو اسلام... لا (تباہی سے بچ جائے گا۔
كَادَ اُمَيَّةُ بْنُ الصَّلْتِ اَنْ يُّسْلِمَ۔ اُمیہ ابن صلت (جاہلیت کے زمانہ کا ایک شاعر) مسلمان کے قریب ہو گیا تھا (اُس کے شعروں میں توحیدِ خداوندی اور قیامت کا اقرار ہے)
اَسْلَمْتُ لَكَ۔ میں تیرا تابعدار رہا (تیرے امر اور نہی کو میں نے قبول کیا)
اَسْلَمْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ۔ میں نے اپنا منہ تیرے سامنے رکھدیا (تجھ کو سونپ دیا۔ تیرا تابعدار بن گیا اور میں نے اپنی پیٹھ تجھ پر لگائی) یعنی تجھ پر تکیہ اور بھروسا کیا۔
لَا يُنَاكِحُوْهُمْ وَلَا يُبَايِعُوْهُمْ حَتّٰى يُسْلِمُوْا اِلَيْهِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (قریش اور بنی کنانہ نے حلفیہ ایک معاہدہ لکھا) کہ وہ بنی ہاشم سے نہ نکاح شادی کریں گے نہ اُن کے ہاتھ کچھ خرید فروخت کریں گے جب تک وہ آنحضرتؐ کو ہمارے سپرد نہ کردیں (ہم اُن کو قتل یا قید کر ڈالیں) یہ معاہدہ منصور بن عکرمہ نامی ایک شخص نے لکھا تھا اللہ تعالیٰ نے اُس کا ہاتھ لنجا کر دیا اور معاہدہ کعبہ کے اندر لٹکا دیا تھا اُس کو سب دیمک چاٹ گئی صرف اللہ کا نام چھوڑ دیا آنحضرتؐ نے ابوطالب اپنے چچا سے یہ حال بیان کیا انہوں نے قریش سے کہا دیکھو میرے بھتیجے نے یہ خبر دی ہے تم معاہدہ نکال کر دیکھو اگر میرا بھتیجا جھوٹا نکلا تو میں اُس کو تمہارے سپرد کردوں گا۔ جب اُنھوں نے کعبہ کھول کر دیکھا تو ویسا ہی پایا جیسے آنحضرتؐ نے خبر دی تھی اُس وقت شرمندہ ہوئے اور معاہدہ کالعدم ہو گیا)
بَابُ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ۔ کھجور کے درخت میں سَلَم کرنے کا بیان۔
بَعَثَ اَقْوَامًا مِّنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ اِلٰى بَنِيْ عَامِرٍ۔ بنی سُلیم کے کچھ لوگوں کو بنی عامر کے پاس بھیجا (بنی سلیم ایک قبیلہ کا نام ہے یہ راوی کی غلطی ہے کیونکہ بنی سلیم ہی نے ان ستّر صحابہ کو مار ڈالا تھا جن کو آنحضرتؐ نے اُن کی طرف اسلام کی تعلیم کے لئے بھیجا تھا یہ صحابی اصحاب صفّہ میں سے تھے
مَا اَسْلَمَ اَحَدٌ اِلَّا فِيْ يَوْمٍ اَسْلَمْتُ۔ کوئی مسلمان نہیں ہوا مگر اُسی دن جس دن میں مسلمان ہوا (یعنی مجھ سے پہلے کوئی اسلام نہیں لایا یہ سعد ابن ابی وقاص کا قول ہے۔ مگر اس میں اشکال یہ ہے کہ ابوبکر صدیقؓ اُن سے پہلے اسلام لائے تھے اور سعد تو اُنہی کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے تھے)
كَانَ اَسْلَمُ ثُمُنَ الْمُهَاجِرِيْنَ۔ اسلم قبیلے کے لوگ مہاجرین کے آٹھواں حصہ تھے (یعنی لشکر میں اُن کی تعداد مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے)۔
عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ۔ ہم کو آپ پر سلام کرنا تو معلوم ہو گیا (جو التحیات میں تھا سلام علیک ایہا النبی یا السلام علیک ایّہا النبی) اب درود آپ پر کیونکر بھیجیں (وہ

بھی سکھا دیجئے)

يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ (پہلے کم عمر والا آدمی بڑے عمر والے کو سلام کرے) اور سوار پیدل کو اور گذرنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو۔

يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ۔ سوار پیدل کو پہلے سلام کرے (اور تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو طیبی نے کہا خوب صورت جوان عورت کو سلام نہ کرے جس سے فتنہ کا ڈر ہو اگر کوئی غیر مرد اُس کو سلام کرے تو وہ جواب نہ دے اسی طرح کافروں کو بھی سلام کرنا درست نہیں مگر ضرورت سے اور اگر سہواً اُن کو سلام کرے تو اپنا سلام پھیر لے اسی طرح بدعتی کو بھی سلام نہ کرے قول مختار یہی ہے اگر کافر پہلے سلام کرے تو جواب میں وَعَلَيْكُمْ کہے فقط انتہی اگر کسی مجلس میں کافر اور مسلمان اور سُنّی اور بدعتی سب جمع ہوں تو وہاں یوں کہے السلام علی من اتبع الہدی

فَقُوْلُوْا وَعَلَيْكُمْ اگر یہودی تم کو سلام کریں تو جواب میں وَعَلَيْكُمْ کہو۔ ایک روایت میں عَلَيْكُمْ ہے بغیر واو کے۔

كَانَ اِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَ ثَلٰثًا وَاِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلٰثًا۔ آنحضرت ﷺ جب کوئی بات کہتے تو تین بار کہتے (تا کہ لوگ اچھی طرح سمجھ جائیں) اور جب اذن مانگنے کے لئے سلام کرتے تو تین بار سلام کرتے (اگر اندر سے جواب آتا تو اندر جاتے ورنہ لوٹ جاتے)

فَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ۔ آپ نے دو ہی رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا (یہ ظہر کی نماز تھی یا عصر کی ایک روایت میں ہے کہ تین رکعت پڑھ کر ایک میں بین الرکعتین ہے شاید یہ مختلف واقعوں کا ذکر ہو)

قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمَ۔ اسلام ظاہر کرنے سے پہلے (کیونکہ وہ دل سے تو کبھی مسلمان ہی نہیں ہوا تھا یعنی عبداللہ بن اُبی منافق)

فَاَقْدَمُهُمْ سِلْمًا۔ پھر جو کوئی پہلے اسلام لایا ہو (یعنی قدیم الاسلام ہو ایک روایت میں۔۔۔ اَقْدَمُهُمْ سِنًّا ہے یعنی جو عمر میں زیادہ ہو۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا قَبْلَ عِبَادِهٖ۔ السلام علینا السلام علی عباد اللہ کے پہلے کہتے

لَا تَقُوْلُوْا اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ۔ یوں نہ کہو اللہ پر سلام (کیونکہ سلام تو خود اللہ کا ایک نام ہے دوسرے اللہ پر سلام کا معنی یہ ہے۔ کہ اللہ ہمارے شر اور ایذا سے محفوظ رہے حالانکہ اُس کو کوئی شر اور ایذا نہیں پہونچا سکتا کیا مجال وہی سب کو بچانے والا ہے اُس کا بچانے والا کوئی نہیں ہے)

يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ۔ آنحضرت ﷺ عصر سے پہلے چار رکعتیں (سنت کی) پڑھتے اُن میں فاصلہ کرتے (دو رکعتوں کے بعد بیٹھتے تشہد پڑھتے ملائکہ پر سلام بھیجے

كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا قُلْنَا اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرَئِيْلَ۔ پہلے ہم جب نماز پڑھتے تو تشہد میں یوں کہتے جبرئیل پر سلام (میکائیل پر سلام) آنحضرت ﷺ نے فرمایا یوں کہو السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین۔ تو اللہ کے کل نیک بندوں کو فرشتوں کو اور انبیا اور اولیاء اللہ سب کو سلام پہنچ جائیگا

يَقُوْلُ اللّٰهُ اَسْلَمَ وَاسْتَسْلَمَ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے اطاعت کی اور سب کام مجھ کو سونپ دیئے۔

اَوْ مُسْلِمًا مومن ہے یا مسلم اسلام کے دو معنے آتے ہیں ایک تو ایمان یعنی زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق۔ دوسرے صرف زبانی اقرار ڈر اور خوف کی وجہ سے۔

مَا سَالَمْنَاهُمْ مُنْذُ حَارَبْنَاهُمْ۔ جب سے ہم نے اُن سے جنگ کی (یعنی سانپوں سے) اب تک ہمارے اور اُن کے درمیان صلح نہیں ہوئی کہتے ہیں شیطان سانپ کے منہ میں گھس کر بہشت میں گیا اس لئے کہ فرشتے اُس کو وہاں آنے نہیں دیتے تھے اور آدم اور حوا کو بہکایا)

وَاِنْ كَانَ لَشَيْءٍ اَرْضٌ يُسْلِمُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا اگر خراجی زمین کی پیداوار ہو جس پر اُس کے مالک کا قبضہ برقرار رکھا گیا ہو۔

اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ۔ مکّے کے لوگ (جب مکہ فتح ہوا) تو ڈر کے مارے مسلمان ہو گئے لیکن عمرو بن عاص دل سے ایمان لایا۔

اَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ۔ اُن کے منہ سلام ہیں (یعنی بہت کثرت سے سلام علیک کیا کرتے ہیں) جیسے وَاَيْدِيْهِمْ طَعَامٌ۔ اُن کے ہاتھ کھانا ہیں یعنی بہت کھانا کھاتے ہیں۔

مَا اَسْلَمْتُ اِلَّا بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ (جریر نے کہا میں تو سورۂ مائدہ اُترنے کے بعد ہی اسلام لایا) جس میں یہ حکم ہے کہ وضو میں پاؤں دھوؤ یا اُن پر مسح کرو باوجود اس کے میں نے آنحضرت ؐ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا تو معلوم ہوا کہ موزوں کا مسح سورۂ مائدہ کی آیت سے منسوخ نہیں ہوا بلکہ سورۂ مائدہ کی آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب پاؤں میں موزے نہ ہوں تو اُن کو دھوؤ جیسے اکثر علمائے اہلِ سنت کا قول ہے یا مسح کرو جیسے علماء امامیہ اور بعض علماء اہل سنت کا بھی قول ہے بعضوں نے کہا نمازی کو اختیار ہے کہ جب پاؤں میں موزے نہ ہوں تو اُن پر مسح کرے یا اُن کو دھوئے اور شیعہ امامیہ نے جو موزوں پر مسح جائز نہیں رکھا یہ اُن کی دھینگا مشتی ہے ایک جماعت صحابہ رضوان اللہ علیہم نے بتواتر آنحضرت ؐ سے موزوں کا مسح نقل کیا ہے اب یہ کہنا کہ موزوں کا مسح کتاب اللہ کے مخالف ہے محض لغو ہے اس لئے کہ کتاب اللہ کا سمجھنے والا آنحضرت ؐ سے بڑھ کر کوئی نہ تھا پس معلوم ہوا کہ کتاب اللہ میں جو پاؤں دھونے یا مسح کرنے کا حکم ہے وہ اُس صورت میں ہے جب پاؤں میں موزے نہ ہوں جیسے سر کا مسح اُس صورت میں فرض ہے جب سر پر عمامہ نہ ہو اگر عمامہ ہو تو اُسی پر مسح کرنا کافی ہے)

اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ۔ تو ہی سلامت رکھنے والا ہے (ہر آفت سے بچانے والا) اور تیری ہی طرف سے سلامتی آتی ہے۔

وَاِلَيْكَ يَعُوْدُ السَّلَامُ۔ اور تیری ہی طرف سلامتی لوٹ جاتی ہے (تو جب چاہتا ہے سلامتی اُٹھا لیتا ہے اور آفت اور بیماری میں پھنسا دیتا ہے) صحیح حدیث میں یہ دُعا آئی ہے اتنی ہی وارد ہے یعنی انت السلام ومنک السلام والیک یعود السلام اب یہ جو بعضے لوگ اس کے بعد اتنا اور بڑھاتے ہیں فحیّنا ربنا بالسلام وادخلنا دار السلام یہ مرفوع حدیث میں نہیں ہے اور دعائے ماثورہ میں اپنے دل سے

بڑھانا کوئی اچھی بات نہیں ہے جتنا آنحضرت ﷺ نے فرمایا بس وہی ہمارا حرزِ جان ہے اور وہی کافی ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ سلام تم پر اے مومن گھروالو یہ آپ نے قبرستان میں جاکر فرمایا مُردوں کو سلام کیا اُن سے مخاطبہ کیا معلوم ہوا کہ مُردے اپنی قبروں میں ہمارا سلام اور کلام سنتے ہیں لیکن وہ ہم کو اپنا جواب نہیں سنا سکتے اہلحدیث کا قاطبۃً یہی قول ہے صرف حنفیہ اور معتزلہ نے سماعِ موتٰی کا انکار کیا ہے اُن کے انکار سے کیا ہوتا ہے اور تعجب ہے اُن اہلحدیث پر جو لوگوں کو تو ابوحنیفہ کی تقلید سے منع کرتے ہیں اور خود جب چاہتے ہیں ابوحنیفہ کے مقلد بن جاتے ہیں سماعِ موتٰی کی نفی میں اُن کے قول سے استدلال کرتے ہیں اور احادیث صحیحہ کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں اسی طرح حرمتِ سماع اور مزامیر میں ابن تیمیہ اور ابن قیم کے مقلد بن جاتے ہیں اور اُن احادیث کی طرف بالکل التفات نہیں کرتے جو اُن کے خلاف وارد ہیں اور جن سے اہلحدیث کے پیشوا امام ابن حزم رہ نے استدلال کیا ہے اسی طرح شرک و بدعت میں محمد بن عبدالوہاب اور مولانا اسمٰعیل کے مقلد بن جاتے ہیں اور دوسرے دلائل کی طرف بالکل توجہ نہیں کرتے۔ ان یتبعون الا الظن وما تہوی الانفس۔ عجیب بات یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ اور امام شافعی اور علماء سلف کی نسبت تو کہتے ہیں وہ معصوم عن الخطاء نہ تھے۔ انہوں نے بہت سے مسائل میں خطا کی اور جب یہ کہو کہ ابن تیمیہ یا ابن قیم یا شاہ ولی اللہ یا مولانا اسماعیل یا قاضی شوکانی یا نواب صدیق حسن خان مرحوم نے اس مسئلہ میں خطا کی تو فوراً کان کھڑے کر کے چراغ پا ہو جاتے ہیں گویا ان متاخرین کو معصوم عن الخطا سمجھتے ہیں یہ تو وہی مثال ہے (فَرَّ مِنَ الْمَطَرِ وَقَامَ تَحْتَ الْمِیْزَابِ)

عَطَسَ رَجُلٌ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ عَلَیْکَ وَعَلٰی اُمِّکَ۔ ایک شخص کو چھینک آئی اُس نے (الحمدللہ کے بدل) السلام علیک یارسول اللہ کہا (بھلا یہ سلام کا کیا موقع تھا) آپ نے (جواب میں) اُس کی نادانی ظاہر کرنے کو فرمایا تجھ پر سلام اور تیری ماں پر سلام (خدا دونوں کو عقل دے اور ہر آفت سے بچائے رکھے ہمارے زمانہ میں بھی بعضے بیوقوفوں نے یہ شیوہ اختیار کیا ہے موقع بے موقع درود پڑھتے ہیں اور اپنے نزدیک یہ خیال کرتے ہیں کہ درود پڑھنا تو ثواب ہے اگر ہم نے اس مقام پر بھی پڑھ لیا تو کیا قباحت ہے جیسے حیدرآباد میں جاہل لوگوں نے یہ طریق اختیار کیا ہے کہ نماز کی تکبیر سے پہلے یہ کہتے ہیں اللھم صل علی سیدنا محمد و آلہ و بارک وسلم کوئی تراویح کے بعد چلّا چلّا کر اذان کی طرح یہ پکارتا ہے السلام علیک یا آدم صفی اللہ۔ السلام علیک یا نوح نجی اللہ اسی طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تک سب پیغمبروں پر سلام بھیجتا ہے بنگلور میں بعض مسجدوں میں جمعہ کی نماز سے پہلے الصلوۃ یا مومنون الصلوۃ سنۃ الجمعہ پکارتے ہیں کوئی خطبہ سے پہلے یہ راگ گاتا ہے الحمد

ج الفقراء والمساکین گویا شریعت اُن کے ہاتھ کی کل ہے جدھر چاہا پھرا دیا۔ ارے بیوقوفو شریعت کا بڑا اصول یہ ہے کہ ہر عبادت میں طریقۂ سنت کی پیروی کی جائے اور اپنے دل سے کسی عبادت میں گھٹانا بڑھانا گویا پیغمبر صاحب کی ہمسری کا دعویٰ اور سراسر بے ادبی اور گستاخی ہے بھلا اگر کوئی ظہر کی آٹھ رکعتیں پڑھے اور کہے کیا قباحت ہے میں نے تو چار رکعتیں اور زیادہ کر دیں اور نماز تو عبادت ہے اگر اُس کو میں نے زیادہ کیا تو تم کیوں منع کرتے ہو ایسے شخص کو بیوقوف اور نادان ہی کہیں گے جیسے آنحضرت ص نے اس چھینکنے والے کی نادانی کی طرف اشارہ کیا مطلب آپ کا یہ تھا کہ چھینک کے بعد الحمد للہ کہنا چاہئے السلام علیٰ رسول اللہ کا یہ محل نہیں ہے۔

سلمان فارسی۔ مشہور صحابی ہیں (وہ اصل میں اصفہان یا رام ہرمز کے کاشتکار تھے اور دین بھی آئین زردشتی رکھتے تھے ایک نصرانی پادری سے ملے اُس کی صحبت میں رہے اُس نے مرتے وقت دوسرے پادری کے پاس بھیج دیا اُس نے تیسرے کے پاس یہاں تک کہ آخری پادری نے اُن کو پیغمبر آخر الزماں کے ظہور کی خبر دی اور وہ آپ سے ملنے کے لئے مدینہ طیبہ کو روانہ ہوئے راہ میں لٹیروں نے اُن کو قید کر لیا غلام بنایا بکتے بکتے مدینہ تک پہنچے (دو سو پچاس برس تک زندہ رہے سنہ ۳۶ھ میں انہوں نے وفات پائی بڑے مخلص اور عاشق رسول اور محبِ اہل بیت تھے رضی اللہ عنہ وحشرنا معہ۔

یُفْصِلُ بَیْنَ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ بِالتَّسْلِیْمِ عَلَی الْمَلٰئِکَۃِ ہر دو رکعتوں کے بعد فرشتوں کو سلام کر کے اُس دوگانہ کو جدا کرتے یعنی تشہد پڑھ کر کیونکہ اُس میں اللہ کے نیک بندوں پر جیسے فرشتے انبیاء ہیں سلام کیا جاتا ہے۔

وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ۔ ہم کو سلامتی کے رستوں پر چلا (جو بہشت تک اور پروردگار کی رضامندی تک پہنچائیں)۔

اَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا۔ یا اللہ میں تجھ سے سلامتی والا دل چاہتا ہوں (جو عقائد فاسدہ اور خیالات باطلہ سے پاک ہو اور دنیا کی شہوات اور لذات سے بیزار تیری رضامندی کا طلبگار ہو)

إِذَا سَلَّمَ لَا يَقْعُدُ إِلَّا بِقَدْرِ مَا اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ الخ آنحضرت ص جب فرض نماز سے سلام پھیرتے تو اتنا ہی بیٹھتے کہ اللہم انت السلام اخیر تک کہیں (اس کے بعد اُٹھ جاتے مطلب یہ ہے کہ ہمارے زمانہ کی طرح ہر نماز کے بعد خواہ مخواہ لمبی دعائیں ہاتھ اُٹھا کر نہ کرتے طیبی نے کہا مراد وہ نماز ہے جس کے بعد راتبہ سنت ہے جیسے ظہر اور مغرب اور عشاء لیکن عصر اور فجر کی نماز کے بعد ذکر الٰہی کے لئے بیٹھے رہنا مستحب ہے اور ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک وہیں بیٹھے رہتے جہاں فرض پڑھتے)

میں کہتا ہوں فرض نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر بالالتزام دعا کرنا گو منع نہیں ہے مگر سنت بھی نہیں ہے سنت یہ ہے کہ تشہد اور درود کے بعد سلام سے پہلے جو دعا منظور ہو وہ کرے کیونکہ اُس وقت تک دربار الٰہی میں حاضر ہے

دربار سے برخاست ہونے کے بعد قبولیت کی
اُتنی امید نہیں ہے جتنی حضوری دربار کے وقت
میں ہے۔
أَنّٰى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ - تمہارے ملک میں
سلام کا رواج کہاں سے آیا (یہ حضرت خضرؑ
نے حضرت موسیٰؑ سے کہا)
وَالدَّاخِلُ بِسَلَامٍ - جو شخص گھر سے نکلے
اپنے کام کاج کے لئے پھر سلامتی کے ساتھ
یعنی گناہ جھوٹ غیبت وغیرہ سے بچکر اپنے گھر
میں آجائے۔
هُوَ سَلَامُكُمْ عَلٰى أَهْلِ الْبَيْتِ وَرَدُّهُمْ
عَلَيْكُمْ وَهُوَ سَلَامُكَ عَلٰى نَفْسِكَ۔ قرآن
شریف میں جو آیا ہے فَسَلِّمُوا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ
اُس سے مراد یہ ہے کہ تم گھر والوں کو سلام کرو
وہ تمہارا جواب دیں تو گویا تم نے اپنے تئیں
آپ سلام کیا۔
إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ بَيْتَهُ فَإِنْ
كَانَ فِيهِ أَحَدٌ يُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ وَإِنْ
لَمْ يَكُنْ فِيهِ أَحَدٌ فَلْيَقُلِ السَّلَامُ
عَلَيْكُمْ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا - جب تم میں سے
کوئی اپنے گھر میں جائے اگر وہاں کوئی ہو تو اُس
کو سلام کرے اگر کوئی نہ ہو تو یوں کہے سلام
اُن لوگوں پر جو ہمارے پروردگار کے پاس ہیں
دِيْنُ اللهِ اِسْمُهُ الْاِسْلَامُ وَهُوَ دِيْنُ اللهِ
قَبْلَ أَنْ تَكُوْنُوْا حَيْثُ كُنْتُمْ وَبَعْدَ أَنْ تَكُوْنُوْا
فَمَنْ أَقَرَّ بِدِيْنِ اللهِ فَهُوَ مُسْلِمٌ وَمَنْ عَمِلَ
بِمَا أَمَرَ اللهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ - اللہ کے دین کا نام
اسلام ہے وہی اللہ کا دین تھا تمہارے ہونے
سے پہلے جہاں پر تم تھے اور تمہارے ہونے
کے بعد بھی پھر جو کوئی اللہ کے دین کا اقرار
کرے (زبان سے شہادتیں ادا کرے) وہ
مسلمان ہے اب اگر شریعت کی تمام باتوں
پر عمل بھی کرے تو وہ مومن ہے (غرض ایمان بغیر
اعمالِ صالحہ کے پورا نہیں ہوتا)
جَعَلَهُ سِلْمًا لِمَنْ دَخَلَهُ - اللہ تعالیٰ نے اسلام
کو امان بنایا جو کوئی اسلام لائے وہ سلامت
رہے گا (مسلمان اُس کے جان اور مال کو نقصان
نہیں پہنچائیں گے)
أَيْنَ وَادِي السَّلَامِ قَالَ ظَهْرَ الْكُوْفَةِ - وادیٔ
سلام کہاں ہے فرمایا کوفہ کے پشت پر۔
أُمُّ سَلَمَةَ - آنحضرتؐ کی مشہور بی بی۔
أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ سَالِمًا - مجھ کو بہشت میں سلامتی
کے ساتھ لے جا (یعنی عذاب سے بچا کر)
سَلَامَه - شاہِ زنان حضرت شہربانو کا لقب
تھا جناب امیر المومنین نے اُن سے پوچھا تیرا نام
کیا ہے انہوں نے کہا جہان شاہ آپ نے فرمایا
تو شہربانو ہے۔
أَسْلَم - ایک چھوٹے ستارے کا نام بھی ہے
يُسْلِمُكَ إِلٰى قَبْرِكَ خَالِصًا - تجھ کو تیری قبر کو
سونپ دے گا اُس حال میں کہ تو اکیلا ہوگا (نہ
عزیز و اقربا تیرے ساتھ ہوں گے نہ مال
اسباب)
وَسَلِّمْهُ لَنَا - رمضان کو ہمارے لئے سلامت
رکھ (اُس کا چاند شروع اور اخیر میں صاف
کھلا رہے تا کہ روزے میں شک نہ واقع ہو)
أَنَا سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ
جو اُن سے یعنی میرے اہل بیت سے صلح
رکھیں اُن سے میں بھی صلح رکھتا ہوں اور جو اُن

لڑوں۔ اُن سے میں بھی لڑوں گا۔ تو آنحضرتؐ کے
اہل بیت سے لڑنے والا آنحضرتؐ سے لڑنے
والا ہے ایسا شخص کبھی مومن نہیں ہو سکتا۔
ایک روایت میں اَنَا سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَنِیْ وَ
حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَنِیْ ہے یعنی جو کوئی مجھ سے
صلح کرے میں بھی اُس سے صلح رکھوں گا اور جو
کوئی مجھ سے لڑنا چاہے میں بھی اُس سے لڑوں
گا۔ اگر صلح خواہی نہ خواہیم جنگ ؛ ورگر جنگ
جوئی نہ دارم درنگ۔
لَا یُطَهِّرُ اللّٰهُ قَلْبَ عَبْدٍ حَتّٰی یُسَلِّمَ لَنَا وَ
یَکُوْنُ سِلْمًا لَنَا۔ اللہ تعالےٰ کسی بندے کا
دل اُس وقت تک پاک نہیں کرتا جب تک وہ ہمارا
تابعدار نہ ہو جائے اور ہم سے ملکر نہ رہے۔
خُذْ بِاَیِّ الْحَدِیْثَیْنِ شِئْتَ مِنْ بَابِ التَّسْلِیْمِ
جب دو حدیثیں ایک دوسرے کی متعارض وارد
ہوں اور دونوں صحیح ہوں اور جمع نہ ہو سکے نہ مقدم
مؤخر معلوم ہو۔ تو جس حدیث پر تو چاہے عمل کر
سکتا ہے تابعداری کے طور پر۔
تَسَالُمٌ۔ مصافحہ۔
سُلَیْمَانُ۔ مشہور پیغمبر۔
سَالِمِیَّہ۔ ایک گمراہ فرقہ ہے مسلمانوں کا جو
اللہ کو یعنی اُس کی ذات کو ہر جگہ اور ہر مکان میں
کہتا ہے۔
مترجم کہتا ہے ہمارے زمانہ کے اکثر
جاہل مسلمان یہی اعتقاد رکھتے ہیں اور اہلِ سنت
کا مذہب یہ ہے کہ ذاتِ الٰہی بالائے عرش بیرون
از احاطۂ ممکنات ہے اور علم اُس کا ہر جگہ ہے۔
سُلَیْمَانِیْ حال عربوں کے محاورہ میں افغان کو
کہتے ہیں۔

سَلْوٌ یا سُلُوٌّ یا سُلْوَانٌ یا سُلِیٌّ بھول جانا۔
تسکین پانا۔ ایک واقعہ کی یاد سے غافل ہو جانا
دل بہل جانا۔
تَسْلِیَۃٌ یا اِسْلَاءٌ تسلی دینا کسی کا رنج دور
کرنا۔ غم غلط کرنا۔
تَسَلِّیْ۔ تشفی دل بہل جانا تسکین پانا۔
سُلْوَانٌ۔ دوائے مسلّی یعنی تسکین بخش۔
سَلْوٰی۔ شہد اور ایک قسم کا پرندہ ہے سفید
جو جنگل میں بنی اسرائیل پر آتا تھا۔
وَتَکُوْنُ لَکُمْ سَلْوَۃٌ مِّنَ الْعَیْشِ۔ تم کو زندگی
کا چین ملے۔
اِنَّ اللّٰهَ اَلْقٰی عَلٰی عِبَادِہِ السَّلْوَۃَ بَعْدَ الْمُصِیْبَۃِ
وَلَوْ لَا ذٰلِکَ لَانْقَطَعَ النَّسْلُ۔ اللہ تعالیٰ نے
اپنے بندوں پر مصیبت کے بعد تسلی اُتاری۔
(آدمی کو رو رو کر صبر آجاتا ہے۔ اگلی مصیبت
بھول جاتا ہے اگر ایسا نہ کرتا اور برابر رنج
قائم رہتا کبھی صبر نہ آتا تو انسانی نسل مٹ
جاتی کیونکہ مصیبت اور رنج سے کوئی انسان
خالی نہیں پھر اگر یہ رنج سدا دل میں رہتا تو
دنیا قائم نہ رہتی ہر ایک آدمی اپنے رنج میں
گھٹ گھٹ کر ہلاک ہو جاتا دنیا کے سب
کاروبار بند ہو جاتے)۔
سَلَّانِیْ مِنْ هَمِّیْ۔ میرا رنج بھلا دیا مجھ کو
تسلی دی۔
سَلٰی۔ مشیمہ (یعنی وہ پوست جس کے اندر بچہ
رہتا ہے)
سَلِیَ۔ اُس پوست کا کٹ جانا عرب میں
ایک مثل ہے۔
وَقَعَ الْقَوْمُ فِیْ سَلٰی جَمَلٍ۔ لوگ اونٹ کے

بچہ دان میں پڑ گئے (یعنی ایک مشکل میں کیونکہ بچہ دان اونٹنی کا ہوتا ہے نہ اونٹ کا)

اِنْقَطَعَ السَّلٰی فِی الْبَطْنِ۔ یہ پوست پیٹ ہی میں رہ گیا (یعنی اب کوئی حیلہ نہ رہا کیونکہ قاعدہ ہے کہ جب یہ پوست باہر آتا ہے تو بچہ سلامت رہتا ہے اور زندہ پیدا ہوتا ہے اور جب پیٹ ہی میں رہ جاتا ہے تو بچہ مرجاتا ہے۔

جَاءُوْا بِسَلَا جَزُوْرٍ فَطَرَحُوْہُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُصَلِّیْ۔ ایک اونٹنی کا بچہ دان (جو سڑا ہوا پڑا تھا قریش کے کافر لے کر آئے اور آنحضرتؐ کی پشت مبارک پر رکھ دیا آپ نماز پڑھ رہے تھے (جب آپ سجدے میں گئے تو عقبہ بن ابی معیط ملعون نے کفار قریش کے صلاح اور مشورے سے یہ بچہ دان لیکر۔ آپ کی پیٹھ پر رکھ دیا اور لگے ٹھٹے مارنے۔

اَیُّکُمْ یَاْتِیْ بِسَلَا جَزُوْرِ بَنِیْ فُلَانٍ۔ تم میں کون فلاں لوگوں کی اونٹنی کا بچہ دان لیکر آتا ہے بعضوں نے کہا یہ پوست جس کے اندر بچہ پیدا ہوتا ہے اُس کو آدمی میں مشیمہ کہتے ہیں اور جانوروں میں سَلَا مگر بات یہ ہے کہ مشیمہ تو بچہ پیدا ہونے کے بعد نکلتا ہے بچہ اُس میں لپٹا ہوا نہیں ہوتا بچہ تو بہ قدرتِ الٰہی اس پوست (جھلی) کو پھاڑ کر باہر نکل آتا ہے۔

مَا قَرَأَتْ بِسَلًا۔ کبھی اُس کے پیٹ میں بچہ نہیں ٹھہرا (یعنی کبھی اُس کو حمل نہیں رہا)

فَرْثُھَا وَدَمُھَا وَسَلَاھَا۔ اُس کے گوبر اور خون اور بچہ دان میں سے۔

مَرَّ بِسَخْلَۃٍ تَتَنَفَّسُ فِیْ سَلَاھَا۔ ایک بکری کے بچہ پر گذرے جو اپنے بچہ دان میں دم توڑ رہا تھا۔

لَا یَدْخُلَنَّ رَجُلٌ عَلٰی مُغِیْبَۃٍ یَقُوْلُ مَا سَلَّیْتُمُ الْعَامَ وَمَا نَتَجْتُمُ الْآنَ۔ کوئی مرد تم میں سے اُس عورت کے پاس۔ نہ جائے جس کا خاوند غایب ہو (سفر میں گیا ہوا ہو) اور یوں کہے اس سال تو تم نے اپنے جانور کے بچہ کا پوست ہی نہیں لیا نہ تمہارا جانور جنا بعضوں نے کہا یہ لفظ اصل میں مَا سَلَأْتُمْ تھا ہمزے کے ساتھ یعنی تم نے اِس سال گھی نہیں نکالا ہمزے کو گرا دیا اور الف کو یا سے بدل دیا

بَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَعَلَیْہِ ثِیَابٌ جُدُدٌ فَاَلْقَی الْمُشْرِکُوْنَ عَلَیْہِ سَلَا نَاقَۃٍ فَمَلَؤُا بِھَا ثِیَابَہٗ۔ ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام میں نئے کپڑے پہنے ہوئے بیٹھے تھے اتنے میں (کمبخت) مشرکوں نے آپ پر اونٹنی کا بچہ دان پھینک مارا اور آپ کے کپڑے بھر دیئے (خراب کر دیئے خدا اُن سے سمجھے کیسے اس شرارت کی بھی کوئی حد ہے آخر اُس کا بدلہ پایا مسلمانوں کے ہاتھ سے خوب جوتے کھائے مارے گئے تو کتوں کی طرح اُن کی لاشیں اندھے کنوئیں میں ڈال دی گئیں نہ گور نصیب ہوئی نہ کفن۔

سَلَا کی جمع اَسْلَاءٌ جیسے سَبَبٌ کی جمع اَسْبَابٌ ہے۔

بَابُ السِّينِ مَعَ الْمِيمِ

سُمَالٌ - سایہ۔
سَمَوْءَلُ - ایک یہودی جو عہد پورا کرنے میں ضرب المثل ہوگیا
عرب لوگ کہتے ہیں اَوْفیٰ مِنَ السَّمَوْءَلِ سموئل سے زیادہ وعدے کا سچا۔
سُمَالُ الْحَلْقِ - بیرے کے کچرے کے ساتھ مکھی بھی نکل آئی۔
سَمْتٌ طریقہ، بیچ کا راستہ، اچھے لوگوں کی شکل اور خصلت، اپنے گمان پر راستہ چلنا، قصد کرنا ایک بات یا رائے طیار کرنا۔
تَسْمِیْتٌ - ایک راستہ لازم کرلینا، کسی چیز پر اللہ کا نام لینا، دعا کرنا جیسے تَشْمِیْتٌ ہے شین سے۔
سَمْتُ الرَّاْسِ - آسمان کا وہ نقطہ جو سر کے مقابل ہو۔
سَمْتُ الْقِبْلَۃِ - اُفق کا وہ نقطہ کہ جب آدمی اُس کی طرف رخ کرے تو اُس کا منہ قبلہ کی طرف ہو۔
سَمُّوا اللّٰہَ وَدَنُّوْا وَسَمِّتُوْا - کھانے کے وقت، اللہ کا نام لو اور اپنے پاس کر کھاؤ (دوسروں کی طرف ہاتھ مت بڑھاؤ) اور (کھانے کے بعد) کھانے والے کے لئے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو برکت دے تیرے روٹی رزق میں ترقی کرے یا یوں کہے اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ - جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے۔

تَسْمِیْتُ الْعَاطِسِ - چھینکنے والے کے لئے دعا کرنا (یرحمک اللہ کہنا) بعضوں نے کہا یہ سَمْت سے نکلا ہے یہ معنی اچھی شکل اور ہیأت کے تو معنی یہ ہوگا چھینکنے والے کے لئے یوں دعا کرنا اللہ تعالیٰ تیری شکل اور وضع اچھی رکھے کیونکہ چھینکتے وقت آدمی کی صورت بگڑ جاتی ہے اکثر لوگوں نے تَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ شین معجمہ سے روایت کیا ہے یعنی چھینکنے والے کا جواب دینا اُس کیلئے دعا کرنا۔
فَیَنْظُرُوْنَ اِلٰی سَمْتِہٖ وَھَدْیِہٖ - وہ لوگ اُس اچھی شکل اور وضع کو دیکھیں (یعنی دینداری میں نہ حُسن اور جمالِ ظاہری میں بعضوں نے کہا سَمْت سے یہاں مراد طریق اور روش ہے جیسے کہتے ہیں - اِلْزَمْ ھٰذَا السَّمْتَ - اِس چال کو لازم کرلے۔
فُلَانٌ حَسَنُ السَّمْتِ - فلاں شخص کی چال چلن اچھی ہے۔
اَلْھَدْیُ الصَّالِحُ وَالسَّمْتُ الصَّالِحُ اچھا طریق اور اچھی چال۔
مَا نَعْلَمُ اَحَدًا اَقْرَبَ سَمْتًا وَّھَدْیًا وَّدَلًّا بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ - حذیفہ رض نے کہا، ہم آنحضرت م کے ساتھ خصلت اور چال اور وضع میں مشابہ عبداللہ بن مسعود رض سے زیادہ کسی کو نہیں جانتے (عبداللہ بن مسعود رض سفر اور حضر میں ہمیشہ آنحضرت م کے ساتھ رہتے اور آپ کی خدمت کیا کرتے تو ہر بات میں آنحضرت م کی وضع اور روش انہوں نے اختیار کی تھی اور قرآن اور

حدیث کے بھی بہت بڑے عالم تھے)
لَا اَدْرِیْ اَیْنَ اَذْھَبُ اِلَّا اَنِّیْ اُسَمِّتُ
میں نہیں جانتا کدھر جا رہا ہوں البتہ ٹھیک کی
راہ پر چل رہا ہوں یا اللہ سے دعا کر رہا ہوں
کہ وہ مجھ کو سیدھی راہ پر چلائے یا اپنی گمان
اور اٹکل اور رائے سے ایک طرف کو جا
رہا ہوں۔
حَتّٰی تُحُقِّقَتِ السَّمْتَانِ۔ دونوں صفتیں
ثابت ہو گئیں (یعنی محمد اور احمد دونوں نام
آپ پر صادق آئے جو اگلی کتابوں میں مذکور
تھے۔
وَیَتَسَمَّتُ فِیْ مَلَائَتِہٖ۔ اپنی چادر میں اچھے
لوگوں کے وضع رکھتے تھے۔
خَصْلَتَانِ لَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ مُنَافِقٍ حُسْنُ
سَمْتٍ وَّلَا فِقْهٌ فِی الدِّیْنِ۔ دو باتیں منافق
میں نہیں پائی جاتیں (بلکہ وہ مؤمن کی نشانی
ہیں) ایک تو اچھی چال چلن دوسرے دین کی
سمجھ (یعنی دین کا علم) جس شخص میں یہ دونوں
باتیں ہوں یعنی دین کا عالم بھی ہو اور پھر نیک
روش ہو (بدکاری اور بدوضعی سے پاک ہو)
وہ تو نور علیٰ نور ہے اور پکا مؤمن ہے۔
مترجم کہتا ہے آدمی کی دنیا میں دو جانب
ہیں ایک تو اللہ کے ساتھ دوسرے اُس کے
بندوں کے ساتھ جب کسی نے دین کا علم حاصل
کیا تو اللہ کی جانب کو پورا کیا پھر جب اُس پر
عمل کیا اور نیک روش اختیار کی تو بندوں کی
جانب بھی پورا کر دیا ایسا آدمی اگر کسی کو ملجائے
تو اُس کی صحبت اکسیر سمجھے یعنی عالِم باعمل
خداترس متقی پرہیزگار متبع سنت بندگانِ خدا
پر مہربان اور شفقت کرنے والا مرنج اور مرنجان
سبحان اللہ ایسے ہی شخص کو اپنا مرشد بنائے
اُس سے بیعت کرلے وہی سچا درویش اور
فقیر ہے باقی بڑے بڑے نام اور القاب
رکھنے والے مولوی اور مشائخ شیخی کرنیوالے
ڈینگ مارنے والے اَنَا وَلَا غَیْرِیْ کا دم بھرنے
والے علم اور فضیلت اور کرامات اور الہامات
اور حالات اور واقعات کا دعویٰ کرنے والے اپنی
تئیں دوسروں سے بہتر سمجھنے والے مسلمانوں
کو کافر بنانے والے کفر کے فتاویٰ بات بات
میں چلانے والے علم وفضیلت ظاہر کرنے کیلئے
ردّ و قدح میں کتابیں اور رسالے لکھنے والے مجدد اور
مہدی اور علامہ اور بحر العلوم اور جامع العلوم
کے لقب اپنے نام کے ساتھ لکھنے والے یا
ان القاب کو اپنے لئے دوسروں سے لکھوانے
والے اور اُن کو اپنے لئے پسند کرنے والے
بہت باتیں کرنے والے بہت مناظرہ اور
بحث کرنے والے یہ سب جھوٹے ٹھگ ہیں
اِن کی صحبت سے بھاگنا چاہیئے چہ جائے
کہ اُن کو مرشد یا پیر بنانا یا اُن سے بیعت
کرنا جب تم کسی درویش یا عالم کو دیکھو تو اُس
کا امتحان یوں کرو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق اور
بندوں کے حقوق کو شرع شریف کے مطابق
ادا کرتا ہے یا نہیں اگر ان میں سے کسی بات
میں خلل پاؤ مثلاً دیکھو کہ اُس میں غرور ہے
دنیا کی طمع ہے یا مالداروں کی خوشامد کرتا ہے
یا دنیا داروں کی بہ نسبت نیک اور مفلس
مسلمانوں کی زیادہ تعظیم اور خاطر داری کرتا ہے
یا بادشاہ اور امیروں کے ملاقات کی خواہش

رکھتا ہے یا دنیا کے لئے اللہ کے بندوں سے
جھگڑتا ہے ناشم ناشائستہ مقدمے چلاتا ہے یا
دوسرے مسلمانوں کی غیبت کرتا ہے یا دوسرے
مولویوں اور درویشوں سے اپنی تئیں بڑھ
چڑھ کر جانتا ہے اُن کو حقیر اور کم علم سمجھتا ہے
اپنے تئیں بڑا عالم یا بڑے مرتبہ والا فقیر خیال
کرتا ہے تو وہ ہرگز اس لائق نہیں کہ تم اُس کی
صحبت میں رہو یا اُس کو اپنا مرشد بناؤ اُس
کی صحبت تم کو اور زیادہ تباہ اور برباد
کرے گی۔

اِلْزَمُوْا سَمْتَ آلِ مُحَمَّدٍ۔ حضرت محمد ص
کے آل کی وضع اور روش اختیار کرو (کہ نعمت
پر شکر اور مصیبت پر صبر)

اَلسَّمْتُ الصَّالِحُ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسَةٍ وَّ
عِشْرِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ۔ اچھی خصلت
اور اچھی چال چلن امانتداری ہر معاملہ میں سچائی
حرام کاری سے پرہیز خلقِ خدا پر مہربانی اور
شفقت رحم و کرم خوش کلامی شیریں بیانی
ہنس مکھی نرمی اور عاجزی حیا اور شرم یہ
نبوت کے پچیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

لِلْمُسْلِمِ ثَلٰثُوْنَ حَقًّا وَعَدَّ مِنْهَا تَشْمِيْتَ
الْعَاطِسِ۔ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان
پر تیس حق ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ چھینکنے
والے کے لئے دعا کرے۔

اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَدَعُ تَشْمِيْتَ اَخِيْهِ اِذَا
عَطَسَ فَيُطَالَبُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔
تم میں کوئی اپنے بھائی مسلمان کی چھینک کا
جواب نہیں دیتا آخرت میں اُس سے باز پرس
ہوگی مجمع البحرین میں ہے کہ اس حدیث سے
یہ نکلتا ہے کہ نماز پڑھنے والا نماز میں چھینک
کا جواب دے سکتا ہے "یرحمک اللہ" کہہ سکتا
ہے اسی طرح چھینک کے بعد الحمد للہ کہہ سکتا ہے
درود شریف پڑھ سکتا ہے۔

مترجم کہتا ہے یہ امامیہ اور بعضے علمائے
اہلحدیث کا مذہب ہے اور احناف کے نزدیک
ایسا کرنے سے نماز فاسد ہو جائے گی۔

دُعَاءُ السِّمَاتِ جس کو دعائے شبور بھی کہتے
ہیں امام جواد سے منقول ہے کہتے ہیں یہ دعا
تیر بہ ہدف ہے اور اس میں اسم اعظم مندرج
ہے واللہ اعلم۔

سَمْجٌ۔ چکنا۔ بدمزہ۔

سَمَاجَةٌ بمعنی قَبَاحَةٌ۔ برائی بدوضعی۔

تَسْمِيْجٌ برا بدوضع بدصورت کرنا

عَاثَ فِيْ كُلِّ جَارِحَةٍ مِّنْهُ جَدِيْدُ بِلًى
سَمَّجَهَا۔ اُس کے ہر عضو میں ایک نئی آفت
اٹھ کھڑی ہوئی ہے جس نے اُس کو بدصورت کر
دیا ہے۔

سَمْحٌ یا سَمَاحٌ یا سَمَاحَةٌ یا سُمُوْحٌ یا سُمُوْحَةٌ
یا سِمَاحٌ سخاوت کرنا، دینا مراد پوری کرنا نرم
ہونا، سخی ہونا۔

سَمُحَ یا سَمَحَ۔ سخی ہونا۔

تَسْمِيْحٌ۔ آہستہ چلنا۔ جلدی چلنا، بھاگنا نرمی
کرنا، نرم ہونا۔

اِذَا لَمْ تَجِدْ عِزًّا فَسَمِّحْ۔ جب تجھ کو زور
نہ ہو تو نرمی اور ملائمت کر (عاجزی اور شیریں
کلامی سے اپنا کام نکال لے)

مُسَامَحَةٌ۔ نرمی کرنا، درگذر کرنا چشم پوشی
کرنا بخش دینا، غلطی کرنا۔

اَسْمِحُوْا لِعَبْدِیْ کَاسْمَاحِهٖ اِلٰی عِبَادِهٖ۔ میرے بندے پر ویسی ہی بخشش کرو (اُس کی خطاؤں سے درگذر کرو) جیسے بخشش وہ اپنے غلاموں پر کرتا تھا۔

سَمَحَ اور اَسْمَحَ کا ایک ہی معنی ہے بعضوں نے کہا اَسْمَحَ کا معنے تابعدار ہوا

اِسْمَحْ یُسْمَحْ لَکَ۔ تو بندگانِ خدا پر نرمی کر اللہ بھی تجھ پر نرمی کرے گا تو بندوں کی خطا معاف کرتا رہ اُن سے رحم وکرم کے ساتھ پیش آ تو تیرے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوگا۔

اَلسَّمَاحُ رَبَاحٌ۔ معاملات میں نرمی کرنا نفع دیتا ہے (جو شخص خرید و فروخت میں سخت گیری نہیں کرتا اُس کی تجارت میں برکت ہوتی ہے کیونکہ لوگ اُس کی دکان ہی بہت مال خریدتے ہیں اور جو سوداگر سخت گیر ہوتا ہے دین لین میں سختی کرتا ہے اُس سے لوگ نفرت کرتے ہیں۔

اَذِّنْ اَذَانًا سَمْحًا۔ سادی سیدھی آذان دے (اُس میں گانے کی طرح تال سُر نکالنا حرفوں کو بڑھانا، لمبا کرنا سنت کے خلاف ہے۔

کَانَ سَمْحًا سَهْلًا۔ آنحضرتؐ سخی اور نرم مزاج تھے (خوش خلق)

اَلصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ۔ صبر اور سخاوت (یعنی گناہوں سے صبر اور نیکیوں میں ہمت اور جوان مردی)۔

لِیَکُوْنَ اَسْمَحَ لِخُرُوْجِهٖ۔ آنحضرتؐ منا سے لوٹتے وقت ابطح یعنی محصب میں اس لئے ٹھہرتے کہ وہاں اپنا سامان زنانہ وغیرہ چھوڑ جاتے کہ مکہ سے مدینہ کو نکلنا آسان ہو اور اس لئے کہ محصب میں ٹھہرنا حج کا کوئی رکن ہے

وَلٰکِنْ بِالْحَنِیْفِیَّةِ السَّمْحَةِ۔ میں دشوار اور مشکل شریعت دے کر نہیں بھیجا گیا بلکہ سیدھی سادی آسان شریعت دیکر۔

خِیَارُکُمْ سُمَحَاؤُکُمْ۔ تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جو نرم مزاج ہیں (حلیم اور بردبار)

اَلسَّمَاحَةُ الْعَدْلُ فِی الْعُسْرِ وَالْیُسْرِ۔ سماحت کیا ہے تنگی اور فراخدستی دونوں حالتوں میں خرچ کئے جانا (اور اللہ کے فضل وکرم پر اعتماد رکھنا اُس کے خزانوں میں کمی نہیں ہے

اَلسَّمَاحَةُ اِجَابَةُ السَّائِلِ وَبَذْلُ النَّائِلِ۔ سماحت کیا ہے سائل کا سوال پورا کرنا (اُس کو خالی نہ پھرانا اور اللہ کے دین کا خرچ کرنا)۔

سَمْحُ الْکَفَّیْنِ نَقِیُّ الطَّرَفَیْنِ۔ ہاتھوں کے داتا، زبان اور شرمگاہ کے پاک۔

سِمْحَاقٌ۔ دماغ کی وہ جھلی جو ہڈی سے لپٹی ہوتی ہے اور اُس زخم کو بھی کہتے ہیں جو اُس جھلی تک پہنچ جائے۔

سُمْحُوْقٌ۔ لمبا کھجور کا درخت۔

سَمَاحِیْقُ الْغَیْمِ۔ ابر کے باریک باریک ٹکڑے۔

سَمْخٌ۔ نکلنا کان کے سوراخ میں مارنا۔

کَانَ یُدْخِلُ اِصْبَعَیْهِ فِیْ سِمَاخَیْهِ۔ آنحضرتؐ وضو میں اپنی دونوں انگلیاں کان کے دونوں سوراخوں میں ڈالتے۔

اِذْ ضُرِبَ عَلٰی اَسْمِخَتِهِمْ۔ اُن کے کان تھپک دیئے گئے (وہ سو گئے)

سَمْدًا۔ ہمیشہ۔

سُمُودٌ۔ غرور سے سر اونچا کرنا تیز چلنا
ماہر ہونا، حیران ہو کر کھڑے رہنا، غافل
ہو جانا، سر اُٹھانا۔
تَسْمِیْدٌ۔ بال مونڈھ ڈالنا جیسے تَسْبِیْدٌ
ہے۔
اِسْمِیْدَادٌ۔ غصہ سے پھول جانا۔
سَمِیْدٌ۔ میدہ۔
اِنَّہٗ خَرَجَ وَالنَّاسُ یَنْتَظِرُوْنَہٗ لِلصَّلٰوۃِ
قِیَامًا فَقَالَ مَالِیْ اَرَاکُمْ سَامِدِیْنَ ۔
حضرت علی رض باہر نکلے لوگ کھڑے کھڑے
نماز کے لئے اُن کا انتظار کر رہے تھے. فرمایا
مجھ کو کیا ہوا میں تم کو سامد دیکھتا ہوں (سامد
کہتے ہیں اُس شخص کو جو سر اُٹھائے سینہ باہر
نکالے کھڑا ہوا ہو یا ہکا بکا حیران ہو کر کھڑا ہو)
غرض یہ ہے کہ میرے نکلنے سے پہلے تم
لوگ کیوں کھڑے ہوئے حکم تو یہ ہے کہ جب
امام باہر آئے تب لوگ نماز کے لئے کھڑے
ہوں ورنہ بیٹھے رہیں۔
مَاھٰذَا السُّمُوْدُ۔ یہ سامد رہنا کیسا بعضوں
نے کہا سُمُوْد سے مراد یہاں غفلت اور
بیہوشی ہے۔
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِہٖ وَاَنْتُمْ سَامِدُوْنَ
اَیْ مُسْتَکْبِرُوْنَ۔ اللہ تعالےٰ نے جو فرمایا
وَاَنْتُمْ سَامِدُوْنَ اُس کا معنی یہ ہے تم غروری
ہو گھمنڈی اور زمخشری نے نقل کیا ہے کہ حمیر
قبیلہ کے محاورہ میں اُس کا معنی یہ ہے تم گاتے
رہتے ہو عرب لوگ کہتے ہیں۔
اُسْمُدِیْ لَنَا۔ یعنی کچھ ہم کو سنانے کے لئے
گا جلالین میں ہے وَاَنْتُمْ سَامِدُوْنَ کا معنی
یہ ہے کہ تم غافل رہتے ہو متوجہ ہو کر نہیں
سنتے کرمانی نے کہا ان مشرکوں کی عادت تھی
کہ جب قرآن سنتے تو گانے لگتے تا کہ آنحضرت
بھول جائیں اور دوسرے لوگ اُس کو سُن نہ
سکیں۔
اِنَّ رَجُلًا کَانَ یُسَمِّدُ اَرْضَہٗ بِعَذِرَۃِ
النَّاسِ ایک شخص اپنی زمین میں (کھاد کے طور
پر) آدمیوں کا پاخانہ ڈالا کرتا حضرت عمر رض نے
کہا تم میں کوئی اس بات سے راضی ہے کہ اُسکی
پیداوار لوگوں کو کھلائے۔
سَمَادٌ۔ کھاد جیسے گوبر لید وغیرہ۔
اِسْمَادَّتْ رِجْلُھَا۔ اُس کا پاؤں سوج گیا۔
اِسْمَدَّ اور اِسْمَادَّ۔ ہلاک ہوا، تباہ ہوا۔
سَمَادِیْرُ۔ وہ کالے کالے ٹیکے جو ضعف بصارت
میں یا نشہ کی حالت میں دکھائی دیتے ہیں۔
اِسْمَدَرَّ بَصَرُہٗ۔ اُس کی آنکھ میں سمادیر ہو گئے
سُمْدُوْر۔ بادشاہ۔
سَمَنْدَر۔ ایک کیڑا جو آگ میں رہتا ہے اُسکو
سَمَنْدَر بھی کہتے ہیں۔
سَمِیْذٌ۔ میدہ جیسے سَمِیْدٌ دالِ مہملہ سے۔
سَمَیْذَعٌ۔ سردار کریم النفس شریف اُس کی جمع
سَمَاذِعُ ہے۔
سَمَیْدَعٌ۔ دالِ مہملہ سے غلط ہے۔
سَمَرٌ یا سُمُوْرٌ۔ جاگنا رات کو باتیں کرنا گرم سلائی
سے آنکھیں پھوڑنا پانی ملا کر نرم کرنا چھوڑ دینا
چرنا، پینا، کیلوں سے مضبوط کرنا جیسے تَسْمِیْرٌ
ہے۔
مَا سَمَرَ السَّمِیْرُ یا اَسْمَرَ السَّمِیْرُ یعنی ہمیشہ
جب تک کوئی رات کو بات کرنے والا بات کرتا

رہے۔

مُسَامَرَۃٌ اور تَسَامُرٌ۔ رات کو باتیں کرنا

اِنَّهٗ كَانَ اَسْمَرَ اللَّوْنِ۔ آنحضرتؐ کا رنگ گندمی تھا دوسری روایت میں یوں ہے کہ سفید سرخی ملا ہوا اور دونوں روایتوں میں جمع یوں کیا ہے کہ دھوپ میں آپ کے جسم کا رنگ گندمی معلوم ہوتا اور کپڑوں میں سفید۔

يَرُدُّهَا وَيَرُدُّ مَعَهَا صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ لَا سَمْرَاءَ جس بکری کے تھن میں دودھ جمع کیا گیا ہو (خریدار کو دھوکا دینے کے لئے) تو خریدار کو اختیار ہے (دودھ دوھنے کے بعد جب اُس کا حال معلوم ہو جائے) کہ وہ بکری بائع کو پھیر دے اور (دودھ کے بدل) ایک صاع کھجور کا دیدے نہ گیہوں کا (یعنی گیہوں دینا اُس کو ضروری نہیں عرب میں گیہوں بہ نسبت کھجور کے گراں ہیں اگر اپنی خوشی سے ایک صاع گیہوں کا دیدے تو وہ اور بات ہے ایک روایت میں صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ ہے یعنی ایک صاع اناج کا دیدے نہ گیہوں کا ایک روایت میں مِنْ طَعَامٍ سَمْرَاءَ ہے یعنی گیہوں کا ایک صاع دیدے ابن عمرؓ کی روایت میں یوں ہے رُدَّ مِثْلَيْ لَبَنِهَا قَمْحًا۔ جتنا دودھ لیا ہو اُس کا دوگنا گیہوں دیدے۔

فَسَمَرَ اَعْيُنَهُمْ۔ اُن کی آنکھوں میں گرم سلائی پھرائی (اندھا کر دیا کیونکہ انہوں نے بھی سلمان چرواہے کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا اُس کی آنکھیں پھوڑ کر ہاتھ پاؤں کاٹ کر زبان میں کانٹے چبھو کر اُس کو مار کر اونٹ بھگا لے گئے تھے اسلام سے پھر گئے تھے)۔

فَمَنْ شَاءَ فَلْيُمْسِكْهَا وَمَنْ شَاءَ فَلْيَسْمُرْهَا ایک روایت میں فَلْيَشْمُرْهَا ہے شین معجمہ سے یعنی جس کا جی چاہے اُس کو رکھے اور جس کا جی چاہے اُس کو چھوڑ دے۔

مَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا هٰذَا السَّمُرُ۔ ہمارے کھانے کو سوا سمر کے اور کچھ نہ تھا سمر اسم جمع ہے سَمُرَۃٌ کی سَمُرَاتٌ اُس کی جمع ہے وہ ایک کانٹے دار درخت ہے عرب کا، اُس کے پھل کھاتے ہیں یَا اَصْحَابَ السَّمُرَۃِ۔ اے سمرہ کے لوگو یعنی وہ صحابہ جنہوں نے اِس درخت کے تلے آنحضرتؐ سے بیعت کی تھی یعنی بیعت الرضوان۔

اِذْ جَاءَ زَوْجُهَا مِنَ السَّامِرِ۔ اتنے میں اُس کا خاوند رات کو باتیں کرنے والوں میں سے آن پہنچا سامر اسم جمع ہے جیسے باقر اور حامل یعنی گائے اور اونٹ عرب لوگ کہتے ہیں۔

سَمَرَ الْقَوْمُ يَسْمُرُوْنَ فَهُمْ سُمَّارٌ اور سَامِرٌ۔ یعنی لوگ رات کو باتیں کرتے رہے یا باتیں کر رہے ہیں۔ ان بات کرنے والوں کو سُمَّارٌ اور سَامِرٌ کہتے ہیں۔

اَلسَّمَرُ بَعْدَ الْعِشَاءِ۔ عشا کی نماز کے بعد گپ شپ (باتیں) کرنا آنحضرتؐ نے (اس سے منع فرمایا اس لئے کہ سونا موت کی طرح ہے تو بہتر یہ ہے کہ ذکر الٰہی کے بعد مرے اس لئے کہ ایسا کرنے سے تہجد کے لئے آنکھ کھلے گی) اصل میں سمر چاندنی کے رنگ کو کہتے ہیں عرب لوگ ایسی راتوں میں باتیں اور گپ شپ کیا کرتے۔

لَا اَطُوْرُ بِهٖ مَا سَمَرَ سَمِيْرٌ۔ میں اُس کا ماننے والا نہیں جب تک کوئی رات کو بات کرنے والا بات کرتا رہے یا جب تک دنیا

قائم ہے یعنی زمانہ سَمِیْرٌ زمانہ کو بھی کہتے ہیں۔
لَا أَفْعَلُهُ مَا سَمَرَ ابْنَا سَمِيْرٍ۔ میں تو یہ نہیں کرنے کا جب تک سمیر یعنی زمانہ کے دونوں بیٹے (رات اور دن) قائم ہیں۔
كَانَ يَسْتَمِرُ عِنْدَهُ۔ رات کو اُن کے پاس داستان کہتے (قصے افسانے بیان کرتے)
سَمِيْرٌ۔ داستان گو جو رات کو حکایتیں بیان کرے۔
أَسَلُ سُمْرٌ۔ گندم گوں، برچھے (نیزے)
أَسْمَرَان۔ پانی اور گیہوں یا پانی اور نیزہ
مُسْمُوْرٌ۔ سخت بدن، دُبلا۔
سَامَرْتُ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ میں نے حضرت علیؓ سے رات کو باتیں کیں۔
سَمُّوْرٌ۔ ایک جانور ہے جس کی کھال سے پوستینیں بناتے ہیں۔
فَأَتَى سَمُرَةً فَاسْتَظَلَّ بِهَا۔ ایک سمرہ کے درخت کے تلے آئے اُس کے سایہ میں بیٹھے۔
سِمَارٌ کیل مَسَامِيْر جمع۔
سُمْرُ الْقَنَايَاتِ۔ گندم گوں پاؤں کے پٹھوں والے۔
[illegible]۔ خرید و فروخت کرنا، دلالی کرنا۔
كُنَّا نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّانَا التُّجَّارَ۔ آنحضرتؐ کے زمانہ میں لوگ ہم کو سمسار کہا کرتے آپ نے ہمارا نام تاجر رکھا (سمسار وہ شخص جو بائع اور مشتری کے درمیانی ہوکر معاملہ کراتا ہے ہمارے ملک میں اُس کو دلال کہتے ہیں محیط میں ہے کہ سمسار اور ہے دلال اور ہے)

لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا يَكُوْنُ لَهُ سِمْسَارًا جو کوئی دیہات سے آئے تو شہر والا اُس کا دلال نہ بنے (یعنی اُس کا مال بکوا دینے میں بلکہ خود اُسی کو بیچنے دے اِس میں یہ مصلحت ہے کہ شہر والا نرخ سے واقف ہوتا ہے تو ممکن ہے کہ مالک ارزاں بیچنا چاہے یہ اُس کو مہنگا بیچنے کی رائے دے اور شہر والوں کو تکلیف پہنچے)
سَمْسَمَةٌ۔ دوڑنا۔
سُمَاسِمٌ۔ لومڑی اور ہر چیز جو سبک اور تیز جانے والی ہو۔
سَمْسَمٌ۔ لومڑی۔
سُمْسَامٌ۔ بھیڑیا یا ہر چیز سبک اور تیز۔
فَيَخْرُجُوْنَ مِنْهَا قَدِ امْتَحَشُوْا كَأَنَّهُمْ عِيْدَانُ السَّمَاسِمِ۔ وہ لوگ دوزخ سے جلے بھنے نکلیں گے گویا تل کی لکڑیاں ہیں (وہ سوکھ کر کالی ہوکر رہ جاتی ہیں بعضوں نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے اور صحیح كَأَنَّهُمْ عِيْدَانُ السَّاسَمِ ہے یعنی شیشم کی لکڑیوں کی طرح کالے کلوٹے ہوکر۔
سَمْطٌ۔ گرم پانی ڈالکر بال نوچنا لٹکا دینا تیز کرنا۔
سُمُوْطٌ۔ خاموش رہنا بگڑ جانا۔
تَسْمِيْطٌ۔ چپ رہنا۔ چھوڑ دینا۔
سِمْطٌ۔ ہار نگینے یا موتیوں کا۔
سِمَاطٌ۔ دسترخوان، صف۔
مَا أَكَلَ شَاةً سَمِيْطًا۔ آپ نے بال نوچی ہوئی سموچی بھنی ہوئی بکری نہیں کھائی۔
شَاةٌ مَسْمُوْطَةٌ۔ کھال سمیت بھنی ہوئی بکری جس کے بال گرم پانی سے نکال دیئے گئے ہوں یہ امیر اور عیش پسند لوگوں کا کھانا ہے طیبی

سے کھال نکال لینے کے بعد جو بکری بھنی جائے اُس کو خمیط کہتے ہیں۔
مِنْ سُمُطِ اللّآلِی۔ موتیوں کی لڑیوں میں سے سِمْطٌ کی جمع ہے یعنی وہ دھاگہ جس میں موتی یا نگ پروئے ہوئے ہوں خالی دیا گے کو سلک کہیں گے۔
رَأَیْتُ عَلَیْہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعْلَ اَسْمَاطٍ۔ میں نے آنحضرت م کو ایک ہی تلے کی جوتی پہنے دیکھا یہ جمع ہے سَمِیْط کی یعنی ایک تلے کی جوتی جس میں دوسرا تلا ملا کر سی ہوئی نہ ہو عرب لوگ کہتے ہیں۔
نَعْلٌ اَسْمَاطٌ جیسے ثَوْبٌ اَخْلَاقٌ اور بُرْمَۃٌ اَعْشَارٌ کہتے ہیں۔
حَتّٰی سَلَّمَ مِنْ طَرَفِ السِّمَاطِ۔ صف کے کنارے تک سلام کیا (یعنی سب لوگوں کو جو آپ کے دونوں جانب بیٹھے تھے)
لَتَدْخُلَنَّ الْجَنَّۃَ سِمَاطَیْنِ۔ ہم صف باندھ کر دونوں کناروں سمیت بہشت میں داخل ہوں گے۔
سِمَاط کھجور کے درختوں یا آدمیوں کی قطار اُس کے دونوں کنارے۔
بَیْنَ السِّمَاطَیْنِ۔ دونوں صفوں کے درمیان
کَانَ فِی السِّمَاطِ صف میں تھا۔
فَصَفَّ النَّاسُ لَہٗ سِمَاطَیْنِ فَلَبّٰی الْحَجَّ۔ آنحضرت م میدان میں پہنچے لوگ آپ کے سامنے دو صف ہو کر کھڑے ہوگئے آپ نے حج کی لبیک کہی۔
فَقَامُوْا یَعْنِی الْحُجَّابَ وَالْبَقّابَ سِمَاطَیْنِ۔ چوکیدار اور دربان دو صفیں باندھ کر کھڑے ہو گئے (امام حسن عسکری رح کے آنے کے ساتھ ہے)
بَنٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَہٗ بِالسَّمِیْطِ ثُمَّ زِیْدَ فِیْہِ فَبَنَاہُ بِالسَّعِیْدَۃِ ثُمَّ زِیْدَ فِیْہِ فَبَنَاہُ بِالْاُنْثٰی وَالذَّکَرِ۔ پہلا آنحضرت م نے اپنی مسجد ایک اینٹ کی بنائی پھر بڑھا کر ڈیڑھ اینٹ کی پھر بڑھا کر زیادہ جوڑ کر (یعنی دو دو اینٹ)
ھُمْ عَلٰی سِمَاطٍ وَّاحِدٍ۔ وہ سب ایک ہی طرز اور روش کے ہیں۔
مَا سُمِطَتْ بِہٖ جس سے آراستہ کی گئی۔
سَمْعٌ یا سِمْعٌ سُننا۔
تَسْمِیْعٌ اور اِسْمَاعٌ سنانا۔
سَمَاعٌ۔ سُننا اور ذکر جو سنا جائے اور جو امر خلاف قیاس عرب کی بول چال میں ہو۔
سِمَاعٌ۔ گانا۔
سَمِیْعٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے یعنی ہر بات کا سننے والا نزدیک ہو یا دور اور پکار کر کہی جائے یا آہستہ یہ ایک صفت خاصۂ الٰہی ہے جیسے بَصِیْرٌ۔ ہر چیز کا دیکھنے والا۔
سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ۔ جو کوئی اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے وہ اُس کی سنتا ہے اُس کی دعا اور حاجت پوری کرتا ہے یہاں سماع بمعنے قبول کرنے کے ہے جیسے کہتے ہیں۔
اِسْمَعْ دُعَائِیْ۔ میری دعا قبول کر میرا سوال پورا کر۔
فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ یَسْمَعِ اللّٰہُ۔ ربنا لک الحمد کہو اللہ تعالیٰ سن لے گا (یعنی سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد امام اور مقتدی دونوں

کہیں اہلحدیث کا مذہب یہی ہے)۔

اَعُوْذُبِکَ مِنْ دُعَاءٍ لَّا یُسْمَعُ - تیری پناہ اُس دعا سے جو قبول نہ ہو۔

سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰہِ وَحُسْنِ بَلَائِہٖ عَلَیْنَا - سننے والے کو چاہیے کہ سن لے اور گواہ کو چاہیے کہ گواہ رہے ہم نے اللہ کی تعریف کی اُس نعمت پر جو اُس نے ہم کو عطا فرمائی یا اُس کی آزمائش اور امتحان پر تو بلا عرب کی زبان میں خیر اور شر دونوں میں مستعمل ہوتی ہے۔ سَمَّعَ سَامِعٌ ہے یعنی سننے والا اُس کو دوسروں کو پہنچا دے۔ بعضوں نے کہا سَمِعَ سَامِعٌ کا ترجمہ یوں ہے کہ سننے والے نے سن لیا۔ جو ہم نے اللہ کی تعریف کی۔

اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی - تو مُردوں کو (یعنی کافروں کو) اسلام نہیں قبول کرا سکتا اس آیت سے سماعِ موتی کی نفی نہیں نکلتی جیسے حضرت عائشہ نے خیال کیا کیونکہ اسماع سے یہاں سماعِ اجابت مراد ہے۔ جیسے اسمع غیر مسمع میں اور متعدد احادیث سے سماعِ موتی ثابت ہے جیسے اوپر گذر چکا اور اہل حدیث کے بڑے بڑے امام جیسے ابن تیمیہ اور ابن قیم ہیں اسی کے قائل ہیں صرف حنفیہ اور معتزلہ نے اُس کا انکار کیا ہے۔ مجمع البحار میں ہے انک لا تسمع الموتی کا معنی یہ ہے کہ تو اُن جاہلوں کو نہیں سمجھا سکتا جن کو اللہ تعالےٰ نے جاہل بنایا ہے تو یہ آیت اُس حدیث کے خلاف نہ ہوگی۔ ما انتم باسمع من ھٰؤلاء - یعنی تم اُن سے زیادہ نہیں سنتے جو آگے مذکور ہوگی۔

اَیُّ السَّاعَاتِ اَسْمَعُ - کونسا وقت ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے یعنی زیادہ قبول ہوتی ہے اُس وقت قبول ہونے کی زیادہ امید ہے۔

فَسَمِعْتُ مِنْہُ کَلَامًا لَّمْ اَسْمَعْ قَطُّ قَوْلًا اَسْمَعَ مِنْہُ - میں نے آپ کا ایسا کلام سنا کہ اُس سے بڑھ کر فصاحت بلاغت والا یا دل پر چوٹ ڈالنے والا کلام کبھی میں نے نہیں سنا۔

مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِہٖ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ سَامِعُ خَلْقِہٖ - جو شخص لوگوں کو اپنے نیک کام سنانا چاہے گا (شہرت اور ناموری کا طالب ہوگا) تو اللہ تعالیٰ بھی جو اپنی مخلوقات کی سنتا ہے اُس کا حال لوگوں کو سنائے گا ایک روایت میں سَامِعَ خَلْقِہٖ - یعنی اللہ بھی اُس کا حال اپنی مخلوقات میں سے جو سننے والی ہے اُس کو سنائے گا ایک روایت میں اَسَامِعَ خَلْقِہٖ ہے یعنی اللہ تعالیٰ بھی اُس کا حال اپنی مخلوقات کے کانوں کو سنائے گا۔ مطلب یہ ہے کہ جو شخص کوئی نیک کام صرف شہرت اور ناموری کے لئے کرے گا نہ خدا کی رضامندی کے لئے تو اللہ تعالیٰ اُس کا حال اپنی مخلوق پر کھول دے گا کہ یہ شخص مخلص نہیں ہے ریاکار ہے بعضوں نے کہا اللہ تعالےٰ قیامت کے دن صرف اُس کے نیک کاموں کا ثواب اُس کو سنا دے گا اور دے گا نہیں تو اُس کے نیک کاموں کا بدل اُس کو یہی ملے گا کہ اللہ تم بھی زبانی اُس کو خوش کر دے گا دینے لینے کا کیا ذکر جیسے ایک شاعر نے ایک قصیدہ ایک

بادشاہ کی تعریف میں لکھا اُس کو سنایا خوش کیا بادشاہ نے کہا واہ واہ میں تجھکو کل ایک لاکھ روپیہ اِس کے صلہ میں دوں گا جب دوسرے روز وہ شاعر روپیہ مانگنے آیا تو بادشاہ نے کہا تو عجب بیوقوف ہے ارے تو نے زبانی باتوں سے مجھ کو خوش کیا تھا میں نے بھی ایک بات کہکر تجھکو خوش کر دیا دین لین سے کیا مطلب بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعہ قیامت کے دن اُسکا حال سب لوگوں کو سنائے گا اُس کو فضیحت کرے گا کہ اُس نے یہ نیک کام میری رضامندی کے لئے نہیں کیا تھا بلکہ ریاکار اور مکار اور شہرت اور ناموری کا طالب تھا۔

مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ۔ جو شخص لوگوں کے عیب دوسروں کو سنائے گا اللہ تعالیٰ اُس کے عیب دوسروں کو سنائے گا (یعنی چاہ کن را چاہ درپیش جو شخص دوسرے مسلمانوں کی غیبت اور عیب جوئی کرے گا اُن کو بدنام کریگا وہ خود بھی اسی بلا میں پھنسے گا ذلیل و خوار ہوگا جیسے ہندی میں کہتے ہیں بُرا بول نہ بولو تمکو بھی وہی پیش آئے)

اِنَّمَا فَعَلَهٗ سُمْعَةً وَّرِيَاءً۔ اُس نے یہ کام لوگوں کو سنانے اور دکھانے کے لئے کیا (نہ خدا کی رضامندی کے لئے)

فائدہ :۔ ریاکاری دل کی صفت ہے جو اللہ تعہ ہی کو معلوم ہوتی ہے اگر نیک کام کرنے والے کی یہ نیت ہوگی تو اُس کا عمل ضائع ہوگا آخرت میں کچھ ثواب اُس کو نہیں ملیگا پر دوسرے کسی مسلمان کو اُس کی نسبت یہ کہنا کہ یہ مخلص نہیں ہے ریاکار ہے شہرت اور ناموری کا طالب ہے ہرگز جائز نہیں ہے بلکہ ایک گناہ عظیم ہے اور ایسا کہنے والا کمبخت حاسد اور شقی ہے وہ چاہتا ہے کہ نیک کاموں کے بجالانے میں لوگوں کا دل ٹوٹ جائے اِس کمبخت کو کسی طرح چین نہیں حسد میں جل رہا ہے اگر کوئی بُرا کام کرے تو اُس کو بُرا کہتا ہے اگر نیک کام کرے جب بھی اُس کو بُرا کہتا ہے ریاکار اور مکار قرار دیتا ہے گویا یہ چاہتا ہے کہ مسلمانوں کا دل ٹوٹ جائے وہ اِس ڈر سے جو کچھ نیک کام کرتے ہیں وہ بھی نہ کریں کہ لوگ ہم کو ریاکار قرار دیں گے پس یہ شخص مَنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ہوا نہیں اسلام کا شیوہ یہ ہے کہ نیکی کرنے والوں کی تعریف اور ستائش کرے تاکہ اُن کا دل بڑھے اور وہ زیادہ نیکی کریں باقی دل کی کیفیت اُس سے تم کو کیا غرض وہ اللہ تعہ کے حوالہ ہے اگر اُن کی نیت خالص ہے تو آخرت میں ثواب پائیں گے ورنہ ثواب سے محروم رہیں گے اور آنحضرت صہ نے جو اِس حدیث میں فرمایا کہ اُس نے یہ کام دکھانے اور سنانے کے لئے کیا تو آپ کی بات اور تھی اللہ تعہ آپ کو بعض اوقات کسی کے دل کی بات کی خبر کر دیتا تھا دوسرے لوگوں کا یہ منصب نہیں۔

اَتَرَوْنِيْ اُكَلِّمُهٗ سَمْعَكُمْ۔ کیا میں تم کو سنا تا ہوا اُن سے بات کروں (یعنی مجھ کو حضرت عثمانؓ سے جو کہنا چاہئے وہ کہتا رہا ہوں اُن کو سمجھاتا ہوں تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارے سامنے کہوں تم سنتے رہو یہ کیا ضروری ہے ایک روایت میں اِلَّا اَسْمَعْكُمْ ہے ایک میں اِلَّا بِسَمْعِكُمْ

ایک میں اُسْمِعُکُمْ ہے یعنی تم چاہتے ہو کہ میں اُن سے بات ہی نہ کروں مگر تم کو سُنا کر۔

لَا تُخْبِرُ اُخْتِیْ فَتَتَّبِعَ اَخَا بَکْرِ بْنِ وَائِلٍ بَیْنَ سَمْعِ الْاَرْضِ وَبَصَرِهَا۔ اس بات کی خبر میری بہن کو مت کر وہ بکری قبیلے والے کے ساتھ ساری زمین والوں کو سنا دے اور دکھا دے عرب لوگ کہتے ہیں۔

خَرَجَ بَیْنَ سَمْعِ الْاَرْضِ وَبَصَرِهَا۔ یعنی بِن سوچے سمجھے کہ کہاں جائے گا یوں ہی نکل کھڑا ہوا۔

اَلْقٰی نَفْسَهٗ بَیْنَ سَمْعِ الْاَرْضِ وَبَصَرِهَا اپنی تئیں ایسے مقام میں ڈالدیا جس کا حال کچھ نہیں جانتا زمخشری نے کہا یہ تمثیل ہے۔ یعنی اُن کا کلام زمین کے سوا اور کوئی نہ سُنتا ہے نہ دیکھتا ہے۔

مَلَاَءَ اللّٰهُ مَسَامِعَهٗ۔ اللہ نے اُس کے کان بھر دیئے (وہ کچھ نہیں سنتا) یہ مِسْمَعٌ کی جمع ہے یا سَمْعٌ کی۔

اِنَّ مُحَمَّدًا اَنْزَلَ یَثْرِبَ وَاِنَّهٗ حَنِقٌ عَلَیْکُمْ نَفَیْتُمُوْهُ نَفْیَ الْقُرَادِ عَنِ الْمَسَامِعِ (ابوجہل نے قریش سے کہا) دیکھو محمدؐ یثرب یعنی مدینہ میں جا کر اُترے ہیں وہ تم پر بہت غصے میں کیونکہ تم نے تو اُن کو ایسا نکال کر پھینک دیا۔ جیسے چیچڑی (گوچڑی) جانوروں کے کانوں پر سے نکال کر پھینک دیتے ہیں (کان پر بال کم ہوتے ہیں تو گوچڑی اُس پر سے پوری صاف نکل آتی ہے کوئی حصہ اُس کا کان پر باقی نہیں رہتا مطلب یہ کہ تم نے حضرت محمدؐ کو مکہ میں سے ایسا نکالا کہ اُن کا کوئی تعلق اس سرزمین سے باقی نہیں رکھا ہندی کے محاورہ میں یوں بولتے ہیں جیسے دودھ میں سے مکھی یا آٹے میں سے بال نکال ڈالتے ہیں)

اِبْعَثْ اِلَیَّ فُلَانًا مُسَمَّعًا۔ فلاں شخص کو بیڑی ڈال کر میرے پاس بھیجدے مُسْمِعُ بیڑی کو کہتے ہیں کیونکہ چلنے میں وہ آواز سناتی ہے۔

مُزَمَّرًا۔ گلے میں لکڑی ڈالکر جو آواز دیتی ہے اُس کا بیان کتاب الزاء میں گذر چکا۔

سَمِعَهٗ اَمْ لَا۔ سنا یا نہیں سنا۔

مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ۔ میں جو کہہ رہا ہوں اُس کو تم اُن سے بڑھ کر نہیں سنتے۔ (سننے میں وہ اور تم برابر ہو) مراد وہ مردے ہیں جن کی لاشیں جنگ بدر میں اندھے کنوے میں ڈالدی گئی تھیں۔ اس حدیث سے صاف سماع موتی کا ثبوت ہوتا ہے اور قتادہ کی یہ تاویل کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو اُس وقت زندہ کر دیا تھا آنحضرتؐ کا کلام سننے کے لئے بے ضرورت ہے۔ کیونکہ آنحضرتؐ کا خطاب ارواح سے تھا اور ارواح زندہ تھیں اُن کا جسم مرگیا تھا۔ روح نہیں مری تھی علاوہ اس کے ظاہر ہے کہ اُن کو دنیاوی زندگی اُس وقت نہیں تھی ورنہ حرکت کرتے یا جواب دیتے اور روحانی زندگی تو قائم تھی جس کو حیات برزخی کہتے ہیں پھر قتادہ کا یہ کہنا کہ اللہ نے اُس وقت اُن کو زندہ کر دیا تھا بے معنی ہے اور اگر ہم اس تاویل کو مان لیں تب بھی سماع موتی ثابت رہے گا کیونکہ جیسے اللہ تعالیٰ نے اُن کو اُس وقت زندہ کر دیا تھا جب آنحضرتؐ نے اُن سے بات کی تھی ایسا ہی کیا عجب ہے کہ جب قبر کی زیارت کو جائیں اور مردے کو سلام

کریں تو اللہ تعالیٰ اُس کے بدن یا جزء بدن میں حیات ڈال
دیتا ہو اور اسی لئے سلام کرنے کا حکم ہوا ورنہ کیا اینٹ
پتھر کو سلام کرتے ہیں۔ اہل حدیث کے پیشوا حافظ ابن
قیم نے صراحتًا سماعِ موتیٰ کو ثابت کیا ہے اور بے شمار
حدیثوں سے جن کو امام سیوطی نے شرح الصدور میں
ذکر کیا ہے مُردوں کا سماع ثابت ہوتا ہے اور سلف
کا اس پر اجماع ہے صرف حضرت عائشہ سے اُس
کا انکار منقول ہے اور اُن کا قول شاذ ہے جیسے معاویہ
کا قول کہ معراج ایک خواب تھا)۔

كَاَنَّكَ تَسْمَعُهُ مِنْ يَحْيٰى۔ تو گویا اس حدیث
کو خود یحییٰ سے سن رہا ہے (کیونکہ میں نے اُس کو ہو بہو
بلا کسی تصرف اور تحریف کے نقل کیا ہے)

عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ۔ مُردوں پر قبروں میں
ایسا عذاب ہوتا ہے کہ چوپائے (اُن مُردوں کا چیخنا
چلانا یا عذاب کی آواز) سنتے ہیں (اس حدیث سے
بھی سماعِ موتیٰ کی تائید ہوتی ہے)۔

قَالَ اَبُوْ رَزِيْنٍ يَسْمَعُوْنَ قَالَ يَسْمَعُوْنَ وَلٰكِنْ
لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يُّجِيْبُوْا۔ ابو رزین نے کہا یا
رسول اللہ کیا مردے سنتے ہیں آپ نے فرمایا
ہاں سنتے ہیں پر جواب نہیں دیتے (اس سے زیادہ
صاف سماعِ موتیٰ کے ثبوت کے لئے اور کیا دلیل
ہوگی)۔

كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِيْ
يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا۔ میں اُس کا کان
ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور آنکھ ہو جاتا ہوں
جس سے وہ دیکھتا ہے اور ہاتھ ہو جاتا ہوں جس کو
وہ پکڑتا ہے (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ معاذ اللہ اللہ
اُس آدمی میں حلول کر جاتا ہے جیسے حلولیہ بیدینوں
کا مذہب ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اُس کا کوئی عضو
حرکت نہیں کرتا مگر اُسی کام میں جس میں اللہ کی رضامندی
ہے یعنی سراسر شریعت کی پابندی میں ڈوب جاتا
ہے شرع کے خلاف کوئی کام نہیں کرتا بعضوں نے
کہا مطلب یہ ہے کہ اُس کے اعضاء سے بھی زیادہ
میں اُس کے حاجات اور مقاصد کو پورا کرتا ہوں
اور پورا کرنے میں جلدی کرتا ہوں قاضی عیاض
نے کہا مطلب یہ ہے کہ اُس کو تجرید اور تفرید اور
انقطاع عن غیر اللہ کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے)
میں کہتا ہوں صوفیہ کی اصطلاح میں اسکو
سیر الی اللہ اور سیر عن اللہ کہتے ہیں۔

وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهٗ۔ میں نے اُس کے سوا
وہاں کسی سے نہیں سنا جو یہ کہتا ہو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا (یعنی آنحضرت کا کوئی
صحابی وہاں باقی نہ رہا)۔

فَيُنَادِيْهِمْ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ مَنْ قَرُبَ كَمَا
يَسْمَعُهُ مَنْ بَعُدَ۔ پھر اللہ تعالیٰ (میدان حشر
میں) اُن کو آواز سے پکارے گا جس کو دور والا اُس
طرح سُنے گا جیسے نزدیک والا (یہ اللہ تعالیٰ کی آواز
ہوگی اُس کے نزدیک کچھ مشکل نہیں کہ سب کے کانوں
میں برابر آواز پہنچائے)۔

مَا سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِنَّهٗ فِي الْجَنَّةِ اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ سَلَامٍ۔ میں نے آنحضرت سے نہیں سنا
کہ آپ نے کسی کو بہشتی فرمایا ہو سوا عبداللہ بن سلام
کے (جو پہلے یہود کے بڑے عالم تھے پھر آنحضرت
پر ایمان لائے مطلب یہ ہے کہ راوی نے آنحضرت
سے عبداللہ بن سلام کے سوا اور کسی کے لئے بہشت
کی صاف بشارت نہیں سنی اور یہ اُس کے خلاف
نہیں ہے جو دوسری حدیثوں میں اور دن کے لئے

بھی بہشت کی بشارت ہے جیسے عشرۂ مبشرہ امام حسن امام حسین حضرت فاطمہ خدیجہ بلال رض)

کَیْفَ یَسْمَعُوْا ...... وَاَنّٰی یُجِیْبُوْا - کیونکر سنیں گے اور کیسے جواب دیں گے۔

فَیُسْمِعُهُمُ الدَّاعِیْ - بلانے والا اُن کو سنا سکے (یعنی وہ ایسے موقع پر ہوں کہ اگر اُن کو کوئی بلائے تو اُس کی آواز سن لیں)۔

حَتّٰی یَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ یَجِدَ رِیْحًا - اگر نماز میں یہ وہم ہو کہ وضو جاتا رہا تو نماز نہ توڑے جب تک کہ حدث کی آواز نہ سنے یا بدبو نہ سونگھے (یعنی جب تک پورے طور سے یقین نہ ہو جائے کہ حدث ہوا مجمع البحار میں ہے کہ حدث کی آواز سننا یا بدبو ناک میں آنا یہ شرط نہیں ہے بالاجماع بلکہ حدث کا یقین ہو جانا کافی ہے)

اِنْطَلِقْ بِنَا اِلَی ابْنِ اَبِیْ رَافِعٍ فَاَسْمَعُ مِنْهُ الْحَدِیْثَ - ابن ابی رافع کے پاس ہمارے ساتھ چلو میں اُن سے حدیث سنوں۔ ایک روایت میں فَاسْمَعْ ہے یعنی اُن سے حدیث سن لے۔

لَوْ لَمْ اَسْمَعْهُ مِنْهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مَرَّةً مَا اَخْبَرْتُكَ - اگر میں نے یہ حدیث آنحضرت ﷺ سے ایک ہی بار سنی ہوتی (اور مجھ کو اُس میں شک ہوتی) تو میں تجھ سے بیان نہ کرتا۔ (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو حدیث ایک ہی بار سنے وہ بیان کرنے کے لائق نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ جب تک پورا یقین نہ ہو کہ یہ حدیث آنحضرت ﷺ نے فرمائی۔ اُس وقت تک بیان کرنا نہیں چاہیے)۔

لَمْ اُسْمِعْهُمْ صَوْتَ الرَّعْدِ - میں اُن کو گرج کی آواز نہ سناتا بلکہ بن گرج یوں ہی ابر سے پانی برستا رہتا (گرج خوف کی چیز ہے تو اتنا بھی اُن کو خوف نہ دلاتا بلکہ سراسر رحمت ہی رہتی)۔

اِنَّ الْعَبَّاسَ جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَكَاَنَّهٗ سَمِعَ شَیْئًا - حضرت عباس رض آنحضرت ﷺ کے پاس آئے ایسا معلوم ہوتا تھا اُنہوں نے (قریش کے کافروں سے) کوئی بات سنی ہے جس پر اُن کو غصہ تھا وہ بات یہ تھی کہ ولید بن مغیرہ اور عروہ بن مسعود نے یہ کہا کہ اگر یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا اُتارا ہوا ہوتا تو دونوں بستیوں (مکہ اور طائف) کے بڑے آدمیوں پر اُتارا جاتا (مکہ کا بڑا آدمی ولید کو اور طائف کا بڑا آدمی عروہ کو سمجھتے تھے مردودوں کو یہ خبر نہ تھی کہ اللہ کے نزدیک مال اور دولت کوئی عزت کی چیز نہیں ہے باقی رہی شرافت نسب اور عقل اور علم تو ان سب باتوں میں آنحضرت ﷺ ساری بستی والوں سے افضل تھے)

فَخَرَجَ سَمِعَهُمْ یَتَذَاكَرُوْنَ - باہر نکلے اُن کے نزدیک پہنچے اُن کی بات سننے کو کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔

قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ اَلَا وَاَنَا حَبِیْبُ اللّٰهِ - میں نے تمہاری بات سنی اور جو تم نے تعجب کیا سن لو میں اللہ کا حبیب ہوں (حبیب میں دوسرے پیغمبروں کی تمام فضیلتیں جمع ہیں جیسے خُلّت حضرت ابراہیم کی اور کلام حضرت موسیٰ کا اور حُسن حضرت یوسف کا سزا آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری)

هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ ۔ یہ دونوں (یعنے حضرت صدیقؓ اور حضرت فاروقؓ) کان اور آنکھ ہیں مسلمانوں کے (کان اور آنکھ کا مرتبہ تمام اعضا میں بہت بڑا ہے یا میرے کان اور آنکھ ہیں یعنی کان اور آنکھ کی طرح مجھ کو محبوب ہیں یا اللہ کی باتیں سُننے اور اُس کی نشانیاں دیکھنے ہیں کان اور آنکھ ہیں سب سلمانوں سے زیادہ حق بات سُنتے ہیں اور اللہ کی قدرتوں کو دیکھتے ہیں اُن میں غور کرتے ہیں)۔

اِنْ کَانَ یَسْمَعُ مَلْجَهَرْنَا ۔ جو بات ہم پکار کر کریں اگر وہ اُس کو سُنتا ہے (تو جو بات ہم چپکے سے کریں اُس کو بھی وہ سُن لے گا کیونکہ وہ اپنے عرش معلی پر ہے جو کروڑوں میل ہم سے دور ہے تو پکار کر بات کرنا اور آہستہ کرنا دونوں کی نسبت اُس سے برابر ہے اگر وہ سُنتا ہے تو سب سُنتا ہے اور جو نہیں سُنتا تو کچھ نہیں سُنتا)

کَلِمَتُہٗ یُسْمِعُ النَّاسَ ۔ اُس کی بات کو لوگ سن سکیں۔

سَمِعْتُ جَابِرًا سُئِلَ عَنْ رُکُوْبِ الْبَدَنَۃِ فَقَالَ سَمِعْتُہٗ ۔ تم نے جابرؓ سے ہدی کے جانور پر سواری کرنے کے باب میں کچھ سنا ہے جو اُن سے پوچھا گیا تھا اُنہوں نے کہا ہاں میں نے سنا ہے۔

قَالَ عُمَرُ لِلصِّدِّیْقِ یَا خَیْرَ النَّاسِ فَقَالَ اِنْ قُلْتَہٗ فَلَقَدْ سَمِعْتُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰی رَجُلٍ خَیْرٍ مِّنْ عُمَرَ ۔ حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو یوں پکارا "یا خیر الناس" یعنی سب آدمیوں میں بہتر اُنہوں نے کہا اگر تم یہ کہتے ہو (تو تم جانو یعنی یہ صحیح نہیں ہے) میں نے تو آنحضرتؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے سورج جن لوگوں پر نکلا اُن میں عمر سے کوئی بہتر نہیں ہے (یعنی صحابہ میں ورنہ انبیا بالاتفاق حضرت عمرؓ سے افضل ہیں مترجم کہتا ہے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے یہ کلام بطریق تواضع وانکسار فرمایا اِن چاروں صحابہ کا یہی حال تھا ہر ایک دوسرے کو اپنے سے افضل بتاتا تھا ایک بار حضرت امام حسین نے ابوبکر صدیق سے پوچھا آنحضرتؐ کے بعد سب لوگوں میں بہتر کون ہے اُنہوں نے کہا آپ کے والد ماجد پھر امام صاحب نے اپنے والد ماجد صاحب سے یہی سوال کیا تو انہوں نے کہا ابوبکر صدیق اسی لئے محققین اہلحدیث کا یہ قول ہے کہ اِن چاروں میں کسی کو دوسرے پر من جمیع الوجوہ فضیلت نہ دینا چاہیے بلکہ ہر ایک کے فضائل اور مناقب بیان کرنا کافی ہے گو اِس میں کچھ شک نہیں کہ حضرت علی مرتضیٰ کے فضائل و مناقب بہ نسبت اوروں کے بہت زیادہ منقول ہیں)

لَئِنْ یَسْمَعُ بَعْضَہٗ لَقَدْ سَمِعَ کُلَّہٗ ۔ اگر وہ ہمارے کلام کا ایک حصہ سنتا ہے تو اُس نے سب سنا ہوگا۔

یَکْرَہُ الرِّفْعَۃَ وَیَشْنَأُ السُّمْعَۃَ ۔ مومن بلند پروازی کو بُرا سمجھتا ہے (بلکہ تواضع اور عاجزی پسند ہوتا ہے) اور شہرت اور سُناوے سے دشمنی رکھتا ہے (اپنے نیک اعمال کو چھپانا اور زاویہ خمول اور گمنامی میں رہنا پسند کرتا ہے)

مَنْ سَمِعَ فَاحِشَۃً فَاَفْشَاھَا ۔ جو کوئی مسلمان

میں بیحیائی کی بات سنے پھر اُس کو مشہور کرے (لوگوں میں اُس کا چرچا پھیلائے)
اَلْمَیِّتُ لَا یُقَرَّبُ مَسَامِعُہُ الْکَافُوْرُ۔ مُردے کے کانوں کے سوراخ میں کافور نہ ڈالیں۔
اِسْمَاعِیْل مشہور پیغمبر ہیں جو حضرت اسحاقؑ کے علاتی بھائی تھے۔
اِسْمَاعِیْل ۔ امام جعفر صادق ؑ کے بڑے صاحبزادے تھے وہ اپنے والد کی زندگی میں گذر گئے اُن کے بعد شیعوں میں اختلاف ہوا کوئی کہنے لگا اسمٰعیل مرے نہیں کسی نے کہا اُن کے بیٹے محمد کو امامت ملی یہ دونوں فرقے اسماعیلیہ کہلاتے ہیں بعضوں نے کہا موسیٰ کاظم اُن کے چھوٹے بھائی امام ہوئے اثنا عشری فرقہ اسی کا قائل ہے ہمارے زمانہ میں ایک شخص ایران سے بمبئی میں آئے اُن کا نام آغاخاں وہ ایران کے معززین میں سے تھے اُن کی نسبت عجیب عجیب باتیں زبان زد خلائق ہیں وہ اپنے آپ کو نائب امام کہتے رہے اسماعیلیہ مشرب رکھتے تھے ۔ اب تک اُن کے پوتے آغاخان ثالث موجود ہیں میں سنتا ہوں ۔ دروغ بر گردنِ راوی ۔ کہ طرح طرح کے عقائد کی تعلیم کرتے ہیں بعضے کہتے ہیں کچھ روپیہ لیکر رمضان کے روزے معاف کر دیتے ہیں اور کچھ روپیہ لیکر سال بھر کی نماز معاف کر دیتے ہیں جو کوئی اُن کا مرید مر جائے تو حضرت جبرئیل یا رضوان کے نام رقعہ لکھدیتے ہیں وہ اُس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے کہ یہ ہمارے مریدوں میں سے ہے اِس کو بہشت میں ایک بالاخانہ دلوا دینا معلوم نہیں یہ خبر کہاں تک صحیح ہیں ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون اگر صحیح ہیں تو اللہ اُن کو ہدایت کرے اور راہ راست پر چلنے کی توفیق دے۔
فُلَانٌ مِنِّیْ بِمَرْاٰی وَّ مَسْمَعٍ ۔ میں فلاں شخص کو دیکھ رہا ہوں اُس کی بات کو سن رہا ہوں۔
اِسْمَعَدَّ ۔ غصے میں بھر گیا اُس کے انگلیوں کی پوریں سوج گئیں جیسے اِسْمَعَطَّ ہے۔
سَمَعْمَعٌ ۔ ہلکا پھلکا چالاک اکثر یہ بھیڑئے کی صفت میں کہتے ہیں محیط میں ہے کہ سَمَعْمَعٌ چھوٹے سر یا چھوٹی داڑھی والا دراز قامت اور دُبلا۔
سَمَعْمَعٌ کَاَنَّنِیْ مِنْ جِنٍّ میں ہلکا پھلکا تیز چالاک ہوں گویا جنوں کی قوم میں سے ہوں۔
وَرَاْسُہٗ مُتَمَرِّقُ الشَّعْرِ سَمَعْمَعٌ ۔ اُس کے سر پر بال پھیلے ہوئے ہیں اور سر لطیف ہے (ہلکا پھلکا)
اِسْمِغْدَادٌ ۔ غصے میں بھر جانا انگلیاں پھول جانا جیسے اِسْمِعْدَادٌ ہے۔
سِمَغْدٌ ۔ لمبا ۔ مغرور ۔ احمق۔
اِنَّہٗ صَلّٰی حَتّٰی اسْمَغَدَّتْ رِجْلَاہُ ۔ آپ نے نماز پڑھی (نماز میں کھڑے رہتے یہانتک کہ آپ کے پاؤں سوج گئے۔
مُسْمَغِدٌّ ۔ متکبر مغرور غصے میں پھولا ہوا۔
اِسْمَغَدَّ الْجُرْحُ ۔ زخم سوج گیا۔
سَمْکٌ ۔ بلند کرنا اوپر اُٹھانا۔
سَمَاکَۃٌ ۔ بلند ہونا۔
تَسْمِیْکٌ ۔ بلند کرنا ۔ پتلا کرنا۔
تَسَمُّکٌ ۔ بلند ہونا۔
سَمَکٌ ۔ مچھلی۔
سَامِکٌ ۔ بلند اونچا۔

سَمْكٌ ۔ چھت مکان کی اونچان۔
بَارِئُ الْمَسْمُوكَاتِ ۔ آسمانوں کے پیدا کرنے والے۔
فَإِذَا هُوَ بِالسِّمَاكِ فَقَالَ قَدْ دَنَا طُلُوعُ الْفَجْرِ فَأَوْتَرَ ۔ عبداللہ بن عمر نے دیکھا تو اُن کو سماک دکھلائی دیا کہنے لگے اب صبح قریب ہے اور ایک رکعت وتر کی پڑھ لی۔ سماک ستارے دو ہیں چمکتے ہوئے ایک تو شمال کی طرف اُس کے سامنے ایک اور چھوٹا ستارہ ہے اُس کو سماک رامح کہتے ہیں دوسرا جنوب کی طرف اُس کے سامنے کوئی ستارہ نہیں ہے اس لئے اُس کو سماکِ اعزل کہتے ہیں یعنی نہتا بے ہتھیار بعضوں نے کہا سماک چاند کی ایک منزل کا نام ہے۔ نہایہ میں ہے کہ دونوں سماک برج میزان میں ہیں اور صبح کے قریب سماکِ اعزل ماہ تشرین اول میں نکلتا ہے۔ (یعنی اکتوبر میں)
سَمَكَةٌ ۔ ایک مچھلی۔
سُمَيْكَةٌ ۔ چھوٹی مچھلی۔
مِسْمَاكٌ خیمہ کی لکڑی جس سے خیمہ بلند رہتا ہو
إِيَّاكُمْ وَأَكْلَ السَّمَكِ فَإِنَّ السَّمَكَ يُسِلُّ الْجِسْمَ ۔ بہت مچھلی کھانے سے بچو وہ بدن کو دُبلا کرتی ہے (جن لوگوں کو موٹاپے کا عارضہ ہو اُن کے لئے بہت مفید ہے اور لاغر بدن والوں کے لئے مضر ہے خارش اور فساد خون پیدا کرتی ہے)
سَمْلٌ ۔ کانی صاف کرنا درست کرنا چھوڑنا۔ اُکھیڑنا۔ صلح کرانا۔
سُمَالَةٌ ۔ پُرانا ہونا جیسے سُمُولٌ اور سُمُولَةٌ ہے
تَسْمِيلٌ ۔ کانی صاف کرنا۔
سَمَلَه ۔ تھوڑا سا پانی کانی گدلا پانی جو حوض کے نیچے رہ جاتا ہے اُس کی جمع سَمَلٌ اور أَسْمَالٌ اور سِمَالٌ اور سُمُولٌ آئی ہے۔
وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ ۔ اُن کی آنکھیں پھوڑیں (گرم سلائی سے یا کانٹے سے)
وَلَنَا سَمَلُ قَطِيفَةٍ ۔ ہمارے پاس ایک پرانی چادر تھی عرب لوگ کہتے ہیں۔
سَمَلَ الثَّوْبُ یا أَسْمَلَ کپڑا پُرانا ہوگیا۔
ثَوْبٌ سَمِيلٌ ۔ پرانا کپڑا
وَعَلَيْهَا أَسْمَالُ مُلَيَّتَيْنِ ۔ وہ پُرانی دو چھوٹی چادریں پہنی تھیں۔
مُلَيَّةٌ ۔ تصغیر ہے۔ مُلَاءَةٌ ۔ کی بمعنے تہبند۔
فَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا سَمَلَةٌ كَسَمَلَةِ الْإِدَاوَةِ (دنیا کا اکثر زمانہ گذر چکا) اب کچھ باقی نہیں رہا مگر تھوڑا بچا ہوا جیسے ڈول میں کچھ پانی نیچے رہ جاتا ہے (تلچھٹ غلیظ گدلا)
وَعَلَيْهِ أَسْمَالُ مُلَيَّتَيْنِ كَانَتَا بِزَعْفَرَانٍ قَدْ نَفَضَتْهُ ۔ دو پُرانی چادریں جن میں زعفران لگائی گئی تھی اور زعفران کو جھاڑ چکی تھیں پہنے تھے۔
قَضَى عَلِيٌّ فِيمَنْ رَأَى الْمَقْتُولَ أَنْ تُسْمَلَ عَيْنَاهُ ۔ جو شخص کسی کو قتل ہوتے دیکھے اور قاتل کا شریک اور مددگار ہو اُس کی آنکھیں پھوڑی جائیں۔
أَبُو سِمَالٍ ۔ ایک شخص کی کنیت ہے۔
سَمْلَجَةٌ ۔ ہلکے ہلکے گھونٹ لینا۔

سُمَالِجٌ - میٹھا دودھ۔
سَمَلَّجٌ - ہلکا میٹھا دودھ گول لمبا۔
سَمَلَّعٌ - بھیڑیا اور خبیث شخص کو کہتے ہیں۔ اَنْتَ سَمَلَّعٌ هَمَلَّعٌ۔
سَمْلَقٌ - تپٹر میدان جہاں سبزی وغیرہ کچھ نہ ہو۔
وَیَصِیْرُ مَعْهَدُهَا قَاعًا سَمْلَقًا۔ اُس کے عہد کا مقام ایک تپٹر میدان ہو جائے۔
سَمٌّ - زہر یا زہر پلانا بند کرنا درست کرنا صلح کرانا زہر پلانا جانچنا عذر کرنا۔
سُمُوْمٌ - جلانا۔
سَمُوْمٌ - لُوہ۔ گرم ہوا۔
مِنْ کُلِّ سَامَّةٍ - ہر زہریلے جانور سے جس کے کاٹنے سے آدمی مرتا نہیں پر تکلیف اُٹھاتا ہے جیسے بچھو زنبور، کنکھجورا بس کوبرا وغیرہ اُس کی جمع سَوَامُّ ہے۔
بَیْضُ السَّامِّ - چھپکلی کے انڈے یا گرگٹ کے۔
سَامُّ اَبْرَصَ - گرگٹ۔ بڑی چھپکلی (ریپٹائل)
عَرَفَ ذٰلِكَ الْعَامَّةُ وَالسَّامَّةُ - یہ عام و خاص سب کو معلوم ہے۔
نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ السَّامَّةِ وَالْعَامَّةِ - ہم خدا کی پناہ چاہتے ہیں خاص اور عام کے شر سے
یُوْرِدُهُ السَّامَّةُ - اُس کو موت کے گھاٹ پر لاتا ہے نہایہ میں ہے کہ سام بمعنی موت بتخفیف میم صحیح ہے یہودی آنحضرت ؐ کو سلام کرتے تھے تو اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ کہتے یعنی تم مرو حضرت عائشہ نے کہا عَلَیْکُمُ السَّامُ وَالذَّامُ - تم ہی مرو تم ہی بُرے ہو۔
فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ سِمَامًا وَّاحِدًا۔ اپنی کھیتی میں جس طرح سے چاہو آؤ ایک ہی سوراخ میں (یعنی دخول فرج ہی میں کرو نہ دُبر میں)
سِمَامُ الْاِبْرَةِ - سوئی کا ناکہ۔
سَمَامٌ - ہلکا پھلکا تیز
سَمُّ الْفَارِ - سنکھیا۔
سِمَّةٌ - گانڈ۔ جائے براز
سُمَّةٌ - پتوں کا دستر جس پر میوہ درخت سے گرتا ہے
مَسَامُّ الْبَدَنِ - بدن کے باریک سوراخ جن میں سے ہوا جاتی ہے بال اُگتے ہیں یہ جمع ہے سَمٌّ کی
یَوْمٌ مَسْمُوْمٌ - گرم ہوا کا دن۔
اَهْلُ الْمَسَمَّةِ - عزیز و اقربا خاص لوگ۔
مَسْمُوْمٌ - جس کو زہر کھلایا یا پلایا جائے یا جس پر زہر کا اثر ہوا ہو۔
تَصُوْمُ فِی السَّفَرِ حَتّٰی اَذْلَقَهَا السَّمُوْمُ - حضرت عائشہ سفر میں روزے رکھتی رہیں یہاں تک کہ دن کی گرم ہوا نے اُن کو بیتاب کر دیا ناتواں بنا دیا۔
غِذَاءُهَا سِمَامٌ - دنیا کا کھانا قاتل زہر ہیں یہ سَمٌّ کی جمع ہے بمعنی زہر۔
جَعَلَتْ سَمًّا فِیْ لَحْمٍ - گوشت میں زہر ملایا
شَاةٌ مَسْمُوْمَةٌ - زہر آلود بکری۔
فِیْ اَحَدِ جَنَاحَیْهِ سَمًّا - مکھی کے ایک بازو میں زہر ہے دوسرے میں شفا ہے لیکن وہ زہر کا بازو پہلے ڈالتی ہے اور یہ امر خدا کی قدرت سے کچھ عجیب نہیں ہے سانپ کے مُنہ میں زہر کا دانت ہے اور اُس کا گوشت فادزہر ہے بچھو کے ڈنک میں زہر ہے لیکن اُس کا پیٹ چیر کر زہر کے مقام پر باندھ دو تو زہر دفع ہو جاتا ہے مکھی کو سرمہ میں ملا کر پیس لیں اور آنکھ میں لگائیں تو مقوی بصر ہے مکھی کو مار کر بچھو کے ڈنک پر ملیں تو تسکین ہو جاتی ہے مکھی کا پہلے

زہر کا بازو ڈالنا یہ بھی کچھ عجیب نہیں ہر جانوروں
کو بھی اللہ نے عقل دی ہے۔ چیونٹی اپنی خوراک
جمع کرتی ہے جب اُس کے سڑ جانے سے ڈرتی
ہے تو باہر نکال کر اُس کو دھوپ دیتی ہے اگر
اُس کے اُگ آنے کا ڈر ہوتا ہے تو دانے کو بیچ
میں سے چیر کر ڈالتی ہے آدمی کے سوا صرف
چیونٹی اور چوہا اور شہد کی مکھی اپنی خوراک جمع
کرتی ہے شہد کی مکھی تو چھتہ نہایت عقلمندی
سے بناتی ہے اور پہرے کے لئے مکھیوں
کا ۔۔۔ ایک جدا گروہ ہوتا ہے شہد لانے کے
لئے ایک الگ گروہ ایک اُن میں بادشاہ ہوتا
ہے ایک کوتوال ایک چھتہ کی مکھی دوسرے چھتہ
پر جائے تو مار کر نکال دی جاتی ہے۔ بیّا اپنا گھونسلا
ایسی کاریگری اور نزاکت سے بناتا ہے کہ آدمی
کو بھی ایسا بنانا مشکل ہے رات کو روشنی کیلئے
اُس میں جگنو لاکر رکھتا ہے غرض پروردگار نے
ہر ایک جانور کو بھی عقل کا ایک ایک حصہ دیا ہے
اور اُس کے عجائب قدرت بے انتہا ہیں)۔

سِمْسِم ۔ تل۔

سُمْسُمَہ ۔ سرخ چیونٹی سائمہ کے مقابل
جب عاتہ آئے تو اُس کے معنے خاص لوگ
اگر ھاتہ آئے تو زہریلا جانور۔

سَمْنٌ ۔ گھی ملانا گھی کھلانا گھی اُس کی جمع اَسْمُنٌ
اور سُمُوْنٌ اور سُمْنَانٌ ہے۔

سِمَنٌ ۔ موٹا ہونا۔

سَامِنٌ اور سَمِیْنٌ ۔ موٹا

تَسْمِیْنٌ ۔ موٹا کرنا گھی دینا۔ گھی ملانا۔

سُمْنَۃٌ ۔ موٹا کرنے کی دوا۔

یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یَّتَسَمَّنُوْنَ۔
اخیر زمانہ میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے، جو
بہت کھا پی کر اپنے کو موٹا کرنا چاہیں گے یا بہت
مال جوڑنا چاہیں گے یا موٹے بنیں گے (یعنی
لوگوں میں فخر اور شیخی کی راہ سے اپنے تئیں
مالدار اور خوشحال ظاہر کریں گے)۔

وَیَظْھَرُ فِیْھِمُ السِّمَنُ ۔ اُن میں مٹاپا ظاہر
ہوگا۔

یُحِبُّوْنَ السَّمَانَۃَ ۔ مٹاپے کو پسند کریں
گے (یعنی عمدہ عمدہ غذائیں اور دوائیں کھا
کر اپنا تئیں موٹا کریں گے اگر خود بخود کوئی
شخص موٹا ہو جائے تو اُس سے یہ حدیث
متعلق نہیں ہے)۔

سَمَّان گھی بیچنے والا روغن فروش۔

وَیْلٌ لِّلْمُسَمِّنَاتِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ فَتْرَۃٍ
فِی الْعِظَامِ ۔ جو عورتیں دوائیں کھا کر اپنے تئیں
موٹا بنائیں اُن کی قیامت کے دن خرابی ہوگی
ہڈیوں کی ناتوانی سے۔

اُتِیَ بِسَمَکَۃٍ مَشْوِیَّۃٍ فَقَالَ لِلَّذِیْ جَآءَ
بِھَا سَمِّنْھَا ۔ حجاج کے پاس بھنی ہوئی مچھلی
لائی گئی تو اُس نے لانے والے سے کہا ذرا
اِس کو موٹا کر کے لا وہ نہیں سمجھا مطلب یہ تھا
ٹھنڈا کر کے لا۔

اِسْتَسْمَنَہٗ ۔ اُس کو موٹا سمجھا۔

سُمَانیٰ ۔ ایک مشہور پرندہ ہے۔

سُمَنِیَّہ ۔ بت پرستوں کا ایک فرقہ جو تناسخ کا
قائل ہے محیط میں ہے کہ ہند کے دہریوں
کا ایک فرقہ جو محسوسات کے سوا اخبار
کو نہیں مانتا۔

سُمَّھَا ۔ جھوٹ، لغو، بیہودہ۔

سَمَهَ الْفَرَسُ۔ سُمُوْهًا۔ گھوڑا ایسا چلا کہ تھکن کو نہیں پہچانا۔
سَمَهَ الرَّجُلُ۔ آدمی دہشت زدہ ہوگیا
إِذَا مَشَتْ هٰذِهِ الْاُمَّةُ السُّمَيْهَا۔ جب اس امت کے لوگ اِتراتے اور تکبر کرتے چلیں گے
مُسَمَّهُ الْعَقْلِ۔ دیوانہ بے وقوف۔
سُمُوٌّ۔ بلند ہونا، اونچا ہونا۔
سَمَا بِهٖ۔ اُس کو اونچا کیا۔
سَمَا الْقَوْمُ۔ لوگ شکار کرنے نکلے۔
سَمَا الْبَصَرُ۔ ٹکٹکی لگ گئی۔
تَسْمِيَةٌ۔ نام رکھنا۔
مُسَامَاةٌ۔ ایک دوسرے پر فخر کرنا، بڑائی جتانا۔
إِسْمَاءٌ۔ بلند کرنا۔
وَإِنْ صَمَتَ سَمَا وَعَلَاهُ الْبَهَاءُ۔ اگر خاموش رہے تو اپنے سب ہمنشینوں سے بلند رہے اور اُس پر رونق آجائے۔
رَجُلٌ طُوَالٌ إِذَا تَكَلَّمَ يَسْمُو۔ لمبا آدمی جب بات کرتا ہے بلند ہوتا ہے (یعنی اُس کے سر اور ہاتھ سب سے اونچے رہتے ہیں)
وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِيْنِي مِنْهُنَّ۔ حضرت زینب ای آنحضرت ؐ کی بی بیوں میں میرے مقابلہ کی تھیں (یعنی شرافت اور حسب و نسب اور حسن و جمال میں)۔
سَمَا بَصَرِيْ۔ میری نگاہ اُٹھی
الْمُنْفَرِدُ بِاسْمِهِ الْاَسْمٰى۔ اپنے بلند اور عالیشان نام سے اکیلا۔
خَرَجُوْا بِسُيُوْفِهِمْ يَتَسَامَوْنَ كَأَنَّهُمُ الْفُحُوْلُ۔ اپنی تلواریں لیکر اِتراتے ہوئے اکڑتے ہوئے نکلے گویا وہ نر اونٹ ہیں۔

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ۔ میں اسم کا لفظ زائد ہے اور مطلب یہ ہے کہ اپنی عظمت والے پروردگار کی پاکی بیان کر کیونکہ آنحضرت ؐ نے جب یہ آیت اُتری تو فرمایا اِسکو رکوع میں رکھو اور رکوع میں آپ یہی فرماتے۔ سبحان ربی العظیم۔
صَلَّى بِنَا فِيْ إِثْرِ سَمَاءٍ مِّنَ اللَّيْلِ۔ رات کو پانی برسنے کے بعد آپ نے نماز پڑھی اصل میں سما آسمان کو کہتے ہیں کیونکہ وہ ہمارے اوپر کی طرف ہے اور جو چیز ہمارے اوپر ہو ہم پر سایہ کرے اُسکو سما کہہ سکتے ہیں اسی لئے مینھ کو بھی سما کہا کیونکہ وہ اوپر سے اُترتا ہے اور چھت اور خیمہ اور گھوڑے کی پشت اور ابر کو بھی کہتے ہیں
تِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِيْ مَاءِ السَّمَاءِ۔ یہی حضرت ہاجرہ تمہاری ماں ہیں آسمان کے پانی کے بیٹو۔ (عرب لوگوں کو بنی ماء السماء کہا اس لئے کہ اُن کی زندگی بارش پر موقوف ہے اُن کے ملک میں نہریں اور چشمے بہت کم ہیں)۔
أَقْتَضِيْ مَا لِيْ مُسَمًّى۔ میں قاضی ہوں میرا ہمنام کوئی نہیں ہے (یعنی اور کسی قاضی کا نام شریح نہیں ہے)۔
مَنْ سَمَّى النِّفَاسَ حَيْضًا۔ جس نے نفاس کو بھی حیض کہا (یعنی حیض کا لفظ اُس پر اطلاق کیا)
تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ۔ میرے نام پر نام رکھو (یعنی محمد) اور میری کنیت ابوالقاسم کسی کی مت رکھو بعضوں نے اس حدیث کو ظاہر پر رکھا ہے اور ابوالقاسم کنیت رکھنے سے مطلقًا منع کیا ہے بعضوں نے کہا یہ ممانعت اُس وقت ہے جب کسی کا نام محمد یا احمد ہو تو کنیت ابوالقاسم نہ رکھے۔ بعضوں نے کہا

یہ ممانعت آپ کی حیات تک تھی بعضوں نے
کہا یہ حدیث منسوخ ہے بعضوں نے کہا
مطلب یہ ہے کہ اپنے لڑکوں کا نام قاسم
مت رکھو ورنہ باپ کو لوگ ابوالقاسم کہیں
گے اب اگر کوئی غلام محمد یا غلام ابی القاسم
یا غلام احمد نام رکھے تو جائز ہے بعضوں نے
صرف محمدؐ نام رکھنے سے منع کیا ہے یا صرف
نبی رکھنے سے یا صرف رسول رکھنے سے اگر
غلام نبی یا غلام رسول رکھے تو قباحت نہیں
ہر حال میں کراہت تنزیہی ہے بعضوں نے کہا
تحریمی واللہ اعلم۔

اَنْتُمْ سَمُّوا اللّٰهَ وَكُلُوا لوگوں نے آنحضرتؐ
سے عرض کیا کہ بعضے لوگ گوشت ہمارے پاس
لاتے ہیں معلوم نہیں انہوں نے ذبح کے وقت
اُس جانور پر اللہ کا نام لیا یا نہیں آپ نے فرمایا
ایسا کرو) تم اللہ کا نام لے کر کھالو (یعنی کھاتے
وقت بسم اللہ کہہ لینا کافی ہے گو ذبح کے وقت
بسم اللہ نہ کہی ہو کرمانی نے کہا اس سے یہ
نکلتا ہے کہ ذبح کے وقت بسم اللہ کہنا
واجب نہیں ہے اگر کوئی ذبح کے وقت
نہ کہے اور کھاتے ..... وقت کہہ لے تو کافی ہو
میں کہتا ہوں اکثر علماء اُس کے وجوب
کی طرف گئے ہیں البتہ اگر بھولے سے بسم اللہ
ذبح کرتے وقت چھوڑ دے تو وہ جانور حلال ہے
لیکن اگر قصداً چھوڑ دے تو وہ حرام ہو جائے گا
جمہور احناف اور اہلحدیث کا یہی قول ہے لیکن
امام شافعی سے منقول ہے کہ مسلمان کا ذبیحہ ہر
حال میں درست ہے گو وہ عمداً بھی بسم اللہ ترک
کر دے۔

سَمَّانَا اللّٰهُ۔ اللہ نے قرآن میں ہمارا نام لیا
وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَ
الْاَنْصَارِ وَسَمَّانِيْ۔ کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام
لیا (یہ اُبی بن کعب نے آنحضرتؐ سے پوچھا
آنحضرتؐ نے فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ نے تیرا نام
لیا اِس پر اُبی بن کعب کو رونا آگیا یہ خوشی کا رونا
تھا کہ کہاں میں اور کہاں وہ شاہنشاہِ زمین و آسمان
مالکِ کون و مکان۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ
کہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں آواز اور حروف ہوتے
ہیں)

سَمَّاهُ عِمَامَةً اَوْ قَمِيْصًا۔ نیا کپڑا پہنے تو اُس کا
نام لے عمامہ ہو یا قمیص پھر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ
لَكَ الْحَمْدُ كَمَا كَسَوْتَنِيْهِ اخیر تک۔

تَسَمَّوْا بِاَسْمَاءِ الْاَنْبِيَاءِ۔ اپنی اولاد کے
نام پیغمبروں کے نام پر رکھو اور سب ناموں میں
پسند اللہ کو عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں جن سے اللہ کی
بندگی ظاہر ہو اور حارث سب سے زیادہ سچا نام ہے
یعنی کھیتی کرنے والا۔

اَسْمَاءُ اللّٰهِ۔ اللہ کے نام جن میں اُس کی صفتیں
مذکور ہیں (یہ ننانوے ۹۹ نام ایک حدیث میں وارد
ہیں مگر اُن کے علاوہ اور بہت سے نام قرآن اور
احادیث میں مذکور ہیں امام بیہقی نے کتاب الاسماء
والصفات اور ہم نے ہدیۃ المہدی میں اُن کا ذکر
کیا ہے)۔

سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ۔ اللہ کا نام لے اور
داہنے ہاتھ سے کھا (بائیں ہاتھ سے بلا عذر
کھانا مکروہ ہے اور نصاریٰ عموماً بائیں ہاتھ سے
کھاتے ہیں داہنے ہاتھ میں چھری رکھتے ہیں مجھ
اُن کے ساتھ کھانے میں مبتلا ہوا تو میں نے چھری

بائیں ہاتھ میں لی اور کانٹا داہنے ہاتھ میں لیا وہ مجھ پر
ہنسنے لگے لیکن میں نے اُن کی ہنسی کی کوئی پرواہ
نہ کی اور صاف کہدیا کہ بائیں ہاتھ سے کھانا ہمارے
مذہب میں منع ہے)۔

اِسْمُ اَعْظَمُ ۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا نام جس کے
لینے سے دعا قبول ہوتی ہے اور مطلب پورا
ہوتا ہے اِس میں اختلاف ہے کہ اسم اعظم کیا
ہے اور راجح قول یہ ہے کہ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا
هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اسم اعظم ہے بعضوں نے
صرف الحی القیوم امام جعفر صادق نے کہا کہ اللہ
نے ایک نام چھپا رکھا ہے یعنی اسم اعظم اور اللہ
کے تین سو ساٹھ نام ہیں)۔

سَطْحٌ یُبَالُ عَلَیْہِ فَتُصِیْبُہُ السَّمَآءُ ۔ ایک
چھت پر پیشاب کریں پھر اُس پر برسات کا پانی
پڑے ۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ تَحْبِسُ غَیْثَ
السَّمَآءِ ۔ میں اُن گناہوں سے تیری پناہ چاہتا
ہوں جن کی وجہ سے آسمان کا پانی یعنی بارش رُک جائے
مجمع البحرین میں ہے کہ وہ گناہ یہ ہیں حاکموں کا ظلم
اور ستم جھوٹی گواہی، گواہی کا چھپانا، زکوٰۃ نہ دینا
ظالم کی مدد کرنا، فقیروں پر سختی کرنا۔

اِسْمُ اللّٰہِ الْاَعْظَمُ ثَلٰثَۃٌ وَّسَبْعُوْنَ حَرْفًا
وَّکَانَ عِنْدَ اٰصِفَ حَرْفٌ وَّاحِدٌ ۔ اللہ تعالیٰ
کے اسم اعظم کے تہتر۷۳ حروف ہیں اُن میں سے
آصف بن برخیا (وزیر سلیمان ع) کو ایک حرف
کا علم تھا اُس نے اُس کی برکت سے بلقیس کا تخت
زمین کے اندر ہی اندر سے منگوا دیا یہ امام جعفر
صادق سے منقول ہے اور ہمارے پاس اُن میں
سے بہتر حروف ہیں اور ایک حرف خاص اللہ تعالیٰ
نے اپنے پاس رکھا ہے وہ کسی کو معلوم نہیں اور حضرت
عیسیٰ کو اُن میں سے دو۲ حرف ملے تھے اور حضرت
موسیٰ کو چار۴ حرف حضرت ابراہیم کو آٹھ۸ حضرت نوح
کو تیرہ۱۳ اور حضرت آدم کو پچیس۲۵ اور حضرت محمدؐ کو بہتر۷۲

اَسْمَآءُ ۔ بنت عمیس جعفر بن ابی طالب کی بی بی تھیں
اُن کے نطفہ سے محمد اور عبد اللہ اور عون کو جنیں
جب جعفر شہید ہوئے تو ابوبکر صدیق نے اُن سے
نکاح کیا اُن کے نطفہ سے محمد بن ابی بکر کو جنیں
پھر ابوبکر کی وفات کے بعد حضرت علی نے اُن سے
نکاح کیا اُن کے نطفہ سے یحییٰ بن
علی جنیں ۔ اَسْمَآءُ ابوبکر صدیق کی صاحبزادی
زبیر کی بی بی کا بھی نام ہے۔

سُمَیَّہ ۔ زیاد کی ماں جس نے ابوسفیان سے زنا
کرائی اور زیاد کو جنی اسی زیاد کا بیٹا عبید اللہ تھا
جس نے امام حسین ع کو شہید کرایا۔ لعنۃ اللہ و
غضب علیہ و اعدّ لہ عذابا عظیما۔

بَابُ السِّیْنِ مَعَ النُّوْنِ

سَنَبٌ ۔ زمانہ کا ایک ٹکڑا جیسے بُرْھَۃٌ اور سَنْبَۃٌ
ہے۔

سَنَابٌ ۔ بڑا شر۔

سِنَابٌ ۔ لمبے پیٹ اور لمبی پیٹھ والا۔

سَنْبَتٌ ۔ زمانہ۔

سَنُوْبٌ یا سَنْبُوْتٌ غصہ والا اچھوٹا۔

سَنْبُوْسَقٌ یا سَنْبُوْسَکٌ ۔ سموسہ جو آٹے اور
گھی وغیرہ سے پکاتے ہیں۔

سَنْبِیْجٌ ۔ ایک رنگ کو دوسرے رنگ میں ملانا۔

سِنَاجٌ ۔ چراغ کا نشان جو دیوار پر پڑتا ہے۔

سَنْجَۃُ الْمِیْزَانِ ۔ ترازو کا باٹ پتھر۔

سَنَجٌ ۔ چراغ

سِنْجَابٌ ۔ ایک جانور ہے جنگلی چوہے کے برابر اُس کے بال نہایت عمدہ ریشم سے بھی زیادہ ملائم اور سلیف ہوتے ہیں۔

سِنْجَقٌ ۔ جھنڈا اُس کی جمع سَنَاجِق ہے۔

سُنُحٌ یا سُنُحٌ یا سُنُوحٌ پیش آنا پیدا ہونا ظاہر ہونا تعریف کرنا پھیر دینا، آسان ہونا تنگ کرنا تکلیف دینا۔ دیر میں ڈالنا۔ چھوڑ دینا۔ بائیں جانب سے داہنی جانب آنا۔

سَانِحٌ ۔ جو داہنی طرف سے آئے اُس کی ضد بَارِحٌ ہے جو بائیں طرف سے آئے نَاطِحٌ جو سامنے سے آئے قَعِيْدٌ جو پیچھے سے آئے عرب لوگ سانح کو مبارک اور میمون سمجھتے تھے اور بارح کو منحوس۔

سُنُحٌ ۔ یمن اور برکت کو بھی کہتے ہیں۔

أَكْرَهُ أَنْ أَسْنَحَهُ ۔ مجھ کو برا معلوم ہوتا کہ نماز میں آپ کے سامنے آجاؤں۔

فَأَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلِي السَّرِيْرِ ۔ میں پلنگ کے پائتیں کی طرف سے کھسک جاتی (یہ حضرت عائشہ کا قول ہے)

كَانَ مَنْزِلُهُ بِالسُّنُحِ ۔ ابو بکر صدیق کا مکان سُنُح میں تھا وہ ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے اطراف بلند دیہات میں جہاں بنی حارث بن خزرج کے لوگ رہا کرتے تھے)

أَغَرَّ عَلَيْهِمْ غَارَةً سَنْحَاءَ ۔ اُن پر ایسا چھاپہ مار جو سامنے سے اُن کو پیش آئے (یعنی یکا ایک ہی) اُن کو غفلت میں دیکھ کر اُن پر جا گر۔ مشہور روایت سَحَّاءَ ہے جیسے اوپر گذر چکا۔

اَلتَّقْوٰى سِنْخُ الْإِيْمَانِ ۔ پرہیزگاری ایمان کی جڑ ہے سِنْخٌ بہ کسرۂ سین جڑ اُس کی جمع أَسْنَاخٌ ہے کذا فی مجمع البحرین۔

إِنَّا نَجْمَعُهُ إِذَا خَلَوْنَا سُنْحًا لِأَوْلَادِنَا ۔ ہم جب اکیلے ہوتے ہیں تو فرشتوں کے پر دن کو اپنی اولاد کی برکت کے لئے اکٹھا کرتے ہیں مجمع البحرین میں ہے کہ سانح وہ جو شکار میں بائیں طرف سے آئے اور بارح جو داہنی طرف سے آئے کہتے ہیں

سَنَحَ الظَّبْيُ ۔ یعنی ہرن بائیں طرف سے نمود ہوئی داہنی طرف جلتے ہوئے عرب لوگ اول کو مبارک اور ثانی کو منحوس اور نامبارک سمجھتے ہیں۔

اَلشُّؤْمُ فِي خَمْسَةٍ وَعَدَّ مِنْهَا الظَّبْيَ السَّانِحَ مِنْ يَمِيْنٍ إِلَى شِمَالٍ ۔ نحوست پانچ چیزوں میں ہے اُن میں سے ایک اُس ہرن میں جو داہنی طرف سے نمود ہو بائیں طرف جاتے ہوئے۔

مَنْ لِيْ بِالسَّانِحِ بَعْدَ الْبَارِحِ ۔ اب منحوس کے بعد مبارک لانے کا کون ذمہ لیتا ہے۔

سِنْخَفٌ ۔ یا سِنْخَافٌ ۔ بڑا لمبا۔ جوہری نے شِنْخَفٌ بہ شین وخائے معجمتین نقل کیا ہے۔

سَنَخْنَخٌ ۔ جس رات کو نیند نہ آئے۔

سَنَخْنَخُ اللَّيْلِ كَأَنِّيْ جِنِّيٌّ ۔ میں رات کو نہیں سوتا گویا میں جن ہوں ایک روایت میں سَمَعْمَعٌ ہے جیسے اوپر گذر چکا۔

سَنَخٌ ۔ بگڑ جانا، چکٹ جانا جیسے زَنَخٌ ہے۔

سُنُوْخٌ ۔ راسخ ہونا مضبوط ہونا، جم جانا، بہت کھالینا۔

تَسْنِيْخٌ ۔ طلب کرنا۔

سَنَاخَةٌ ۔ بدبوئی۔ سڑاہند، چمڑے کی بو۔

سِنْخٌ ۔ جڑ۔

سَنَخٌ ۔ اونٹ۔

ف۔ صاحب مجمع البحرین نے ایسا ہی کہا اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کی غلطی ہے سِنْخ کو جو خاء معجمہ سے بمعنی اصل اور جڑ ہے انھوں نے حاء مہملہ سمجھا ۱۲ منہ

فَقَدَّمَ اِلَيْهِ اِهَالَةً سَنِخَةً (ایک درزی نے آنحضرت ﷺ کی دعوت کی) اور بدبودار چربی آپ کے سامنے رکھی ایک روایت میں زَنِخَةٌ ہے جیسے اوپر گزر چکا۔

وَلَا يَظْمَأُ عَلَى التَّقْوٰى سِنْخُ اَصْلٍ۔ پرہیزگاری پر جو جڑ ہو وہ پیاسی نہیں رہتی ہے (ہمیشہ شاداب اور سیراب رہتی ہے) سِنْخٌ اور اَصْلٌ کا ایک ہی معنی ہے اختلافِ الفاظ کی وجہ سے ایک دوسرے کی طرف مضاف ہوا۔

اَلتَّقْوٰى سِنْخُ الْاِيْمَانِ۔ پرہیزگاری ایمان کی جڑ ہے (صاحب مجمع البحرین نے اُس کو جائے حطی سے نقل کیا جو سہو ہے) سِنْخٌ کی جمع اَسْنَاخٌ آتی ہے جیسے حِمْلٌ کی جمع اَحْمَالٌ ہے۔

سَنَدٌ۔ جس پر ٹیکا لگایا جائے اعتماد کیا جائے اور ایک قسم کی چادر اور پہاڑ کا سامنے کا اونچا حصہ اور دلیل برہان حجت اور دستاویز اور حدیث کے راویوں کا سلسلہ۔

سُنُوْدٌ۔ اعتماد کرنا، بھروسہ کرنا، چڑھنا، پچاس برس کے قریب عمر ہونا۔

تَسْنِيْدٌ۔ ٹیکا دینا۔ مضبوط کرنا، ستون لگانا۔

اِسْنَادٌ۔ چڑھنا، چڑھانا، دوڑنا، ٹیکا لگانا، حدیث کے راویوں کا سلسلہ ملانا۔

اِسْتِنَادٌ۔ پناہ لینا، بھروسہ کرنا۔

سِنَادٌ۔ زبردست سانڈنی اور ایک قسم کا جانور ہے جو ہاتھی سے چھوٹا اور بیل سے بڑا ہوتا ہے بعضوں نے کہا گینڈا اور وہ عیب جو ردی سے پہلے قافیہ میں ہو۔

رَاَيْتُ النِّسَاءَ يَسْنِدْنَ فِي الْجَبَلِ۔ میں نے عورتوں کو دیکھا پہاڑ پر چڑھ رہی تھیں ایک روایت میں يَشْتَدِدْنَ ہے یعنی دوڑ رہی تھیں اُس کا ذکر آگے آئے گا۔

وَكَانَ مَعْمَرٌ لَا يُسْنِدُهُ حَتّٰى كَانَ بَعْدُ۔ پہلے معمر اس حدیث کی سند نہیں بیان کرتے تھے پھر بیان کرنے لگے (شاید اُن کو یاد آگئی)۔

لَيَتَّكِئُ سَبْعِيْنَ مُسْنَدًا۔ ستر مسندیں ٹیکا لگانے کے لئے ہوں گی (یعنی بہشت میں)

ثُمَّ اَسْنَدُوْا اِلَيْهِ فِي مَشْرُبَةٍ۔ پھر ایک بالاخانہ پر اُس کے پاس چڑھ گئے۔

خَرَجَ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ وَّفُلَانٌ مُتَسَانِدَيْنِ ثمامہ بن اُثال اور فلاں شخص دونوں ایک دوسرے پر ٹیکا دئیے ہوئے نکلے (ہر ایک دوسرے کی مدد اور اعانت کے بھروسے پر۔

اِنَّهُ رَاٰى عَلَيْهَا اَرْبَعَةَ اَثْوَابٍ سَنَدٍ حضرت عائشہ پر چار کپڑے سند کے دیکھے۔ (جو ایک قسم کی یمنی چادر ہے اُس کو سَنَدٌ بھی کہتے ہیں اُس کی جمع اُسْنَادٌ ہے۔

اِنَّ حَجَرًا وُجِدَ عَلَيْهِ كِتَابٌ بِالْمُسْنَدِ۔ ایک پتھر پر قدیم کتاب پائی گئی بعضوں نے کہا مسند قبیلۂ حمیر کے خط کو کہتے ہیں۔

اِذَا حَدَّثْتُمْ بِحَدِيْثٍ فَاَسْنِدُوْهُ اِلَى الَّذِيْ حَدَّثَكُمْ فَاِنْ كَانَ حَقًّا فَلَكُمْ وَاِنْ كَانَ كَذِبًا فَعَلَيْهِ۔ جب تم کوئی حدیث بیان کرو تو سند کے ساتھ یعنی اُس شخص تک راویوں کا سلسلہ پہونچاؤ جس کی وہ حدیث ہے پھر اگر وہ سچ ہے تو تم کو اُس کا ثواب ملے گا اور اگر جھوٹ ہے تو اُس کا وبال راوی پر ہوگا (یعنی جس نے تم سے نقل کی نہ تم پر) یہ امام جعفر صادق کا قول ہے۔

دُجَاجُ سِنْدِيٍّ۔ سند کی مرغی۔

نَعْلٌ سِنْدِيٌّ۔ سندھ کا جوتہ مجمع البحرین میں
ہے کہ سندھ ایک دریا ہے ہند میں اور سوا اُس
سندھ کے سوا ہے جو ایک ملک ہے ہند میں
یا یہ منسوب ہے سندیہ کی طرف جو ایک
گاؤں ہے بغداد کے نواح میں ایک شخص کو
سندی کہیں گے اور جماعت کو سند جیسے زنجی
ایک حبشی کو اور جماعت کو زنج کہتے ہیں سندی
بن شاہک ایک داروغہ محبس کا نام تھا جس کی
قید میں امام موسیٰ کاظم نے انتقال فرمایا۔

سَنْدَانٌ۔ لوہار کی وہ سل جس پر لوہا رکھکر کوٹتا
ہے اصل میں یہ معرب ہے سندان کا جو فارسی
لفظ ہے اُس کی جمع سَنَادِیْنُ ہے سندان مجے
مضبوط سخت آدمی کو بھی کہتے ہیں۔

سُنَیْنِیْد۔ جو جھوٹ موٹ دوسرے خاندان کا
بن گیا ہو۔

مُسْنَدِیٌّ۔ عبداللہ بن محمد بڑے محدث مشہور ہیں

سَنْدَرَةٌ۔ دوڑنا اور ایک قسم کا ماپ ہے جو بہت بڑا
ہوتا ہے۔

سَنْدَرِیٌّ۔ جری، بہادر، لمبا، سخت شیر، عمدہ خراب
ایک قسم کا پرندہ نیلگوں۔ نیزہ، جلد باز۔

اَکِیْلُکُمْ بِالسَّیْفِ کَیْلَ السَّنْدَرَةِ۔ میں تم کو
تلوار سے سندرہ کی ماپ دیتا ہوں (یہ حضرت علیؓ
کا قول ہے مطلب یہ ہے کہ میں تلوار سے تم کو خوب
قتل کرتا ہوں ایک روایت میں اُوْفِیْکُمْ بِالصَّاعِ
کَیْلَ السَّنْدَرَةِ۔ یعنی میں ایک صاع کے بدل
تم کو پورا سندرہ دیتا ہوں۔ صاع چھوٹا ماپ ہے
چار مُد کا یعنی ایک پائیلی اور سندرہ بہت بڑا
ماپ جس میں کئی صاع سما جاتے ہیں مطلب یہ ہے
کہ تم اپنی تلوار سے مجھ کو ایک خفیف زخم پہنچاتے
ہو تو میں اُس کے بدل تلوار کا ایسا تلا ہوا ہاتھ لگاتا
ہوں جس سے دس گنا زیادہ تم کو زخم پہنچتا ہے
حضرت علی رضؓ جیسے دین کے بڑے عالم تھے
ویسے ہی سپاہ گری کے فنون میں بھی بڑے طاق
اور مشاق تھے آپ اکثر ایک ہی وار میں دشمن کا کام
تمام کر دیتے سبحان اللہ ایسے کامل لوگ دنیا میں
بہت کم پیدا ہوئے ہیں) نہایہ میں ہے کہ سُنْدُرَة
وہ درخت جس کے تیر اور کمانیں بناتے ہیں اور سُنْدُرَة عجلت
اور جلدی کو بھی کہتے ہیں مجمع البحرین میں ہے کہ سُنْدُرَة ایک مرد
کا نام ہے یا ایک عورت کا جو لوگوں کو پورا ماپ دیا کرتا۔

سِنْدَارُوْسٌ۔ ایک قسم کا گوند ہے یا معدنی چیز ہے کہربا
کی طرح ارمینیہ سے آتا ہے۔

سُنْدُسٌ۔ ایک قسم کا ریشمی کپڑا باریک جیسے استبرق
موٹا ریشمی کپڑا بعضوں نے کہا ریشمی تکیہ۔

بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی
عُمَرَ بِجُبَّةِ سُنْدُسٍ۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت
عمر رضؓ کو ایک باریک ریشمی کپڑے کا چوغہ بھیجا۔

سَنْرٌ۔ بدخلقی۔

سِنَّوْرٌ۔ سردار، بلا، دُم کی جڑ اُس کی جمع سَنَانِیْر
ہے ابن قتیبہ نے کہا نر یعنی بلے کو سِنَّوْر کہتے
ہیں اور مادہ یعنی بلی کو سِنَّوْرَہ یا ہرّہ کہتے
ہیں اس جانور کے عربی زبان میں بہت نام ہیں
سِنَّوْرٌ، هِرٌّ، قِطٌّ، ضَيْوَنٌ، خَيْدَعٌ، خَيْدَلٌ
دِمٌّ، نَمِرٌ، اَهْلِيٌّ، بِسَّةٌ۔ وغیرہ۔

لَا بَاْسَ بِفَضْلِ السِّنَّوْرِ۔ بلی کا جوٹھا استعمال
کرنے میں اُس سے وضو یا طہارت کرنے میں
کوئی قباحت نہیں۔

اَلسِّنَّوْرُ سَبُعٌ۔ بلی ایک درندہ جانور ہے
(جیسے شیر چیتا بھیڑیا وغیرہ) یعنی کتے کی طرح

اُس کا جھوٹا نجس نہیں ہے بلکہ سب درندوں کا جھوٹا
پاک ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ حضرت نوح ع
کے کشتی میں چوہوں سے تکلیف دی آپ نے شیر
کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا وہ چھینکا اُس کی ناک میں سے
بلی نکلی اسی لئے بلی ہر عضو میں شیر کے مشابہ ہے
مترجم کہتا ہے بلی کیا ہے چھوٹا شیر ہے
اگر بلی بڑی ہو جائے تو وہ شیر ہوگی دونوں کی
حرکتیں کود پھاند سب ایک دوسرے کے مشابہ
ہیں صرف اتنا فرق ہے کہ بلی درخت پر چڑھ جاتی
ہے شیر کو درخت پر چڑھنا نہیں آتا شیر دریا میں تیر
جاتا ہے۔ بلی کو تیرنا نہیں آتا ہند کی عورتیں کہا کرتی
ہیں بلی شیر کی خالہ ہے شیر کو سب باتیں اُسی نے
تعلیم کیں آخر شیر نے اُس پر حملہ کیا تو وہ درخت پر
چڑھ گئی ایک یہی ہنر شیر کو نہیں سکھایا۔
سِنَّوْرُ الْاَبَادِ۔ مشک بلی اس کی بغلوں اور
رانوں اور مقعد کے حوالی سے مشک کی طرح ایک
خوشبودار چیز نکلتی ہے۔
سَنَوَّرٌ۔ ہتھیار بندوق یا زرہ۔
سُنْطٌ۔ ایک گھاس جس سے کپڑا صاف کرتے ہیں۔
سَنَاطَةٌ۔ کھوسا ہونا یعنی جس کی داڑھی نہ ہو یا صرف
ٹھوڑی پر ہو عربی میں اس کو کوسج کہتے ہیں اور
سَنُوْطٌ بھی۔
سَنَعٌ۔ جمال خوبصورتی
سُنْعٌ۔ پہونچا۔
اَسْنَعُ۔ لمبا۔ اونچا افضل۔ بہتر۔
مَا هٰذَا اَسْنَعُ مِنْهُ بَلْ اَشْنَعُ۔ یہ اُس سے بہتر
نہیں ہے بلکہ اُس سے بدتر ہے
اَسْنَعُ مَكَانًا وَّاَرْفَعُ شَانًا۔ اُس سے بلند
مرتبہ اور اُس سے عالی شان۔

اِنَّهَا لَسَنَاعٌ۔ یہ سانڈنی بہت خوبصورت ہے
سَنِيْعٌ۔ خوبصورت
سَنَفٌ۔ وہ لکڑی جس پر سے پتے نکال لئے گئے ہوں
سِنَافٌ۔ اونٹ کی گردن پر جو رسی باندھی جاتی ہے
اِسْنَافٌ۔ مضبوط کرنا درست کرنا۔
مُسْنِفَه۔ خشک قحط زدہ زمین، دبلی لاغر اونٹنی
فَقَامَ عَلِيٌّ بِسِنَافِهٖ فَضَرَبَهٗ بِهَا اَرْبَعِيْنَ۔
(ایک شخص نے شراب پیا وہ حضرت علی رض کے
سامنے لایا گیا) آپ اپنے اونٹ کی گردن کی
رسی لیکر کھڑے ہوئے اور چالیس ماریں اُس کو
لگائیں (شرابی کی کوئی حد قرآن شریف میں بیان
نہیں ہوئی) اس لئے صحابہ کا اُس میں اختلاف
رہا آنحضرت ص کے عہد میں شرابی کو کبھی جوتے سے
کبھی کپڑے سے کچھ ماریں لگا دیتے)
مِسْنَافٌ۔ وہ اونٹ یا گھوڑا جو زین کو پیچھے سرکا
دیتا ہے۔
سَنَمٌ۔ کوہان بڑا ہونا۔
تَسْنِيْمٌ۔ کوہان بڑا کرنا، بھر دینا، اوپر آنا۔
اِسْنَامٌ۔ بلند ہونا بھڑکنا۔
تَسَنُّمٌ۔ اوپر ہونا۔ کوہان پر سوار ہونا۔
سَنَامٌ۔ اونٹ کا کوہان۔
سَنِمٌ۔ بڑے کوہان والا اونٹ۔
تَسْنِيْمٌ۔ بہشت کا خوشگوار اور شیریں پانی۔
خَيْرُ الْمَاءِ السَّنِمُ۔ بہتر پانی وہ ہے جو
بلند ہو بہتا ہوا۔
نَبْتٌ سَنِمٌ۔ بلند گھاس۔
يَهَبُ الْمِائَةَ الْبَكْرَةَ السَّنِمَةَ۔ سو جوان
اونٹ بڑے بڑے کوہان والے دیتا ہے۔
؎ وَاِنَّ سَنَامَ الْمَجْدِ مِنْ اٰلِ هَاشِمٍ بَنُوْ بِنْتِ

مَخْزُوْمٍ وَّ الِدُكَ الْعَبْدُ - شرافت اور بزرگی کا کوہان ہاشم کی اولاد میں سے وہ ہیں جو مخزوم کی دختر کی اولاد ہیں - اور تیرا باپ تو غلام تھا (یہ حسان کا شعر ہے)

هَاتُوْا كَجَزُوْرٍ سَنِمَةٍ فِیْ غَدَاةٍ شَبِمَةٍ - لاؤ کوہان والے اونٹ کی طرح سردی کی صبح میں -

سَنَامٌ کی جمع اَسْنِمَةٌ آئی ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے نِسَاءٌ عَلٰی رُؤُسِهِنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ ایسی عورتیں جنکے سروں پر بختی اونٹوں کیطرح جوڑا ہوگے (یعنی بختی اونٹوں کے کوہان کیطرح بڑے بڑے موباف ڈال کر سر پر اونچے اونچے جوڑے رکھیں گے ہندوستان کی اکثر عورتوں کا یہی دستور ہے اور معلوم نہیں اس میں کیا حُسن ہے ایسا کرنے سے تو اور عورت بدشکل ہو جاتی ہے جیسے ناک میں بلاق یا نتھنی پہننے سے)

ذُرْوَةُ سَنَامِهٖ - اُس کے کوہان کا اونچا حصہ یعنی اسلام کا اعلیٰ اور بلند ترین مقام -

ذُرْوَةِ سَنَامِ الْمَجْدِ - شرافت اور بزرگی کے کوہان کی چوٹی یعنی سب سے زیادہ شریف اور عزت والا -

رَاٰی قَبْرَهٗ مُسَنَّمًا - آپ کی قبر اونٹ کے کوہان کی طرح دیکھی . قبر کی تسنیم یہ ہے کہ اُس کو بلند کرکے کوہان کی طرح بنانے اور تسطیح یہ ہے کہ اُس کو برابر رکھے بیچ میں سے اونچی نہ کرے اب اختلاف ہے اس میں کہ کونسا امر سنت ہے اور آنحضرتؐ نے اپنے صاحبزادے ابراہیم کی قبر کو مسطح کیا تھا تو ظاہر یہ ہی ہے کہ تسطیح سنت ہے اور گو رافضی بھی قبر کی تسطیح کیا کرتے ہیں مگر سنت کی پیروی اُن کے مشابہت کے خیال سے موقوف نہیں ہو سکتی دوسری حدیث میں جو قبر کے برابر کرنے کا حکم ہے اُس سے یہی مراد ہے کہ مسطح بناؤ نہ یہ کہ زمین کے برابر کردو ورنہ قبر کا امتیاز زمین سے کیونکر ہوگا کذا فی المجمع -

ذُرْوَةُ الْاِسْلَامِ وَسَنَامُهُ الْجِهَادُ - اسلام کی چوٹی اور کوہان جہاد ہے (اگر جہاد چھوڑ دیا تو اسلام کا اعلیٰ رکن فوت ہوگیا)

اِنْ اَعِشْ تَكُنْ مَعِیْ فِی السَّنَامِ الْاَعْلٰی - اگر میں جیوں گا تو بلند مرتبہ میں تمہارے ساتھ رہوں گا

سَنَّمْتُ الْقَبْرَ - میں نے قبر کو اونٹ کی کوہان کی طرح بنایا -

سَنٌّ - تیز کرنا، صیقل کرنا، برچھے میں بھال لگانا سلوک کرنا، تیز چلانا، ٹھیکرا بنانا، آسان کرنا، کھولنا برچھے سے مارنا، دانت سے کاٹنا - دانت توڑنا اوندھا کرنا جانوروں کو رمنہ میں چھوڑ دینا، ایک راستہ پر چلنا - ایک طریق قائم کرنا -

تَسْنِیْنٌ - تیز کرنا، اچھا کرنا - مضبوط کرنا -

اِسْنَانٌ - بڑی عمر ہونا، دانت اُگنا ایک طریق قائم کرنا - بہانا -

اِسْتِنَانٌ - مسواک کرنا -

سُنَّةٌ - طریقہ اور خصلت اور شریعت میں سنت کہتے ہیں اُس کام کو جس کا آنحضرتؐ نے حکم کیا یا اُس سے منع کیا قولاً یا فعلاً اور قرآن شریف میں اُس کا ذکر نہیں آیا -

کِتَابٌ وَّ سُنَّةٌ - قرآن شریف اور حدیث یہی دو شرع کی دلیلیں ہیں اور جس نے اُن میں سے ایک کو بھی چھوڑ دیا وہ گمراہ ہے . مجمع البحار میں ہے کبھی سنت بہتر کام کو کہتے ہیں گو وہ قرآن یا حدیث یا اجماع یا قیاس سے ثابت ہوا ہو

میں سے ہیں نماز کی سنتیں اور کبھی سنت اُس کام کو کہتے ہیں جس کو آنحضرت م نے ہمیشہ کیا ہو اور وہ واجب نہ ہو جیسے داہنے ہاتھ سے کھانا کھانا ہر ایک بہتر کام داہنی طرف سے شروع کرنا مسجد میں جاتے وقت پہلے داہنا پاؤں اندر رکھنا اور نکلتے وقت پہلے بایاں پاؤں نکالنا اور پاخانہ میں اس کے برعکس کرنا وہکذا محیط میں ہے کہ سنت وہ کام ہے جس کو آنحضرت م نے ہمیشہ کیا ہو۔ کبھی چھوڑ دیا ہو اور یہ تعریف صحیح نہیں ہے کیونکہ اکثر سنتوں کا چھوڑ دینا گو کبھی کبھی ہو آنحضرت م سے ثابت نہیں ہوا پھر محیط میں ہے کہ اگر یہ ہیشگی بر سبیل عبادت ہو تو وہ سنت ہدیٰ ہے اور اُس کا ترک مکروہ اور بُرا ہے اور اگر بر سبیل عادت ہو جیسے آنحضرت م کے عادات اُٹھنے بیٹھنے چلنے کھانے پینے سونے میں تو وہ سنت زائدہ ہے اُس کا ترک نہ مکروہ ہے نہ بُرا ہے۔

سُنِّیٌّ "مشہور فرقہ مسلمانوں کا جو آنحضرت م کی سنت یعنی حدیث پر چلتا ہے اور زمانہ حال کے عرف میں سُنّی وہ فرقہ ہے جو شیعہ کے مقابل ہے یہی دو فرقے آج کل مسلمانوں کے بڑے فرقے ہیں اور باقی فرقے جیسے معتزلہ اور خوارج وغیرہ بالکل کم رہ گئے ہیں اگر یہ دو فرقے آپس میں مل جائیں اور کچھ یہ صبر کریں کچھ وہ تو مسلمانوں کا عروج پھر شروع ہو مگر افسوس ہے کہ اب تک ان دونوں فرقوں کے جاہل ذرا ذرا سی باتوں پر چھیڑ خانی کر کے جنگ اور فساد کراتے ہیں اور مخالفینِ اسلام کو اسلام پر مضحکہ اُڑانے کا موقع دیتے ہیں بلکہ مخالفین اسلام ان کے باہمی جنگ و فساد سے بڑے بڑے فوائد اٹھا رہے ہیں اور اُن کی عقل اور بصیرت معدوم ہوگئی ہے یَفْعَلُ اللہ مایشاء ویحکم مایرید یہ تو تھا ہی اب سنیوں میں آپس میں کئی اختلافات پیدا ہو گئے ہیں مقلد اور غیر مقلد بدعتی اور وہابی عرشی اور فرشی قادیانی اور چکڑالی لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

مَسْنُوْن۔ بدبو دار، چکنا صاف اب اس زمانہ کے عرف میں مسنون اُس امر کو کہتے ہیں جو سنت ہو گو لغت سے اُس کی تائید نہیں ہوتی۔

اَرْضٌ مَّسْنُوْنَةٌ۔ جس کی گھانس کھائی گئی ہو۔

مَسْنُوْنَةٌ۔ نیزوں کو بھی کہتے ہیں۔

لَوْ فَعَلْتُ لَكَانَ سُنَّةً (مجھ کو یہ حکم نہیں ہوا کہ جب پیشاب کروں اُس کے بعد وضو کروں) اگر میں ایسا کرتا تو یہ سنت ہو جاتا یہاں سنت سے مراد واجب ہے تو یہ مخالف نہیں حضرت بلال کی روایت کے کہ جب میرا وضو ٹوٹا تو میں نے وضو کر لیا۔ ابو داؤد نے کہا وضو سے مراد یہاں پانی سے استنجا کرنا ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے کس لئے کہ آنحضرت م نے ہمیشہ پیشاب کرنے کے بعد پانی سے استنجا کیا ہے اور یہی سنت ہے البتہ پیشاب کے بعد ڈھیلا لینا یہ کسی صحیح صاف حدیث سے ثابت نہیں ہے گو جائز ہے بشرطیکہ وسواس کی حد تک نہ پہنچے واللہ اعلم۔

اِنَّمَا اُنَسّٰی لِاَسُنَّ۔ میں اس واسطے بھلایا جاتا ہوں (مجھ کو نماز میں سہو اس لئے ہوتا ہے) کہ لوگوں کو رستہ بتلاؤں اُن کو یہ معلوم ہو جائے کہ سہو و نسیان کی صورت میں کیا کرنا چاہئے اگر آنحضرت م نماز میں نہ بھولتے تو ہم کو سجدۂ سہو کے احکام کیونکر معلوم ہوتے اسلئے آپکے بھلائے جانے میں اللہ تعالیٰ کی یہ مصلحت تھی کہ آپ کی امت کو سہو کے احکام معلوم ہوں نہایہ میں ہے کہ یہ سَنَنْتُ

الْإِبِلَ سے نکلا ہے یعنی میں نے اونٹوں کی اچھی طرح خبرگیری رکھی اُن کو خاطر خواہ چرایا اور حفاظت سے رکھا۔

نَزَلَ الْمُحَصَّبَ وَلَمْ يَسُنَّهُ۔ آنحضرتؐ منا سے لوٹتے وقت محصب میں اُترے مگر اس اترنے کو سنت نہیں ٹھہرایا (یعنی حج کی سنتوں میں سے محصب میں اُترنا کوئی سنت نہیں ہے۔ کیونکہ آپ ضرورت سے وہاں ٹھہرے تھے نہ یہ کہ وہ حج کا کوئی رکن تھا اس پر بھی ایک جماعت علماء نے محصب میں ٹہرنا مستحب رکھا ہے اقتداءً بالنبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ بِسُنَّةٍ۔ آنحضرتؐ نے طواف قدوم میں رمل کی (یعنی مونڈھے ہلاتے ہوئے جلد جلد چلے جیسے پہلوان اور چالاک چست لوگ چلتے ہیں) حالانکہ یہ سنت نہیں ہے کیونکہ آنحضرتؐ نے یہ فعل ایک ضرورت اور مصلحت سے کیا تھا قریش کے کافر کہتے تھے مدینہ کے بخار نے مسلمانوں کو ناتواں کر دیا اُن کا خیال باطل کرنے کو آپ نے یہ کیا اور دوسرے مسلمانوں کو بھی ایسا کرنے کے لئے فرمایا ابن عباس کا یہی قول ہے اور اکثر لوگوں کا یہ مذہب ہے کہ رمل طوافِ قدوم میں سنت ہے اور شریعت کے بعضے احکام ایسے ہیں کہ ضرورت سے اُن کا حکم ہوا تھا مگر ضرورت کے رفع ہو جانے کے بعد بھی وہی حکم باقی رہا جیسے سفر میں نماز کا قصر خوف کی وجہ سے جائز ہوا تھا پھر خوف دور ہو جانے کے بعد بھی وہی حکم باقی رہا اور ہر سفر میں قصر جائز رہا۔ بعضوں کا یہ قول ہے کہ سفر میں قصر واجب ہے۔

أُسُنُّ الْيَوْمَ وَغَيِّرْ غَدًا۔ آج ایک طریقہ قائم کر کل اُس کو بدل ڈال بعضوں نے کہا غیر نکلا ہے غِیَر سے بمعنی دیت (یعنی کل اگر چاہے تو دیت لے لیجیو مگر آج تو قصاص کا حکم دینا ضروری ہے کیونکہ اسلام کا شروع زمانہ ہے اگر عرب لوگ یہ سمجھیں گے کہ اسلام کا مذہب قصاص نہیں ہونے دیتا بلکہ قصاص کے بدل دیت کا حکم دیتا ہے تو وہ اسلام سے نفرت کریں گے کیونکہ اُن کو قصاص بہت پسند ہے اور دیت لینا ناپسند کرتے ہیں)۔

إِنَّ أَكْبَرَ الْكَبَائِرِ أَنْ تُقَاتِلَ أَهْلَ صَفْقَتِكَ وَتُبَدِّلَ سُنَّتَكَ۔ بڑے سے بڑا گناہ یہ ہے کہ تو ایک شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دے (اُس سے عہد اور اقرار کرے) پھر (دغا کر کے) اُس سے لڑے (اُس کو مارے) اور اپنے طریقے اور رسم کو بدل ڈالے (ہجرت کی بیعت کر کے پھر اُس کو توڑنا نہایت مذموم سمجھا جاتا ہے اور جو آدمی ایسا کرے اُس کو لوگ ذات اور برادری سے خارج کر دیتے ہیں)۔

سُنُّوْا بِهِمْ سُنَّةَ أَهْلِ الْكِتَابِ۔ مجوسیوں (پارسیوں) سے وہی سلوک کرو جو اہل کتاب سے کرتے ہو (اُن سے اہل کتاب کی طرح جزیہ لو) بعضوں نے اِسی حدیث کی رو سے پارسی عورتوں سے نکاح کرنا بھی درست رکھا ہے جیسے یہودی اور نصرانی عورتوں سے درست ہے۔

لَا يُنْقَضُ عَهْدُهُمْ عَنْ سُنَّةِ مَاحِلٍ۔ اُن کا عہد کسی چغل خور کی چغلی کی وجہ سے نہ توڑا جائے گا (یعنی کسی فسادی لڑانے والے کی لڑا

پر لحاظ نہ ہوگا)
سُنَّتٌ طریقہ سَنَنَ کا بھی یہی معنی ہے۔
ایک روایت میں عَنْ شِیَۃِ مَاحِلٍ ہے معنی
وہی ہے۔
اِلَّا رَجُلٌ یُرِدُ عَنَّا مِنْ سَنَنِ ھٰؤُلَاءِ۔
مگر وہ شخص جو ہم سے اِن لوگوں کی چال پھیرے۔
فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ۔ جو شخص
میرے طریق سے نفرت کرے اُس سے مُنھ
پھیرے خواہ وہ فرض ہو یا نفل اعتقادی ہو
یا عملی وہ میرا نہیں ہے (یعنی اُس سے مجھ کو وہ
تعلق اور ربط نہیں ہے جو مسلمانوں سے رکھتا
ہوں مطلب یہ ہے کہ اسلام سے خارج ہوگیا
مراد وہ شخص ہے جو آنحضرت ؐ کے سنت اور
طریق کو بُرا سمجھے اُس کو مکروہ جانے یعنی عمداً
جان کر ایسا کرے وہ تو کافر ہو جاتا ہے اور
اگر نادانستہ یا تاویل کے ساتھ کرے تو کافر
نہیں ہوتا مگر دوسرے مسلمانوں کو اُس کی تقلید
درست نہیں بلکہ اُس کا قول سنت کے خلاف
ہونے کی وجہ سے دیوار پر پھینک دیا جائے گا
بڑا ہو یا چھوٹا لا کلام لاَحَدٍ مع اللہ ورسولہ۔
مُبْتَغٍ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃَ الْجَاھِلِیَّۃِ۔ جو شخص
مسلمان ہو کر جاہلیت اور کفر کا رواج پھیلانا چاہے
اُس کو پسند کرے (مثلاً مردوں پر نوحہ کرنا سینہ
کوٹنا کپڑے پھاڑنا داڑھی مونچھ منڈا ڈالنا
اگرچہ یہ کام گناہ صغیرہ ہیں مگر اُن کو قائم کرنے
والا اور پھیلانے والا اور جاری کرنے والا ہرگز
مسلمان نہیں ہو سکتا طیبی نے کہا شرطیہ بازی
اور نوروز کی عید اور نوحہ یہ سب جاہلیت کے
امور ہیں اور جب ان کاموں کے طالب پر یہ
وعید ہو تو کرنے والے پر کیا کچھ عذاب ہوگا اللہ
ہی جانتا ہے۔
اِنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَسُنَّہٗ۔
آنحضرت ؐ نے اُس میں کوئی حکم نہیں دیا (یعنی
چالیس سے زیادہ کوڑے لگانے میں)
فَصَارَ ذٰلِکَ سُنَّۃً بَعْدُ۔ پھر اُس کے بعد یہی
شریعت قائم ہوئی (کہ تین طلاق والی عورت اپنے
اگلے خاوند کے لئے حلال نہ ہوگی۔ جب تک دوسرا
خاوند نہ کرے اور اُس سے صحبت نہ کرائے)
اگرچہ یہ حکم قرآن مجید میں موجود ہے مگر شاید وہ
آیت بعد کو اُتری ہوگی یا مطلب یہ ہے کہ آیت
میں صرف نکاح کا لفظ مذکور ہے اور حلالہ کے
لئے دوسرے خاوند کا اُس عورت سے جماع کرنا
ضروری ہے جو قرآن میں صراحتاً بیان نہیں ہوا
گو تَنْکِحَ سے مفسرین نے جماع ہی مراد لیا ہے
فَاِنْ سَھَا وَاحِدٌ رَدَّہٗ اِلَی السُّنَّۃِ۔ اگر ایک بھول
جائے تو دوسرا اُس کو طریقہ محمدیہ کی طرف پھیر دے
(شریعت کا حکم اُس کو جتلا دے۔)
لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَکُمْ۔ تم بھی تمہارے
اگلوں کی پیروی کرو گے (اُن کی چال اختیار کرو
گے یعنی یہودیوں کی اُنہوں نے اپنے مولویوں
اور عالموں کو گویا خدا بنا رکھا تھا ہر بات میں
اُن کی مان لیتے گو وہ کتاب الٰہی اور حدیث
نبوی کے خلاف ہوتی اور کہتے کیا تھے وہ ہم
سے بڑھ کر اللہ کی کتاب اور حدیث رسول کا
علم رکھتے ہیں مسلمانوں نے بھی اُنہی کا شیوہ
سنہ ۴ھ کے بعد اختیار کیا۔ ابو حنیفہ اور شافعی
کو گویا پیغمبر کی طرح معصوم سمجھ لیا بس انہوں
نے جو کہہ دیا اُس کو آنکھ بند کرکے وحی سمجھتے ہیں

اور اللہ اور رسول کے کلام کو طاقِ نسیان پر رکھ دیا قرآن تیجہ، دہم، چہلم میں پڑھنے کے لئے رہ گیا یا تعویذ کے طور پر گلے میں لٹکانے کے لئے یا برکت کے لئے جزدان میں بند کر کے مکان میں رکھ دینے کے لئے یا آسیب زدہ کو اُس کے اوراق کی ہوا دینے کے لئے اور صحیح بخاری کا ختم کسی کی تندرستی یا دوسرے کسی مطلب اور مراد کے لئے رہ گیا مگر قرآن یا صحیح بخاری پر عمل کرنا جائز نہیں سمجھتے نہ اُن کے معانی اور مطالب میں غور کرتے ہیں صرف الفاظ کبھی کبھی رٹ لیتے ہیں یہودیوں کا بھی یہی شیوہ ہے۔ اللہ بچائے رکھے سچے مسلمان وہ ہیں جو قرآن کو سمجھکر اُس کے معانی اور مطالب میں غور کرتے ہیں اور اُس کے اوامر اور نواہی پر عمل کرتے ہیں۔ اسی طرح صحیح بخاری اور دوسری حدیث کی تمام کتابوں کو سمجھکر پڑھتے ہیں اُن پر عمل کرتے ہیں اور حدیث یا آیت کے موجود ہوتے ہوئے اُس کے خلاف کسی کا قول نہیں مانتے ابوحنیفہ ہوں یا شافعی یا اُن سے بھی کوئی بڑے غوث ہوں یا قطب سب آنحضرت ؐ کے ایک ادنیٰ غلام کفش بردار ہیں اور سب نے بالاتفاق یہی وصیت کی ہے کہ قرآن اور حدیث پر چلو اور ہماری پیروی ہرگز نہ کرنا جو قول ہمارا قرآن یا حدیث کے خلاف پاؤ اُس کو دیوار پر پھینک مارو) مجمع البحار میں ہے کہ یہودیوں نے اپنے پیغمبروں کو قتل کیا تھا مسلمانوں نے آنحضرت ؐ کے جگر گوشہ یعنی امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کو شہید کرایا اِسی طرح عبداللہ بن حسن نفس زکیہ اور زید بن علی اور یحیٰی اور ابراہیم فرزندان زید اور امام موسیٰ کاظم اور امام علی رضا کو موت کے گھاٹ اُتارا دوسرے خلفائے بنی اُمیہ اور حجاج ظالم نے بڑے بڑے علمائے تابعین مثل سعید بن مسیب اور سعید بن جبیر اور چند صحابۂ رسول مثل حجر بن عدی اور مالک اشتر اور محمد بن ابی بکر کو ناحق قتل کرایا اور دوسری حدیث میں ہے کہ میری امت کے عالم بنی اسرائیل کے پیغمبروں کی طرح ہیں۔ تو گویا پیغمبروں کو بھی قتل کیا اب رہی کتاب اللہ کی تحریف تو قرامطہ اور قادیانیہ اور چکڑالویہ اور ثنائیہ اور باطنیہ اور بابیہ اور اسماعیلیہ وغیرہ گمراہ فرقوں نے وہ بھی کی قرآن کی ایسی تفسیریں اور تاویلیں کیں جو درحقیقت تحریف ہیں غرض یہودیوں کی پیروی ہر بات میں اِن مسلمانوں نے پوری کی اور جیسے مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر وہ گھوڑ پھوڑ کے سوراخ میں گھسیں گے تو تم بھی گھسوگے وہ پورا ہوا مَنْ اَحْیَا سُنَّتِیْ۔ جو شخص میری سنت کو زندہ کرے (جب لوگوں نے اُس کو مار ڈالا ہو اُس پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہو یا اُس کو بُرا سمجھنے لگے ہوں) زندہ کرنے سے یہ مراد ہے کہ اُس پر عمل کرنا شروع کرے اور کسی کی ملامت یا تخویف کا کچھ خیال نہ کرے یا آپ کی سنت کو شائع کرے قرآن و حدیث پڑھائے اُن کا ترجمہ کرائے حدیث اور تفسیر کی کتابیں چھپوائے دین کے مدرسے بنائے دینی کتب خانے قائم کرے سنتوں میں آپ کی سب سنتیں داخل ہیں مثلاً عید کی نماز۔ صدقۂ فطر، مسواک کرنا بیواؤں کا نکاحِ ثانی جوتوں سمیت نماز پڑھنا وغیرہ

وغیرہ۔

مَنْ اَحْیَا سُنَّۃً مِّنْ سُنَّتِیْ - جو شخص میری کسی سنت کو زندہ کرے۔ قیاس یہ تھا۔ مِنْ سُنَنِیْ بہ صیغۂ جمع مگر روایت بہ صیغۂ مفرد ہے۔

مَنْ کَانَ مُتَّبِعًا فَلْیَسْتَنَّ بِمَنْ مَاتَ (عبداللہ بن مسعود نے کہا) جو شخص تم میں سے کسی کی پیروی کرنا چاہے (خود اجتہاد کی لیاقت نہ رکھتا ہو) تو اُن لوگوں کی (صحابہ کی) پیروی کرے جو گذر گئے (کیونکہ صحابہ کا ہدایت پر ہونا اور اُن کا طریقہ نجات کا طریق ہونا حدیث شریف سے ثابت ہے اب دوسرے لوگوں کا یہ حکم نہیں جو صحابہ کے بعد پیدا ہوئے کیونکہ خود صحابہ کے اخیر زمانہ میں بدعات کا ظہور ہو چلا تھا اِس لئے عبداللہ بن مسعود نے صحابہ میں سے بھی اگلے صحابہ کی پیروی کی صلاح دی جس وقت تک اسلام میں کوئی بدعت ظاہر نہیں ہوئی تھی اور اسلام اپنی اصلی حالت پر تھا۔

مَنْ سَنَّ سُنَّۃً حَسَنَۃً - جو شخص اچھا طریق نکالے (یعنی سنت کے موافق تعلیم میں ہو یا عبادات میں یا آداب اور اخلاق میں)

فَاِنَّھُنَّ مِنْ سُنَنِ الْھُدٰی - وہ ہدایت کے طریقوں میں سے ہیں۔

فَتَمَسُّکٌ بِسُنَّۃٍ خَیْرٌ مِّنْ اِحْدَاثِ بِدْعَۃٍ سنت پر عمل کرنا (اگرچہ چھوٹی سی سنت ہو) بدعت نکالنے سے بہتر ہے (گو بدعت کا کام کیسا ہی بڑا ہو)

عَمَلٌ قَلِیْلٌ فِیْ سُنَّۃٍ خَیْرٌ مِّنَ الْاِجْتِھَادِ فِیْ بِدْعَۃٍ - سنت کے موافق تھوڑی سی عبادت کرنا بہت عبادت اور مجاہدہ سے بہتر ہے جو بدعت میں ہو۔

مترجم کہتا ہے پچھلے صوفیوں نے جو عباداتِ شاقّہ اور ریاضات اور مجاہدات نکالے ہیں گو اُن سے بھی نفس کی صفائی اور قربتِ الٰہی پیدا ہوتی ہے مگر سنت کے موافق عمل کرنے سے تھوڑی سی ریاضت اور عبادت میں وہ درجہ حاصل ہو جاتا ہے جو اُن لوگوں کو بہت بڑی تکلیف اور محنت کے بعد حاصل ہوتا ہے سنت کی پیروی عجیب برکت کی چیز ہے اور اسی لئے صحابہ کو تھوڑی سی عبادات میں وہ مراتب حاصل ہوتے تھے جو اِن پچھلے صوفیوں کو اخیر عمر تک حاصل نہیں ہوئے اس لئے سہل اور آسان اور عمدہ طریق سلوک اور تصوّف کا اور درویشی کا وہی ہے کہ ہر بات میں آنحضرت م کے سنت کی پیروی کرے اور آپ کے قدم بہ قدم چلتا رہے ایسے متبع سنت کا نہ کوئی درویش مقابلہ کر سکتا ہے نہ فقیر اور اُس کے سامنے سب سرِ اطاعت اور خدمتگزاری جھکاتے ہیں دیکھو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح جو سراسر متبع حدیث تھے اُن کی درویشی اور فقیری اس درجہ پر پہنچی کہ اُن کے زمانہ کے تمام اولیاء اللہ نے اُن کو اپنا سردار مانا اور اُن کا قدم اپنی گردن پر رکھا اسی طرح متقدمین صوفیہ میں حضرت جنید بغدادی اور عبداللہ بن مبارک اور فضیل ابن عیاض اتباع سنت کی وجہ سے اُس مرتبہ کو پہنچے کہ سیدالطایفہ اور اولیاء اللہ کے پیشوا مانے گئے)

لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّجْعَلَ الصَّلٰوۃُ فِیْہِ اِسْتِنَانًا ذبح کے وقت درود شریف پڑھنا سنت نہیں

گو درود شریف پڑھنا ثواب ہے مگر اپنے محل پر اُس کو پڑھنا چاہیئے ذبح یا چھینک کے وقت اُس کا پڑھنا سنت نہیں ہے اسی طرح نماز کی تکبیر کے وقت جیسے جاہلوں نے اختیار کیا ہے)۔

اِسْتَنَّ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ یا شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ۔ ایک دوڑ یا دُو دوڑ اُس گھوڑے نے کی۔

شَرَفَ۔ گھوڑے کا بھاگنا۔ جب اُس پر کوئی سوار نہ ہو۔ یعنی زغن لگانا۔

اِنَّ فَرَسَ الْمُجَاهِدِ لَيَسْتَنُّ فِي طِوَلِهٖ مجاہد کا گھوڑا اپنی رسّی میں ایک زغن لگاتا ہے۔

رَاَيْتُ اَبَاهُ يَسْتَنُّ بِسَيْفِهٖ كَمَا يَسْتَنُّ الْجَمَلُ۔ میں نے اُس کے باپ کو دیکھا اپنی تلوار لیکر اس طرح پر لپکتا تھا جیسے اونٹ لپکتا ہے (یعنی اترا کر اٹھکیلیاں مارتا ہوا چلتا) طیبی نے کہا استنان گھوڑے کا یہ ہے کہ دونوں ہاتھ ایک ساتھ اُٹھائے اور زمین پر رکھے۔ اور پاؤں سے دوڑ جائے۔

اِنَّهٗ كَانَ يَسْتَنُّ بِعُوْدٍ مِّنْ اَرَاكٍ۔ آنحضرت پیلو کی لکڑی سے مسواک کرتے۔

وَاَنْ يَّدَّهِنَ وَيَسْتَنَّ۔ اور تیل لگائے مسواک کرے۔

فَاَخَذْتُ الْجَرِيْدَةَ فَسَنَنْتُهٗ بِهَا۔ میں نے وہ ڈالی (عبد الرحمن کے ہاتھ سے) لے لی اور آپ کے دانتوں پر پھرائی (آپ کو مسواک کرائی)۔

فَسَمِعْنَاهُ اِسْتِيْنَانَ عَائِشَةَ۔ ہم نے حضرت عائشہ کے مسواک کرانے کی آواز سنی (وہ مسواک آپ کے دانتوں پر پھیر رہی تھیں)

وَاَنْ يَّسْتَنَّ وَاَنْ يَّمَسَّ۔ مسواک کرے اور خوشبو لگائے۔

وَاَسْنَانُ الْاِبِلِ۔ اور اُس میں یہ بیان تھا کہ دیت میں کس کس عمر کے اونٹ دینا چاہئیں

بِمِفْتَاحٍ لَّهٗ اَسْنَانٌ۔ اُس کنجی سے جس کے دندانے عمدہ ہوں۔

اَعْطُوا الرُّكُبَ اَسِنَّتَهَا۔ اونٹوں کو اچھی طرح چرنے دو (خوب کھانے دو) اس صورت میں اَسِنَّة جمع ہوگی سِنّ کی یعنی وہ چارہ جو اونٹ کھاتا ہے بعضوں نے کہا یہ سِنَانٌ کی جمع ہے بمعنی نیزے اور برچھے کی مطلب یہ ہے کہ جب اُن کو خوب چرنے اور کھانے دوگے تو وہ موٹے تازے فربہ ہو جائیں گے اور اُن کے کاٹنے کو دل نہ چاہے گا تو گویا برچھہ اُس کے حوالہ کر دیا جس کی اُس نے اپنی جان بچائی بعضوں نے کہا سنان کا معنی قوت اور طاقت یعنی اونٹوں کو قوی اور طاقت ور رکھو خوب کھلا پلا کر)

هُوَ سِنُّهٗ وَتِنُّهٗ۔ وہ اُس کا ہم عمر ہے۔

اَعْطُوا السِّنَّ حَظَّهَا مِنَ السِّنِّ۔ جانوروں کو خوب چرنے دو (اُن کو خاطر خواہ چارہ اور پانی

فَاَمْكَنُوا الرِّكَابَ اَسْنَانًا۔ اُنہوں نے اونٹوں کو خوب چارہ کھانے دیا۔

وَمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً۔ ہر چالیس گایوں میں سے ایک گائے زکوٰۃ میں لی جائے جو تیسرے برس میں لگی ہو (دو برس پورے ہو کر) مُسِنّہ وہ بکری یا گائے جو دو برس کی ہو کر تیسرے میں لگی ہو بعضوں نے کہا بکری میں مُسِنّہ وہ ہے جو ایک برس کی ہو کر دوسرے میں لگی ہو اور بھی

مراد ہے اس حدیث میں۔

لَاتَذْبَحُوْا اِلَّامُسِنَّةً - یعنی قربانی میں وہی جانور کاٹو جو مُسِنَّةٌ ہو (یعنی بکری بھیڑ میں سے پورے ایک سال کی جو دوسرے سال میں لگی ہو اور گایوں میں سے دو سال کی جو تیسرے میں لگی ہو اور اونٹ میں جو چار سال کا ہو کر پانچویں میں لگا ہو بعضوں نے کہا بھیڑ یعنی پوٹلہ چھ مہینے کا بھی کافی ہے۔

یُنْقٰی مِنَ الضَّحَایَا الَّتِیْ لَمْ تُسْنَنْ۔ قربانی کے جانوروں میں سے وہ جانور نکال ڈالا جائے گا۔ جس کے دانت نہ اُگے ہوں (ازہری نے کہا یہ وہم ہے راوی کا اور صحیح لَمْ تُسْنِنْ بکسرۂ نون یا لَمْ تُسِنَّ ہے یعنی جو دوسرے برس میں نہ لگی ہو ثنیہ نہ ہوئی ہو۔

اِنَّ فِیْهِ اَبْوَابًا لَاتَخْفٰی عَلٰی اَحَدٍ مِّنْهَا السَّلَمُ فِی السِّنِّ۔ حضرت عمرؓ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ سود میں اور کئی معاملہ داخل ہیں جو کسی پر پوشیدہ نہیں رہیں گے جیسے جانوروں میں سَلَم کرنا یا غلام لونڈی میں (یعنی پیشگی روپیہ دیکر جانور یا غلام لونڈی ایک میعاد پر اُس کے بدل ٹھہرا لینا یہ جائز نہیں ہے کیونکہ جانور ایک دوسرے سے ایسے مختلف ہوتے ہیں اسی طرح غلام لونڈی جن کی قیمت میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے اور ایسی حالت میں نزاع پیدا ہوگی برخلاف غلہ یا پارچہ وغیرہ کے اُن میں جب اچھی طرح صفت بیان کردی جائے تو نزاع کا ڈر نہیں رہتا)۔

بَازِلُ عَامَیْنِ حَدِیْثٌ سِنِّیْ (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے جیسے کتاب الباء میں گذر چکا) یعنی میں دو برس کا بازل ہوں حالانکہ میری عمر کم ہے۔ بازل وہ اونٹ جو پورے آٹھ برس کا ہو جائے پھر اُس کے بعد ایک سال اور گذرے تو بازل عام ہوا دو سال گذریں تو بازلِ عامین ہوا مطلب یہ ہے کہ گو میں نو عمر ہوں مگر عقل اور علم اور فہم وفراست میں کامل ہوں جیسے نو یا دس برس کا اونٹ پوری عمر کا اونٹ ہوتا ہے)

وَجَاوَزْتُ اَسْنَانَ اَهْلِ بَیْتِیْ میں اپنے گھر والوں سے عمر میں بڑھ گیا اُن سے زیادہ میں نے عمر پائی یہ حضرت عثمان رضؓ کا قول ہے آپ کی عمر اَسّی برس تک پہونچی تھی)

لَاُوْطِئَنَّ اَسْنَانَ الْعَرَبِ کَعْبَهٗ۔ میں تو عرب کے اشراف اور اکابر کو روند ڈالوں گا۔

صَدَقَنِیْ سِنَّ بَکْرِهٖ۔ اُس نے اپنے اونٹ کی عمر سچی بتلائی (یہ ایک مثل ہے عرب میں اُس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی سچ سچ بیان کردے۔ ہوا یہ تھا کہ ایک شخص نے جوان اونٹ خریدنے کے لئے چکایا اونٹ والے سے اُس کی عمر پوچھی اُس نے سچ سچ بیان کردی تب یہ خریدار نے کہا اُس روز سے یہ ایک مثل ہو گئی)۔

فَدَعَا بِدَلْوٍ مِّنْ مَّآءٍ فَسَنَّهٗ عَلَیْهِ۔ ایک ڈول پانی کا آپ نے منگوایا وہ اُس پر بہا دیا (یعنی جس مقام پر گنوار نے پیشاب کر دیا تھا۔

سَنَّهَا فِی الْبَطْحَاءِ۔ اُس کو کنکریلے میدان میں بہا دیا۔ (یعنی شراب کو جب اُس کی حرمت اُتری)۔

کَانَ یَسُنُّ الْمَآءَ عَلٰی وَجْهِهٖ وَلَا یَشُنُّهٗ

اُن کے مُنہ پر پانی ڈالتے تھے ایک جگہ ترڑیڑتے تھے جگہ جگہ نہیں پہنچاتے تھے۔

نَسُنُّوْ عَلَیَّ التُّرَابَ سَنًّا۔ مجھ پر آہستہ آہستہ مٹی ڈالو۔

فَقَامَ رَجُلٌ قَبِیْحُ السُّنَّۃِ (آنحضرتؐ نے صدقہ کی ترغیب لوگوں کو دلائی) اتنے میں ایک شخص بدصورت کھڑا ہوا (جس کا چہرہ بدنما تھا سُنَّۃٌ چہرے کا وہ رخ جو سامنے ہوتا ہے۔ بعضوں نے کہا رخسارے کا تختہ)

وَکَانَ زَوْجُھَا سَنَّ فِیْ بِئْرٍ۔ اُس کا خاوند ایک کنوے میں سڑ گیا تھا (بدبودار ہو گیا تھا) اُسی سے ہے حَمَأٍ مَّسْنُوْنٍ۔ سڑی بدبودار کیچڑ بعضوں نے کہا سَنَّ سے اَسِنَ مراد ہے یعنی بدبو کی وجہ سے منہ پھرالینا اُس کو ڈھانپ لینا۔

کَانُوْا یَجْمَعُوْنَ بَیْنَ الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ مِنَ السُّنَّۃِ۔ ظہر اور عصر کی نماز سنت کی پیروی میں ملاکر پڑھتے (یہ جمع کرنا اہلحدیث اور امامیہ کے نزدیک جائز ہے اور امام احمد نے بیماری کے عذر سے جائز رکھا ہے یعنی مقیم کے لئے لیکن مسافر کو تو بالاتفاق جمع درست ہے صرف امام ابوحنیفہ نے اُس میں خلاف کیا ہے)

عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ تم اپنے اوپر میرا طریق اور خلفائے راشدین یعنی چاروں خلیفوں کا طریق لازم کر لو (اُن کی پیروی کرو نہ غیر راشدین خلیفوں کی جیسے خلفائے بنی امیہ اور عباسیہ تھے اِس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ خلفائے راشدین کا قول یا فعل بھی سنت ہے سنت تو آنحضرتؐ ہی کا قول یا فعل ہوتا ہے اور خلفائے راشدین چونکہ ہر امر میں سنت رسول ہی پر چلتے تھے لہذا اُن کی بھی پیروی کا حکم دیا چونکہ اُن کی پیروی سنت رسول کی پیروی ہے۔

ھُوَ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقِتَالَ۔ قابیل پہلا شخص ہے جس نے خون کرنے کا طریق قائم کیا (پہلے دنیا میں اُسی نے اپنے بھائی ہابیل کا خون کیا)

اِبْعَثْھَا قِیَامًا مُقَیَّدَۃً سُنَّۃُ اَبِی الْقَاسِمِ ان اونٹوں کو بیٹھے سے اور اُن کو کھڑا کر کے پاؤں باندھ کر نحر کر یہ سنت ہے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔

اَلْقِرَاءَۃُ سُنَّۃٌ وَالتَّشَھُّدُ سُنَّۃٌ وَاَتَنْقُصُ السُّنَّۃُ الْفَرِیْضَۃَ۔ نماز میں سورت کا پڑھنا (یعنی سورۂ فاتحہ کے بعد) سنت ہے اور تشہد پڑھنا بھی سنت ہے اور سنت کے نہ کرنے سے فرض میں نقصان نہیں آتا مجمع البحرین میں ہے کہ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ سورت کے وجوب پر (جیسے احناف کا قول ہے) اِس آیت سے یعنی فاقرؤا ما تیسر من القرآن سے دلیل لینا صحیح نہیں ہے۔

اَسْنَانٌ۔ دانت یہ جمع ہے سِنٌّ کی بمعنی دانت مجمع البحرین میں ہے کہ ۳۲ دانتوں میں سے سامنے کے چار دانتوں کو ثنایا اور اُن کے بازو کے چاروں کو رباعیات اور اُن کے بازو کے چاروں کو انیاب اور اُن کے بازو کے چاروں کو نواجذ اور اُن کے بازو کے چاروں کو ضواحک اور باقی بارہ کو رَحی کہتے ہیں۔

سَنٌّ۔ ایک جگہ پانی بہانا۔

شَنٌّ۔ جگہ جگہ پانی پھیلانا۔

اِمْضِ عَلٰی سُنَنِیْكَ۔ اپنی ناک کی سیدھ

پر چلا جا۔

نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ فِي مَسَانِّ الطُّرُقِ۔ جو چالو راستے ہوں (جن میں لوگ آتے جاتے رہتے ہوں) وہاں نماز پڑھنے سے منع فرمایا (کیونکہ ایسا کرنے سے خود نمازی کو نقصان پہونچنے کا ڈر ہے (دوسرے راستہ چلنے والوں کو تکلیف ہوگی)۔

سُنْسُن۔ ایک شخص کا نام ہے اُس کا بیٹا احمد حدیث کا راوی ہے۔

لَا اٰتِيكَ سِنَّ الْحِسْلِ۔ میں تیرے پاس نہیں آوں گا جب تک گھوڑ پھوڑ کے دانت نہ گریں (یعنی کبھی نہیں آوں گا کیونکہ اُس کے دانت کبھی نہیں گرتے)

كَأَسْنَانِ الْمُشْطِ۔ کنگھی کے دندانوں کیطرح یعنی سب باتوں میں برابر۔

أَسْنَانُ الْمِنْشَارِ۔ آرے کے دندانے جو لکڑی کاٹتے ہیں۔

مَرْمَرٌ مَسْنُونٌ۔ گچی کا چکنا صاف صحن۔

سَنِينٌ۔ ہم عمر ہجولی۔

سَنِينَةٌ۔ ہوا لمبی ریتی مَسَانٌّ جمع۔

تَسَنُّهٌ۔ کئی سال گذرنا۔

مُسَانَهَة۔ سالانہ کوئی معاملہ کرنا۔

سَنِهٌ۔ کئی سال کا پرانا۔

سَنَةٌ۔ جو بمعنی سال ہے وہ اصل میں سَنَهَةٌ تھا بعضوں نے کہا سَنَوَةٌ کیونکہ اُس کی جمع سَنَوَات آتی ہے عام لوگ سَنَوَاتِي برسوں کے پرانے معاملہ کو کہتے ہیں۔

خَرَجْنَا نَلْتَمِسُ الرُّضَعَاءَ بِمَكَّةَ فِي سَنَةٍ شَهْبَاءَ (حلیمہ سعدیہ کہتی ہیں) ہم شیر خوار بچوں کی تلاش میں نکلے ایک قحط کے سال میں۔

سَنَةٌ سَنْهَاءُ جیسے لَيْلَةٌ لَيْلَاءُ یا يَوْمٌ أَيْوَمُ ایک روایت میں سَنَةٌ شَهْبَاءَ ہے اُس کا ذکر آگے آئے گا۔

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى مُضَرَ بِالسَّنَةِ۔ یا اللہ مضر کے کافروں پر قحط ڈال کر میری مدد کر یہ اسمائے غالبہ میں سے ہے جیسے گھوڑے کو دابہ اور اونٹ کو مال کہتے ہیں اور کبھی لام کلمہ کو "تے" سے بدل کر أَسْنَتُوا کہتے ہیں یعنی وہ قحط میں مبتلا ہوئے

إِنَّهُ كَانَ لَا يُجِيزُ نِكَاحًا عَامَ سَنَةٍ حضرت عمرؓ قحط سالی میں نکاح کو جائز نہیں رکھتے تھے (کیونکہ ایسے زمانہ میں غیر کفو میں نکاح کر دینے کا احتمال ہوتا ہے بقولِ شخصے مرتا کیا نہ کرتا)۔

كَانَ لَا يَقْطَعُ فِي عَامِ سَنَةٍ۔ قحط سالی میں چور کا ہاتھ نہیں کاٹتے تھے۔

فَأَصَابَتْنَا سُنَيَّةٌ حَمْرَاءُ۔ ایک سخت قحط ہم پر آن پڑا (یہ تصغیر تعظیم کے لئے ہے)

أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ۔ میری مدد کر اُن کے مقابلہ میں قحطوں سے جیسے حضرت یوسف کے زمانہ میں قحط پڑے تھے۔

أَنْ لَا أُهْلِكَ أُمَّتَكَ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ۔ میں تیری اُمت کو عام قحط سے (جو سب ملکوں میں ہو) تباہ نہیں کرنے کا

لَيْسَ السَّنَةُ أَنْ لَا تُمْطَرُوا۔ فقط قحط یہ نہیں ہے کہ بارش نہ ہو (بلکہ بارش ہوکر غلہ پیدا نہ ہو یہ بھی (بڑا) قحط ہے یعنی کثرتِ بارش سے کھیتی تباہ ہوجائے یا بے وقت بارش ہو)

نَهٰى عَنْ بَيْعِ السِّنِينَ۔ کئی سال تک درخت

کا میوہ بیچنے سے منع فرمایا (کیونکہ یہ معدوم کی بیع ہے اور اس میں دھوکا ہے شاید اُن سالوں میں میوہ پیدا نہ ہو) جیسے دوسری حدیث میں ہے۔

نَهٰى عَنِ الْمُعَاوَمَةِ۔ اُس کا بھی یہی مطلب ہو

تَسَنُّهٌ۔ کئی سال گذرنا۔

سَانَهَتِ النَّخْلَةُ۔ ایک سال آڑ اُس میں میوہ لگتا ہے (یعنی یہ درخت کھجور کا ایک سال میوہ دیتا ہے ایک سال خالی رہتا ہے۔

سَنْوٌ یا سَنَاوَةٌ۔ پانی دینا تر کرنا بلند ہونا چمکنا کھولدینا۔

بَشِّرْ اُمَّتِیْ بِالسَّنَاءِ۔ میری اُمت کو یہ خوشخبری دے کہ اُس کا مرتبہ (اللہ کے نزدیک) بلند ہو گا۔

سَنِیَ یَسْنٰی سَنَاءً۔ بلند ہونا۔

سَنِیَ۔ بہ قصر چمکنا۔

عَلَیْکُمْ بِالسَّنَا وَالسَّنُّوْتِ۔ تم سنا اور شہد اپنے اوپر لازم کرلو (دونوں مُلیّن مخرج بلغم و مواد غلیظ ہیں)

یَا اُمَّ خَالِدٍ سَنَا سَنَا۔ اُمّ خالد واہ واہ یعنی یہ کپڑا تجھ پر بہت زیب دیتا ہے کہتے ہیں۔ سَنَا سَنَا حبشی زبان میں بمعنی اچھا اور زیبندہ ایک روایت میں سَنَاہٌ سَنَاءٌ ہے معنی وہی ہے

مَا سُقِیَ بِالسَّوَانِیْ فَفِیْهِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔ جس کھیت کو جانور سے پانی دیا جائے (یعنی اونٹ یا بیل سے) اُس میں سے بیسواں حصّہ زکوٰۃ میں لیا جائے گا (یعنی ۵ فیصدی سبحان اللہ اس سے بڑھ کر کیا تخفیف ہوگی) اور جو آسمان کے پانی سے کھیتی ہو اُس میں سے دسواں حصہ سبحان اللہ اگر شریعتِ اسلامی کے موافق کوئی بادشاہ اپنی رعیت سے مالگذاری وصول کرے تو ساری رعیت اُس کی عاشق بن جائے اور بچہ بچہ مالدار اور غنی بن جائے ہمارے زمانہ کے بعضے بادشاہ تو آدھا بلکہ دو ثلث پیداوار کا کاشتکار سے لے لیتے ہیں اور اس کے سوا طرح طرح کی پٹیاں اُن پر ڈالتے ہیں بیچارے کاشتکار اکثر ننگے بھوکے محتاج مفلس رہتے ہیں لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

اِنَّا کُنَّا نَسْنُوْا عَلَیْهِ (ایک اونٹ نے آنحضرتؐ سے شکایت کی کہ اُس کے مالک اُس کو سخت تکلیف دیتے ہیں اور کھانا برابر نہیں دیتے آپ نے اُس کے مالکوں سے پوچھا اُنہوں نے کہا) ہم تو اُس پر پانی لایا کرتے ہیں۔

لَقَدْ سَنَوْتُ حَتّٰی اشْتَکَیْتُ صَدْرِیْ میں نے پانی بھرا یہاں تک کہ میرے سینے میں بیماری ہوگئی (پانی کھینچتے اور لاتے یہ حضرت شاہزادی عالم و عالمیان جناب فاطمہ زہرا کا قول ہے آپ اپنے ہاتھ سے چکی پیستیں پانی بھرتیں گھر کے سارے کام کاج کرتیں حالانکہ دونوں جہان کی شہزادی تھیں اور کسی عورت کی کیا حقیقت ہے جو ایسی کاموں میں شیخی کرے خاوند کی خدمت سے کتیائے)۔

اِنَّ لِیْ جَارِیَةً هِیَ خَادِمُنَا وَ سَانِیَتُنَا فِی النَّخْلِ۔ ہماری ایک لونڈی ہے جو ہماری خدمت کرتی ہے اور کھجور کے درختوں کو پانی دیتی ہے۔

اِذَا اللّٰهُ سَنّٰی عَقْدَ شَیْءٍ تَیَسَّرَا۔ جب اللہ تعالیٰ کسی کام کو کرنا چاہتا ہے تو وہ کام آسان

ہوجاتا ہے (بندہ سہل سے اُس کو حاصل کرلیتا ہے)
یہ سَنَیْتُ سے نکلا ہے یعنی میں نے کھولا اور آسان
کیا۔
تَسَنّٰی لِی مجھ کو آسان ہوا جیسے تَیَسَّرَ اور تَاَتّٰی
ہے۔
مُسَنَّاۃ۔ وہ کٹہ جو پانی روکنے اور چھوڑنے کے
لئے بنایا جائے۔
سَنْیٌ۔ کھولنا۔
سَنَاءٌ۔ چمک بلندی رونق۔
تَسْنِیَۃٌ۔ سہل کرنا کھولنا۔
مُسَانَاۃٌ۔ راضی کرنا۔ خوش رکھنا۔
اِسْنَاءٌ۔ روشنی کرنا ایک برس کہیں رہنا بلند کرنا اُٹھانا۔
تَسَنِّیْ۔ بگڑ جانا سڑ جانا۔ آسانی کرنا۔ راضی
کرنا مہیا اور طیار ہونا۔
سَنَایَا۔ بلند مرتبہ اور شریف
سَنَایَۃٌ۔ کل پوری۔
اَرْضٌ مَّسْنِیَّۃٌ۔ جس زمین کو ڈولوں سے پانی
دیا جائے (یعنی کنوئیں سے کھینچ کر یا جانوروں
پر لاد کر)
سَنَابَاذ۔ ایک گاؤں ہے جہاں امام رضا نے
وفات پائی۔

بَابُ السِّیْنِ مَعَ الْوَاوِ

سُوْاَۃٌ۔ شرمگاہ بُری بات فحش بُری خصلت۔
سَوْءٌ۔ بُرا ہونا۔
تَسْوِئَۃٌ یا تَسْوِیْئٌ۔ بُرائی کرنا عیب کرنا۔
اِسَاءَۃٌ۔ بُرائی کرنا۔
سُوْءٌ۔ بُرائی کو ڑھ ہر آفت فسق و فجور۔
سُوْءٌ بُری بات کہنا

وَهَلْ غَسَلْتَ سَوْاَتَكَ اِلَّا اَمْسِ۔ ابھی
کل ہی تو تو نے اپنی جائے براز دھوئی ہے (یہ اُس وقت
کہتے ہیں جب کوئی بے شرمی اور بیحیائی کی بات
کرے مغیرہ بن شعبہ نے جاہلیت کے زمانہ میں
ایک دغا کی تھی اپنے ساتھیوں کو قتل کرکے اُن کا مال
لے لیا تھا یہ اُس کی طرف اشارہ ہے)
يَخْصِفَانِ عَلٰی سَوْاٰتِهِمَا۔ دونوں آدم اور حوا
بہشت کے پتے اپنی شرمگاہوں پر رکھنے لگے
(جب ممنوع درخت میں سے اُنہوں نے کھایا
اور بہشتی لباس اُتر گیا ننگے رہ گئے)
سَوْدَاءُ وَلُوْدٌ خَيْرٌ مِّنْ حَسْنَاءَ عَقِيْمٍ۔ بد
شکل عورت جو جننے والی ہو بچے دیتی ہو اُس
خوبصورت عورت سے بہتر ہے جو بانجھ ہو۔
اَلسَّوْءَاءُ بِنْتُ السَّيِّدِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ
الْحَسْنَاءِ بِنْتِ الظُّنُوْنِ۔ ایک بدشکل عورت
جو شریف کی بیٹی ہو اُس خوبصورت عورت سے
بہتر ہے جس کی ذات مطعون ہو (اُس کے نسب
میں عیب ہو)
سُوْءُ الْمَنْظَرِ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ۔ مال و اولاد
میں بُرا منظر یعنی اُن پر کسی آفت کا آنا جس کے
دیکھنے سے رنج ہو۔
اِنَّ رَجُلًا قَصَّ عَلَيْهِ رُؤْيَا فَاسْتَاءَ لَهَا
ایک شخص نے آنحضرت م سے ایک خواب بیان
کیا آپ کو بُرا معلوم ہوا (کیونکہ اُس سے حضرت
عمرؓ کے بعد دین کی خرابی یا بنی امیہ کی حکومت
اور سلطنت نکلتی ہوگی اور یہ دل سے آپ کو ناگوار
تھی ایک روایت میں فَاسْتَاَلَهَا ہے یعنی اُس
نے اِس خواب کی تعبیر چاہی آنحضرت م نے یہ خواب
سننے کے بعد فرمایا پہلے نبوت کی خلافت ہوگی

(یعنی تیس برس تک) اُس کے بعد اللہ تعالیٰ جس کو
چاہے گا بادشاہت دے گا (معلوم ہوا کر معاویہ
وغیرہ بنی اُمیہ کے لوگ خلیفہ نہ تھے بلکہ بادشاہ
تھے جیسے اور دنیاوی بادشاہ ہوتے ہیں جب معاویہ
باوصف صحابی اور قرشی ہونے کے خلیفہ نہ ٹھہرے
بلکہ بادشاہ تو اور کوئی تیموری یا افغانی یا ایرانی یا
مغل ایرے غیرے پچ کلیاں کیونکر خلیفۃ
المسلمین ہوسکتے ہیں اور صحابہ کا اس پر اجماع
ہوچکا ہے کہ غیر قرشی خلیفہ نہیں ہوسکتا۔

فَمَا سَوَّأَ عَلَيْهِ ذٰلِكَ۔ پھر آپ نے اُس سے
یہ نہیں فرمایا کہ تو نے بُرا کیا۔

إِنَّا سَنُرْضِيكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوءُكَ
ہم تجھ کو تیری اُمت کے باب میں خوش کرینگے
اور تجھ کو رنجیدہ نہیں کرنے کے (اُن کو دوزخ میں
ڈال کر)

إِحْدَى سَوْآتِكَ۔ تیرے ایک بُرے کام کا نتیجہ

سُوْءُ الْعُمُرِ۔ خراب نکمی عمر (یعنی اسّی برس
کے بعد کی جب آدمی کے ہوش و حواس میں
فرق آجائے۔

سُوْءُ الْكِبَرِ یا سُوْءِ الْكِبَرِ۔ خراب بڑھاپا۔

إِنَّ الْمَرْأَةَ لَدَابَّةُ سَوْءٍ۔ عورت ایک بُرا
جانور ٹھہری (جس کے سامنے نکل جانے سے
نماز فاسد ہوجاتی ہے) مطلب یہ ہے کہ عورت
کے سامنے نکل جانے سے نماز کا فاسد ہونا
غلط خیال ہے محیط میں ہے کہ عرب لوگ یوں
کہتے ہیں۔

رَجُلُ سَوْءٍ یا رَجُلُ السَّوْءِ۔ یعنی بُرائی اور
فساد اور شر اور فحش کا آدمی اور اَلرَّجُلُ السَّوْءُ
کہنا صحیح نہیں ہے اسی طرح رَجُلُ السُّوْءِ بضم سین صحیح
نہیں ہے البتہ اَلرَّجُلُ السَّوْءُ کہہ سکتے ہیں اور بعضے مولدین
اَلْمَرْأَةُ السَّوْءُ بھی کہتے ہیں یعنی شریر بدکار عورت

فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ السَّوْءُ قَالَ اُخْرُجِيْ۔ جب
بُرا مرد ہوتا ہے تو (عورت سے) کہتا ہے چل نکل جا
دور ہو۔

فَمَنْ زَادَ فَقَدْ أَسَاءَ۔ جس نے بڑھایا (یعنے
اعضائے وضو کو تین بار سے زیادہ دھویا) اُس
نے بُرا کیا (کیونکہ اسراف ہے اور سنت کی
مخالفت ہے)

مَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَ
الْآخِرِ۔ جو شخص اسلام لاکر پھر بُرائی کرے تو
اُس سے دونوں زمانوں (یعنی کفر اور اسلام)
کی بُرائیوں کا مواخذہ ہوگا۔ دوسری حدیث میں
جو وارد ہے کہ اسلام کفر کی سب بُرائیوں کو گرا دیتا
ہے میٹ ڈالتا ہے اُسکا یہ مطلب ہوگا کہ جب اسلام لانے
کے بعد پھر بُرائی نہ کرے تو کفر کی بُرائیاں بھی
سب معاف ہوجائیں گی بعضوں نے کہا مواخذہ
سے یہ مطلب ہے کہ اُس کو کفر کی بُرائیوں پر صرف
ملامت کریں گے سزا نہ دیں گے۔ البتہ اسلام
کی بُرائیوں پر سزا ملے گی۔

بِأَمْرٍ سُوْءٍ۔ ایک بُرائی کا کام

اَلسُّوْءُ الْقَتْلُ وَالْفَحْشَاءُ الزِّنَا۔ امام رضا
علیہ السلام نے فرمایا قرآن میں جو سوء اور فحشاء
کا لفظ ہے سوء سے مراد قتل اور خون ریزی ہے
اور فحشاء سے مراد زنا اور بدکاری ہے۔

سَيِّئَةٌ۔ بُرائی اصل میں سَيْوِئَةٌ تھی۔

أَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَارِ سَوْءٍ وَإِنْسَانِ سَوْءٍ
میں تیری پناہ لیتا ہوں بُرے ہمسائے اور
بُرے آدمی سے۔

سَايَةٌ - ایک وادی کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیاں اور ایک گاؤں کا مکہ میں۔

كَانَ اَبُوالْحَسَنِ اِذَا قَضٰى نُسُكَهٗ عَدَلَ اِلٰى قَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا سَايَةٌ فَحَلَقَ بِهَا

امام ابوالحسن جب حج کے ارکان پورے کرچکتے تو ایک بستی میں جاتے جس کا نام سایہ تھا وہاں سر منڈاتے۔

سُوبَةٌ - دور کا سفر جیسے سُبَاةٌ ہے

سُوبِيَه - گیہوں کا شراب مصر والے اکثر اس کو پیتے ہیں۔

سَوْجٌ یا سُوَاجٌ یا سَوَجَانٌ آہستہ چلنا۔

سَوَجَانٌ - جانا آنا۔

سَاجٌ - ساگوان جو مشہور لکڑی ہے ہندوستان میں پیدا ہوتی ہے خصوصًا رنگون اور برہما میں اس کی جمع سَاجَات ہے

لَبِسَ سَاجَةً - ایک چادر پہنی اسکی جمع سِيجَانٌ ہے۔

يُصَلِّي عَلٰى سَرِيرٍ مِنْ سَاجٍ - ساگوان کے تخت پر نماز پڑھتے تھے۔

وَتَغْسِلُهٗ عَلٰى سَاجَةٍ - اس کو یعنی میت کو تو ایک ساگوانی تختے پر غسل دے۔

لَبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاجَ وَالطَّلِقَ وَالْخَمَائِصَ - آنحضرتؐ نے سبز یا سیاہ چادر پہنی مجمع البحرین میں ہے کہ ساج سبز یا سیاہ چادر۔

كَانَ يَلْبَسُ فِي الْحَرْبِ مِنَ الْقَلَانِسِ وَالسِّيجَانِ - لڑائی میں آپ ٹوپیاں اور سبز چادریں پہنتے۔

سَاحَةٌ - صحن آنگن وہ خالی میدان جو گھروں کے درمیان ہوتا ہے اس پر عمارت اور چھت نہیں ہوتی۔ اس کی جمع سَاحٌ اور سُوحٌ اور سَاحَاتٌ آئی ہے۔

اِنَّ الْحَاجَّ يَنْزِلُوْنَ مَعَهُمْ فِيْ سَاحَةِ الدَّارِ

حاجی لوگ مکہ والوں کے ساتھ گھروں کے درمیاں جو صحن خالی ہوتا ہے اس میں اتریں گے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ حَلَلْتُ بِسَاحَتِكَ - یا اللہ میں تیرے احاطہ میں اترا ہوں یا تیرے آنگن میں۔

تَبَاعَدُوْا عَنْ سَاحَةِ الظَّالِمِيْنَ - ظالموں کی آنگن سے الگ رہو (ان کے نزدیک نہ جاؤ نہ ان کے پاس سکونت کرو)۔

سَوْخٌ - زمین میں گھس جانا، ڈوب جانا، غائب ہو جانا، تہ نشین ہوجانا۔ دھنس جانا، جیسے سُيُوخٌ اور سَوَخَانٌ ہے۔

سَاخَ الْجَامِدُ - جمی ہوئی چیز پگھل گئی یہ عام لوگوں کا محاورہ ہے۔

تَسَوُّخٌ - کیچڑ میں گرنا۔

سُوَاخٰى - بہت کیچڑ۔

فَسَاخَتْ يَدُ فَرَسِيْ - میری گھوڑی کا ہاتھ زمین میں گھس گیا (دھنس گیا)۔

فَسَاخَ الْجَبَلُ وَخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا - پہاڑ زمین میں دھنس گیا اور حضرت موسیٰ بے ہوش ہوکر گر پڑے۔

فَانْسَاخَتِ الصَّخْرَةُ - وہ پتھر زمین میں گھس گیا (اندر چلا گیا) صحیح فَانْسَاحَتْ ہے حائے حطی سے جیسے آگے آئے گا یعنی ہٹ گیا اور کھل گیا۔

سَاخَتْ قَوَائِمُهٗ فِي الْاَرْضِ - اس کے پاؤں زمین میں دھنس گئے۔

أَسَاخَهُ اللهُ۔ اللہ تعالیٰ اسکو دھنسا دے۔
بِكُمْ تَسِيخُ الْاَرْضُ الَّتِي تَحْمِلُ اَبْدَانَكُمْ
تمہاری ہی وجہ سے زمین جمی ہوئی ہے
جو تمہارے بدنوں کو اُٹھاتی ہے یہ سَاخَ
يَسِيخُ سَيْخًا سے نکلا ہے جس کے معنی
دھنسنے اور غائب ہونے کے بھی ہیں جیسے
سُؤُخٌ ہے اور جمنے اور مضبوط ہونے کے
بھی۔

ثُمَّ اَقْبَلَتْ اِلَى ابْنِهَا فَاِذَا عَقِبُهُ
تَفْحَصُ فِي مَاءٍ فَجَمَعَتْهُ فَسَاخَ وَلَوْ
تَرَكَتْهُ لَسَاحَ۔ پھر حضرت ہاجرہ (پانی ڈھونڈنے
کے بعد اپنے بیٹے (حضرت اسماعیل) کے
پاس آئیں دیکھا تو اُن کی ایڑی پانی کو کھود رہی
ہے (یعنی پانی میں ایڑیاں مار رہے ہیں حضرت
ہاجرہ نے اُس پانی کو سمیٹا (جو پھیلا ہوا تھا)
تب وہ تھم گیا (کنوئے کی طرح ایک جگہ ٹھہر
گیا) اگر چھوڑ دیتیں تو بہتا رہتا (کبھی کم نہ
ہوتا)

سُوْدٌ۔ یا سُؤْدَدٌ یا سَيَادَةٌ یا سَيْدُوْدَةٌ
سردار ہونا، بزرگ ہونا، شریف ہونا۔
سَادَ قَوْمَهُ۔ اپنی قوم کا سردار ہوگیا اُن پر
غالب آیا شرافت میں۔
سَوَدٌ۔ کالا ہونا۔
سَادَ سُوَادًا۔ کالا پانی پیا۔
تَسْوِيْدٌ۔ کالا کرنا جرات کرنا سیّدوں کو قتل
کرنا سردار بنانا۔
مُسَوَّدَہ۔ کالا کیا ہوا اور پہلی تحریر پھر دوسری تحریر
کو (یعنی اُسکی کاپی کو مُبَيَّضَہ کہتے ہیں)
جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اَنْتَ سَيِّدُ قُرَيْشٍ

فَقَالَ السَّيِّدُ اللهُ۔ ایک شخص آنحضرت ؐ
کے پاس آیا اور کہنے لگا آپ قریش کے سردار
ہیں فرمایا سردار تو اللہ ہے (اور ہم سب بندے
اور غلام ہیں یہ آپ نے تواضع کی راہ سے فرمایا
درحقیقت آپ قریش کیا سارے بنی آدم کے
سردار تھے مگر آپ نے منہ پر تعریف پسند نہیں
کی یہ علامت ہے کمالِ شرافت کی عمدہ لوگ
خوشامد سے نفرت کرتے ہیں)

لَمَّا قَالُوْا لَهٗ اَنْتَ سَيِّدُنَا قَالَ قُوْلُوْا
بِقَوْلِكُمْ۔ جب صحابہ نے آنحضرت ؐ سے
کہا آپ ہمارے سردار ہیں تو فرمایا تم جو کہتے
تھے وہی کہو (یعنی اللہ کے رسول یا اللہ کے
نبی اور سردار نہ کہو کیونکہ میں تمہارے دنیاوی
سرداروں کی طرح دنیا کے امور میں سردار نہیں
ہوں ایک روایت میں ہے قُوْلُوْا بَعْضَ
قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ۔
یعنی مجھ کو ایسے ہی کچھ لفظ کہو سیّد یا رسول
یا نبی یا بھائی اور ایسا نہ ہو کہ شیطان تم کو دلیر
کر دے (تم مجھ کو بندگی کے درجہ سے بڑھاتے
بڑھاتے خدائی تک پہنچا دو جیسے نصاریٰ
نے حضرت عیسیٰ ؑ کو جو اللہ کے بندے تھے
خدا کر دیا۔

اِنَّمَا اَنَا عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهٗ۔ میں تو اللہ کا بندہ
اور اس کا پیغام پہنچانے والا ہوں۔ افسوس
مولویوں اور جاہل صوفیوں نے آنحضرت ؐ
کے ان ارشادات کا کچھ خیال نہ رکھا اور اپنی
کتابوں اور قصیدوں میں آنحضرت ؐ کی تعریف
میں ایسا مبالغہ کیا کہ معاذ اللہ خدائی سے بھی
زیادہ آپ کا مرتبہ بلند کر دیا یا خدائی تک پہنچا دیا

اور یہ نہ سمجھے کہاں بندہ کہاں خدا کہاں تراب کہاں ربّ الارباب کیا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسی غلط اور شاعرانہ مشرکانہ ملحدانہ تعریفوں سے خوش ہوتے ہیں نہیں آپ کمال ناراض ہوتے ہیں اور آخرت میں ایسے لوگوں کی صورت سے بیزار ہوں گے وہاں وہ مار پڑے گی کہ چھٹی کا دودھ یاد آجائے گا آنحضرت ؐ انہی لوگوں سے خوش ہیں جو حفظ مراتب کا خیال رکھتے ہیں اور پابند شرع شریف ہیں اُن کو مرنے کے بعد کوئی اندیشہ نہیں ہے پیغمبر صاحب کا دست شفقت اُن کے سروں پر ہے آنحضرت ؐ کا مرتبہ وہ ہے جو اس حدیث میں ہے۔
اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ۔ میں آدم کی اولاد کا سردار ہوں (سارے بنی آدم میں اللہ تعالیٰ نے میرا رتبہ بلند رکھا ہے یہ اُس کے کرم و فضل کا اظہار ہے) نہ فخر اور اترانا (جو پیغمبروں کی شان سے بعید ہے دوسرے فخر تو جب ہوتا جب مجھ کو یہ میرا مرتبہ اپنی سعی اور کوشش اور دانائی سے ملا ہوتا نہیں یہ اللہ تعالیٰ کی دین ہے جس کا اظہار میں اُس کا شکر بجا لانے کے لئے کرتا ہوں چونکہ اُس نے فرمایا وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ) قَالُوْا مَنِ السَّیِّدُ قَالَ یُوْسُفُ بْنُ یَعْقُوْبَ بْنَ اِسْحَاقَ بْنَ اِبْرَاهِیْمَ قَالُوْا فَمَا فِیْ اُمَّتِكَ مِنْ سَیِّدٍ قَالَ بَلٰی مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا وَّرُزِقَ سَمَاحَةً فَاَدّٰی شُكْرَهٗ وَقَلَّتْ شِكَایَتُهٗ فِی النَّاسِ لوگوں نے آنحضرت ؐ سے عرض کیا سردار (یعنی شریف) کون ہے فرمایا یوسف پیغمبر جو یعقوب کے بیٹے تھے وہ اسحاق کے حضرت ابراہیم کے (خود بھی پیغمبر باپ دادا پردادا سب پیغمبر یہ

شرف اور کسی کو نہیں ملا کہ برابر چار پشت پیغمبری رہی) پھر لوگوں نے عرض کیا کیا آپ کی امت میں کوئی سردار نہیں ہے۔ فرمایا کیوں نہیں ہے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے دولت دی اور سخاوت عنایت فرمائی وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتا ہے (اپنی دولت نیک کاموں میں خرچ کرتا ہے غربا اور مساکین اور مستحقین عزیز و اقربا ناطہ والوں سب کی پرورش کرتا ہے) اور اُس کی شکایت کرنے والے کم ہیں (اُس کا شکر کرنیوالے اور اُس کی تعریف کرنے والے بہت ہیں) ایسا شخص میری امت کا سردار ہے (یہ جو فرمایا اُس کی شکایت کرنے والے کم ہیں اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ کسی کو ناجائز طور سے نہیں ستاتا نہ کسی پر ظلم کرتا ہے ایسے شخص کے شاکی وہی لوگ ہوں گے جو حسد کی راہ سے اُس کی شکایت کرتے ہوں گے۔ وہ کم لوگ ہوں گے اکثر تو اُس کے احسانات کے شکر گذار اور مدّاح ہوں گے یہ اس لئے فرمایا کہ آدمی کیسا ہی مرنج اور مرنجان اور سخی اور فیض رساں اور غریب پرور مہربان ہو مگر تب بھی بعضے حاسد خواہ مخواہ اُس کی بُرائی کرتے ہیں تو ایسا ہونا کہ کوئی دنیا میں اُس کا شاکی نہ ہو ناممکن ہے اور انسانی قدرت سے باہر ہے) كُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ سَیِّدٌ فَالرَّجُلُ سَیِّدُ اَهْلِ بَیْتِهٖ وَالْمَرْاَةُ سَیِّدَةُ اَهْلِ بَیْتِهَا سارے آدمی سردار ہیں (یہاں تک کہ اکیلا آدمی جس کا نہ گھر بار ہو نہ نوکر چاکر نہ بال بچے وہ بھی اپنے اعضا اور ہاتھ پاؤں کا سردار ہے) اور آدمی اپنے گھر والوں کا سردار ہے اور عورت اپنے گھر والوں کی سردار ہے (مرد کی رعیت اُس کے

بال بچے جورو غلام لونڈی نوکر چاکر وغیرہ ہیں اور عورت کی رعیت اُس کی چھوکریاں مامائیں وغیرہ)

مَنْ سَيِّدُكُمْ قَالُوا الْجَدُّ بْنُ قَيْسٍ عَلٰى اَنَّا نُبَخِّلُهُ قَالَ وَاَيُّ دَاءٍ اَدْوٰى مِنَ الْبُخْلِ آنحضرت ؐ نے انصار سے پوچھا تمہارا سردار کون ہے انہوں نے کہا جد بن قیس اتنی بات ہے کہ ہم اُس کو بخیل پاتے ہیں آپ نے فرمایا بخیل سے بڑھ کر کوئی بیماری یا کوئی عیب نہیں ہے (بخل کی وجہ سے لاکھ ہنر ہوں سب ڈھنپ جاتے ہیں کوئی بخیل کی تعریف نہیں کرتا اور سخاوت کی وجہ سے لاکھ عیب ہوں سب ڈھنکے رہتے ہیں ہر شخص سخی کی تعریف کرتا ہے)

اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ یہ میرا بیٹا (امام حسن ؑ کی طرف اشارہ کیا) سردار ہے (یعنی بڑا شریف النفس کریم الطبع ہمت والا دنیا پر لات مارنے والا) اللہ تعالیٰ اُس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کو ملا دے گا (اُن میں صلح ہو جائے گی لاکھوں آدمیوں کی جان اُس کی وجہ سے بچ جائے گی۔ اس حدیث کا ظہور ہوا امام صاحب نے دنیا کی حکومت اور دولت پر لات ماری اور معاویہ کو دیدی)

قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ۔ اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو (اُس کو سواری پر سے اُتار لو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا جب سعد بن معاذ گدھے پر سوار ہو کر آئے چونکہ وہ زخمی تھے اس لئے انصار کو حکم دیا کہ انکو جا کر گدھے پر سے اُتارو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سعد بن معاذ کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو کیونکہ تعظیم کے لئے کھڑے ہونے سے دوسری حدیث میں ممانعت آئی ہے)

اُنْظُرُوْا اِلٰى سَيِّدِنَا هٰذَا مَا يَقُوْلُ۔ دیکھو تو ہم نے جو اس شخص کو (یعنی سعد بن عبادہ کو) انصار کا سردار بنایا وہ کیا کہتا ہے ایک روایت میں اِلٰى سَيِّدِكُمْ ہے یعنی اپنے سردار کی طرف دیکھو

كَانَ سَيِّدِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ رِيْحَهُ۔ میرے سردار یعنی میرے خاوند آنحضرت ؐ خضاب کی بو کو ناپسند کرتے تھے (یہ حضرت عائشہ نے اُس وقت کہا جب ایک عورت نے اُن سے پوچھا خضاب لگانا کیسا ہے)

حَدَّثَنِيْ سَيِّدِيْ اَبُو الدَّرْدَاءِ۔ میرے سردار یعنی میرے خاوند ابو الدرداء نے بیان کیا (یہ اُمّ الدرداء کا قول ہے)

تَفَقَّهُوْا قَبْلَ اَنْ تُسَوَّدُوْا۔ بزرگ بننے سے پہلے علم حاصل کر لو (یعنی چھٹپنے میں اور کم سنی میں علم حاصل کر کے عالم بن جاؤ جب تم بزرگ اور لوگوں کے سردار بن جاؤ گے یعنی تمہاری عمر زیادہ ہو گی تو اُس وقت علم حاصل کرنے میں تم کو شرم آئے گی اور علم سے محروم رہو گے بعضوں نے کہا قَبْلَ اَنْ تُسَوَّدُوْا کا مطلب یہ ہے کہ شادی کرنے سے پہلے علم حاصل کر لو یہ اِسْتَادَ الرَّجُلُ سے ماخوذ ہے یعنی اُس نے شریف خاندان میں نکاح کیا امام بخاری نے اس قول کے بعد اتنا زیادہ کیا وَبَعْدَ اَنْ تُسَوَّدُوْا یعنی بزرگ بننے کے بعد بھی علم حاصل کرو مطلب یہ ہے کہ علم حاصل کرنے میں شرم نہ کرو اگر کسی نے کم سنی میں حاصل نہ کیا تو بڑھاپے میں حاصل کرنا منع نہیں ہے بلکہ ہر حال میں علم حاصل کرنا ضروری اور بہتر ہے جیسے ایک قول ہے۔ اُطْلُبِ الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ

الی اللحد یعنی ننھا بچہ یا گھوارے میں رہنے کے زمانہ سے قبر میں جانے کے وقت تک علم حاصل کرتا رہ
اِتَّقُوا اللّٰہَ وَسَوِّدُوْا اَکْبَرَکُمْ۔ اللہ سے ڈرو اور جو تم میں بڑا ہو اُس کو سردار بناؤ (صحابہ نے ایسا ہی کیا ابو بکر صدیق رض کو حضرت علی رض پر مقدم رکھا کیونکہ اُس وقت حضرت علی کم عمر تھے اور حضرت عمر کو خود ابو بکر صدیق خلیفہ بنا گئے اور حضرت عمر نے مرتے وقت چھ آدمیوں کو خلافت کا حقدار قرار دیا جو عمر میں ایک دوسرے کے قریب قریب تھے لیکن حضرت عثمان رض عمر میں حضرت علی سے بہت زیادہ تھے اس لئے وہی خلیفہ بنائے گئے
مَا رَاَیْتُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْوَدَ مِنْ مُّعَاوِیَۃَ قِیْلَ وَلَا عُمَرَ قَالَ کَانَ عُمَرُ خَیْرًا مِّنْہُ وَکَانَ ھُوَ اَسْوَدَ مِنْ عُمَرَ (عبد اللہ بن عمر رض نے کہا) میں نے آنحضرت کے بعد معاویہ سے زیادہ کوئی سخی یا حلیم بردبار نہیں دیکھا لوگوں نے کہا کیا معاویہ عمر سے بھی بڑھ کر تھے انہوں نے کہا عمر رض اُن سے بہتر تھے مگر سخاوت یا حلم میں معاویہ اُن سے بڑھ کر تھے۔
(انہی دو باتوں یعنے سخاوت اور حلم کی وجہ کر لوگوں کے دل اُن کی طرف مائل ہو گئے تھے اور حالانکہ اُن کا کوئی حق خلافت میں نہ تھا مگر لوگوں کی تائید سے وہ خلیفہ بن بیٹھے

سخاوت مس عیب را کیمیا ست
سخاوت ہمہ دردہا را دوا ست)

نہایہ میں ہے کہ "سَیِّدٌ" پروردگار، مالک، شریف، فاضل، کریم، حلیم، اپنی قوم کی تکلیف اُٹھانیوالا خاوند رئیس کئی معنوں میں آتا ہے۔
لَا تَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ سَیِّدًا فَاِنَّہٗ اِنْ کَانَ سَیِّدَکُمْ وَھُوَ مُنَافِقٌ فَحَالُکُمْ دُوْنَ حَالِہٖ وَاللّٰہُ لَا یَرْضٰی لَکُمْ ذٰلِکَ۔ منافق کو (جو ظاہر میں مسلمانی کا دعویٰ کرتا ہو لیکن اُسکے دل میں نور ایمان نہ ہو صرف دنیاوی مصلحت سے اپنے تئیں مسلمان کہتا ہو) سردار مت کہو۔ (اُس کو سیدنا نہ کہو) اِس لئے کہ جب وہ منافق ہو کر تمہارا سردار ٹھہرا تو تم اُس سے بھی کم ہوئے (منافق سے بھی بدتر ایک درجہ نیچے اُتر گئے) اور اللہ اُس کو پسند نہیں کرتا کہ تم اپنے تئیں منافق بناؤ یا اُس سے بھی بدتر۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ بے دینوں کو سیدنا یا مولانا لکھنا منع ہے دوسری حدیث میں ہے کہ جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو پروردگار غصہ ہوتا ہے یا اُس کا عرش جھوم جاتا ہے ہمارے زمانہ میں مسلمانوں نے ان حدیثوں سے چشم پوشی کر لی ہے اور وہ بے انتہا خوشامد میں غرق ہو گئے ہیں۔ بیدینوں نیچروں اور ہندؤں کو اپنا سردار اور آقا اور مالک اور خداوند نعمت لکھتے ہیں اور زبان سے بھی کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو نیک توفیق دے وہ ان کافروں اور فاسقوں کی تعریف کرکے اپنے مالکِ حقیقی یعنی پروردگار کو ناراض کرتے ہیں اور غصہ دلاتے ہیں۔
اِنْ لَّمْ یَکُنْ سَیِّدًا فَقَدْ کَذَبْتُمْ وَاِنْ کَانَ سَیِّدًا فَقَدْ اَغْضَبْتُمْ رَبَّکُمْ۔ کافر اور فاسق اگر واقعی سردار نہیں ہے اور تم نے اُس کو سردار کہا تو تم جھوٹ بولے (اور جھوٹ بولنا بڑا گناہ ہے) اور اگر واقعی وہ سردار ہے (لوگ اُس کے تابعدار ہیں صاحب جاہ اور مال اور حشم ہے جیسے ہمارے زمانہ میں نصاریٰ اور مشرکوں کو

راجہ مہاراجہ) تو تم نے اپنے پروردگار کو غصہ دلایا (کافر یا فاسق کی تعریف کرکے)

سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُھُمْ ۔ جو شخص سردار ہوتا ہے (بادشاہ یا حاکم یا امیر) درحقیقت وہ اپنی رعیت کا خادم ہے اُن کی خبرگیری رکھتا ہے اُن کو راحت اور آرام پہنچانے کی تدبیریں کرتا رہتا ہے اُن کی حفاظت اور نگہبانی کرتا ہے جیسے گڈریا، چرواہا اپنے جانوروں کی حفاظت کرتا ہے بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص اپنے رفیقوں اور ساتھیوں کی خدمت کرتا ہے اُن کے کھانے پینے کا سامان طیار کرتا ہے اُن کی ضروری حاجتوں میں مدد دیتا ہے وہی اُن کا سردار ہے کیونکہ اُس کا اجر اور ثواب بے شمار ہے۔

سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ ۔ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام بہشتی جوانوں کے سردار ہیں (یعنی جتنے لوگ جوانی میں مرے یا اللہ کی راہ میں شہید ہوئے اُن سب کے یہ دونوں شہزادے سردار ہوں گے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ دونوں شہزادے جوانی ڈہل جانے کے بعد شہید ہوئے اور خلفائے اربعہ بڑھاپے میں شہید ہوئے یا مرے تو اُن پر بھی اِن کی فضیلت لازم آئے گی غرض یہ ہے کہ انبیاء اور خلفاء راشدین کے بعد ان دونوں شہزادوں کا مرتبہ تمام بہشتیوں سے بڑھ کر ہے جمہور علماء کا یہی قول ہے اور ہمارے نزدیک تو انبیا کے بعد یہ سب سے افضل ہیں اُس بے ادب کے مُنہ میں خاک جو اپنے تئیں امام حسین علیہ السلام سے افضل کہتا تھا قیامت کے دن اس غلط بیانی اور دروغ گوئی کا نتیجہ اُس کو ملے گا اور شاید اب بھی قبر میں مل رہا ہو پہلی یک قول اُس کا اُس کے گمراہ اور کذاب ہونیکی کافی دلیل ہے اللہ تعالیٰ کے نیک بندے کبھی یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ ہم فلاں سے افضل ہیں بلکہ اپنے تئیں سب سے کم درجہ ظاہر کرتے ہیں اور اُس کے معتقدین سے تعجب ہے کہ ایک پنجابی مغل کو اُن شہزادوں سے افضل سمجھیں جو نبی عربی سید الاولین والآخرین کے جگر کے ٹکڑے ہیں اور جن میں آنحضرت م کا خون ملا ہوا ہے خدا کی ما ایسے بیوقوفوں پر۔

فَاِذَا اَتٰی سَیِّدُہٗ السُّوْقَ ۔ جب اُس کا مالک بازار میں آئے گا (جو اُس کو بیچنا چاہتا ہے)

ثَنِیٌّ الضَّانِ خَیْرٌ مِّنَ السَّیِّدِ مِنَ الْمَعْزِ ۔ بھیڑ جو ایک سال کی ہوکر دوسرے میں لگی ہو دریا جو دو برس کی ہوکر تیسرے میں لگی ہو بڑی عمر والی بکری سے بہتر ہے۔

اُسَوِّدُكَ وَاُزَوِّجُكَ ۔ میں تجھ کو سردار بناؤں تیری شادی کروں۔

اُنْظُرْ اِلٰی ھٰؤُلَاۗءِ الْاَسَاوِدِ حَوْلَكَ ۔ یہ گروہ جو تمہارے گرد جمع ہیں اُن کو دیکھو۔

اَسَاوِدُ اور اَسْوِدَات، اَسْوِدَۃٌ کی جمع ہیں جو سَوَادٌ کی جمع ہے سَوَادٌ کہتے ہیں دور والے شخص کو جس کی سیاہی معلوم ہو کیونکہ دور سے آدمی سیاہ ہی نظر آتا ہے

دَخَلَ عَلَیْہِ سَعْدٌ یَعُوْدُہٗ فَجَعَلَ یَبْکِیْ وَیَقُوْلُ لَا اَبْکِیْ جَزَعًا مِّنَ الْمَوْتِ اَوْ حُزْنًا عَلَی الدُّنْیَا وَلٰکِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَھِدَ اِلَیْنَا لِیَکْفِ اَحَدَکُمْ مِثْلُ

زَادِ الرَّاكِبِ وَهٰذِهِ الْأَسَاوِدُ حَوْلِيْ وَمَا حَوْلَهٗ إِلَّا مِطْهَرَةٌ وَّ إِجَّانَةٌ وَّ جَفْنَةٌ۔ حضرت سلمان فارسی رضؓ بیمار ہوئے سعد بن ابی وقاص اُن کی عیادت (بیمار پرسی کو) گئے وہ رونے لگے اور کہنے لگے میں کچھ موت سے ڈر کر نہیں روتا ہوں نہ دنیا چھوڑنے کا مجھ کو رنج ہے مگر بات یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے ہم کو وصیت کی تھی کہ تم کو دنیا کا سامان اتنا کافی ہے جتنا سوار سفر میں توشہ کے طور پر رکھتا ہے اور میرے پاس یہ چیزیں (سامان) جمع ہیں دیکھا تو اُن کے پاس کوئی سامان نہ تھا صرف وضو کا ایک بدھنا (لوٹا) تھا اور ایک کونڈا اور ایک پیالہ (سبحان اللہ اتنے ذرا سے سامان پر حضرت سلمان کو رنج تھا کہ میں نے دنیا کا بہت سامان جمع کر لیا ہے یا اللہ ہم لوگوں کا کیا حال ہونا ہے جن کے پاس سیکڑوں گاڑیاں بھر کر سامان ہے ظروف فرش فروش اور پلنگ مسہریاں کپڑے صندوق کوچ کرسیاں طرح طرح کے چراغ اور روشنی کے سامان اُس کے سوا گاڑیاں گھوڑے موٹر کار مکانات باغ کوٹھیاں وغیرہ اللہ ہی کا فضل وکرم ہو تو ہمارا بیڑا پار ہو۔ اَسَاوِدُ سے مراد اسباب اور سامان ہے بعضوں نے کہا اَسَاوِدُ سے سانپ مراد ہیں چونکہ یہ سامان سانپوں کی طرح نقصان پہنچانے والے ہیں۔

لَتَعُوْدُنَّ فِيْهَا أَسَاوِدَ صُبًّا۔ تم ان فتنوں میں کالے ناگوں کی طرح جو اوپر اُٹھ کر کاٹنے کے لئے پھر گرتے ہیں ہو جاؤ گے۔

أَمَرَ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ۔ آنحضرتؐ نے دو کالوں یعنی سانپ اور بچھو کو مار ڈالنے کا حکم دیا۔

وَمِنَ الْأَسْوَدِ الْحَيَّةِ اور کالے ناگ اور ہر سانپ سے تیری پناہ (مجمع البحار میں ہے کہ اَسْوَد بڑا سانپ جو سواروں کو چھیڑتا ہے اور آواز پر آتا ہے۔

لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا الْأَسْوَدَانِ (حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے اپنا وہ زمانہ دیکھا ہے جب ہمارے پاس سوا دو کالوں۔ (یعنی کھجور اور پانی کے، اور کچھ نہ تھا (حالانکہ پانی کالا نہیں ہوتا مگر کھجور کالی ہوتی ہے تو تثنیہ میں دونوں کو کالا کہدیا جیسے قمرین اور عمرین اور شمسین وغیرہ)

تُوُفِّيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ۔ آنحضرتؐ نے اُس وقت وفات پائی جب ہم دو کالوں سے سیر ہو گئے تھے (یعنی پانی اور کھجور کے سوا دوسرا کوئی کھانا نہ تھا اُس کو کھاتے کھاتے نفرت ہو گئی تھی بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ آپ کی وفات سے پہلے ہم ان دو کالوں سے سیر نہیں ہوتے تھے بلکہ پیٹ سے کم کھاتے تھے بعضوں نے کہا کالوں سے مراد رات اور کالی پتھریلی زمین ہے یعنی ہمارے پاس سوا رات اور کالی پتھریلی زمین کے اور کوئی پونجی نہ تھی)

خَرَجَ إِلَى الْجُمُعَةِ وَفِي الطَّرِيْقِ عَذِرَاتٌ يَابِسَةٌ فَجَعَلَ يَتَخَطَّاهَا وَيَقُوْلُ مَا هٰذِهِ الْأَسْوَدَاتُ۔ جمعہ کی نماز کے لئے نکلے راستہ میں کچھ سوکھی مینگنیاں پڑی ہوئی تھیں وہ اُنکو لانگھنے لگے اور کہنے لگے یہ کالے کالے پتھر کیا ہیں (مینگنی سوکھ کر کالی ہو جاتی ہے اُس کو کالے پتھر سے تشبیہ دی)

مَا مِنْ دَاءٍ اِلَّا فِی الْحَبَّۃِ لَہٗ شِفَاءٌ اِلَّا السَّامَ
کوئی بیماری ایسی نہیں جس کی دوا کالا دانہ (کلونجی)
نہ ہو موت کے سوا (یعنی موت کا تو علاج ہی نہیں ہے
وہ تو اپنے وقت پر ضرور آئے گی مگر اور دوسرے
سب بیماریوں میں کلونجی سے شفا ہوتی ہے حقیقت
میں کلونجی عجیب دوا ہے اور حکیموں نے اُس کے
صدہا فائدے بیان کئے ہیں)

فَاَمَرَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ فَشُوِیَ لَہٗ۔ آنحضرت ؐ
نے حکم دیا کلیجی آپ کے لئے بھونی گئی (کلیجی کالی
ہوتی ہے اس لئے اُس کو سَوَادُ الْبَطْنِ کہا
بعضوں نے کہا سَوَادُ الْبَطْنِ سے مراد وہ ہے
پیٹ میں جو کچھ بھرا ہوتا ہے کلیجی آنتیں وغیرہ)۔

ضَحّٰی بِکَبْشٍ یَطَاءُ فِیْ سَوَادٍ وَیَنْظُرُ فِیْ
سَوَادٍ وَّیَبْرُکُ فِیْ سَوَادٍ۔ آنحضرت ؐ نے
ایک مینڈھا قربانی کیا جو کالک میں چلتا تھا
(اُس کے پاؤں سیاہ تھے) اور کالک میں دیکھتا
تھا (اُس کے آنکھ کے گرداگرد سیاہی تھی) اور
کالک میں بیٹھتا تھا (اُس کے پٹھے سیاہ تھے) باقی
بدن سفید تھا یعنی چت کبرا۔

عَلَیْکُمْ بِالسَّوَادِ الْاَعْظَمِ۔ تم کو چاہئے
بڑی جماعت کے ساتھ رہو (جو خلیفۂ وقت کے
اطاعت میں ہوتی ہے اور باغیوں کی جماعت
سے جو تھوڑی سی ہوتی ہے الگ رہو مجمع البحار میں
ہے کہ مراد علماء کی جماعت کثیر ہے یعنی اعتقاد
اور اصول میں علما کی جماعت کثیر کے موافق رہو
کیونکہ فروع میں ہر ایک مجتہد کی پیروی کرسکتا
ہے بعضوں نے کہا سواد اعظم سے وہ جماعت
مراد ہے جو حق پر ہو اگرچہ اُس کی تعداد قلیل
ہو اور یہی صحیح ہے محمد بن اسلم طوسی نے کہا اگر ایک
ہی شخص متبع سنت رہ جائے تو وہی سواد اعظم
ہے کس لئے کہ اگر تعداد کی کثرت کا اعتبار ہو تو
ہر زمانہ میں فاسق اور فاجر اور بدکاروں اور کافروں
کی کثرت ہوتی ہے اور اُن کی جماعت کثیر رہی
ہے اور اچھے اور نیک لوگ کم ہی رہے ہیں جیسے
قرآن میں ہے وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ۔

بعضوں نے کہا یہ حکم خاص صحابہ کے لئے ہے
یعنی آپ نے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا کہ جماعت
کثیر کے ساتھ رہنا یعنی جدھر اکثر صحابہ ہوں اور اکثر
صحابہ ہمیشہ حق کی طرف رہے ہیں گو اُن میں سے
تھوڑے ناحق کو اختیار کئے جیسے ابوبکر صدیق
کی بیعت اکثر صحابہ نے کرلی صرف سعد بن
عبادہ الگ رہے اور حضرت علی کی رفاقت
اکثر صحابہ نے اختیار کی صرف عمرو بن عاص اور
سمرہ بن جندب اور نعمان بن بشیر اور مغیرہ اور
عبیداللہ بن عمر نے معاویہ کا ساتھ دیا۔ بعضے
حنفیہ نے اس حدیث سے یہ دلیل لی کہ مذہب
معین کی تقلید کرنا واجب ہے کیونکہ دنیا میں
حنفیوں کی جماعت سوادِ اعظم ہے اور اہل
حدیث غیر مقلدین کی تعداد تھوڑی ہے اُن کا
جواب یہ ہے کہ سنہ [illegible] ہجری تک تقلید مذہب
معین کا رواج نہ تھا تمام مسلمان حدیث و قرآن
کے پیرو تھے اور اُنہی کی جماعت کثیر تھی پھر ایک
قلیل جماعت نے پہلے پہل اس طریقہ کو چھوڑ کر مذہب
معین کی تقلید اختیار کی تو جماعت کثیر وہی رہی جو
قرآن اور حدیث کی پیرو تھی اور جماعت قلیل تقلید
والوں کی ناحق پر تھی اب اگر یہ جماعت کثیر بھی ہو گئی
تو اُس کا حکم نہیں بدل سکتا اور ناحق حق نہیں ہو سکتا
اور اہلحدیث اُسی جماعت کثیر کے ساتھ ہیں جو

چار سو برس تک کثیر تھی اور حق پر تھی اگر اس زمانہ میں یہ جماعت قلیل بھی ہوگئی ہے تو بھی کچھ نقصان نہیں کیونکہ حق ناحق نہیں ہو سکتا اس کے علاوہ جب دنیا میں حنفیوں کی جماعت کثیر ہے اور تم حدیث کا یہ مطلب رکھتے ہو کہ جماعت کثیر کی پیروی لازم ہے اس صورت میں شافعی یا مالک یا احمد کی تقلید کرنا ناجائز ہوگا کیونکہ اُن کے مقلدین کی جماعت قلیل ہے حالانکہ تم اُس کے قائل نہیں ہو بلکہ اُن کے مقلدوں کو بھی حق پر جانتے ہو اور اُن کے مذہب والوں کو اُن کی تقلید بھی جائز یا واجب کہتے ہو۔

اِذْنُكَ عَلَيَّ اَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ وَتَسْتَمِعَ سِوَادِيْ (آنحضرت ﷺ نے عبد اللہ بن مسعود رضؓ سے فرمایا (جو آپ کے خادم خاص تھے اور اکثر آپ کے پاس آتے جاتے رہتے.... جب آپ باہر جاتے تو طہارت کا پانی جوتے تکیہ اپنے پاس رکھتے) تیرا اذن میرے پاس آنے کے لئے یہ ہے کہ پردہ اُٹھائے میں جو چپکے چپکے باتیں کر رہا ہوں اُن کو سنے جب تک میں منع نہ کروں (اگر منع کروں تو چلے جائیو پھر پردہ چھوڑ دیجیو بعضوں نے سُوادی بہ ضمہ سین بھی جائز رکھا ہے بعضوں نے سَوادی بہ فتحہ سین یعنی تیرا جسم میرے جسم سے اتنا قریب ہو جائے کہ تو میری باتوں کو سن لے۔ اس حدیث سے عبد اللہ بن مسعود رضؓ کی کمال فضلیت اور کمال قربت آنحضرت ﷺ کے ساتھ نکلی آپ اُن سے ایسا برتا ؤ کرتے جیسے اپنے گھر والوں سے اور باہر والے ناواقف لوگ عبد اللہ بن مسعود کو آنحضرت ﷺ کے اہل بیت میں سے سمجھتے چونکہ وہ رات دن آنحضرت ﷺ کے پاس آتے جاتے رہتے اور سفر اور حضر میں ہمیشہ آپ کے ساتھ رہتے طیبی نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ تو ہر وقت مردانہ میں پردہ اُٹھا کر مجھ کو دیکھ سکتا ہے کہ میں گھر میں ہوں یا نہیں گو میں کسی سے چپکے چپکے کچھ باتیں کر رہا ہوں تو ایسا ہی کیا کر اور میرے پاس چلا آیا کر مگر جب میں تجھ کو منع کر دوں اور اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تو ہر وقت زنانہ میں میرے پاس آسکتا ہے یا میری عورتوں کا محرم ہے

اِذَا رَاٰی اَحَدُكُمْ سَوَادًا بِلَيْلٍ فَلَا يَكُنْ اَجْبَنَ السَّوَادَيْنِ۔ جب کوئی تم میں سے رات کو کوئی جثہ دیکھے (یعنی کوئی شخص جس کو پہچانتا نہ ہو) تو دونوں جثوں کا نامردانہ بنے (اُس سے ڈر نہ جائے بلکہ مردوں کی طرح اُس کا مقابلہ کرے)

فَجَاءَ بِعُوْدٍ وَجَاءَ بِبَعْرَةٍ حَتّٰى رَكَمُوْا فَصَارَ سَوَادًا۔ کوئی لکڑی لایا کوئی مینگنی یہاں تک کہ ایک کے اوپر ایک ہو کر ایک شخص کی طرح ہوگیا (یعنی دور سے ایک شخص کی طرح ہوگیا (یعنی دور سے ایک شخص کی طرح دکھلائی دیتا ہے)۔

وَجَعَلُوْا سَوَادَ حَيْسًا۔ سب توشوں کو ملا کر اکٹھا اونچا کر لیا اُس کا حیس بنا دیا (حیس وہ کھانا جو کھجور اور پنیر اور گھی آٹے وغیرہ سے ملا کر بنایا جاتا ہے)

سَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ (حجر اسود پہلے سفید نورانی تھا جب بہشت سے آیا تھا) اُس کو آدمیوں کے گناہوں نے کالا کر دیا (جب گناہوں سے پتھر کالا ہوگیا تو دل کیوں کالا نہ ہوگا اور اگرچہ پیغمبروں اور نیک بندوں نے بھی اُس پر ہاتھ پھیرا مگر گنہگاروں کی تعداد دنیا میں

ہمیشہ زیادہ رہی اور نیک لوگ ہر وقت کم رہے اس لئے اُس کی سیاہی قائم رہی دوسری روایت میں ہے کہ حجر اسود اور مقام ابراہیم بہشت کی یاقوت تھے اللہ تعالیٰ نے اُن کی چمک دور کر دی تاکہ ایمان بالغیب قائم رہے۔

صَاحِبُ السِّوَادِ وَالْوِسَادَةِ۔ تم میں وہ شخص موجود ہے جو آنحضرت ﷺ کی چپکے چپکے باتیں بھی سننے کا مجاز تھا آپ کا تکیہ اپنے ساتھ رکھتا تھا (یعنی عبداللہ بن مسعودؓ) مشہور روایت میں صَاحِبُ السِّوَاكِ ہے یعنی آنحضرت ﷺ کی مسواک اپنے ساتھ رکھتا تھا۔

عَلٰی یَمِیْنِہٖ اَسْوِدَةٌ۔ اُس کے داہنی جانب خلقت تھی (گروہ کے گروہ)

لَا یُفَارِقُ سَوَادِیْ سَوَادَہٗ۔ میرا بدن اُس کے بدن سے جدا نہ ہوگا (جب تک وہ شخص ہم دونوں میں سے نہ مرے جس کی موت پہلے لکھی ہو مطلب یہ ہے کہ اگر میں اُس کو دیکھ پاؤں تو بن مارے نہ چھوڑوں یا میں مارا جاؤں یا وہ مارا جائے۔

فَرَاٰی سَوَادَ اِنْسَانٍ۔ ایک آدمی کی سیاہی دیکھی یعنی دور سے ایک آدمی معلوم ہوا۔

اِذَا سَوَادٌ عَظِیْمٌ۔ اتنے میں ایک بڑی جماعت نظر آئی۔

فَجَاءَ بِسَوَادٍ کَثِیْرَةٍ۔ بہت سا سامان لیکر آئے آدمی جانور وغیرہ

رَاَیْتُ اَسْوِدَةً بِالسَّاحِلِ۔ میں نے سمندر کے کنارے کچھ گروہ دیکھے (یعنی کچھ جماعتیں لوگوں کی)

مَنْ کَثَّرَ سَوَادَ قَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ۔ جو شخص کسی قوم کی جماعت بڑھائے اُن کے مجمع یا میلے میں شریک ہو وہ اُنہی میں سے ہے۔ اس حدیث سے بعضوں نے یہ نکالا ہے کہ کافروں کے تہوار اور میلے اور جاترا میں شریک ہونا کفر ہے اگر کفر نہ ہو تو گناہ عظیم ہونے میں تو شک نہیں (میں جس بستی میں اکثر رہتا ہوں یعنی وقار آباد میں وہاں ایک ہندوؤں کا میلہ اننت گیری مقام میں ہر سال ہوتا ہے اب کے سال میں نے راستہ میں کھڑے ہو کر جو مسلمان اُس میں جانے لگا اُس کو منع کیا یہ حدیث سنا دی اس پر بھی بعضوں نے میرا کہنا نہ سنا اور چلے گئے یہ حال مسلمانوں کا ہو رہا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سَادَاتُ قُرَیْشٍ۔ قریش کے سردار۔

سَوَادُ الْعِرَاقِ۔ عراق کا وہ ملک جو بہت شاداب اور سرسبز ہے اس لئے اُس کو سواد کہا کرتے ہیں اس ملک کا طول موصل سے عبادان تک اور عرض عذیب سے حلوان تک ہے۔

سُئِلَ عَنِ السَّوَادِ مَا مَنْزِلَتُہٗ فَقَالَ ھُوَ لِجَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ۔ جو ملک فتح ہو وہ کس کا ہوگا یہ آپ سے پوچھا گیا فرمایا سب مسلمانوں کا (نہ بادشاہ کی ذات کا) سبحان اللہ اس سے بڑھ کر اور جمہوریت کیا ہوگی پر افسوس ہے کہ جس قوم نے جمہوریت کی بنا ڈالی یعنی مسلمانوں نے وہ شخصی حکومت میں پھنس گئے اور یوں کہنے لگے ملک بادشاہ کا خلقت خدا کی اور اُن کے شاعر نے یوں کہا ؎ اگر شہ روز را گوید شب است ایں بباید گفت اینک ماہ و پروین۔ اور جو قومیں جمہوریت سے واقف بھی نہ تھیں وہ مسلمانوں کی روش اختیار کر کے جمہوری بن گئیں۔

سَوَادُ خَیْبَرَ وَ بَیَاضُهَا۔ خیبر کی سوہ زمین جس پر درخت ہیں اور خالی زمین۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَجْعَلْنِیْ مِنَ السَّوَادِ الْمُخْتَرِمِ۔ شکر خدا کا جس نے مجھ کو مردہ بدن نہیں کیا (بلکہ زندہ اور ہلاکت سے محفوظ رکھا یہ جنازہ دیکھ کر کسی نے کہا
اِلْزَمُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ (حضرت علی رض نے صفین میں اپنے لوگوں سے فرمایا) تم بڑے گروہ کے ساتھ رہنا لازم کر لو (یعنی صحابہ کا بڑا گروہ جدہر ہے اُدہر رہو حق اُنہی کے ساتھ ہے اور یہ مراد نہیں ہے کہ جو گروہ تعداد میں زیادہ ہے اُس کے ساتھ رہو کیونکہ جنگ صفین میں معاویہ کے ساتھ ایک لاکھ فوج تھی اور حضرت علی رض کے ساتھ ستّر ہزار تو تعداد میں معاویہ ہی کا گروہ زیادہ تھا مگر حضرت علی نے اُس کو سواد اعظم قرار نہیں دیا کیونکہ وہ باطل پر تھے اور اہل باطل گو کتنے ہی بہت ہوں اُن کو سواد اعظم نہیں کہہ سکتے اور حنفیہ کا استدلال اس قول سے باطل ہو جاتا ہے۔ ایک روایت میں۔ عَلَیْکُمْ بِالسَّوَادِ الْاَعْظَمِ ہے اُس کا بھی یہی مطلب ہے۔
سَوَادُ الْقَلْبِ یا سُوَیْدَاءُ الْقَلْبِ۔ دل کا دانہ تَمَکَّنَتْ مِنْ سُوَیْدَاءِ قُلُوْبِهِمْ وَشِیْجَةُ خِیْفَتِهٖ اُن کے دلوں کے دانے میں اُس کے ڈر کی رگ (شاخ) جم گئی۔
اَلْعُلَمَاءُ سَادَةٌ۔ عالم لوگ سردار ہیں (ساری عزت و آبرو خواہ شخصی ہو یا قومی علم سے وابستہ ہے جاہل کی کوئی عزت نہیں گو وہ کتنا ہی مالدار ہو جس قوم میں علم پھیلا وہ دوسری قوموں پر غالب آئی اور جس میں جہالت پھیلی وہ گئی گذری۔
اَرْسَلَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَبْیَضِ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ص کو کالے اور گورے سب قوموں کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا یا عرب اور عجم کی طرف۔
اَلْمُحْرِمُ تَقْتُلُ الْاَسْوَدَ۔ احرام باندھا ہوا شخص سانپ کو مار سکتا ہے (اسی طرح بچھو کو کیونکہ یہ موذی ہیں)۔
فَاَتَاهُ مَلَکَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ۔ میت کے پاس دو کالے فرشتے نیلی آنکھ والے آتے ہیں یا دو بدصورت بدشکل فرشتے۔
سَوْدَه۔ ام المومنین آنحضرت ص کی بی بی تھیں۔
فَدَخَلَتْ عَلَیْنَا الْمُسَوِّدَةُ۔ ہمارے پاس وہ لوگ آئے جو کالا لباس پہنتے تھے (یعنی خلافت عباسی کی دعوت دینے والے اُن کی عادت کالا لباس پہننے کی تھی)
مَا کُلُّ سَوْدَاءَ تَمْرَةٌ وَّلَا بَیْضَاءُ شَحْمَةً۔ یہ ایک مثل ہے یعنی ہر کالی چیز کھجور نہیں ہوتی نہ ہر سفید چیز چربی ہوتی ہے۔
فَمَا رَدَّ عَلَیَّ سَوْدَاءَ وَلَا بَیْضَاءَ۔ اُس نے مجھ کو کچھ جواب ہی نہیں دیا نہ بُرا نہ اچھا۔
سُوَیْدُ بْنُ غَفْلَةَ۔ حضرت علی کے ساتھیوں میں تھے صفین میں کہتے ہیں انہوں نے ایک سو سولہ برس کی عمر میں ایک کنواری لڑکی سے نکاح کیا اُس کی ازالہ بکارت کی۔
سَوْرٌ۔ چڑھ جانا۔ کود جانا جیسے سُؤُوْرٌ ہے گھومنا بلند ہونا۔
سُرْ سُرْ۔ یعنی عمدہ کام کر عمدہ کام کر۔
تَسْوِیْرٌ۔ احاطہ فصیل بنانا کنگن پہنانا۔
سِوَارٌ اور سُوَارٌ۔ کنگن اُس کی جمع اَسَاوِرَه اور اَسْوِرَه آئی ہے۔

سُوْرًا۔ فصیل اور ضیافت دعوت۔

قُوْمُوْا فَقَدْ صَنَعَ جَابِرٌ سُوْرًا۔ اٹھو جابر نے تمہاری ضیافت طیار کی ہے (کہتے ہیں یہ لفظ فارسی ہے کرمانی نے کہا سور اہل فارس کی اصطلاح میں شادی کے کھانے کو کہتے ہیں اس حدیث سے یہ نکلا کہ آپ نے فارسی زبان کا لفظ بولا)

أَتُحِبِّيْنَ أَنْ يُّسَوِّرَكِ اللّٰهُ بِسِوَارَيْنِ مِنْ نَّارٍ۔ کیا تو اس کو پسند کرتی ہے کہ اللہ تعالٰے (قیامت کے دن) تجھ کو آگ کے دو کنگن پہنائے (جب تو دنیا میں کنگنوں کی زکوٰۃ نہیں دیتی) اس حدیث سے اُن لوگوں نے دلیل لی ہے جو زیور کی زکوٰۃ دینا فرض سمجھتے ہیں اور شافعیہ اور اکثر اہلحدیث کے نزدیک پہننے کے زیور میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

أَخَذَهٗ سُوَارُ فَرَحٍ۔ اُس کو خوشی کا نشہ چڑھ گیا

سُوَارٌ۔ کہتے ہیں شراب کی اُس حرکت کو جو دماغ میں پیدا ہوتی ہے۔

مَشَيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ أَبِيْ قَتَادَةَ میں چلا یہاں تک کہ ابو قتادہ کی دیوار پر چڑھ گیا اُسی سے ہے تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ. یعنی محراب پر چڑھ کر آگئے۔

عرب لوگ کہتے ہیں۔ تَسَوَّرْتُ الْحَائِطَ اور سَوَّرْتُهٗ۔ یعنی میں دیوار پر چڑھ گیا۔

لَمْ يَبْقَ إِلَّا أَنْ أُسَوِّرَهٗ۔ اب یہی باقی ہے کہ میں اُس پر چڑھ دوڑوں اُس کو پکڑ لوں۔

فَتَسَاوَرْتُ لَهَا۔ میں اُس کو حاصل کرنے کے لئے اونچا ہوا یعنی اپنے جسم کو بلند کیا تاکہ آپ کو میرا خیال آئے اور میں بلایا جاؤں اُس کے دینے کے لئے)

فَكِدْتُ أُسَاوِرُهٗ فِي الصَّلٰوةِ۔ میں قریب تھا کہ نماز ہی میں اُن پر حملہ کردوں (اُن سے لڑوں اُن کو ماروں)

سو

إِذَا يُسَاوِرُ قِرْنًا لَا يَحِلُّ لَهٗ أَنْ يَّتْرُكَ الْقِرْنَ إِلَّا وَهُوَ مَجْدُوْلٌ جب وہ کسی برابر والے سے مقابلہ کرتا ہے، (اُس پر حملہ کرتا ہے یعنی جنگ میں) تو پھر اُس کو نہیں چھوڑتا جب تک وہ زمین پر گر نہ جائے (یعنی اُس کا کام تمام کردیتا ہے اُس کو مار کر گرا دیتا ہے)

كُلُّ خِلَالِهَا مَحْمُوْدَةٌ مَّا خَلَا سَوْرَةً مِّنْ غَرْبٍ (حضرت عائشہ نے حضرت زینب کا ذکر کیا تو کہا) اُن کی ساری خصلتیں اچھی ہیں ایک ذرا تیزی کا جوش ہے (یعنی غصہ جلدی کر آجاتا ہے)

سَوَّارٌ۔ فسادی جنگ جو۔

مَا عَدَا سَوْرَةً مِّنْ حَدٍّ۔ ایک ذرا غصہ کا جوش ہے مگر جلدی سے یہ غصہ فرو ہو جاتا ہے پھر ملجاتی ہیں ایسا غصہ بُرا نہیں ہے بلکہ اکثر صاف دل مومنوں کی نشانی ہے اُن کو غصہ جلدی آجاتا ہے لیکن پھر مل جاتے ہیں اور دل میں کینہ اور بغض نہیں رکھتے بڑا عیب یہ ہے کہ آدمی دل میں کینہ رکھے اور ظاہر میں محبت یہ نفاق کی نشانی ہے مومنوں کا یہ شیوہ نہیں ہے۔

مترجم کہتا ہے میرا یہ حال ہے کہ غصہ فوراً آجاتا ہے مگر تھوڑی دیر بعد اُتر جاتا ہے دل میرا آئینہ کی طرح صاف رہتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے۔

مَا مِنْ أَحَدٍ عَمِلَ عَمَلًا إِلَّا سَارَ فِي قَلْبِهٖ سَوْرَتَانِ۔ جب آدمی کوئی کام کرتا ہے تو اُس

کے دل میں دو جوش سماتے ہیں (یا تو خوشی کا جوش اگر وہ نیک کام ہے یا رنج کا جوش اگر وہ کام بُرا ہے)
لَا یَضُرُّ الْمَرْأَةَ اَنْ لَا تَنْقُضَ شَعْرَهَا اِذَا اَصَابَ الْمَاءُ سُوْرَ رَاسِهَا۔ عورت اگر غسل میں اپنا سر نہ کھولے (جو گندھا ہوا ہو) تو کوئی قباحت نہیں بشرطیکہ چندیا پر پانی ڈال دے (یعنی سر کے بالائی مقام پر) ہر بلند چیز کو سُور کہتے ہیں ایک روایت میں سُوْرَةَ الرَّاسِ ہے معنی وہی ہے اُسی سے ہے سُوْرُ الْبَلَدِ اور سُوْرُ الْمَدِیْنَۃِ یعنی شہر کی فصیل جو بلند ہوتی ہے ایک روایت میں شَوٰی رَاسِهَا ہے یہ جمع ہے شُوَاةٌ کی یعنی سر کی کھوپڑی ایک روایت میں شُوْرُ الرَّاسِ ہے اُسکا معنے معلوم نہیں ہوا۔ بعضوں نے کہا راوی نے غلطی سے شَوٰی کو شُوْر کر دیا بعضوں نے کہا یہ دونوں روایتیں غیر مشہور ہیں اور مشہور روایت شُؤُوْنَ رَاسِهَا ہے یعنی سر کی مانگوں میں بالوں کی جڑوں میں۔
میں کہتا ہوں صاحب ہدایہ نے جن کو حدیث کی بالکل معرفت نہیں ہے یوں روایت کیا ہے۔ یَکْفِیْکَ اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ اُصُوْلَ شَعْرِکَ حالانکہ یہ الفاظ حدیث کی کسی کتاب میں نہیں ملتے اور شاید انہوں نے نقل بالمعنی کیا ہے واللہ اعلم۔
رَاَیْتُ فِیْ یَدَیَّ سِوَارَیْنِ۔ میں نے (خواب میں) دیکھا میرے دونوں ہاتھ میں دو کنگن ہیں (میں نے اُن کو پھونک دیا وہ اُڑ گئے مراد مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی ہیں جنہوں نے آنحضرتؐ کے دیکھا دیکھی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا دونوں مارے گئے اور اُن کا طریق خاک میں مل گیا ایک روایت میں اُسْوَارَیْنِ ہے معنے وہی ہے۔
تَسَوَّرَ الْحَائِطَ۔ دیوار کود گیا (یہ ابوبکرہ صحابی کا ذکر

ہے وہ قلعہ میں اسلام لائے تھے کافروں نے اُن کو نکلنے نہ دیا آخر دیوار پھاند کر بھاگ نکلے۔
سَارَہ۔ حضرت اسحاقؑ کی والدہ کا نام تھا وہ حضرت اسماعیلؑ سے چودہ برس چھوٹے تھے
هٰذَا مَقَامُ الَّذِیْ اُنْزِلَ عَلَیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ یہ اُس شخص کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے جس پر سورہ بقر اُتری تھی یعنی آنحضرتؐ کی۔
اٰخِرُ سُوْرَةٍ نَزَلَتْ خَاتِمَةُ سُوْرَةِ النِّسَاءِ اخیر سورۃ جو اُتری وہ سورہ نساء کا آخری حصہ ہے (یعنی یَسْتَفْتُوْنَکَ عَنِ الْکَلَالَةِ اخیر تک
فَاِنَّهَا تَقْرَأُ السُّوْرَتَیْنِ۔ وہ دو دو سورتیں پڑھتی ہے (مطلب یہ ہے کہ نماز کو لمبا کرتی ہیں)
مِسْوَرٌ۔ چمڑے کا تکیہ اور ایک مشہور صحابی کا نام ہے جو مخرمہ کے بیٹے تھے۔
اِذَا رَاَیْتَهُ مُعْتَرِضًا کَاَنَّهُ بَیَاضُ نَهْرِ سُوْرٰی۔ صبح صادق وہ ہے کہ تو چوڑی پھیلی ہوئی روشنی دیکھے گویا وہ سورٰی نہر کی سفیدی ہے۔ سُوْرٰی ایک شہر کا نام ہے عراق میں اور یہاں مراد فرات کی نہر ہے۔
فَضَرَبَ بِیَدِهٖ اِلَی مَسَاوِرَ فِی الْبَیْتِ۔ گھر کے تکیوں پر ہاتھ مارا۔
اَعُوْذُ بِکَ مِنْ مُسَاوَرَةِ الْاَقْرَانِ۔ میں حریفوں کی زیادتی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔
سَوْرَةُ السُّلْطَانِ۔ بادشاہ کی شوکت اور زیادتی
سَوْرَةُ الْخَمْرِ۔ شراب کی تیزی اور حدت۔
سُوْرَةٌ۔ قرآن کا ایک حصہ کم سے کم سورت تین آیتوں کی ہے۔
سُوْرَةُ الْمَجْدِ۔ بزرگی کا نشان۔
سُوْرَنْجَان۔ یا سُوْرَنْجَان۔ مشہور دوا ہے جو

گٹھیا اور درد جمع مفاصل اور نقرس کو مفید ہے۔
سَوْسٌ۔ بہت جوئیں پڑنا کیڑے پڑنا۔
سُوْسٌ۔ وہ کیڑا جو غلہ اور کپڑے اور درخت میں پیدا ہوتا ہے۔ اور ملیٹھی کا درخت۔
سُوَاسٌ اور سَوْسٌ ایک بیماری ہے جانوروں کی
سِیَاسَۃٌ۔ ملکی انتظام اچھی طرح کرنا۔
کَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ تَسُوْسُھُمْ اَنْبِیَاؤُھُمْ بنی اسرائیل کے پیغمبر اُن کی حکومت بھی کرتے تھے۔ (یعنی بادشاہت اور نبوت دونوں اُن میں ہوتی)
اَنْتُمْ سَاسَۃُ الْعِبَادِ۔ تم (یہ خطاب ہے ائمہ کی طرف) بندوں پر حکومت کرنے والے ہو۔
اَلْاِمَامُ عَارِفٌ بِالسِّیَاسَۃِ۔ امام سیاست کو پہچانتا ہے۔
ثُمَّ فَوَّضَ اِلَی النَّبِیِّ اَمْرَ الدِّیْنِ وَالْاُمَّۃِ لِیَسُوْسَ عِبَادَہٗ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو دین اور امت کو سپرد کر دیا تاکہ اُس کے بندوں کی سیاست کرے۔
حِنْطَۃٌ مُسَوِّسَۃٌ۔ گھن کا گیہوں۔
سُوْسَنٌ۔ ایک پھول ہے یا گھانس۔
سُوْسَنٌ یا سُوْسَنٌ۔ مشہور خوشبودار پھول اُس کو زَنْبَقْ بھی کہتے ہیں۔
سَوْطٌ۔ ملانا۔ خلط کرنا۔ کوڑا مارنا کوڑا
اِسْتِوَاطٌ۔ اضطراب اور خلط۔
اِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْکُمْ مِنْہُ الْمِسْوَطَ۔ میں تجھ پر شیطان سے ڈرتا ہوں یہ سَاطَ الْقِدْرَ بِالْمِسْوَطِ سے ماخوذ ہے یعنی ہانڈی میں ڈوئی چلائی۔
مِسْوَط۔ وہ لکڑی جس کو چلا کر ہانڈی کی چیزیں ملاتے ہیں۔ (یعنی ڈوئی) شیطان کو مسوط اس لئے کہا کہ وہ بھی لوگوں کو گناہ کی تحریک کرتا ہے۔ گناہ کے لئے جمع کرتا ہے۔
لَتُسَاطُنَّ سَوْطَ الْقِدْرِ۔ تم ہانڈی کی طرح ملائے جاؤ گے (ملائے جاؤ گے مجمع البحرین میں ہے بعضوں نے لَتُشَاطُنَّ شَوْطَ الْقِدْرِ شین معجمہ سے روایت کیا ہے یعنی ہانڈی کی طرح تم ابلو گے جوش مارو گے
مَسُوْطٌ لَحْمُھَا بِدَمِیْ وَلَحْمِیْ۔ اُن کا یعنی حضرت فاطمہ کا گوشت میرے گوشت اور خون سے ملا ہوا ہے
لٰکِنَّھَا خُلَّۃٌ قَدْ سِیْطَ مِنْ دَمِھَا فَجْعٌ وَّوَلْعٌ وَّاِخْلَافٌ وَّتَبْدِیْلٌ۔ اُس کے خون میں تکلیف دینا۔ بہکانا، وعدہ خلافی کرنا، بدل دینا، یہ سب خصلتیں ملائی گئی ہیں۔
فَشَقَّا بَطْنَہٗ فَھُمَا یَسُوْطَانِہٖ۔ اُن کے پیٹ کو چیر کر ہلا رہے ہیں (اُس کو گھنگول رہے ہیں)
اَوَّلُ مَنْ یَدْخُلُ النَّارَ السَّوَّاطُوْنَ۔ دوزخ میں سب سے پہلے پولس کے لوگ جائیں گے جو کوڑا لئے پھرتے ہیں (لوگوں کو کوڑے سے مارتے رہتے ہیں غریبوں پر ستم اور ظلم کرتے ہیں جھوٹے مقدمے کھڑے کرتے ہیں بے گناہ کو اپنی سرخروئی کے لئے پھنسا دیتے ہیں سزا دلواتے ہیں)
لَمَوْضِعُ سَوْطِ اَحَدِکُمْ فِی الْجَنَّۃِ۔ بہشت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ (ساری دنیا و مافیہا سے بہتر ہے سفر میں قاعدہ ہوتا ہے کہ جب سوار کسی جگہ اترنا چاہتا ہے تو اپنا کوڑا وہاں ڈال دیتا ہے تاکہ دوسرا شخص وہاں نہ اترے مطلب یہ ہے کہ بہشت کی ایک ذرا سی جا جس میں مسافر ٹھہرتا ہے ساری دنیا سے بہتر ہے اس میں کیا شک ہے اگر پروردگار اپنے فضل و کرم سے ہمارے گناہ معاف کر دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا دے اور بہشت میں صرف ایک درخت کے

ف۔ یعنی گھن ۱۲ منہ

تلے ہم کو بٹھا دے تو ہفت اقلیم کی سلطنت ملجانے
سے ہم کو زیادہ خوشی ہوگی کمبخت دنیا کی سلطنت
چند روزہ اُس میں بھی ہزاروں آفتیں دُکھ بیماریاں
مصیبتیں لگی ہوئی ہیں بہشت کی فقیری یہاں کی
بادشاہت سے ہزاروں درجہ بہتر ہے۔

لَوَدِدْتُ اَنَّ اَصْحَابِیْ تُضْرَبُ رُؤُوْسُهُمْ بِالسِّيَاطِ حَتّٰى يَتَفَقَّهُوْا - میں آرزو کرتا ہوں
کاش میرے لوگوں کے سر پر کوڑے مارے جائیں
دین کا علم (فقہ) حاصل کرنے کے لئے۔

سُوْطُ الْغَدِيْرِ - گڈھے کا بچا ہوا پانی۔

سَوِيْطَه - ملا ہوا۔

سُوْطَرَةٌ - غالب ہونا۔

سُوْعٌ - چھٹ جانا

مُسَاوَعَةٌ - ایک ایک ساعت پر معاملہ کرنا جیسے
مُيَاوَمَةٌ ہے ایک ایک دن پر معاملہ کرنا اور
مُعَاوَمَةٌ - ایک ایک سال پر اور مُشَاهَرَةٌ
ایک ایک مہینے پر۔

اِسَاعَه بمعنی اِضَاعَه - چھوڑ دینا۔ تلف کرنا۔

اِسْوَاعٌ - ایک ساعت دیر لگانا۔

سَائِعٌ بمعنی ضَائِعٌ یعنی ہالک اور تلف شدہ۔

سُوَاعٌ - ندی یا وادی اور ایک بُت کا نام تھا
جس کو حضرت نوح ع کے زمانہ میں پوجتے تھے وہ
طوفان میں ڈوب گیا پھر شیطان نے اُسکو کھول
نکالا اور بنی ہذیل نے اُس کو اپنا معبود ٹھہرایا۔

فِی السُّوْعَاءِ الْوُضُوْءُ - مذی نکلنے سے وضو
لازم ہوتا ہے (غسل ضروری نہیں ہے)

سَاعَةٌ - قیامت اصل میں ساعت دن رات
کا چوبیسواں حصہ یعنی گھنٹہ۔

يَدُوْرُ عَلٰى نِسَائِهٖ فِى السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ
مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُنَّ اِحْدٰى عَشْرَةَ
آنحضرت ص ایک ساعت میں یعنی ایک وقت میں
(ساعتِ فلکی یعنی گھنٹہ مراد نہیں ہے) رات یا
دن میں اپنی سب بیبیوں کے پاس ہو آتے جو
گیارہ تھیں (نو بی بیاں اور دو حرمین ریحانہ
اور ماریہ) (سبحان اللہ آپ کی قوت کا کیا کہنا
باوصف۔ اس کے کہ آپ کو اچھی طرح غذائیں
نہ ملتیں مگر اُس پر بھی حق تعالیٰ نے آپ کو اتنا
زور دیا تھا (انس کی روایت میں نو بیبیاں مذکور
ہیں۔ (انہوں نے حرموں کا ذکر نہیں کیا)

اِنْ اُخِّرَ هٰذَا فَلَنْ يُّدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ - آنحضرت ص نے ایک چھوٹے بچہ کی
طرف اشارہ کیا فرمایا اگر یہ جیا تو اس کے بوڑھے
ہونے سے پہلے قیامت ہو جائے گی (یہاں
قیامت سے موت مراد ہے جس کو قیامت صغریٰ
بھی کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ اس بچہ کے بوڑھے ہونے
سے پہلے اس زمانہ والے سب لوگ مرجائیں گے
گویا اُن کی قیامت ہوگئی)

بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ میں قیامت
کے ساتھ اس طرح بھیجا گیا ہوں جیسے یہ دو انگلیاں
ہیں (بیچ کی اور کلمہ کی اُنگلی) مطلب یہ ہے کہ ان
دونوں اُنگلیوں کے درمیان اور کوئی اُنگلی حائل
نہیں اسیطرح مجھ میں اور قیامت کے بیچ میں اور کوئی
نیا پیغمبر آنے والا نہیں بعضوں نے کہا مطلب یہ
ہے کہ بیچ کی اُنگلی جتنی کلمہ کی اُنگلی سے بڑھی ہوئی
ہے اُتنا ہی زمانہ مجھ میں اور قیامت میں ہے یعنی اُس
زمانہ کے ساتھ جو میرے آنے سے پہلے گذر چکا
میرے بعد کا زمانہ قیامت تک یہ نسبت رکھتا
ہے تقریباً آٹھواں حصہ اُنگلی کا بیچ کی اُنگلی کا بڑھا

رہتا ہے تو گویا سات حصہ دنیا کے زمانہ کے مجھ سے پہلے گذر چکے اور میرے بعد صرف ایک آٹھواں حصہ باقی ہے مگر دنیا کی مدت میں اتنا بڑا اختلاف ہے کہ معاذ اللہ کوئی سات ہزار برس بتلاتا ہے کوئی آٹھ ہزار کوئی تین لاکھ کوئی دنیا کے کئی جگ کہتا ہے پہلا جگ چار لاکھ برس کا دوسرا تین لاکھ کا تیسرا جگ جس میں ہم لوگ ہیں یعنی کلجگ دو لاکھ برس کا اس صورت میں اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے کہ قیامت میں کتنے برس باقی ہیں یہ علم اللہ تعالیٰ نے اپنے سوا کسی اور کو نہیں دیا یہاں تک کہ پیغمبروں اور فرشتوں کو بھی۔

بُعِثْتُ فِیْ نَفَسِ السَّاعَةِ فَسَبَقْتُهَا۔ میں قیامت کے دم لینے پر بھیجا گیا اُس سے آگے آن پہنچا (یعنی قیامت نے ظاہر ہونے کی طیاری کرلی تھی بلکہ اُس کی نشانیاں آرہی تھیں کہ میں اُس سے آگے دنیا میں آگیا آپ کا آنا خود ایک قیامت کا بڑا نشان تھا)

فَمَا قَامَ عَلَیْهِ حَتَّی السَّاعَةِ۔ پھر قیامت تک (یعنی زندگی بھر) اُس پر کھڑا نہیں ہوا۔

فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ۔ جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی ہے (جس میں دعا ضرور قبول ہوتی ہے) اب یہ ساعت باقی ہے یا اُٹھالی گئی اگر باقی ہے تو وہ کونسی ساعت ہے اُس میں چالیس قول ہیں مشہور اقوال یہ ہیں کہ عصر سے لیکر غروب تک یا امام کے منبر پر بیٹھنے کے وقت سے لیکر نماز تمام ہونے تک یا طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک یا زوال کے وقت واللہ اعلم۔

مَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الْاُوْلٰی۔ جو شخص جمعہ کی نماز کے لئے پہلی ساعت میں گیا (یہاں ساعت سے ساعتِ فلکی مراد نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ وقت ہوتے ہی سب سے پہلے پہنچا)

مَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الثَّانِیَةِ۔ جو دوسری ساعت میں گیا (یعنی ایک لحظہ بعد)

اِنَّ فِی اللَّیْلَةِ سَاعَةً۔ ہر رات میں ایک ساعت ایسی ہے (جسمیں دعا قبول ہوتی ہے)

وَلٰکِنْ یَا حَنْظَلَةُ سَاعَةٌ وَّسَاعَةٌ وَّسَاعَةٌ۔ لیکن اے حنظلہ ایک ساعت یہ ایک ساعت وہ ایک ساعت وہ (اگر ہر وقت تم اُس حالت میں رہو جیسے میرے پاس رہتے ہو تب تو تم آدمی کاہے کو رہو فرشتے بن جاؤ فرشتے تم سے مصافحہ کریں لیکن کبھی یادِ الٰہی ہے کبھی غفلت کبھی دنیا کے مزے اسی میں اللہ تعالےٰ نے کچھ حکمت رکھی ہے)

مَا بَیْنَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلٰی طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ سَاعَاتِ الْجَنَّةِ۔ صبح صادق سے طلوعِ آفتاب تک جو ساعتیں ہیں یہ بہشت کی ساعتیں ہیں (یعنی یہ وقت بہشت کے اوقات کے مشابہ ہے کہ نہ دھوپ ہے نہ بالکل اندھیرا ہے یا برکت اور فیض میں بہشت کے وقت کی طرح ہے بعضے کہتے ہیں روزی اسی وقت تقسیم ہوتی ہے امام محمد باقر سے ایک نصرانی نے پوچھا کون سی ساعت نہ دن کی ہے نہ رات کی فرمایا طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک اور یہ بہشت کی ساعتوں میں سے ایک ساعت ہے)

سَوْغٌ یا سَوَاغٌ یا سَوَغَانٌ۔

ہضم ہونا رچنا نرمی سے حلق کے نیچے اُترنا یا اُتارنا منسجا

اِسَاغَةٌ۔ نرمی سے حلق کے نیچے اُتارنا۔

تَسْوِیْغٌ بمعنی تَجْوِیْزٌ۔ جائز رکھنا عطا کرنا۔

سِوَاغٌ۔ حلق سے اُتارنے والا۔

سُوغٌ ۔ جو ساتھ پیدا ہو یا بعد پیدا ہو
سَیِّغٌ ۔ خوشگوار جیسے سَایِغٌ ہے اُس کی ضد اُجَاجٌ ہے
اِذَا شِئْتَ فَارْکَبْ ثُمَّ سُغْ فِی الْاَرْضِ مَا وَجَدْتَ مَسَاغًا ۔ جب تو چاہے سوار ہو پھر زمین میں گھس جا جہاں تک تو گھس سکے ۔
سَاغَتْ بِهِ الْاَرْضُ ۔ زمین اُس کو دھنسا لے گئی ۔
سَاغَ الشَّرَابُ فِی الْحَلْقِ ۔ شراب حلق کے نیچے آسانی سے اُتر گیا ۔
فَلَمْ یَجِدْ مَسَاغًا ۔ اُس نے کوئی راہ نہیں پائی (جدھر سے نکل جاتا)
اَطْعَمَ وَسَوَّغَ وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا ۔ کھلایا اور حلق کے نیچے اُتارا (دانت اور زبان میں رطوبت اور تھوک میں حلاوت پیدا کر کے) اور اُس کے (فضلے) نکلنے کے لئے ایک ایک راستہ رکھا (پیشاب اور پاخانہ کا مقام)
اَسْوَغُ اور مُسْتَسَاغٌ وہ کھانا جو خوشگوار اور زود ہضم ہو ۔
سَوْفٌ ۔ سونگھنا ۔ صبر کرنا ۔ ہلاک ہونا ۔
تَسْوِیْفٌ ۔ ٹالنا ۔ دیر لگانا ۔ امروز فردا کرنا ۔ مختار کرنا ۔
مُسَاوَفَةٌ ۔ سرگوشی کرنا ۔ ساتھ سُلانا ۔
اِسَافَةٌ ۔ ہلاک ہونا ۔
اِسْتِیَافٌ ۔ سونگھنا ۔
سَایِفَه ۔ باریک ریتی ۔
سُوَافٌ ۔ ہلاکت اور لگڑی ۔
سُوَاف ۔ اونٹوں کی بیماری اور ہلاکت ۔
سَوْفَ ۔ کلمۂ استقبال ہے اور اکثر اُس کا استعمال وعید میں ہوتا ہے اور کبھی وعدے میں بھی اور سین کا استعمال اکثر وعدے میں ہوتا ہے اور کبھی وعید میں بھی ۔
مَسَافٌ اور مَسَافَةٌ ۔ فاصلہ دوری ۔
مِسْیَافٌ ۔ جس عورت کا بچہ مر گیا ہو ۔
مُسِیْفٌ ۔ جس مرد کا لڑکا مر گیا ہو ۔
لَعَنَ اللّٰهُ الْمُسَوِّفَةَ ۔ اللہ اُس عورت پر لعنت کرتا ہے یا لعنت کرے جو خاوند کو ٹالا ٹولا کرے ۔ (خاوند اُس کو صحبت کے لئے بُلائے وہ حیلہ حوالہ کرے)
اَکَلَنِی الْفَقْرُ وَرَدَّنِی الدَّهْرُ ضَعِیْفًا مُسِیْفًا مجھ کو محتاجی کھا گئی اور زمانہ نے مجھ کو ناتوان اور محتاج بنا دیا ۔
مُسِیْفٌ ۔ وہ شخص جس کا مال تلف ہو گیا ہو یہ سُوَاف سے نکلا ہے جو اونٹوں کی مہلک بیماری ہے ۔
مَنْ سَوَّفَ الْحَجَّ حَتّٰی یَمُوْتَ بَعَثَهُ اللّٰهُ یَهُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا ۔ جو شخص حج کو ٹالتا رہے (ہر سال کہے انشاء اللہ آئندہ سال کروں گا) یہاں تک کہ مر جائے (اور حج نہ کرے) تو اللہ اُس کو یہودی یا نصرانی اُٹھائے گا (جن کے مذہب میں حج نہیں ہے گویا وہ مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہو جائے گا) ۔
اَسْوَاف ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں ۔
اِصْطَدْتُ نُهَسًا بِالْاَسْوَافِ ۔ میں نے اسواف میں ایک چڑیا کا شکار کیا ۔ نہایہ میں ہے کہ اسواف مدینہ طیبہ کا حرم جس کو آنحضرت ؐ نے حرم بنایا
سَوْقٌ ۔ پیچھے سے ہانکنا جیسے قَوْدٌ آگے سے کھینچنا اچھی طرح بات کرنا ۔ جان کندنی پنڈلی پر مارنا بھیجنا معاملہ کرنا ۔

تَسْوِیْقٌ۔ شاخیں نکالنا مختار کر دینا۔
مُسَاوَقَۃٌ۔ شرط لگا کر ہانکنا۔
اِسَاقَۃٌ۔ ہانکنا بھیجدینا۔
تَسَوُّقٌ۔ خرید فروخت کرنا۔
یُکْشَفُ عَنْ سَاقِہٖ۔ اُس کی پنڈلی کھولی جائے گی (یہ عرب کا محاورہ ہے "کشف ساق" اُس محل پر بولتے ہیں جہاں کوئی سخت مہم پیش آئی ہے جس کا بندوبست کرنے کے لئے آدمی کو بہت کوشش اور سعی کرنا ہوتی ہے)۔
عرب لوگ کہتے ہیں۔ شَمَّرَ عَنْ سَاعِدِہٖ اور کَشَفَ عَنْ سَاقِہٖ یعنی بانہہ پر سے کپڑا ہٹایا اور پنڈلی کو کھولا یعنی ایک کام کا اہتمام کیا نہ وہاں بانہہ سے غرض ہوتی ہے نہ پنڈلی سے جیسے ایک شخص کے ہاتھ کٹے ہوئے ہوں اور وہ بخیل ہو تو اُس کو کہیں یَدُہٗ مَغْلُوْلَۃٌ یعنی اُس کا ہاتھ بندھا ہوا ہے مطلب یہ ہے کہ وہ بخیل ہے کذا فی النہایہ۔
فَیَکْشِفُ عَنْ سَاقِہٖ۔ پروردگار اپنی پنڈلی کھول دے گا (اپنے بندوں کو قدم بوسی کا شرف عنایت فرمائے گا۔ اُس کو دیکھکر تمام مؤمنین سجدے میں گر پڑیں گے) یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور اہلحدیث ایسی حدیثوں کے ظاہری معنی پر ایمان رکھ کر اُس کی حقیقت اور کیفیت کو اللہ تعالےٰ کے سپرد کرتے ہیں یعنی اِس بات کا اعتقاد رکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کا مُنہ ہے۔ ہاتھ ہیں اور آنکھیں ہیں پنڈلی ہے مگر یہ چیزیں مخلوقات کے مُنہ اور ہاتھ اور آنکھ اور پنڈلی سے مشابہت نہیں رکھتے۔ جیسے اُس کی ذاتِ مقدس مخلوق کی ذات سے مشابہت نہیں رکھتی اور جہمیہ اور اہل کلام ان حدیثوں کی تاویل کرتے ہیں کہتے ہیں ہاتھ سے قدرت اور آنکھ سے بصر اور وجہ سے ذات اور پنڈلی سے نور مراد ہے بعضوں نے کہا "ساق" سے فرشتوں کی جماعت مراد ہے۔
مترجم کہتا ہے ہم کیوں تاویل اور تحریف کریں اللہ تعالیٰ جیسے اپنی ذات مقدس اور اپنے صفات کو جانتا ہے اسی طرح جیسے پیغمبر صاحب اللہ کے ذات و صفات کو جانتے ہیں دوسرے کوئی نہیں جان سکتے پھر جن صفات یا الفاظ کا اطلاق اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر کیا ہے یا اُس کے رسول نے ہم بھی بلا تکلف و بلا تکیف اُن کا اطلاق اُس پر کرتے ہیں البتہ یہ صحیح ہے کہ اُس کی ذات اور اُس کے کسی صفت کو مخلوقات سے مشابہت نہیں دیتے یعنی یوں نہیں کہتے کہ اللہ کا ہاتھ ہمارے ہاتھ کی طرح ہے یا اُس کی آنکھ ہماری آنکھ کی سی ہے اور یہی طریق اسلم ہے اور سلف صالحین سب اسی اعتقاد پر گذرے ہیں ہم بھی اُنہی کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں نہ پچھلے اہل کلام اور جہمیہ کے ساتھ۔
لَا بُدَّ لِیْ مِنْ قِتَالِہِمْ وَلَوْ تَلِفَتْ سَاقِیْ مجھ کو تو اُن سے لڑنا ضرور ہے گو میری جان جائے (یہاں ساق سے جان مراد ہے)۔
لَا یَسْتَخْرِجُ کَنْزَ الْکَعْبَۃِ اِلَّا ذُو السُّوَیْقَتَیْنِ مِنَ الْحَبْشَۃِ۔ کعبہ کا خزانہ وہی حبشی نکالے گا جس کی دو پنڈلیاں چھوٹی چھوٹی ہوں گی (یہ اُس زمانہ کا ذکر ہے جب ایک کافر بادشاہ حبش کا (شاید والی ابی سینیا ہو جو اس وقت نصرانی ہے) آن کر مکہ معظمہ کو تباہ کرے گا کعبہ کھودڈالے گا۔

اُس کے تلے جو خزانہ ہے وہ نکال لیگا حبشیوں کی پنڈلیاں اکثر باریک اور چھوٹی ہوتی ہیں۔

يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ کعبہ کو دو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی تباہ کرے گا۔ اُس وقت کوئی مسلمان اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا بعضوں نے کہا یہ حضرت عیسٰی کے زمانہ میں ہوگا قرطبی نے کہا جس وقت قرآن حافظوں کے سینوں اور مصحفوں میں سے اٹھا لیا جائے گا اور یہ واقعہ حضرت عیسٰی کی وفات کے بعد ہوگا اب یہ جو قرآن شریف میں کعبہ کو حَرَمًا اٰمِنًا فرمایا تو اس حدیث کے خلاف نہیں ہے کیونکہ امن کا معنٰی یہ ہے کہ قیامت تک اُس میں امن رہے گا جب قیامت ہی آگئی تو اب کوئی شئے باقی نہ رہے گی اور یہ جو ایک حدیث میں ہے کہ یاجوج ماجوج نکلنے کے بعد بھی اس گھر کا حج ہوا کرے گا اُس کا مطلب یہ ہوگا کہ لوگ اُس جاۓ کا طواف کریں گے۔ جہاں پر کعبہ بنا ہوا تھا کیونکہ کعبہ کو تو حبشی یاجوج ماجوج نکلنے سے پہلے تباہ کر چکا ہوگا۔

وَفِيهِمْ أَسْوَاقُهُمْ۔ اُن میں سوداگر لوگ بازار والے بھی ہوں گے یا رعایا ہوگی۔

اِنِّىْ اُتِيْحَ لَهُ حِرْبَاءُ تَنَضُّبَةٍ لَا يُرْسِلُ السَّاقَ اِلَّا مُمْسِكًا سَاقًا۔ ایک شخص نے معاویہ بن ابی سفیان کے پاس اپنے بھتیجے سے جھگڑا کیا اور دلیلیں بیان کرنے لگا معاویہ نے کہا تیری مثال تو ایسی ہے جیسے ایک شاعر نے کہا ہے) میں اُس کے مقابلہ کے لئے ایک گرگٹ کو تجویز کرتا ہوں جو تنضبہ (ایک کانٹے دار درخت کا نام ہے) پر رہتا ہے ایک ڈالی چھوڑتا ہے تو دوسری ڈالی تھام لیتا ہے۔ "ساق" سے مراد یہاں درخت کی ڈالی ہے۔

اَلْاَسْوَقُ الْاَعْنَقُ۔ لمبی پنڈلی لمبی گردن والا۔

كَانَ يَسُوْقُ اَصْحَابَهٗ۔ آنحضرت ﷺ اپنے صحابہ کے پیچھے چلتے (اُن کو آگے رکھتے یہ تواضع کی راہ سے تھا)

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ۔ قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی کہ قحطان قبیلہ کا ایک شخص نکلے گا وہ لوگوں کو اپنی لکڑی سے ہانکے گا (یعنی سب لوگ اُس کے مطیع اور تابعدار بن جائیں گے اور وہ سختی سے اُن پر حکومت کرے گا (یہ قحطانی یا سفیانی امام مہدی کے ظہور سے پہلے عرب میں نکلیگا اور وہ سختی سے اُن پر حکومت کرے گا عرب کا سارا ملک اپنے تصرف میں کرلے گا)۔

فَجَاءَ زَوْجُهَا يَسُوْقُ اَعْنُزًا مَّا تَسَاوَقُ۔ امّ معبد کا خاوند چند بکریاں ہانکتا ہوا آیا جو برابر ایک کے پیچھے ایک چل نہ سکتی تھیں (یعنی خشک سالی کی وجہ سے ایسی دُبلی اور ضعیف اور ناتواں ہوگئیں تھیں کہ برابر مل کر چل نہیں سکتی تھیں کوئی کہیں رہ جاتی کوئی کہیں)۔

وَسَوَّاقٌ يَسُوْقُ بِهِنَّ۔ اونٹوں کو گا کر چلانے والا جو اونٹوں کے آگے رہتا ہے اُس کو سَوَّاق کہتے ہیں۔

رُوَيْدَكَ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيْرِ۔ آہستہ سے چل جیسے تو شیشوں کو لے جاتا ہے (شیشوں سے مراد عورتیں ہیں جو نازک ہوتی ہیں یہ آنحضرت ﷺ نے انجشہ سے فرمایا جو گا گا کر اونٹوں کو جلدی

بھگا رہا تھا اُن پر عورتیں سوار تھیں)

إِذْ جَاءَتْ سُوَيْقَةٌ۔ اتنے میں ایک تجارتی مال آیا یہ تصغیر ہے سُوْقٌ کی جس کے اصل معنے تجارت کے ہیں اور بازار کو سوق اس لئے کہتے ہیں کہ وہاں یہ مال لایا جاتا ہے۔

دَخَلَ سَعِيْدٌ عَلٰى عُثْمَانَ وَهُوَ فِي السَّوْقِ۔ سعید عثمان کے پاس گئے اُن کی جان نکل رہی تھی سیاق کا بھی یہی معنی ہے یعنی نزع کی حالت میں

حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَهُوَ فِي سِيَاقِ الْمَوْتِ۔ ہم عمرو بن عاص کے پاس گئے وہ جان کنی کی حالت میں تھے۔

إِنْ كَانَتِ السَّاقَةُ كَانَ فِيْهَا وَإِنْ كَانَ فِي الْحَرَسِ كَانَ فِيْهِ۔ اگر لشکر کا پچھاڑی کا ٹکڑا ہوا تو اُس میں رہتا ہے اگر پہرہ دینے والوں میں ہے تو اُس میں رہتا ہے مطلب یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں جو جہاد ہو اُس کے جس ٹکڑی میں وہ رکھا جائے اُس میں شاداں اور فرحاں رہتا ہے

سَاقَةُ الْحَاجِّ۔ حاجیوں کے پیچھے کی ٹکڑی

هَلْ تَهَبُ الْمَلِكَةُ نَفْسَهَا لِلسُّوْقِيَّةِ۔ (آنحضرت ص نے ایک جون قبیلہ کی عورت سے نکاح کیا جب خلوت میں اُس کے پاس گئے تو فرمایا اپنی تئیں مجھ کو بخشدے (یعنی مجھ کو جماع کی اجازت دے دو (بیوقوف) کیا کہنے لگی بھلا ملکہ یعنی رانی شاہزادی پادشاہ بیگم کہیں اپنی تئیں بازاری لوگوں کو یا رعایا کو بخشدیتے ہیں (معاذ اللہ) کیا بدقسمت بدنصیب عورت تھی اُس نے شاید ناز اور نخرے کی راہ سے یہ کہا لیکن آنحضرت ص نے اُس کو طلاق دیدیا آپ کی شرفِ زوجیت سے محروم رہی سچ ہے

ع کہ خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر را اُس عورت کو اتنی عقل نہ آئی کہ تیری حقیقت ہی کیا ہے؟ نہ تو رانی ہے نہ شہزادی ایک گاؤں والے گنوار کی بیٹی اگر بالفرض وہ کسی ملک کی رانی بھی ہوتی تو بھی آنحضرت ص کے سامنے اُس کی کیا حقیقت تھی ارے جس کو تونے بازاری کہا وہ دونوں جہاں کا بادشاہ اور خالق کون و مکان کا محبوب تمام دنیا کے راجہ اور شاہ اُس کی کفش برداری کو فخر سمجھتے ہیں اور بڑے بڑے بادشاہ اُس کی جوتی کا تسمہ کھولنے کی اور اُس کے پاؤں دھونے کی آرزو رکھتے ہیں۔ قَدْ لَفَّهَا اللَّيْلُ بِسَوَّاقٍ حُطَمٍ

مَا سُقْتَ مِنْهَا۔ تونے اُس عورت کے مہر میں کیا دیا یہ آنحضرت ص نے عبد الرحمان ابن عوف رض سے فرمایا جب اُن کے بدن یا کپڑے پر زردی کا نشان دیکھا۔ عرب لوگوں میں رواج تھا کہ مہر میں جانور یعنی اونٹ بکریاں وغیرہ دیا کرتے کیونکہ یہی اُن کا مال تھا اس لئے سوق کا لفظ بجائے مہر کے مستعمل ہوگیا۔

وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ۔ جانور ہانک لے گئے

سَوِيْقٌ۔ ستّو جو گیہوں بھون کر بنائے ہیں اور جوار وغیرہ سے بھی۔

فَتَسَاوَقَا۔ دونوں ساتھ ساتھ چلے۔

مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ وَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ۔ جو شخص بازار میں جائے اور یوں کہے لا الہ الا اللہ وحدہ اخیر تک (بازار کی تخصیص) اس لئے کی کہ وہاں لوگوں کو دنیا کے دھندوں میں خدا سے بالکل غفلت ہو جاتی ہے اس مقام میں اللہ کی یاد کی فضیلت زیادہ ہوگی

یَتْنَاضَلُوْنَ بِالسُّوْقِ۔ بازار میں تیر کی مشق کرتے تھے یا سوق ایک مقام کا نام ہے بعضوں نے کہا سوق ساق کی جمع ہے اور ساق سے مجازی معنے یعنی تیر مراد ہے۔

عَنْ سُوْقِهِنَّ ۔ اُن کی پنڈلیوں پر سے۔

وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ۔ جب پنڈلی سے پنڈلی ملجائے گی یعنی سختی اور تکلیف کا وقت ہوگا۔

بَدَتْ خَلَاخِلُهُنَّ وَاَسْوُقُهُنَّ ۔ اُن کی پازیبیں و پنڈلیاں کھلی تھیں (بھاگ رہی تھیں معلوم ہوا کہ مشرک عورتوں کی پنڈلیاں دیکھ سکتے ہیں جب شہوت کی نیت نہو اور صحیح یہ ہے کہ بے اختیاری میں نظر پڑگئی جو کچھ گناہ نہیں ہے)

اِنْ سَالَ حَتّٰی بَلَغَ السُّوْقَ فَلَا یُبَالِیْ ۔ پھر اگر پنڈلیوں تک بہہ آئے تو کچھ پرواہ نہ کرے۔

اَلْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ سُوْقَانِ مِنْ اَسْوَاقِ الْآخِرَةِ حج اور عمرہ آخرت کے بازاروں میں سے دو بازار ہیں (یعنی آخرت میں اُن کا فائدہ ملے گا جیسے دنیا میں بازار کی خرید و فروخت سے فائدہ ملتا ہے)

شَرُّ بِقَاعِ الْاَرْضِ الْاَسْوَاقُ ۔ زمین کے سارے قطعوں میں بدتر بازاریں ہیں (کیونکہ وہاں خدا کی یاد بالکل نہیں ہوتی سب دنیا کے دھندوں میں ڈوبے رہتے ہیں)

یَعْجَلُ سِیَاقَهَا ۔ اُس کو ہمارے پاس لانے میں جلدی کی سَوْق اور سِیَاق نزع روح کو بھی کہتے ہیں۔

لَا اَسْتَطِیْعُ اَنْ اَسُوْقَ اِلٰی نَفْسِیْ خَیْرَ مَا اَرْجُوْ ۔ مجھ کو یہ طاقت نہیں کہ جس بہتری کی امید ہے اُس کو اپنے تک ہانک لاؤں (یعنی اُس کو حاصل کروں)

لَا یُفَضَّلُ فِیْ هٰذَا الدِّیْنِ مَلِكٌ عَلٰی سُوْقَةٍ

قَالَ لَا اِنَّ الْمَلِكَ وَالسُّوْقَةَ عِنْدَنَا سَوَاءٌ (جبلہ بن ایہم غسانی نے جو غسان کا بادشاہ تھا حضرت عمرؓ سے پوچھا) کیا اس دین میں یعنی دین اسلام میں بادشاہ کو ایک بازاری شخص یا رعیت پر کچھ فضیلت نہیں ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا نہیں ہمارے نزدیک بادشاہ اور ایک بازاری شخص یا رعیت کا کوئی شخص سب برابر ہیں (ہم سب سے اللہ اور اُس کے رسول کے حکم کے موافق برابر اور یکساں سلوک کریں گے اور جو کوئی شرعی جرم کرے گا اُس کو برابر سزا دیں گے (بادشاہ ہو یا ایک بازاری غریب شخص ہو) سبحان اللہ اس سے بڑھ کر کون سی جمہوریت ہوگی جو لوگ کہتے ہیں اسلام کی سلطنت جمہوری نہیں ہوسکتی وہ حضرت عمرؓ کے اس ارشاد سے نصیحت لیں مطلب یہ ہے کہ بادشاہ اور رعایا دونوں قانون الٰہی کے تابع ہوں اس قانون کے خلاف نہ بادشاہ کچھ کرسکیں نہ رعایا اور اقتدارات شاہی شریعت کی رو سے محض لغو ہیں۔

فَلَا تَكُوْنَنَّ لِمَرْوَانَ سَیِّقَةً یَسُوْقُكَ حَیْثُ شَاءَ (حضرت علی رضؓ نے حضرت عثمانؓ سے کہا) تم مروان کا سَیِّقَہ مت بنو وہ جدھر چاہے تم کو ہانک لے جائے (سَیِّقَہ کہتے ہیں اُس اونٹنی کو جس کو دشمن لیکر چلدے وہ بالکل دشمن کے قابو میں آجاتی ہے مطلب حضرت علیؓ کا یہ تھا کہ ہر بات میں مروان کی رائے پر مت چلو بالکل اُس کا کھلونا مت بن جاؤ حضرت عثمان کو جو کچھ نقصان پہونچا وہ اسی کمبخت شریر النفس مروان کی بدولت خدا اُس سے سمجھے)

مَا مِنْ مَلِكٍ وَّلَا سُوْقَةٍ ۔ کوئی بادشاہ یا

رعیت (جو تکلیف اٹھا کر حج کے لئے آجائے)
سَوِیق ۔ شراب کو بھی کہتے ہیں اور باریک آٹے کو
سَوَّاق ۔ ستو والا ۔
سَوْكٌ ۔ مَلنا ۔
سِوَاكٌ ۔ مسواک کرنا ۔ مسواک کی لکڑی آہستہ چلنا ۔
تَسَوُّكٌ ۔ مسواک کرنا جیسے اِسْتِيَاكٌ ہے ۔
تَسَاوُكٌ اور تَسَوُّكٌ ۔ آہستہ ادھر ادھر جھکتے ہوئے چلنا (یعنی ضعف اور ناتوانی کے سبب سے)
جَاءَ زَوْجُهَا يَسُوقُ أَعْنُزًا عِجَافًا تَسَاوَكُ هُزَالًا ۔ ام معبد کا خاوند آیا چند دبلی بکریاں ہانکتا ہوا جو ناتوانی اور لاغری کی وجہ سے ادھر ادھر جھک رہی تھیں ۔
عرب لوگ کہتے ہیں ۔ تَسَاوَكَتِ الْإِبِلُ جب اونٹوں کی گردنیں دبلاپے سے ہلنے لگیں اور کہتے ہیں ۔ جَاءَتِ الْإِبِلُ مَا تَسَاوَكُ هُزَالًا ۔ اونٹ آئے دبلے پنے سے وہ اپنے سر نہیں ہلاتے تھے ۔
اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ مسواک منہ کو پاک کرنے والی ہے اور پروردگار کو پسند ہے ۔
عرب لوگ کہتے ہیں ۔ سَاكَ فَاهُ یعنی اپنا منہ مسواک سے رگڑا اگر منہ کا ذکر نہ کریں تو اِسْتَاكَ کہتے ہیں مجمع البحار میں ہے کہ مسواک کے مستحب ہونے میں وضو اور نماز کے وقت کسی کا اختلاف نہیں اور فجر اور ظہر کی نماز سے پہلے اور زیادہ تاکید ہے اور امام ابوحنیفہ رح سے منقول ہے کہ انہوں نے نماز کے وقت مسواک کو مکروہ جانا اور کہا

کہ مسواک وضو کے وقت کرنا چاہئے ۔
میں کہتا ہوں ۔ امام کا یہ قول صحیح نہیں ہے حدیث میں صاف وارد ہے ۔ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ ۔ یعنی اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا ایک روایت میں عِنْدَ كُلِّ وُضُوْءٍ ہے مگر یہ روایت شاذ ہے ۔
إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ بَدَأَ بِالسِّوَاكِ ۔ آنحضرت جب (باہر سے) گھر میں تشریف لاتے تو پہلے مسواک کرتے ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسواک ہر وقت مستحب ہے اور نماز اور وضو کے وقت اس کی اور زیادہ تاکید ہے اسی طرح تلاوت قرآن کے وقت اور جب دانت زرد ہو گئے ہوں یا منہ میں بدبو آتی ہو سو جانے یا سکوت یا نہ کھانے کی وجہ سے یا بدبودار چیز کے کھانے کی وجہ سے اسی طرح سوتے وقت بھی مستحب ہے اور سوتے سے اٹھنے کے بعد اور یہ سنت ہر ایسی چیز سے ادا ہو جاتی ہے جو سخت اور کھرکھری ہو اور دانتوں کی زردی کو دور کرے اگرچہ ایک چیتھڑا ہو یا سخت انگلی ہو اور بعضوں نے کہا انگلی سے ادا نہیں ہوتی اور بیہقی نے مرفوعاً روایت کی إِصْبَعَاكَ سِوَاكٌ عِنْدَ وُضُوئِكَ تیری دو انگلیاں وضو کے وقت مسواک ہیں اور مستحب یہ ہے کہ مسواک پیلو کے درخت کی ہو (اگر پیلو نہ ملے تو نیم بھی عمدہ ہے)
میں کہتا ہوں جس شخص کے دانت [illegible] ہوں اور مسواک نہ کر سکتا ہو تو وہ منجن ملا کرے

انگلی سے بھی مُنہ صاف کرسکتا ہے یا نرم مسواک سے جو برش کی طرح ہوتی ہے یا کھر کھرے کپڑے یا تولیہ سے بہرحال مُنہ کی صفائی اور پاکیزگی پروردگار کو پسند ہے خصوصًا جب نماز میں کھڑا ہو یا مسجد میں جائے اور گھر میں آنے کے وقت جو ہمیشہ آپ مسواک کیا کرتے تھے اُس کی وجہ یہ ہوگی کہ آپ نوافل اور سنن گھر میں ادا کیا کرتے یا بی بیوں سے قربت کرنے میں مُنہ کی صفائی ضروری سمجھتے۔ بَدَأَ بِالسِّوَاكِ وَخَتَمَ بِرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔ گھر میں آن کر آپ نے پہلا کام جو کیا وہ مسواک کرنا تھا اور آخری کام صبح کی دو رکعت سنت پڑھنا (شاید یہ رات کا ذکر ہے)

يُعْطِيْنِي السِّوَاكَ لِأَغْسِلَهُ فَأَبْدَأُ بِهِ فَأَسْتَاكُ ثُمَّ أَغْسِلُهُ وَأَدْفَعُهُ۔ آنحضرتؐ مسواک کر کے مجھ کو دھونے کے لئے دیتے میں کیا کرتی (برکت کے لئے) پہلے اُس کو اپنے دانتوں پر رگڑتی پھر دھو کر آپ کو دیدیتی (اس حدیث سے یہ نکلا کہ آثارِ صالحین سے برکت لینا جائز ہے اور یہ بھی نکلا کہ دوسرے کی مسواک اُس کی رضامندی سے استعمال کر سکتا ہے۔

يَسْتَاكُ عَلٰى لِسَانِهٖ كَأَسْنَانِهٖ طُوْلًا وَعَلٰى كَرَاسِيِّ أَضْرَاسِهٖ وَسَقْفِ حَلْقِهٖ خَفِيْفًا۔ آپ زبان پر بھی دانتوں کی طرح طول میں مسواک کرتے تھے اور داڑھوں اور حلق کے قریب ہلکے ہلکے۔

يَسْتَاكُ عَرْضًا لَا طُوْلًا۔ آپ عرض میں مسواک کرتے تھے نہ طول میں (یعنی سامنے کے دانتوں پر دہنے بائیں مسواک پھیرتے نہ اوپر نیچے)

أُمِرَ بِالْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَلَمَّا شَقَّ عَلَيْهِ أُمِرَ بِالسِّوَاكِ وَوُضِعَ عَنْهُ الْوُضُوْءُ۔ آنحضرتؐ کو ہر نماز کے وقت وضو کرنے کا حکم ہوا جب آپ پر یہ دشوار ہوا تو وضو ہر نماز کے وقت معاف ہوگیا اور مسواک کا ہر نماز کے وقت حکم ہوا (یعنی اگر وضو نہ ٹوٹے تو ایک وضو سے کئی نمازیں ادا کر سکتا ہے اور جن لوگوں نے مسجد میں یا لوگوں کے سامنے محفل میں مسواک کرنا مکروہ سمجھا ہے یہ اُن کی غلطی ہے)

أَلْإِسْتِيَاكُ بِمَاءِ الْوَرْدِ۔ گلاب سے مسواک کرنا۔

سُؤَالٌ یا سَوَالٌ پوچھنا۔

تَسْوِيْلٌ۔ گمراہ کرنا بہکانا۔ اچھا کر دکھانا۔

سَوَلٌ۔ لٹک جانا

سُؤْلٌ یا سُؤْلَةٌ۔ پوچھنا مانگنا۔

سُوَلَه۔ بہت مانگنے والا۔

سَوِيْلٌ برابر والا جیسے عَدِيْلٌ ہے

أَللّٰهُمَّ إِلَّا أَنْ تُسَوِّلَ لِيْ نَفْسِيْ عِنْدَ الْمَوْتِ شَيْئًا لَا أَجِدُهُ الْآنَ۔ مگر یہ کہ میرا نفس مجھ کو مرتے وقت کوئی چیز اچھی کر دکھائے جس کو میں اس وقت نہیں پاتا۔

سَحَابٌ أَسْوَلُ۔ لٹکا ہوا ابر۔

سَوْمٌ۔ قیمت بیان کرنا، چکانا، گذرنا۔ چرنا ڈالنا گھونا نشان کرنا۔

تَسْوِيْمٌ۔ دینا۔ ڈالنا۔ نشان کرنا۔ چھوڑ دو مختار کرنا، لوٹنا۔

مُسَاوَمَةٌ۔ چکانا مول تول کرنا۔

إِسَامَةٌ۔ چرانا۔

سَامٌ ۔ حضرت نوح ؑ کے ایک بیٹے کا نام تھا کہتے ہیں عرب لوگ اُسی کی اولاد میں ہیں۔

سَوِّمُوْا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ سَوَّمَتْ ۔ تم آپس میں اپنے لوگوں کو پہچاننے کے لئے ایک نشان مقرر کر لو کیونکہ فرشتوں نے بھی ایک نشان مقرر کیا ہے (یہ آپ نے بدر کے دن فرمایا)

سُوْمَه اور سِيْمَه ۔ علامت اور نشانی۔

اِنَّ لِلّٰهِ فُرْسَانًا مِّنْ اَهْلِ السَّمَاءِ مُسَوَّمِيْنَ اللہ کے آسمان والوں میں سے (یعنی فرشتوں میں کچھ سوار ہیں نشان کئے ہوئے۔

سِيْمَاهُمُ التَّحَالُقُ ۔ اُن خارجیوں کی نشانی سارا سر منڈانا ہوگا ایک روایت میں سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ ہے معنے وہی ہے اگرچہ سارا سر منڈانا جائز ہے۔ دوسری حدیث سے احلقوا كُلَّهُ اَوْ اتركوا كُلَّهُ مگر سر منڈانے کو ضروری سمجھنا اور ہمیشہ سر منڈے رہنا یہ طریقہ سنت کے خلاف ہے کبھی بال رکھے کبھی سر منڈائے خصوصًا حج کا احرام کھولتے وقت سر منڈانا افضل ہے بہ نسبت بال کتروانے کے بعضوں نے کہا خارجی لوگ سر منڈانے میں مبالغہ کرتے اس لئے آپ نے اُن کی یہ نشانی بیان فرمائی۔

نَهٰى اَنْ يَّسُوْمَ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ آنحضرت ؐ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی اپنے بھائی مسلمان کے نرخ چکانے پر چکانے لگے (یعنی ایک مسلمان ایک چیز خرید کر رہا ہو صاحب مال اور اُس میں گفتگو ہو رہی ہو ابھی معاملہ طے نہ ہوا ہو کہ دوسرا شخص گھس آئے اور اُس سے مول تول کرنے لگے کچھ بڑھا کر آپ لینا چاہے اگر اُس کی گفتگو طے ہو گئی ہو اور وہ چھوڑ دے تب دوسرا شخص جا کر مول تول کر سکتا ہے) کرمانی نے کہا اسی طرح یہ بھی منع ہے کہ تیسرا شخص مشتری سے آ کر کہے تو یہ چیز اتنے کو کیوں لیتا ہے میں اس سے سستی تجھکو دیتا ہوں ممانعت کی وجہ ظاہر ہے کہ دوسرے مسلمان کو نقصان پہنچانا ہے۔

نَهٰى عَنِ السَّوْمِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ ۔ سورج نکلنے سے بیشتر مول تول کرنے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ عبادت اور ذکر الٰہی کا وقت ہے بعضوں نے کہا "سَوْم" سے مراد یہاں چرانا ہے یعنی اپنے جانوروں کو طلوع آفتاب سے پہلے چرنے کو نہ چھوڑ کیونکہ اُس وقت گھاس پات تر ہوتے ہیں اور اکثر اُس کے کھانے سے جانور بیمار ہو جاتے ہیں)

فِيْ سَائِمَةِ الْغَنَمِ زَكٰوةٌ ۔ جو بکریاں جنگل میں چرتی ہوں اُن میں زکوٰۃ ہے لیکن گھر میں پلی ہوئی بکریوں میں جن کو چارہ مول لیکر کھلایا جاتا ہے زکوٰۃ نہیں ہے۔

اَلسَّائِمَةُ جُبَارٌ ۔ جو جانور چرنے کے لئے چھوڑ دیا گیا ہو وہ اگر کسی کو نقصان پہنچائے (مار ڈالے یا زخمی کرے) تو اُس کا تاوان نہیں ہے۔ (یعنی مالک کو دیت دینا لازم نہ ہوگی)

تَعَرَّضِيْ مَدَارِجًا وَّسُوْمِيْ تَعَرُّضَ الْجَوْزَاءِ لِلنُّجُوْمِ ۔ یہ ذوالبجادین نے آنحضرت ؐ کی اونٹنی سے کہا (یعنی داہنے بائیں چرتی رہ جیسے جوزا کا برج تاروں میں سے (جو آڑا داہنے بائیں گیا ہے)

اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْمَةٍ سَخِيْنَةٍ فَاَكَلَ وَمَا سَامَنِيْ غَيْرَهُ وَمَا

أَكَلَ قَطُّ إِلَّا سَامَنِيْ غَيْرَهُ - حضرت فاطمہ رض آنحضرت ؐ کے پاس ایک ہانڈی لیکر آئیں جس میں ہریرہ تھا آپ نے کھایا اور اور بنانے کو مجھ سے نہیں فرمایا اور پہلے جب آپ ہریرہ کھاتے تھے تو اور زیادہ کی فرمائش کرتے بعضوں نے کہا سَامَنِيْ کا معنی یہ ہے کہ اُس کو مول لینا چاہا۔

مَنْ تَرَكَ الْجِهَادَ أَلْبَسَهُ اللّٰهُ الذِّلَّةَ وَ سِيْمَ الْخَسْفَ - جو شخص جہاد کو چھوڑ دے گا اللہ تعالیٰ اُس کو ذلت اور خواری کا لباس پہنائے گا اور دھنس جانا اُس پر لازم کیا جائیگا (یعنی عذاب الٰہی اُس پر نازل ہوگا یا عذاب کا مستحق ہو جائے گا ذلت اور رسوائی تو ظاہر ہے اور عذاب بھی طرح طرح کے اتر رہے ہیں کہیں وبا کہیں طاعون کہیں زلزلہ کہیں طوفان۔

لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ إِلَّا السَّامَ - ہر بیماری کی اللہ تعالےٰ نے ایک دوا رکھی ہے مگر موت کی (دوا نہیں ہے)۔

إِنَّهَا سَمِعَتِ الْيَهُوْدَ يَقُوْلُوْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ السَّامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَتْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَالذَّامُ وَاللَّعْنَةُ - حضرت عائشہ رض نے یہودیوں سے سُنا وہ آنحضرت ؐ کو (بعوض السلام علیکم کے) السام علیکم کہنے لگے تو اُنہوں نے یوں جواب دیا تم ہی پر سام اور بُرائی اور پھٹکار پڑے (سام کے معنی یہاں موت کے ہیں یعنی تم مرو مردود یہودی آنحضرت ؐ کو اور مسلمانوں کو کوستے تھے اور ظاہر میں زبان مروڑ کر گویا سلام کرتے تھے - حضرت عائشہ کو غصہ آیا اُنہوں نے اُن سے بھی سخت جواب دیا لیکن آنحضرت ؐ نے اُن کو نرمی کرنے کی نصیحت کی اور فرمایا جب اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) تم کو سلام کریں تو تم جواب میں صرف وَعَلَيْكُمْ کہدیا کرو خطابی نے کہا اکثر محدثین وَعَلَيْكُمْ واو عطف کے ساتھ روایت کرتے ہیں لیکن سفیان بن عیینہ کی روایت میں عَلَيْكُمْ ہے بغیر واو عطف کے اور وہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔

فَسَامُوْهُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ - اُن کو بُرا عذاب چھکایا۔

سِيْمَاءٌ - نشانی اور علامت جیسے سِمَةٌ ہے

سَرَّ مِنِّيْ بِسِيْمَاءِ الْأَمَانِ - مجھ پر ایمان کی نشانی ظاہر کر۔

عَلَيْهِ سِيْمَاءُ الْأَنْبِيَاءِ - اُس پر پیغمبروں کی نشانی ہے۔

هَلَكَ السَّوَامُ - چرنے والے جانور مر گئے۔

وَقَفَ عَلٰى قَطِيْعِ غَنَمٍ يُسَاوِمُهُمْ وَيُمَاكِسُهُمْ - بکریوں کے ایک گلے پر کھڑے ہوئے اُن کو چکار رہے تھے اُن کی قیمت کم کرا رہے تھے۔

أَسَامَ الْمُشْتَرِيْ اور اِسْتَامَ خریدار نے بیع کی درخواست کی اور سَامَ الْبَائِعُ - بیچنے والے نے اُس کو بیچنے کے لئے پیش کیا۔

بَيْعُ مُسَاوَمَةٍ جس میں قیمت اصلی لاگت پر مشخص ہو

أَسَامَهُ الْخَسْفَ - اُس پر دھنسنے کا (یعنی ذلت کا) عذاب ڈالے گا۔

أُسَامَةُ بن زید مشہور صحابی ہیں آنحضرت ؐ کی کھلائی ام ایمن کے بیٹے۔

عِلْمُ سِيْمِيَا - خیالات کو دکھلانے کا علم جیسے مسمریزم وغیرہ۔

سَاوَهْ - ایک شہر ہے رَیّ اور ہمدان کے درمیان۔

سِوًى - درست ہونا برابر ہونا۔

تَسْوِیَہ۔ برابر کرنا۔ سیدھا کرنا بنانا کرنا۔

اِسْوَاءٌ۔ ذلیل ہونا۔ رسوا ہونا۔ کام درست ہونا گرا دینا چھوڑ دینا برابر کرنا۔

تَسَوِّی۔ ہلاک ہونا۔

اِسْتِوَاءٌ۔ برابر ہونا۔ سیدھا ہونا۔ مشابہ ہونا جوانی کو پہنچنا قرار پکڑنا۔ غالب ہونا۔ قصد کرنا چڑھنا۔ بیٹھنا۔

اَلْکَیْفُ غَیْرُ مَعْقُوْلٍ وَالْاِسْتِوَاءُ غَیْرُ مَجْهُوْلٍ وَالْاِیْمَانُ بِہٖ وَاجِبٌ وَالسُّوَالُ عَنْہُ بِدْعَۃٌ (امام مالک نے کہا) قرآن شریف میں جو استوٰی علی العرش ہے تو استواء کی کیفیت سمجھ میں نہیں آسکتی لیکن اُس کا معنی معلوم ہے اور اُس پر ایمان رکھنا واجب ہے اور اُس کی کیفیت پوچھنا بدعت ہے۔

هُمَا سِیَّانِ۔ وہ دونوں جوڑ ہیں (یعنی ایک دوسرے کے برابر کسی امر میں)

تَدْفَعُ مِیْتَۃَ السُّوْءِ۔ وہ بُری موت کو دفع کرتی ہے (بُری موت وہ کہ خاتمہ بُرا ہو مثلاً کفر اور ناشکری پر اللہ تعالےٰ سے غفلت پر بعضوں نے کہا مکان گر کر یا پانی میں ڈوب کر یا آگ میں جل کر یا سانپ بچھو کے کاٹنے سے یا جہاد سے پیٹھ موڑنے کے بعد)

سَأَلْتُ رَبِّیْ اَنْ لَّا یُسَلِّطَ عَلٰی اُمَّتِیْ عَدُوًّا مِّنْ سِوَاءِ اَنْفُسِهِمْ فَیَسْتَبِیْحَ بَیْضَتَهُمْ۔ میں نے اپنے مالک سے یہ دعا کی کہ میری امت پر اُن کے غیر دشمن کو (یعنی جو کافر ہو مسلمانوں میں سے نہ ہو) اس طرح غالب نہ کرے کہ اُن کا انڈا پھوڑ ڈالے (یعنی اُن کا اصلی اور بڑا مقام جاء کا وہ بھی چھین لے (مسلمانوں کا بڑا اور اصلی مقام مکہ اور مدینہ ہے سو اللہ تعالےٰ نے آج تک ان دونوں مقاموں کو مسلمانوں ہی کے قبضے میں رکھا ہے کافروں کا تسلّط اُن پر کبھی نہیں ہوا اور قرامطہ اور باطنیہ گو در حقیقت کفار تھے مگر بظاہر مسلمانوں میں گنے جاتے تھے علاوہ اُس کے اُن کا تسلط قائم نہیں رہا بلکہ کعبہ شریف سے بے ادبی کر کے اور حاجیوں کو قتل کر کے وہ چل دیئے جیسے لُٹیرے ڈاکو آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں اور محمد بن عبد الوہاب جن کے پیرو مکہ اور مدینہ پر غالب ہوئے تھے اور کئی سال تک وہاں کے حاکم رہے وہ تو پکے مسلمان اور حدیث و قرآن کے تابع اپنے تئیں کہتے تھے بدعات سے منع کرتے تھے اُن کا شمار تو غیر دشمن میں نہیں ہو سکتا۔

سَوَاءُ الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ۔ آنحضرتؐ کا شکم مبارک اور سینہ مبارک برابر تھا (کوئی اٹھا ہوا نہ تھا جیسے توندیلے آدمیوں کا ہوتا ہے)

اَمْکَنْتَ مِنْ سَوَاءِ الثُّغْرَۃِ۔ تو نے بیچا بیچ درگدگی میں جگہ دی۔

تُوْضَعُ الصِّرَاطُ عَلٰی سَوَاءِ جَهَنَّمَ۔ پل صراط دوزخ کے بیچا بیچ مقام میں رکھا جائے گا۔

فَاِذَا اَنَا بِهَضْبَۃٍ فِیْ تَسْوَائِهَا۔ اُس کے برابر میدان میں میں نے ایک ٹیلہ دیکھا۔ (ٹیکرہ)

حَبَّذَا الْاَرْضُ الْکُوْفَۃِ اَرْضٌ سَوَاءٌ سَهْلَۃٌ حضرت علی رضؓ نے فرمایا کوفہ کی زمین کیا عمدہ زمین ہے برابر اور نرم نہایہ میں ہے کہ ارض سِوَاءٌ بکسرہ سین اُس زمین کو کہتے ہیں جس کی مٹی ریت کی طرح ہو اور ارض سَوَاءٌ بہ فتحہ سین ہموار اور برابر متوسط زمین۔

مَکَانٌ سَوَاءٌ۔ یعنی درمیان کی جگہ۔

لَا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَّا تَفَاضَلُوْا فَاِذَا تَسَاوَوْا هَلَكُوْا۔ جب تک لوگ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر رہیں گے (یعنی علم وفضیلت مال و دولت حاصل کرنے کا عموماً شوق ہوگا اور ہرایک دوسرے سے علم وفضیلت مال و دولت میں زیادہ رہنا چاہے گا) اچھے رہیں گے جہاں برابر ہوئے تباہ ہوئے (برابر ہونے سے یہ مطلب ہے کہ ترقی علمی اور عملی (پروگرس) کا شوق جاتا رہے گا حیوانات کی طرح حالت موجودہ پر قناعت کرنے لگیں گے یا سب جاہل یا سب نادار اور مفلس یا سب مالدار اور متموّل ہوں بعضوں نے کہا تَسَاوَوْا سے یہ مراد ہے کہ ہرایک اپنی ایک اینٹ کی جدا مسجد بنائے خود رائے ہوکر اپنے تئیں امامت کے لائق سمجھے ایک امام پر لوگ متفق نہ ہوں یعنی گروہ گروہ ہوجائیں اُن میں پھوٹ پڑجائے ایسی حالت میں تباہی میں کیا شک ہے کذا فی النہایہ۔

میں کہتا ہوں حضرت علیؓ کا یہ قول بڑے اعلیٰ درجہ کا فلسفہ ہے آپ کا مطلب یہ ہے کہ جب تک دنیا کا انتظام یوں ہے کہ ایک کو دوسرے پر فضیلت اور فوقیت ہے ایک امیر ہے دوسرا غریب ایک بادشاہ ہے ایک رعیت ایک حاکم ہے ایک محکوم ایک توانا اور طاقتور ہے دوسرا ناتواں اُس وقت تک دنیا اچھی حالت میں رہے گی اور لوگ امن اور آسائش اور رفاہیت کے ساتھ بسر کریں گے لیکن جب یہ انتظام توڑ دیا جائے اور اباحت اور اشتراک اور مساوات کا قاعدہ جاری ہو جیسے مزدک حکیم نے قباد کے عہد میں جاری کیا تھا کہ سب آدمی برابر برابر سارے اموال تقسیم کریں اور عورتیں سب مشترک سمجھی جائیں ہر مرد کو جس عورت سے وہ چاہے اُس کی رضامندی سے فائدہ اُٹھانے کا حق حاصل ہو شوہر کو اُس کی مزاحمت کا کوئی حق نہ ہو تو بس دنیا کی تباہی آگئی سب ہلاک ہوں گے اور ایسی حکومت کبھی قائم نہ رہے گی ہمارے زمانہ میں جو نیچری بیدین پھیلے ہیں اُن کا بھی اصلی پیرو یہی مزدک حکیم تھا اور قرامطہ اور باطنیہ بھی اُسی کے اصول پر تھے آخر کیا ہوا تباہ اور برباد ہوگئے جس حکومت یا سلطنت میں یہ نیچر بے دین گھسیں گے اُس کو تباہ کرکے چھوڑیں گے اور خود بھی تباہ ہوں گے انہلسٹ اور سوشلسٹ اور انارکسٹ اور اکسٹرمسٹ فرقے ملک روس اور جرمن میں بہت ہیں وہ بھی انہی نیچریوں کے ہم ملت اور ہمزاد بھائی ہیں اُن کی ساری کوشش بادشاہ کو تباہ کرنے کی اور سب لوگوں کو برابر کردینے کی رہتی ہے یہ نہیں سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ نے جو ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے فرمایا لیتخذ بعضهم بعضا سخریا اُسی میں اُن کی بھلائی اور بہبودی ہے۔

صَلّٰی بِقَوْمٍ فَاَسْتَوٰی بَرْزَخًا فَعَادَ اِلٰی مَکَانِہٖ فَقَرَأَهٗ۔ حضرت علیؓ نے نماز پڑھائی تو بیچ میں سے کوئی آیت بھول گئے انہوں نے پھر دہرایا اور سرے سے پڑھا ایک روایت میں اُشْوٰی ہے شین معجمہ سے یعنی کچھ گرادیا (نہیں پڑھا) وَلَمْ یَذْکُرْ سِوٰی بَوْلِ النَّاسِ۔ آنحضرتؐ نے حدیث میں عن بَوْلِہٖ فرمایا یعنی اپنے پیشاب سے پاکی نہیں کرتا تھا تو آپ نے

آدمیوں کے پیشاب کے سوا اور جانوروں کے پیشاب کا ذکر نہیں کیا یہ امام بخاری کا قول ہے اُن کا مطلب یہ ہے کہ حنفیہ نے جو اس حدیث سے جانوروں کے پیشاب کی نجاست پر دلیل لی ہے یہ استدلال صحیح نہیں ہے کس لئے کہ حدیث میں عَنْ بَوْلِهٖ ہے اضافت کے ساتھ نہ عَنِ الْبَوْلِ اس صورت میں آدمیوں کا پیشاب نجس ہوگا نہ جانوروں کا اہلحدیث کا یہی مذہب ہے

حَتّٰی سَاوَی الظِّلُّ التُّلُوْلَ۔ یہاں تک کہ ٹیلوں کا سایہ اُن کے برابر ہوگیا۔

كَانَ رُكُوْعُهٗ وَسُجُوْدُهٗ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ مَاخَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُوْدِ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَاءِ۔ آنحضرتؐ کا رکوع اور سجدہ اور رکوع کے بعد سر اُٹھانا یہ تینوں برابر سرابر ہوتے (سوا اُس قیام کے جس میں قرات ہوتی ہے اور اُس قعدے کے جس میں تشہد پڑھا جاتا ہے یعنی قرات کا قیام اور تشہد کا قعود یہ دونوں تو لمبے ہوتے باقی رکوع اور سجدہ اور رکوع کے بعد قومہ یہ قریب قریب برابر ہوتے مجمع البحار میں ہے بعضوں نے اس حدیث کے یہ معنی کئے ہیں کہ آپ کی نماز معتدل ہوتی جب آپ قیام کو لمبا کرتے تو باقی ارکان کو بھی لمبا کرتے اور جب قیام میں تخفیف کرتے تو باقی ارکان میں بھی تخفیف کرتے)

لَتُسَوُّنَّ بين صُفُوْفِكُمْ اَوْلَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ۔ اپنی صفوں کو نماز میں برابر رکھو (آگے پیچھے نہ رہو کیونکہ نماز گویا اللہ تعالیٰ کے حضور میں فوج کی قواعد ہے اور اُس کا قانون یہ ہے کہ مونڈھے سے مونڈھا اور پاؤں سے پاؤں ملا کر برابر کھڑے ہوں جس نے اس قانون کا خلاف کیا وہ سزا کے لائق ٹھہرے گا) اگر ایسا نہ کروگے تو اللہ تعالیٰ تمہارے رخوں میں اختلاف ڈالدے گا (تم میں پھوٹ پڑ جائے گی اتفاق نہ رہے گا پھوٹ سے بڑھ کر کونسی بلا ہے تمام خرابیوں کی جڑ یہی ہے)

اَوْ يُنْبِذُ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاءٍ۔ اُن کو صاف صاف جتلادے کہ ہم میں تم میں اب صلح نہیں رہی جنگ ہے۔

هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ۔ یہ انگلی یعنی خنصر اور یہ انگلی یعنی بنصر سب دیت میں برابر ہیں۔

حَتّٰی ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى۔ یہاں تک کہ میں ایک ہموار بلند میدان پر چڑھا۔

وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهٗ۔ آنحضرتؐ نے ایک صحابی کو اس کام پر مامور کیا کہ جہاں مورت دیکھے اُس کو میٹ ڈالے اور جہاں اونچی قبر دیکھے اسکو برابر کردے (اُس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ زمین کی برابر کردے اس طرح سے کہ قبر کی شناخت نہ رہے بلکہ عرب کے مشرکوں کی عادت تھی کہ قبروں کو بہت اونچا اور بلند بناتے آپ نے اُس کو منع فرمایا باقی اونٹ کے کوہان کی طرح یا مربع قبر ایک ہاتھ یا ایک بالشت اونچی بنانا درست ہے اور یہ حکم خاص تھا مشرکوں کی قبروں سے تو زمین کے برابر بھی اُن کی قبریں کردینے میں کوئی قباحت نہیں اس لئے کہ مسلمانوں کی قبریں آنحضرتؐ یا حضرت علی کے عہد میں اونچی نہ تھیں)

مَافِيْهِ مِنَ الْاَجْرِ مَا يُسَاوِيْ۔ اُس میں کوئی اجر نہیں ہے۔

وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ۔ اُسکے چاروں کونے برابر ہیں (یعنی مربع ہے)

وَاسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ۔ اونٹنی آپ لیکر

سیدھی ہوئی یعنی آپ اونٹنی پر سوار ہو گئے
وَاَبْعَدُکُمْ مَسَاوِیکُمْ۔ تم میں جو بُرے ہیں وہ سب سے زیادہ دور رہیں۔
وَلَا قَبْرًا مُسَنَّمًا اِلَّا سَوَّیْتَہٗ۔ جو قبر اونٹ کے کوہان کی طرح دیکھے اُس کو برابر کردے مفاتیح شرح مصابیح میں ہے کہ برابر کرنے سے یہ مراد نہیں ہے کہ بالکل زمین دوز کردے اس طرح کہ قبر کی شناخت نہ رہے بلکہ ایک بالشت اونچی رہنے دے کوہان ہو یا چوکور۔
وَالْمَغْرِبُ فِی الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءٌ ثَلٰثُ رَکْعَاتٍ۔ یعنی مغرب کی نماز سفر اور حضر دونوں میں تین رکعت پڑھنا چاہیئے (اُس میں قصر نہیں ہے)
اَعُوْذُبِکَ مِنْ سُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ اپنے اہل اور مال کو بُرے حال میں دیکھوں (اُن پر کوئی آفت آئی ہو)
اَعُوْذُبِکَ مِنْ جَارِ سُوْءٍ یا جَارِ السُّوْءِ۔ میں تیری پناہ چاہتا ہوں بُری ہمسایہ سے جوہری نے کہا عرب لوگ رَجُلُ سُوْءٍ اور رَجُلُ السُّوْءِ کہتے ہیں یعنی بُرا آدمی مگر اَلرَّجُلُ السُّوْءُ۔ یہ ترکیب توصیفی نہیں کہتے۔
کَانَ اَبُوالْحَسَنِ اِذَا قَضٰی نُسُکَہٗ عَدَلَ اِلٰی قَرْیَۃٍ یُقَالُ لَھَا سَایَہ۔ امام ابوالحسن جب حج کے ارکان ادا کر چکتے تو ایک گاؤں میں جس کو سایہ کہتے ہیں (یہ ایک گاؤں کا نام ہے مکہ میں) چلے جاتے) وہاں جا کر سر منڈاتے)۔
مَسَاوِی بُرائیاں عیوب اُس کی ضد مَحَاسِن

بَابُ السِّیْنِ مَعَ الْھَاءِ

سَھْبٌ مبالغہ کرنا۔ دور جانا۔
اِسْھَابٌ۔ لمبا کرنا جیسے اِطْنَابٌ ہے عرب لوگ کہتے ہیں اَسْھَبَ فِی الْکَلَامِ وَاَطْنَبَ۔ یعنی بہت لمبی تقریر کی۔
اَکَلُوْا وَشَرِبُوْا وَاَسْھَبُوْا کھایا پیا اور خوب چک کر کھایا پیا (بہت دیر تک کھاتے رہے بڑے حرص اور طمع کے ساتھ)
بَعَثَ خَیْلًا فَاَسْھَبَتْ شَھْرًا۔ چند سواروں کو بھیجا وہ ایک مہینے تک دور چلے گئے (بڑا لمبا سفر کیا)
رَقِیْلَ لَہٗ اُدْعُ اللّٰہَ فَقَالَ اَکْرَہُ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْمُسْھَبِیْنَ۔ عبداللہ بن عمرؓ سے لوگوں نے کہا ہمارے لئے دعا کیجیے انہوں نے کہا مجھ کو کثیر الکلام (بہت باتیں کرنا) بُری معلوم ہوتی ہے۔
رَجُلٌ مُسْھَبٌ۔ بہ فتحہ یا بہت باتیں کرنے والا اور یہ اُن تین لفظوں میں سے ہے جو بہ فتحہ عین کلمہ بمعنی اسم فاعل آئے ہیں جیسے سَیْلٌ مُفْعَمٌ ترپہ ماخوذ ہے سَھْبٌ سے یعنی کشادہ زمین اُس کی جمع سُھُبٌ آئی ہے۔
وَفَرَّقَھَا بِسُھْبِ بِیْدِھَا۔ اُس کو اپنے کشادہ میدانوں میں بکھیر دیا۔
ضُرِبَ عَلٰی قَلْبِہٖ بِالْاِسْھَابِ۔ اُس کے دل پر دیوانگی ڈالی گئی (خبطی اور مجنوں ہو گیا)
تَسْھِیْبٌ عقل ماری جانا۔
اُسْھِبَ الرَّجُلُ۔ وہ مرد دیوانہ ہو گیا۔
سَھْبَۃ۔ بہت گہرا کنواں۔
سَھْجٌ۔ پسینا زور سے چلنا سخت ہونا۔
سَیْھُوْجٌ۔ زور کی آندھی۔
مِسْھَجٌ۔ بڑا باتونی فصیح جیسے مِصْقَعٌ ہے
مَسْھَجٌ۔ ہوا گذرنے کا مقام۔
سَھَدٌ۔ جاگنا نیند نہ آنا یا کم آنا۔

تَسْہِیْدٌ - جگانا سونے نہ دینا۔
سُہَادٌ - بیداری ضد ہے رُقَادٌ کی یعنی سونا۔
شَیْءٌ سَہْدٌ مَہْدٌ - اچھی چیز۔
سُہُدٌ - کم سونے والا۔
سَہْدَۃٌ - بیداری یا اعتبار کے لایق کوئی بات یا بھلائی کی طرف رغبت اور توجہ
سَہْدَدٌ اور سَمَہْدَرٌ - دور بعید۔
سَہَرٌ - جاگنا رات کو نہ سونا۔
اِسْہَارٌ - جگانا سونے نہ دینا۔
خَیْرُ الْمَالِ عَیْنٌ سَاہِرَۃٌ لِعَیْنٍ نَائِمَۃٍ - عمدہ جائداد بہتا ہوا چشمہ ہے سوئی ہوئی آنکھ کے لئے یعنی اُس کا مالک سوتا رہتا ہے وہ بہتا رہتا ہے۔
سَاہِرَۃ - سطح زمین بہتا ہوا چشمہ یا جس زمین پر کوئی نہ چلا ہو یا حشر کی زمین جس کو اللہ تعالیٰ پیدا کرے گا
تَسْہَرُ اِذَا نِمْتَ - تو سوتا رہے وہ بیدار رہے یعنی پانی کا بہتا ہوا چشمہ بعضوں نے کہا سَاہِرَۃ دوزخ کا نام ہے۔
سَاہِرِیَّہ - ایک قسم کا عطر ہے۔
سَہْفٌ - لوٹنا تڑپنا۔
سَہَفٌ - بہت پیاسا ہونا۔
سَاہِفٌ - ہلاک ہونے والا پیاسا۔
سَہْوَقٌ - جھوٹا - دروغ گو لمبی پنڈلیوں والا۔
سَوْہَقَۃٌ - کاریز چشمہ۔
سَہْکٌ - پیسنا تیزی سے گذرنا۔
سُہُوْکٌ - ہلکا چلنا۔
سَہَکٌ - سڑے گوشت کی بدبو یا مچھلی کی بو جیسے سُہْکَۃٌ ہے۔
سَہَّاکٌ - بڑا باتونی تیز کلام۔
سَہْلٌ - نرم ہموار زمین۔
سَہَالَۃٌ اور سُہُوْلَۃٌ نرمی اور آسانی جیسے مُسَاہَلَۃٌ
تَسَاہُلٌ - سستی کرنا نرمی کرنا چشم پوشی کرنا۔
اِسْہَالٌ - پیٹ کو نرم کرنا دست لانا (پتلا پاخانہ) نرم زمین میں جانا۔
سَہْلُ الْوَجْہِ - جس کے منھ پر گوشت نہ ہو۔
سُہَیْلٌ - ایک ستارے کا نام ہے۔
اَنّٰی یَلْتَقِیْ سُہَیْلٌ وَّالسُّہٰی - سہیل اور سُہا کہاں مل سکتے ہیں سُہا بھی ایک ستارے کا نام ہے وہ شامی ہے اور سہیل یمانی ہے دونوں میں بڑا فاصلہ رہتا ہے
مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ فَقَدِ اسْتَہَلَ مَکَانَہٗ مِنْ جَہَنَّمَ جس شخص نے مجھ پر جھوٹ باندھا (جھوٹی حدیث بنائی یا جھوٹی جانکر اُسکو روایت کیا) اُس نے اپنا ٹھکانا آسانی سے دوزخ میں بنالیا۔
ثُمَّ یَاخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَیُسْہِلُ فَیَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃِ - پھر اُتر کی طرف جھکے اور نرم مقام میں آکر قبلہ رخ کھڑا ہو۔
سَہْلَۃٌ نرم ملائم ہموار زمین اُسکی ضد حَزْنٌ ہے
اِنَّ جِبْرِیْلَ اَتَاہُ بِسِہْلَۃٍ اَوْ تُرَابٍ اَحْمَرَ - حضرت جبرئیل ع آنحضرت ص کے پاس موٹی کھردری ریتی لیکر آئے یا لال مٹی لیکر آئے (یعنی کربلا کی مٹی اور آپ کو خبر دی کہ امام حسین ع جہاں شہید ہوں گے وہاں کی یہ مٹی ہے)۔[ع۵]
اِنَّہٗ کَانَ سَہْلَ الْخَدَّیْنِ صَلْتَہُمَا - آنحضرت کے دونوں رخسارے گال گرے ہوئے تھے چکنے نہ پر گوشت پھولے ہوئے۔
مترجم کہتا ہے آنحضرت ص کا حلیہ مبارک وہی تھا جو امام ترمذی نے شمائل میں بیان کیا ہے اور صحابہ نے نقل کیا ہے لیکن آپ کے زمانہ میں فوٹو گراف نہ تھا اور ہاتھ سے تصویر کھینچنے والے بھی

ع۵ - مجمع البحرین ہے کہ سِہْلَہ بہ کسرۂ سین وہ مٹی جس کو پانی بہا کر لاتی ہے۔ ۱۲ منہ سلمہ ربہ۔

عرب میں بہت کم تھے اس لئے آپ کی صحیح تصویر نہیں ملتی دوسرے یہ کہ آپ تصویر اور صورت کے مخالف تھے کسی کی مجال نہ تھی کہ آپکی تصویر کھینچتا اور نصاریٰ نے جو شکل بچو آپکی تصویریں بنا کر کتابوں میں لکھی ہیں وہ سب غلط اور خلاف اصل ہیں ایک صاحب نے بڑے دعوے سے مجھ کو آپ کی تصویر بتلائی جو ایک نصرانی کی کھینچی ہوئی تھی میں نے اُس کو دیکھتے ہی کہدیا کہ یہ آپ کی تصویر نہیں ہے کس لئے کہ آپ کے حلیہ کے خلاف تھی اور جس مومن نے خواب میں آپ کی زیارت کی ہے وہ ان غلط تصویروں کی غلطی دیکھتے ہی پہچان سکتا ہے وَمَن لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهُ نُوْرًا فَمَا لَهُ مِنْ نُّوْرٍ۔

أَهْلُ السَّهْلِ۔ جنگل کے رہنے والے۔

أَهْلُ الْمَدَرِ۔ شہر کے رہنے والے۔

كَانَ رَجُلًا سَهْلًا۔ آنحضرتؐ بڑے خلیق خوش مزاج نرم طبیعت تھے (بچوں اور عورتوں سے بھی آپ ملاپ اور ظرافت کی باتیں کرتے غرض جو کوئی نیا شخص آپ کو دیکھتا تو آپ کے مبارک چہرے پر رعب اور جلال پاتا مگر جب آپ سے باتیں کرتا تو معلوم ہوتا کہ آپ بڑے خوش خلق ہنس مکھ نرم مزاج ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

أَنْتَ سَهْلٌ۔ آنحضرتؐ نے سعید بن مسیب کے دادا سے جن کا نام حزن تھا یہ فرمایا کہ تو سہل ہے حزن نہیں ہے مگر میرے دادا نے (بدقسمتی سے) اس نام کو پسند نہیں کیا اور حزن ہی اپنا نام قائم رکھا سعید کہتے ہیں اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے خاندان میں ہمیشہ سختی اور صعوبت اور رنج ہوا کیا۔

اُطْلُبِ الْمَاءَ فِي السَّفَرِ إِنْ كَانَتِ الْحُزُونَةُ فَغَلْوَةٌ وَإِنْ كَانَتْ سُهُوْلَةٌ فَغَلْوَتَيْنِ سفر میں (وضو یا غسل کیلئے) پانی ڈھونڈھ اگر سخت یا دشوار گذار زمین ہو تو تیر کی ایک مار تک اگر نرم اور ہموار ہو تو تیر کی دو مار تک۔

فَاحْتَفَرْنَا عِنْدَ رَأْسِ الْقَبْرِ فَلَمَّا حَفَرْنَا قَدْرَ ذِرَاعٍ ابْتَدَرَتْ عَلَيْنَا مِنْ رَأْسِ الْقَبْرِ مِثْلُ السِّهْلَةِ۔ لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے جب کربلا میں جناب امام حسین علیہ السلام کیلئے قبر کھودی ایک ہاتھ کھودی تھی کہ سرہانے کی طرف سہلہ کی طرح مٹی نکلی (یعنی ویسی ہی مٹی جیسی حضرت جبرئیلؑ نے آنحضرتؐ کو لاکر بتلائی تھی)

مَسْجِدُ السِّهْلَةِ۔ کوفہ میں ایک مسجد ہے حضرت ادریسؑ وہیں کپڑے سیا کرتے اور حضرت ابراہیمؑ عمالقہ کی طرف وہیں سے نکلے تھے اُسکے تلے ایک سبز پتھر ہے جس میں تمام پیغمبروں کی صورتیں منقوش ہیں اور اُسی کے نیچے سے ہر پیغمبر کی مٹی لی گئی ہر حضرت خضر بھی وہیں جاکر استراحت کرتے ہیں اور امام مہدی آخر الزماں علیہ السلام بھی اپنے لوگوں کو لیجاکر وہیں ٹھہریں گے سہل بن حنیف انصاری مشہور بدری صحابی ہیں جنگ صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے۔

مُسْهِلٌ۔ دست لانے والی دوا۔

أَرْضٌ سَهِلَةٌ۔ جس زمین میں سہلہ بہت ہو۔

أَهْلًا وَّسَهْلًا۔ یہ ایک محاورہ ہے عرب کا جو کسی مہمان کے آنے کے وقت کہا جاتا ہے یعنی تم اپنے گھر والوں میں اور نرم اور ہموار اور عمدہ مقام میں آئے مطلب یہ ہے کہ تمکو یہاں سب طرح کا آرام ملیگا کوئی تکلیف نہ ہوگی

سَهْمٌ۔ حصہ۔ نصیب۔ تیر۔

سُهُوْمٌ اور سُهُوْمَةٌ۔ رنگ بدل جانا۔ لاغری اور خشکی کے ساتھ ترش ہونا۔

اس زمانہ میں بھی بعضے خدا کے بندے ایسے موجود ہیں جن کو آنکھ بند کرتے ہی اور آپ کی طرف متوجہ ہوتے ہی آپ کا جمال مبارک بیداری میں نظر آجاتا ہے اور یہ دولت اس کو نصیب ہوتی ہے جو کثرت کے ساتھ آپ پر درود اور سلام بھیجتا ہے اور ہر بات میں سنت کی پیروی کرتا ہے اور حدیث شریف کے درس و تدریس اور مطالعہ اور کتابت اور ترجمہ و اشاعت میں مصروف رہتا ہے ۱۲ منہ

سُہِمَ ۔ اُس کو تیر لگا۔
اِسْہَامٌ ۔ قرعہ ڈالنا جیسے اِسْتِہَامٌ ہے۔
کَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَہْمٌ مِّنَ الْغَنِیْمَۃِ شَہِدَ اَوْ غَابَ ۔ آنحضرتؐ کا حصہ ہر لوٹ میں لگایا جاتا خواہ آپ اُس جنگ میں شریک ہوں یا نہ ہوں
مَا اَدْرِیْ مَا السُّہْمَانُ ۔ میں نہیں جانتا پانسے کیا چیز ہے۔
فَلَقَدْ رَاَیْتُنَا نَسْتَفِیْءُ سُہْمَانَہُمَا ۔ ہم نے اپنے تئیں دیکھا ہم اُن کے حصے لوٹا رہے تھے۔
خَرَجَ سَہْمُکَ ۔ تیرا پانسہ نکلا تو جیتا۔
اِذْہَبَا فَتَوَخَّیَا ثُمَّ اسْتَہِمَا ۔ دونوں جاؤ اور حق کے طلبگار ہو پھر قرعہ ڈالو۔
کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ بُرْدٍ مُسَہَّمٍ اَخْضَرَ ۔ ایک سبز رنگ کی چادر میں جس پر تیروں کی طرح لکیریں تھیں (دعا یا نماز پڑھتے تھے) یعنی حضرت جابر رضؓ۔
فَدَخَلَ عَلَیَّ سَاہِمَ الْوَجْہِ ۔ وہ میرے پاس آیا اُس کے منہ کا رنگ بدلا ہوا تھا (رنج یا بیماری سے)
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاکَ سَاہِمَ الْوَجْہِ ۔ یا رسول اللہ میں دیکھتی ہوں آپ کا چہرہ متغیر ہے (یہ حضرت بی بی ام سلمہ رضؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا)
وَقَعَ فِیْ سَہْمِیْ جَارِیَۃٌ ۔ میرے حصہ میں ایک لونڈی آئی (یعنی مال غنیمت میں سے)
مُسْہِمَۃٌ وُجُوْہُہُمْ ۔ اُن کے چہرے متغیر ہوں گے (یہ خارجیوں کی نشانی بیان فرمائی یہ لوگ دن بھر روزہ رکھتے رات کو عبادت کرتے ریاضت اور کثرتِ عبادت کی وجہ سے اُن کے چہرے زرد اور نحیف تھے باوجود اتنی عبادت اور محنت کے چونکہ اللہ اور اُس کے رسول کی مرضی کے خلاف چلتے تھے اس لئے یہ سب محنت اکارت ہوگئی اتباع سنت اور محبت خدا و رسولؐ

اہل بیت کرام کے ساتھ صرف فرائض کا ادا کرنا کافی اور باعث نجات ہے لیکن بغض اہل بیت یا مخالفت سنت نبوی کی حالت میں آدمی کتنا ہی وظیفے اور تہجد گذار قائم اللیل صائم النہار ہو اُسکی حالت خوفناک ہے)
ثُمَّ لَمْ یَجِدُوْا اِلَّا اَنْ یَّسْتَہِمُوْا ۔ اگر لوگ اذان اور اول صف کی فضیلت پہچانتے پھر یہ چیزیں بغیر قرعہ ڈالے نہ ملتیں (تو ضرور اُس کے لئے قرعہ ڈالتے)
ہَلْ یُقْرَعُ فِی الْقِسْمَۃِ وَالْاِسْتِہَامِ ۔ کیا تقسیم اور حصہ لگانے میں قرعہ ڈال سکتا ہے۔
وَاضْرِبُوْا لِیْ سَہْمًا ۔ تم نے جو سورۂ فاتحہ کا منتر کر کے بکریاں حاصل کی ہیں اُن میں میرا بھی ایک حصہ لگاؤ۔
وَکَانَ سُہْمَانُہُمْ اِثْنَیْ عَشَرَ ۔ اُن کے حصے بارہ بارہ تھے۔
فَذٰلِکَ لَہٗ سَہْمُ جَمْعٍ ۔ اُس کو بھی جماعت کے ثواب کا ایک حصہ ملے گا۔
اِلَّا لِمَنْ شَہِدَ مَعَہٗ اِلَّا اَصْحَابَ سَفِیْنَتِنَا جَعْفَرًا وَ اَصْحَابَہٗ اَسْہَمَ لَہُمْ ۔ آپ نے جنگ کی لوٹ میں اُنہی لوگوں کا حصہ دلایا جو اس جنگ میں آپ کے ساتھ تھے مگر ہمارے کشتی والے جعفر بن ابی طالب اور اُن کے ساتھی (جو جنگ ختم ہونے کے بعد حبش سے واپس آئے تھے) اُن کو بھی حصہ دلایا (حالانکہ وہ جنگ میں شریک نہ تھے وجہ یہ کہ وہ بیچارے اپنا وطن اور گھر بار چھوڑ کر محض دین کے لئے حبش کے ملک کو ہجرت کر گئے تھے (اب) جب واپس آئے تو اُن کے پاس خرچ نہ تھا کچھ پس آپ نے اُن کو خیبر کی لوٹ میں سے حصہ دلایا گو وہ جنگ میں شریک نہیں ہوئے تھے کیونکہ لوٹ تقسیم ہونے سے پہلے آگئے تھے اور اگر وہ پہلے ہوتے تو ضرور مجاہدین کے ساتھ جہاد کرتے امام اور

اسلام کو خصوصاً پیغمبر کو ایسی باتوں میں پورا اختیار
حاصل ہے بعضوں نے کہا آپ نے مجاہدین کی
رضامندی سے اُن کا حصہ لگایا۔
اِسْتَهَمَا عَلَى الْيَمِيْنِ۔ قسم پر قرعہ ڈالا یعنی جس
کا نام قرعہ میں نکلے وہ قسم کھا کرے ہے۔
نَهٰى اَنْ يُّبَاعَ السِّهَامُ حَتّٰى تُقْسَمَ۔ مال کا حصہ
تقسیم سے پہلے بیچنے سے آپ نے منع فرمایا۔
(مراد مال غنیمت ہے یعنی لوٹ کے مال کا حصہ تقسیم سے
پہلے بیچنا درست نہیں کس لئے کہ اُسکی مقدار مجہول ہی)
سَاهَمَ۔ قرعہ ڈالا۔
سَاهَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا
فِيْ بِنَاءِ الْبَيْتِ۔ آنحضرت ؐ نے قریش کے لوگوں
کے ساتھ کعبہ بنانے کے لئے قرعہ ڈالا (یعنی جس کے
نام قرعہ نکلے وہ بنائے)۔
ثُمَّ يَنْصَرِفُوْنَ اِلٰى مَنَازِلِهِمْ وَهُمْ يَرَوْنَ مَوْضِعَ
سِهَامِهِمْ۔ پھر اپنے مکانوں کو لوٹیں گے اور اپنے
تیروں کے مقامات دیکھ رہے ہوں گے۔
هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ اَخْطَاَ اِسْتَاهُمُ الْحُفْرَةَ
(عباد بن کثیر نے امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد صادقؑ
سے عرض کیا میں نے آج ایک واعظ دیکھا جو
نقلیں اور حکایتیں بیان کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا اس
مجلس میں بیٹھنے والا بد نصیب نہیں ہو سکتا) فرمایا
افسوس افسوس کیسی غلطی کر رہا ہے اُس نے تو اپنا
ٹھکانا دوزخ کا گڑھا بنالیا ہے (ہمارے زمانہ کے بھی
واعظ درحقیقت واعظ نہیں ہیں بلکہ داستان گو اور
قصہ خواں ہیں جھوٹی جھوٹی حدیثیں اور بے اصل حکایتیں
اور نقلیں اولیاء اللہ کی اپنے وعظ میں بیان کرتے ہیں
اور لوگوں کو یہ سمجھاتے ہیں کہ اُن کے وعظ کی مجلس
بڑے ثواب اور اجر کی مجلس ہے خاک پڑے اُن
کی عقل پر اُن کمبخت یہ وعظ تھوڑے ہے یہ تو
قصہ خوانی اور داستان گوئی ہے وعظ یہ ہے کہ اللہ
اور اُس کے رسول کے احکام اور اوامر بیان کئے
جائیں اور جو امر خلاف شرع لوگوں میں جاری ہو اُسکی
ممانعت کی جائے آنحضرت ؐ اور صحابہ کرام کی وعظ
یہی تھی میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے کہ حضرت
شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ کی بے اصل اور دور از قیاس
و عقل کرامات بیان کی جاتی ہیں اور اُس مجلس میں
شراب خوار سینہ ہی خوار داڑھی منڈے تارک الصلوٰۃ
مشرک بدعتی مزے سے بیٹھے ہوئے ہیں وعظ
صاحب کو کبھی توفیق نہیں ہوتی کہ کچھ شرک بدعت
کی بُرائی بیان کریں اتباع سنت کی ترغیب دلائیں
یہ وعظ کیا ہے درحقیقت لوگوں کو ڈھیٹ بنانا ہے
کہ وہ مزے سے گناہ کیا کریں اور بڑے پیر صاحب پر
تکیہ کریں کہ وہ بخشوا لیں گے ایسے واعظوں کے
لئے بموجب فرمودہ امام علیہ السلام دوزخ طیار ہی)
سَهٌ۔ مقعد گانڈ دبر اصل میں سَتَهٌ تھا
اَلْعَيْنُ وِكَاءُ السَّهِ۔ آنکھ گویا مقعد کی ڈاٹ ہی
جب تک آدمی ہوشیار جاگتا رہتا ہے مقعد قابو میں
رہتا ہے جہاں سو گیا گویا ڈاٹ کھل گئی اب مقعد سے
ریح وغیرہ نکلے تو خبر نہیں ہوتی۔ اصل اسکے بیان کرنے
کا مقام باب الالف مع السین تھا چنانچہ وہاں یہ لفظ گذر
چکا ہے مگر صاحب مجمع کی متابعت سے ہمنے یہاں بھی بیان کردیا۔
سَهْوٌ یا سُهُوٌّ بھولنا۔
مُسَاهَاةٌ۔ غفلت کرنا
اِسْهَاءٌ۔ سہوہ بنانا۔
سَهْوَةٌ۔ طاق۔ موکھ مچان چھوٹی کوٹھری خزانہ کی
تیز رو اونٹنی۔
سُهَا۔ ایک ستارہ ہے۔

سَھَا فِی الصَّلٰوۃِ۔ آنحضرتؐ نماز میں بھول گئے (اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی کہ لوگوں کو سہو کے احکام معلوم ہوں)

اَلَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلٰوتِھِمْ سَاھُوْنَ۔ جو لوگ اپنی نماز کا خیال نہیں رکھتے (یعنی جان بوجھ کر اس کو چھوڑ دیتے ہیں عرب لوگ کہتے ہیں سَھَا فِی الشَّیْءِ جب بھول کر کسی چیز کو چھوڑ دے اور سَھَا عَنْہُ جب جان بوجھ کر چھوڑ دے۔

لَا یَسْھُوْ فِیْھِمَا۔ اُن دونوں رکعتوں میں بھولے نہیں (یعنی دل حاضر ہو اور توجہ اور اطمینان کیساتھ سب ارکان ادا کرے)۔

عَبْدٌ سَھَا وَلَھَا۔ جس بندے نے غفلت کی اور کھیل کود میں مشغول رہا۔

اِنَّہٗ دَخَلَ عَلٰی عَائِشَۃَ وَفِی الْبَیْتِ سَھْوَۃٌ عَلَیْھَا سِتْرٌ۔ آنحضرتؐ حضرت عائشہ کے پاس گئے گھر میں ایک موکھ یا دریچہ تھا اس پر پردہ پڑا ہوا تھا

اِنَّ عَمَلَ اَھْلِ النَّارِ سَھْلَۃٌ بِسَھْوَۃٍ۔ دوزخیوں کا کام ایسا ہے جیسے ریتی نرم زمین میں (مطلب یہ ہے کہ گناہ کرنا نفس پر ایسا آسان ہوتا ہے جیسے نرم زمین ریتلی میں چلنا)۔

حَتّٰی یَغْدُوَ الرَّجُلُ عَلَی الْبَغْلَۃِ السَّھْوَۃِ فَلَا یُدْرِکُ اَقْصَاھَا (کوفہ کا شہر ایک زمانہ میں اتنا بڑا تھا) کہ ایک آدمی اچھے خوش رفتار خچر پر صبح کو سوار ہو تو شام تک شہر کے آخری حصہ تک نہ پہنچے۔

سَھْوَۃ۔ نرم رفتار جانور جسکی چال سے سوار کو تکان نہ ہو۔

اٰتِیْکَ غَدًا سَھْوًا رَھْوًا۔ کل میں نرمی سے تھما ہوا تیرے پاس آوں گا۔

وُضِعَ عَنْ اُمَّتِی السَّھْوُ وَالْخَطَأُ وَالنِّسْیَانُ میری امت کو اللہ تعالیٰ نے بھول چوک غفلت معاف کردی ہے مجمع البحرین میں ہے کہ سہو اور نسیان میں یہ فرق ہے کہ سہو میں وہ شے حافظہ میں رہتی ہے مگر اس پر غفلت کا پردہ پڑ جاتا ہے اور نسیان یہ ہے کہ ذاکرہ اور حافظہ دونوں میں سے وہ شے نکل جائے

لَا سَھْوَ فِیْ سَھْوٍ۔ اگر سجدۂ سہو میں کچھ سہو ہو تو پھر دوسرے سہو کا سجدہ واجب نہیں یعنی ایک سہو کیلئے دو سجدے لازم ہیں پھر اگر ان دونوں سجدوں میں سہو واقع ہو تو اور دو سجدے ضروری نہیں ہیں بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اگر سہو کے سجدے بھول جائے تو پھر نماز سرے سے پڑھے اُن کے لئے دو سجدے کرنا کافی نہیں ہے۔

بَابُ السِّیْنِ مَعَ الْیَاءِ

سَیْءٌ یا سِیْءٌ وہ دودھ جو بچہ آنے سے پہلے نکلے اُس کی جمع سُیُوْءٌ۔

سَیَّأَتِ النَّاقَۃُ۔ اُس کا پہلا دودھ دوہ لیا۔

لَا تُسْلِمْ اِبْنَکَ سَیَّاءً۔ بُرا چیتنے والے کو اپنا بیٹا مت سپرد کر (بُرا چیتنے والا جیسے تکیہ کا فقیر جو چاہتا ہے لوگ مریں اُس کو آمدنی ہو یا کفن فروش) یہ سُوْءٌ یا مُسَاءَۃٌ سے نکلا ہے بمعنی برائی کی بعضوں نے کہا سَیْءٌ سے جس کے معنی بیان ہوئے۔

خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَاطُھَا وَالْحَسَنَۃُ بَیْنَ السَّیِّئَتَیْنِ۔ بہتر کام یہ ہے جو بیچ بیچ کا ہو اور بھلائی دو برائیوں کے درمیان ہوتی ہے یعنی کسی امر میں غلو کرنا اُس کو حد سے بڑھا دینا یہ بھی بُرا ہے جیسے اُس میں کمی اور کوتاہی کرنا تو افراط اور تفریط دونوں برائیاں ہیں جن کے بیچ میں نیکی ہے یعنی توسط اور ہم بیان کر آئے ہیں کہ اہل حدیث کا مذہب بیچ بیچ میں ہے باقی سب مذہب والے یا غلو میں مبتلا ہیں یا تقصیر میں۔

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ وَلَا السَّیِّئَۃُ برائی

کا جواب نیکی سے کر نہ بُرائی سے (نیکی یہ ہے کہ بُرائی پر صبر کرے اُس کا بدلہ نہ لے بعضوں نے کہا احسن افعل التفضیل ہے یعنی بہت اچھی طرح سے کر وہ یہ ہے کہ بُرائی کے بدل نیکی کرے مثلاً کوئی اُس کی ہجو کرے تو یہ اُس کی تعریف کرے)

سَیِّئُ الْمَلَکَۃِ لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ۔ جو شخص اپنے غلام لونڈی نوکروں چاکروں سے بُرا سلوک کرے۔ (اُن کو رات دن مارتا پیٹتا ستاتا گالیاں دیتا جھڑکتا گھرکتا رہے) وہ بہشت میں نہیں جائے گا۔

سُیِّئُ الْاَسْقَامِ۔ بُری بیماریوں سے جن سے لوگ نفرت کریں جیسے آتشک جذام برص وغیرہ بعضوں نے کہا ہر وہ بیماری جس پر انسان سے صبر نہ ہو سکے۔

سِیٌّ۔ جوڑ اور مثل برابر والا۔

سِیَّمَا یا لَاسِیَّمَا خاص کر۔

حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ۔ عام آدمیوں کے اچھے کام مقرب اور نزدیک والوں کے حق میں بُرے ہوتے ہیں (تقرب کی وجہ سے اُن کو ایسے کام پر ملامت کیجاتی ہے جسکو اگر عام لوگ کریں تو ملامت کے قابل نہیں ہوتے)۔

سَیْبٌ۔ جانا۔ روانہ ہونا، بہنا، بھاگنا جدھر خوشی ہو اُدھر جانا۔

تَسْیِیْبٌ۔ جانور کو چھوڑ دینا جہاں چاہے چرتا پھرے۔

اِنْسِیَابٌ جلدی سے چلدینا۔

سَائِبَۃٌ۔ وہ جانور جو چھوڑ دیا جائے نہ اُس سے محنت لی جائے نہ کام کرایا جائے عرب لوگوں میں رواج تھا جب کوئی سفر سے لوٹ کر آتا یا بیماری سے چنگا ہوتا تو وہ کہتا نَاقَتِیْ سَائِبَۃٌ۔ میری اونٹنی سائبہ ہے مطلب یہ ہے کہ وہ مطلق العنان کردی گئی ہے جہاں چاہے چرے جہاں چاہے پانی پیئے نہ اُس کا کوئی دودھ دوہے گا نہ اُس پر کوئی سواری کرے گا ہندیں ایسے جانور کو سانڈ کہتے ہیں جس کو بتوں اور اوتاروں کی منت مانکر آزاد کر دیا جاتا ہے نہایہ میں ہے کہ عرب میں جب کوئی اپنے غلام کو آزاد کرتا اور یہ کہدیتا کہ وہ سائبہ ہے تو پھر نہ اُس کا وارث ہوتا نہ اُس کی دیت دیتا

رَاَیْتُ عَمْرَوبْنَ لُحَیٍّ یَجُرُّ قُصْبَہٗ فِی النَّارِ وَکَانَ اَوَّلَ مَنْ سَیَّبَ السَّوَائِبَ۔ میں نے عمرو بن لحی کو دیکھا وہ اپنی آنت دوزخ میں گھسیٹ رہا تھا اُسی نے سب سے پہلے جانوروں کو سانڈ کرنا نکالا (یہ بُری رسم اُسی مردود نے نکالی کہ جانوروں کو بتوں اور ٹھاکروں کے نام چھوڑ دیں نہ اُن سے کام لیں نہ سواری اس حدیث سے یہ نکلا کہ دوزخ اور بہشت دونوں موجود ہیں پیدا ہو چکی ہیں اور یہ بھی نکلا کہ بعضے کافر اور مشرک مرتے ہی دوزخ میں بھیجد ئے جاتے ہیں جیسے بعضے نیک بندے بہشت میں)۔

اَلصَّدَقَۃُ وَالسَّائِبَۃُ لِیَوْمِہِمَا۔ جو شخص خیرات کرے یا بردے کو سائبہ کرے تو پھر اُنکو آخرت ہی کے دن کیلئے رکھے۔ (دنیا میں پھر اُن سے منفعت نہ اُٹھائے)۔

اَلسَّائِبَۃُ یَضَعُ مَالَہٗ حَیْثُ شَآءَ۔ جو غلام سائبہ ہو (اُسکا مالک سائبہ بنا کر اُس کو آزاد کر دے) وہ اپنا پیسہ جسکو چاہے دلوا دے (کیونکہ جب وہ سائبہ ہوا تو اُس کے مالک کا کوئی حق اُس کے ترکہ میں نہیں رہا)

عُرِضَتْ عَلَیَّ النَّارُ فَرَاَیْتُ صَاحِبَ السَّائِبَتَیْنِ یُدْفَعُ بِعَصًا ہُمَا بَدَنَتَانِ اَہْدَاہُمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْبَیْتِ فَاَخَذَہُمَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ مجھ کو دوزخ دکھلائی گئی میں نے اُس کافر کو دیکھا جس نے آنحضرتؐ کے دو سائبہ اونٹ یعنی جن کو آپ نے اللہ کی منت مانکر بیت اللہ کو بھیجا تھا پکڑ لئے تھے وہ لکڑی سے ڈھکیلا جا رہا تھا (یعنی

اُن اونٹوں کی لکڑی سے مار مار کر اسکو دوزخ میں ڈھکیل رہے تھے)۔

اِنَّ رَجُلًا شَرِبَ مِنْ سِقَاءٍ فَانْسَابَتْ فِیْ بَطْنِہٖ حَیَّۃٌ فَنُھِیَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ السِّقَاءِ۔ ایک شخص نے مشک میں منہ لگا کر پانی پی لیا اُس کے پیٹ میں ایک سانپ اُتر گیا (پانی کے ساتھ حلق میں چلدیا) اسلئے مشک کے دہانے سے پانی پینا منع ہوا (بلکہ پانی ہاتھ یا ظرف میں انڈیل کر آنکھ سے دیکھکر پینا چاہیے)۔

اِنَّ الْحِیْلَۃَ بِالْمَنْطِقِ اَبْلَغُ مِنَ السُّیُوْبِ فِی الْکَلِمِ کم گوئی اور سوچ کر تھوڑی بات کرنا بہت بک بک کرنے سے بہتر ہے (یعنی بن سوچے سمجھے بیہودہ کلامی سے)

وَفِی السُّیُوْبِ الْخُمُسُ۔ کانوں میں سے پانچواں حصہ لیا جائیگا بعضوں نے کہا سیوب وہ مال جو جاہلیت کے زمانہ کے گڑے ہوئے ہوں یہ جمع ہے سَیْبٌ کی جو عطا اور بخشش کے چونکہ اس قسم کا مال بھی اللہ کی عطا ہوتا ہے اس لئے اُس کو سَیْبٌ کہا۔

وَاجْعَلْہُ سَیْبًا نَافِعًا۔ اس مینہ کو اپنی بخشش اور فائدہ دینے والا کر بعضوں نے کہا سَائِبًا کا معنی جاری یعنی خوب برسنے والا۔

لَوْ سَأَلْتَنَا سَایَۃً مَا اَعْطَیْنَاکَھَا۔ اگر تو ہم سے ایک کچی کھجور مانگے تو ہم نہ دیں گے۔

اَلْمَالُ السَّائِبُ یُعَلِّمُ النَّاسَ السَّرِقَۃَ جو مال بے حفاظت ہو (اس کا کوئی نگہبان نہ ہو) وہ لوگوں کو چوری سکھلاتا ہے (لوگوں کی نیت اُس کو دیکھ کر بگڑتی ہے اُس کو چرا لینا چاہتے ہیں)۔

فَذٰلِکَ بِاَعْمَارِ السَّائِبَۃِ الَّتِیْ لَا وَلَاءَ لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ عَلَیْہِ اِلَّا اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ۔ عمار بن ابی الاحوص نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا سائبہ کیا چیز ہے انہوں نے کہا جہاں بردہ آزاد کرنے کا ذکر ہے وہاں سائبہ سے وہ مراد ہے جس کا ترکہ پانے کا حق اللہ کے سوا کسی مسلمان کو نہ ہو۔

لِکُلِّ مُؤْمِنٍ حَافِظٌ وَسَائِبٌ۔ ہر مومن کیلئے ایک نگہبان ہے (یعنی امام جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہوتا ہے) دوسرا خوشخبری دینے والا (آنحضرتؐ کا ارشاد ہے کہ ہر مومن کیلئے بہشت ہے)

سِیَاجٌ۔ باڑ احاطہ جو کانٹوں اور پتوں اور گھاس وغیرہ سے بناتے ہیں۔

تَسْیِیْجٌ۔ سیاج بنانا۔

سَیْحٌ یا سَیَحَانٌ۔ بہنا لوٹنا۔

سِیَاحَۃٌ اور سُیُوْحٌ اور سَیَحَانٌ اور سَیْحٌ زمین میں چلنا سیر و سفر کرنا بعضوں نے کہا جو سیر بہ نیت عبادت ہو۔

تَسْیِیْحٌ۔ سیر کرانا۔

لَا سِیَاحَۃَ فِی الْاِسْلَامِ۔ اسلام میں (بیفائدہ محض دل بہلانے کیلئے) سیر و سیاحت نہیں ہے (نہایہ میں ہے کہ سیاحت سے مراد یہاں جنگلوں میں رہنا ہے اور جمعہ اور جماعت کا ترک کرنا بعضوں نے کہا وہ سیاحت جو بغرض چغل خوری اور فساد اور شر پھیلانے کے ہو لیکن وہ سیاحت جو اللہ کے قدرت کی نشانیاں دیکھنے کے لئے ہو یا دوسرے ملکوں کے حالات اور رنگ معلوم کرنے کیلئے اور دین اسلام کو پھیلانے کیلئے کافروں کی قوت اور سامان دریافت کرنے کیلئے وہ تو جائز بلکہ بعضے مواقع میں ضروری اور باعث اجر اور ثواب ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ اور فَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ)۔

سِیَاحَۃُ اُمَّتِیَ الْجِھَادُ۔ میری امت کی سیر و سیاحت جہاد کرنا ہے (جہاد میں سیر بھی ہے اور ثواب بھی)

لَیْسُوْا بِالْمَسَایِیْحِ الْبُذُرِ۔ چغل خور لوگوں میں فساد پھیلانے والے راز کو فاش کرنے والے نہیں ہیں

ایک روایت میں بِالْمَنَّ اِبِیْعِ الْبُذُرِ ہے جو کتاب الباء میں گذر چکی۔

مِسْیَاحٌ۔ جو چغل خوری کرتا پھرے۔

سِیَاحَۃُ ھٰذِہٖ الْاُمَّۃِ الصِّیَامُ۔ اس امت کی سیاحت روزہ رکھنا ہے (جیسے سیاح اور مسافر کو وقت پر کھانا نہیں ملتا ایسے ہی روزہ دار بھی بھوکا پیاسا رہتا ہے اسی لئے صَائِمٌ یعنی روزہ دار کو سائحٌ بھی کہتے ہیں۔)

مَا سُقِیَ بِالسَّیْحِ فَفِیْہِ الْعُشْرُ۔ جو کھیت بہتے ہوئے پانی سے سینچا جائے (جسمیں چنداں محنت نہیں ہوتی) تو اُس میں سے دسواں حصہ لیا جائیگا (اور جو کنوئیں سے کھینچ کر اُسکو پانی دیا جائے اُس میں سے بیسواں حصہ (یعنی فیصدی پانچ سبحان اللہ فرمایئے اسلام سے بڑھکر کس دین میں لگان کی ایسی تخفیف ہے اگر اسلام کے اصول کے موافق عمل ہو تو ساری رعایا خوشحال اور مالدار بن جائے)۔

ثُمَّ سَاحَتْ۔ پھر اُس کنوئیں کا پانی بہنے لگا جوش مارنے لگا۔

سَیْحَان۔ ایک نہر کا نام ہے طرسوس کے قریب

سَیْحَانُ وَجَیْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّیْلُ مِنْ اَنْھَارِ الْجَنَّۃِ۔ سیحان اور جیحان (جو خراسان کی نہر ہے) اور فرات اور نیل بہشت کی نہریں ہیں (کیونکہ اُن کا پانی نہایت میٹھا اور لطیف اور خوشگوار ہے۔ بعضوں نے کہا بہشت کی نہریں ہیں اس سے یہ مراد ہے کہ ان نہر والوں میں اسلام پھیلے گا اور وہاں کے لوگ مسلمان ہوں گے بعضوں نے کہا سَیْحُوْن۔ ہند کی نہر یا سندھ کی واللہ اعلم)

فَانْسَاحَتِ الصَّخْرَۃُ۔ وہ پتھر ہٹ گیا اور کشادہ ہوگیا اُسی سے ہے سَاحَۃُ الدَّارِ گھر کے سامنے جو میدان ہوتا ہے یعنی آنگن بعضوں نے کہا سَاحَہ وہ

خالی جگہ جو گھروں کے درمیان ہوتی ہے ایک روایت میں فَانْسَاخَتْ ہے خائے معجمہ سے جو گذر چکی۔

کَانَ مِنْ شَرَائِعِ عِیْسَی السَّیْحُ فِی الْبِلَادِ۔ حضرت عیسیٰ کی شریعت میں شہروں کی سیاحت کرنے کا حکم تھا (چنانچہ آپ کے حواریوں نے دور دراز ملکوں کا سفر کر کے اُن میں عیسوی مذہب کی دعوت پھیلائی اور اب تک نصاریٰ اس طریق پر قائم ہیں اور دنیا کے تمام ملکوں میں پھر کر جا بجا عیسوی دین کی اشاعت کرتے جاتے ہیں مگر مسلمان بالکل بیٹھے ہو رہے ہیں وہ اپنے ملک کے اور دوسرے ملک کے مسلمانوں تک کی خبر نہیں لیتے چہ جائے کہ دوسرے ملک کے غیر دین والوں کو اسلام کی دعوت دیں اور ہمارے زمانہ میں تو یہ غضب ہو رہا ہے کہ مسلمانوں نے اپنے ملک کے مسلمانوں کو بھی وعظ و نصیحت کرنا یا اُن کو اسلام کے اصول و قواعد و عقائد کی تعلیم کرنا چھوڑ دیا ہے یہاں تک کہ ہند اور عرب کے دیہات میں کروڑہا مسلمان ایسے ہیں جو کلمہ تک کے معنی نہیں جانتے نہ نماز روزے سے اُن کو کچھ خبر ہے صرف نام کے مسلمان ہیں بعضے تو اپنے نام بھی ہندوؤں کی طرح دیبی دین اور گنگا دین رکھ رہے ہیں اور ہندوؤں کی ساری رسمیں شادی اور غمی کی بجالاتے ہیں دیوالی ہولی محرم میں ہندوؤں کی طرح سوانگ نکالتے ہیں شیر ریچھ بندر جوگی بنتے ہیں۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

سَیْحُوْنُ اَحَدُ الْاَنْھَارِ الثَّمَانِیَۃِ الَّتِیْ خَرَقَھَا جِبْرِیْلُ بِاِبْھَامِہٖ۔ سیحون اُن آٹھ نہروں میں کی ہے جن کو حضرت جبرئیلؑ نے اپنے انگوٹھے سے کھود دیا۔

اِذَا غَضِبَ اَعْرَضَ وَاَشَاحَ۔ جب غصہ ہوتا ہے تو منہ پھیر لیتا ہے اور بہت سخت غصہ کرتا ہے۔

مُسَيَّحٌ ۔ دھاریدار چادر وغیرہ۔

سَوْخٌ یا سَيَخَانٌ ۔ گھس جانا جم جانا۔

سِيخٌ ۔ بڑی چھری۔

مَامِنْ دَابَّةٍ اِلَّا وَھِیَ مُسِيخَةٌ ۔ جمعہ کے دن ہر ایک جانور کان لگائے رہتا ہے (صور کی آواز سننے کو) کہیں قیامت نہ آجائے کیونکہ قیامت جمعہ ہی کے دن آئے گی۔

سَاخَتْ بِہٖ فَرَسِی ۔ میرا گھوڑا زمین میں دھنس گیا۔

فَسَاخَتْ قَدَمَاہُ فِی الْاَرْضِ اُس کے دونوں پاؤں زمین میں دھنس گئے۔

سِيدٌ ۔ بھیڑیا۔

اَقْبَلَ کَالسِّيدِ بھیڑیے کی طرح آیا بعضوں نے کہا سِید شیر کو بھی کہتے ہیں۔

سَيْرٌ یا مَسِيرٌ یا تَسْيَارٌ یا مَسِيرَةٌ یا سَيْرُوْرَةٌ چلنا۔

سَارَ بِہٖ ۔ اُس کو چلایا جیسے سَارَہٗ ہے۔

تَسْيِيرٌ ۔ چلانا سیر کرانا۔ جھول اُتار لینا جلاوطن کرنا۔

مُسَايَرَہ ۔ ساتھ ساتھ چلنا۔

تَسَيُّرٌ ۔ پھٹ جانا مشہور ہونا۔

اِسْتِيَارٌ ۔ پیروی کرنا۔

اِسْتَارَ بِسِيرَتِہٖ ۔ اُس کے طریق پر چلا۔

اَھْدٰی لَہٗ اُکَيْدِرُ دُوْمَةَ حُلَّةَ سِيَرَاءَ ۔ دومہ کے رئیس نے جس کو اکیدر کہتے تھے آنحضرت ﷺ کے لئے ایک ریشمی دھاری والا جوڑا بھیجا محیط میں ہے کہ سِیَرَاء وہ چادر جس میں زرد ریشمی دھاریاں ہوں یا اُس میں ریشم ملا ہوا ہو نہایہ میں ہے یہ سَیر سے نکلا ہے بمعنی تسمہ بعضوں نے حُلَّةَ سِیَرَاء اضافت کے ساتھ پڑھا ہے یعنی ریشمی جوڑا۔

اَعْطٰی عَلِیًّا بُرْدًا سِيَرَاءَ ۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت علی رضؓ کو ایک ریشمی دھاریدار چادر دی اور فرمایا اس کو عورتوں کی اوڑھنیاں کر دے۔

اِنَّہٗ رَاٰی حُلَّةً سِيَرَاءَ تُبَاعُ فَقَالَ لَوِ اشْتَرَيْتَہَا ۔ حضرت عمرؓ نے بازار میں ایک ریشمی دھاریدار جوڑا بکتا دیکھا تو آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کاش آپ اس کو مول لے لیں (اور عیدوں میں اور جب دوسرے ملک والے آپ کے پاس آئیں اُسکو پہنا کریں آپ نے فرمایا اس کو تو وہ پہنے گا جسکا آخرت میں کوئی حصہ نہیں)

اِنَّ اَحَدَ عُمَّالِہٖ وَفَدَ اِلَيْہِ وَعَلَيْہِ حُلَّةٌ مُسَيَّرَةٌ ۔ حضرت عمرؓ کے پاس اُن کا ایک صوبہدار آیا ایک دھاریدار ریشمی جوڑا پہنے ہوئے (یعنی اُس پر ریشمی دھاریاں تھیں نہ یہ کہ بالکل ریشم تھا)۔

رَبَطَ یَدَہٗ اِلَی سَيْرٍ ۔ اُس کا ہاتھ ایک تسمے کو باندھ کر مجھ کو دیا (کہا اس کو کھینچ لے جا)

نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ ۔ میں ایک مہینے کے فاصلے سے رعب دے کر مدد کیا گیا (یعنی دشمن پر میرا رعب ایک مہینہ کی راہ سے پڑتا ہے)

وَجَعَلَ لَہٗ تَسْيِيرَ اَرْبَعَةِ اَشْہُرٍ ۔ چار مہینے کی اُس کو شہر بدر کیا (جلاوطن کیا)

سَيَرٌ ۔ ایک ٹیلہ ہے بدر اور مدینہ طیبہ کے درمیان وہاں پر آنحضرت ﷺ نے بدر کی لوٹ تقسیم کی تھی۔

تَسَايَرَ عَنْہُ الْغَضَبُ ۔ اُس کا غصہ دور ہو گیا۔

کِتَابُ السِّيَرِ ۔ جمع ہے سیرت کی بمعنی طریق روش یعنی اس کتاب میں آنحضرت ﷺ کی وہ عادات احکام مذکور ہیں جو جہاد سے متعلق ہیں

مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا اِلَّا کَانُوْا مَعَکُمْ ۔ تم جہاں چلے وہ تمہارے ساتھ تھے (یعنی تمہاری طرح اور ثواب ہر منزل میں اُن کو بھی ملا گو وہ بوجہ عذر کے جہاد میں شریک نہ ہو سکے اس حدیث سے

ہے کہ معذور کو اُس کی نیت پر عمل کا ثواب مل جائے گا گو وہ عذر کے سبب سے اُس کو بجا نہ لا سکے)
لَيْسَ يَسِيْرُ مِثْلَهٗ یا لَيْسَ يَسِيْرُ مِثْلِهٖ وہ اُس کے مانند نہیں چلتا۔
مَلٰئِكَةٌ سَيَّارُوْنَ - پھرنے چلنے والے فرشتے (جو جابجا گھومتے رہتے ہیں)
وَسَائِرُ الْاَطْرَافِ۔ اور باقی سب اعضا اور جوارح۔
سَيْرُ الْمَنَازِلِ يُنْفِدُ الزَّادَ وَيُسِيْئُ الْاَخْلَاقَ وَ يُخْلِقُ الثِّيَابَ وَالسَّيْرُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ - بہت منزلیں سفر کی کرنا توشہ کو ختم کر دیتا ہے اخلاق کو بگاڑ دیتا ہے کپڑوں کو پرانا کر دیتا ہے یعنی اٹھارہ دن کا سفر (اس سے کم جو سفر ہو وہ بُرا نہیں ہے)
سَارَ بِهِمْ سِيْرَةً حَسَنَةً۔ اُن پر اچھا سلوک کیا
كَانُوْا يَتَهَادَوْنَ السُّيُوْرَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ مدینہ سے مکہ تک ایک دوسرے کو چمڑے کے تسمے ہدیہ دیتے تھے یہ جمع ہے سَيْرٌ کی بمعنی تسمہ۔
نَهْرُ السَّيْرِ۔ ایک نہر کا نام ہے بغداد کی اطراف میں۔
سَيْسٌ۔ گھن پڑنا (یعنی چھوٹے چھوٹے کیڑے جو اناج میں پیدا ہوتے ہیں)
حَمَلَتْنَا الْعَرَبُ عَلٰى سِيْسَائِهَا۔ عرب لوگوں نے ہم کو لڑائی کی پیٹھ پر بٹھا دیا۔
سِيْسَا۔ جانور کے پشت کا وہ مقام جہاں پر سوار ہوتے ہیں مطلب یہ ہے کہ عرب لوگوں نے ہم کو لڑائی پر مجبور کر دیا
سِيْسٌ۔ چنبلی۔
حَمَلَهٗ عَلٰى سِيْسَاءِ الْحَقِّ۔ اُس کو سچائی کی پشت پر سوار کر دیا (یعنی حق کا تابع کر دیا)۔
مَضٰى عَلٰى سِيْسَائِهَا۔ اپنی سواری پر چلا گیا یعنی جو کام کرتا تھا وہی کرتا رہا۔
سِيَاطٌ۔ جمع ہے سَوْطٌ کی یعنی کوڑا اصل میں سِوَاطٌ تھا واو کو یا کر بدل دیا اور کبھی اپنے اصل پر اَسْوَاطٌ بھی جمع آتی ہے اسکو باب السین مع الواو میں ہم ذکر کر چکے ہیں اور یہاں پر بہ تبعیت صاحب نہایہ اور مجمع بیان کر دیا۔
مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ۔ اُن کے پاس گائے کے دموں کی طرح کوڑے ہوں گے (مراد پولس کے لوگ ہیں اور کوتوال کے ہمراہی جو ہاتھوں میں کوڑے رکھیں گے)
نَضْرِبُهٗ بِاَسْيَاطِنَا وَقِسِيِّنَا۔ ہم اسکو اپنے کوڑوں اور کمانوں سے مار رہے تھے قیاس یوں تھا بِاَسْوَاطِنَا مگر راوی نے بِاَسْيَاطِنَا روایت کیا اور یہ لفظ شاذ ہے جیسے رِيْحٌ کی جمع اَرْيَاحٌ شاذ ہے اور قیاس کی رو سے اَرْوَاحٌ ہے۔
سَيْطَرَةٌ۔ غالب ہونا۔ ذمہ دار ہونا۔ نگہبان ہونا۔
سَيْحٌ یا سُيُوْحٌ۔ بہنا حرکت کرنا یا بہتا ہوا پانی۔
نَاقَةٌ مِسْيَاحٌ مِرْيَاحٌ۔ یہ اونٹنی بڑی چلنے والی ہے یا بڑی زحمت کش اور جفاکش ہے یعنی کوئی اُسکے دانہ پانی کی خبر نہ رکھے (جس طرح اُس کو نہ پالے جب بھی اپنا کام کرتی رہتی ہے یا سفر میں جاتی ہے اور پھر لوٹا کر لاتی ہے۔
مِرْيَاحٌ۔ پہلوٹی کی جنی ہے اسکا بیان اوپر گذر چکا۔
مِسْيَعَةٌ۔ تھاپی جس پر مٹی یا چونہ لگاتے ہیں لیپتے ہیں
سِيْعَاءٌ اور سِيَعَاءٌ۔ رات کا ایک حصہ۔
سَيَاعٌ۔ مٹی بھس کا گلاوہ تَسْيِيْعٌ۔ گلاوہ کرنا۔
سَيْفٌ۔ تلوار سے مارنا تلوار۔
مُسَايَفَةٌ اور تَسَايُفٌ۔ شمشیر بازی۔
سَائِفٌ۔ تلوار مارنے والا۔
فَاَتَيْنَا سِيْفَ الْبَحْرِ۔ پھر ہم سمندر کے کنارے پہونچے (یعنی ساحل پر)
كَانَ وَجْهُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالسَّيْفِ آنحضرت ص کا چہرۂ مبارک تلوار کی طرح چمکتا تھا (نہیں بلکہ سورج کی طرح کا کیونکہ تلوار میں گولائی نہیں ہوتی)

مُسِیْفٌ۔ تلوار باندھے ہوئے یا بہادر صاحب شمشیر
دِرْهَمٌ مُسَيَّفٌ۔ نقش مٹا ہوا روپیہ۔
ثَوْبٌ مُسَيَّفٌ۔ دھاریدار کپڑا یعنی جس پر کاڑیاں ہوں
سَيْفُ الْبَحْرِ۔ فدک کا ایک مقام ہے۔
سَيْلٌ یا سَيَلَانٌ۔ بہنا۔ لمبا ہونا۔
تَسْيِيْلٌ۔ بہانا۔ پگھلانا۔
سَيَّالٌ۔ پگھلنے والا بہنے والا۔
كَانَ سَائِلَ الْأَطْرَافِ۔ آنحضرت ؐ کے ہاتھ اور پاؤں لمبے تھے اُنگلیاں بھی لمبی تھیں۔
مَسِيْلُ هَرْشٰى۔ ہرشا کا نالہ نشیبی جگہ۔
مَسِيْلُ الْمَاءِ۔ پانی کی موہری۔
اِسَالَةٌ۔ بہانا۔
فَاِنْ سَالَ ذٰلِكَ حَتّٰى بَلَغَ السُّوْقَ پھر اگر بہہ کر پنڈلیوں تک آجائے۔
سَيَالَةٌ۔ ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے ایک منزل پر۔
سَائِلَ الْخَدَّيْنِ۔ آنحضرت ؐ کے رخسارے برابر تھے نہ پھولے ہوئے اور آپکے مبارک چہرے میں ذرا گولائی تھی مگر نہ بالکل گول نہ بالکل تلوار کیطرح لمبا بال گھونگھردار مونڈھوں تک چھٹے ہوئے رنگ کھلا ہوا گندی آنکھوں میں سرخ ڈورے اور کالی آنکھیں داڑھی گھنی ہوئی اُس میں ذرا سی سفیدی لب اور ٹھنڈی کے درمیان صلی اللہ علیہ وسلم
سُيُوْمٌ۔ ایک حبشی زبان کا لفظ ہے نجاشی بادشاہ حبش نے مسلمان مہاجرین سے کہا تھا اُمْكُثُوْا فَاَنْتُمْ سُيُوْمٌ یعنی تم اس ملک میں رہو تمکو امن ہے بعضوں نے کہا سُيُوْمٌ سَائِمٌ کی جمع ہے یعنی چرنے والے بکریوں کیطرح ملک میں پھرتے رہو تم کو کوئی نہ چھیڑے گا۔

عَلٰى سِيْمَةِ اَخِيْهِ۔ اپنے بھائی کے چکانے پر دوسرا کوئی نہ چکائے یہ ایک لغت ہے سَوْمٌ میں جس کا بیان اوپر گذر چکا۔
لَكُمْ سِيْمَاءٌ۔ وضو تمہارا نشان ہے حالانکہ وضو اور اُمتوں میں بھی تھا جیسے ایک حدیث میں ہے ہٰذا وضوئی و وضوء الانبیاء من قبلی مگر یہاں مراد یہ ہے کہ وضو کے سبب سے مُنہ ہاتھ پاؤں کا نورانی ہونا اور سفید یہ اس امت کا خاصہ ہوگا یعنی قیامت کے دن بعضوں نے کہا وضو خاص اس امت کیلئے مشروع ہوا اور وہ حدیث ضعیف ہے یا صرف اگلے انبیاء کیلئے مشروع ہوگا نہ انکی امتوں کیلئے اور یہی قرین قیاس ہے کیونکہ یہود اور نصاریٰ وضو نہیں کرتے نہ حدث اُن کے مذہب میں نماز کو مانع ہے۔
سِيَةٌ۔ کمان کا مڑا ہوا کنارہ۔
سِيَتَانِ۔ کمان کے دونوں مڑے ہوئے کنارے سِيَاتٌ جمع ہے سِيَةٌ کی اصل میں وِسْيٌ تھا جیسے عِدَةٌ تو اس کا اصل باب الواو مع السین ہے۔
وَفِيْ يَدِهٖ قَوْسٌ اٰخِذٌ بِسِيَتِهَا۔ آپکے ہاتھ میں ایک کمان تھی آپ اُسکا جھکا ہوا کنارہ تھامے ہوئے تھے۔
فَانْثَنَتْ عَلَيَّ سِيَتَاهَا۔ اُس کے دونوں کنارے مجھ پر مڑ گئے (یعنی کمان کے کنارے)
يَطْعَنُهٗ بِسِيَةِ قَوْسِهٖ۔ اُسکو کمان کے کنارے کی مار ماتا

سِيٌّ۔ برابر والا جوڑ مشابہ مانند۔
اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ سِيٌّ وَّاحِدٌ بنی ہاشم اور بنی مطلب تو ایک ہی ہے یہ مشہور روایت شَيْءٌ وَّاحِدٌ ہے یعنی دونوں ایک چیز ہیں۔
هُمَا سِيَّانِ۔ وہ دونوں جوڑ ہیں (ایک دوسرے کے مثل ہیں)۔

الحمد للہ کہ بارھواں پارہ انوار اللغۃ کا مقام والیئر میں بماہ صفر المظفر روز یکشنبہ ۱۳۲۳ھ کو بقلم مترجم عفا اللہ عنہ ختم ہوا اب دعا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسی طرح تیرھویں پارے کو ختم کرادے آمین ثم آمین یارب السموات والارضین۔

طالب دعا
سید نذر عباس